قائد ملتِ اسلامیہ ضیغمِ اسلام

علّامہ علی شیر حیدری

مُرتّب

مولانا ثناء اللہ سعد شجاع آبادی

ولا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون

خطبات حیدری

جلد اوّل

قائد ملت اسلامیہ ضیغم اسلام

علامہ علی شیر حیدری

نام کتاب ——— خطباتِ حیدری (جلد اوّل)
مجموعہ تقاریر ضیغم اسلام علامہ علی شیر حیدری شہید رحمۃ اللہ علیہ
مرتب ——— مولانا محمد ثناء اللہ سعد شجاع آبادی
سال اشاعت ——— 2010ء
ناشر ——— الھادی للنشر والتوزیع

——— ملنے کا پتہ ———

خلافت راشدہ اکیڈمی

جامعہ حیدریہ، خیر پور میرس سندھ
فون:0729-552264

اللهم
صل علی محمد وعلی آل محمد
کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم
انک حمید مجید
اللهم
بارک علی محمد وعلی آل محمد
کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم
انک حمید مجید

خطباتِ حیدری

صاحب خطبات کے قلم سے

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہٖ وصحبہ اجمعین! امابعد

حبیب لبیب، نوجوان فاضل اور نہایت ہی محنتی مصنف وادیب برادرِ محترم مولانا ثناء اللہ سعد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بندہ کی پراگندہ وپریشان گفتگو کو خطبات کا نام دے کر چھاپنے کا قصد فرمایا ہے۔ بندہ ہمیشہ اپنی علمی بے بضاعتی اور عملی کوتاہیوں پر نظر رکھتے ہوئے اس کام سے کنارہ کش رہا ہے۔ لیکن اب چونکہ مولانا ثناء اللہ سعد صاحب کے عزم واصرار نے انکار کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی، لہٰذا اپنے محبوب برادر کے ذوق کا خیال رکھتے ہوئے اجازت دیتا ہوں اور اہل علم سے اصلاح کی توقع رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اپنے خصوصی فضل وکرم سے اس مجموعہ کو نفع اُخروی سے بھرپور بنائے اور مولانا کے علم وعمل میں برکت اور ذوق سلیمہ میں مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

کتبہٗ
خاکپائے اہل حق
علی شیر حیدری عفی عنہ
بقلم خود

تاثراتِ جرنیل سپاہِ صحابہؓ

کسی خطیب کے خطبات کو کتابی شکل مل جانے سے اس خطیب کے وسیع مطالعہ' تحقیق و تدقیق اور علمی بصیرت سے کتب بین طبقے کے لئے استفادے کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ خطیب اگر مسلسل مطالعہ کا ذوق رکھتا ہو تو وہ اپنے خطبات کے ذریعے سے اپنے سامعین کو مختصر بیان میں بھی ایسی معلومات فراہم کر دیتا ہے جو انہیں بیسیوں اور بعض اوقات سینکڑوں کتب کے مطالعے سے بھی حاصل نہیں ہو پاتیں' بنابرایں خطبات کی افادیت سے انکار ممکن نہیں۔

آج کل یہ رواج سا چل نکلا ہے کہ ہر خطیب اپنی تقاریر کو کتابی شکل دے رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خطبات کے عنوان سے بیسیوں کتب شائع ہو چکی ہیں اور ان کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ بہت سی غیر تحقیقی اور غیر معیاری کتب سے نو آموز نوجوان خطباء کے اذہان آلودہ ہو رہے ہیں اور اس راستے سے یہ فکری و نظریاتی آلودگی عوام الناس میں رائج ہو کر ان کے لئے دین سے دوری کا باعث بن رہی ہے۔ جو کہ سخت مذموم اور باعثِ تشویش ہے اور اس کے ازالہ کی ایک بہترین صورت یہ ہے کہ علم و فہم اور فکر و تدبر سے مالا مال علماء اور خطباء کرام اس لائن پر کام کریں اور غیر تحقیقی خطبات سے قارئین کی جان چھڑائیں۔

قائد سپاہ صحابہ ' مناظر اسلام علامہ علی شیر حیدری کا شمار ان علماء میں ہوتا ہے جنہیں قدرت نے بحرِ علم و عرفان کا شناور بنایا ہے۔ وہ اپنی تقریروں کے ذریعے بعض

اوقات انتہائی مغلق اور لا ینحل مسائل و ابواب چٹکیوں میں حل کر دیتے ہیں اور بڑے بڑے اہل علم کو ان کی علمی بصیرت پر رشک آتا ہے۔ نیز چونکہ وہ سپاہ صحابہ جیسی عالمی فکری اور نظریاتی تحریک کے قائد ہیں بناء بر ایں ان کا حلقہ دنیا بھر میں چلنے والی دینی تحریکوں میں سب سے وسیع ہے۔ لہٰذا ان کے خطبات کا کتابی شکل میں آنا وقت کی اہم ترین ضرورت تھی۔

عزیزم مولانا ثناء اللہ سعدؔ نے نہایت جانفشانی اور ذمہ داری سے اس ضرورت کو پورا کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے' اور خطباتِ حیدری کو نہایت معیاری اور دیدہ زیب شکل و صورت میں منظر عام پر لانے کی سعی کی ہے' اس سلسلے کی پہلی جلد میں ۲۲ خطبات شامل ہیں مجھے مختلف مقامات سے ان خطبات کو دیکھنے کا موقع ملا۔ میں مولانا شجاع آبادی کی اس محنت کا بھرپور معترف ہوں۔

ایں کار کہ از تو می آید ...... مرداں چنیں کنند

اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی محنت کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔ سپاہ صحابہ کے کارکنوں کیلئے یہ خطبات قیمتی اثاثہ اور زادِ سفر ہیں۔ ہر کارکن کو ان سے استفادہ کرنا چاہئے۔

یکے از خدامِ اصحابِ رسولؐ
محمد اعظم طارق۔ جھنگ
17/8-2000

خطباتِ حیدری کی انفرادیت

شاہینِ سپاہِ صحابہ
مولانا مسعود الرحمان عثمانی

آج مورخہ 3-8-2000 کو لاہور میں برادرِ مکرم مولانا ثناء اللہ سعد مدظلہٗ سے ملاقات ہوئی۔ زیرِ کمپوزنگ کتاب خطباتِ حیدری کا مسودہ دیکھا...... مولانا نے اس پر کچھ لکھنے کا حکم فرمایا۔ وقت کی قلت کے باوجود اسلام آباد سے کراچی جاتے ہوئے دورانِ سفر چند کلمات نوکِ قلم پر لانے کی جسارت کر رہا ہوں۔

''خطباتِ حیدری'' قائد ملتِ اسلامیہ' قاطعِ رافضیت' خطیب العصر' اسیرِ ناموسِ صحابہؓ وکیل صحابہؓ واہلبیتؓ استقامت کے جبلِ اُحد' علم وفضل کے بحرِ بے کنار' میرے محبوب قائد' علامہ علی شیر حیدری صاحب دامت برکاتہم کی ملک بھر میں مختلف مقامات پر کی گئی تقریروں کا مجموعہ ہے۔

حضرت حیدری صاحب کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں عوام الناس اور بالخصوص علماءِ کرام کے طبقہ میں ہر دلعزیز ہیں۔ آپ کی علمی قابلیت' ذہانت' حاضر جوابی اور خداداد صلاحیتوں کی بناء پر مناظر اسلام کی حیثیت سے باطل فتنوں کے سامنے آپ کو قدرت نے کھڑا کیا اور رافضیت کا قلعہ قمع کرنے کے لیے حضرت نے باقاعدہ کمر کس لی پھر علمی میدان میں شیعیت کے تاج الدین حیدری جیسے بڑے بڑے پنڈتوں کو چت کر دیا۔

حضرت حیدری صاحب بڑی جرات و بے باکی کے ساتھ پرچمِ ناموسِ صحابہؓ کو تھامے ہوئے سپاہ صحابہ کے قائد کی حیثیت سے زندگی موت کے فاصلے ختم کر کے میدانِ عمل میں کود پڑے' اس میدان میں حضرت موصوف کی جہاں اور خدمات ہیں وہاں پر آپ کے حقیقت پر مبنی زورِ بیان اور خطابت کا عمل دخل بھی بہت نمایاں ہے۔

خطابت نبوت کے اوصاف میں سے ایک اہم وصف ہے۔ جس میں فصاحت و

بلاغت' شیرینیِ کلام' قول وفعل میں مطابقت' خودداری اور حق گوئی جیسی خصوصیات کا نمایاں ہونا ضروری ہے۔ دورِ حاضر میں خطباء کی عددی کثرت کا تو یہ عالم ہے کہ پتھر اٹھاؤ تو نیچے سے خطیب نکلنے کا محاورہ فٹ آتا ہے مگر اکثر خطباء خطابت کی ''خ'' سے بھی شناسائی نہیں رکھتے' البتہ قوالوں اور مراثیوں کے راگ لگا کر غیر مستند اور جھوٹی روایات و واقعات اور فحش قسم کے اشعار پڑھ کر داد و تحسین وصولنے اور عوام الناس کو بے وقوف بنانے میں بڑے ماہر ہیں۔

مگر علماءِ حقہ کا اندازِ خطابت اس سے بالکل برعکس ہے اور خاص کر جو خطباء اس دور میں سپاہ صحابہ نے عوام الناس کو دیئے ہیں الحمدللہ خطابت کا حق ادا کرنے میں اپنی مثال آپ ہیں۔ زیرِ نظر کتاب چونکہ کسی عام خطب کی اول فول تقریروں کا مجموعہ نہیں بلکہ علامہ علی شیر حیدری جیسے یگانہءِ روزگار کے خطبات کا گلدستہ ہے لہٰذا اس میں وہ تمام خوبیاں آپ کو ملیں گی جن سے ایک خطیب کو مزین ہونا چاہئے' حضرت کا اندازِ بیان انتہائی مسحور کُن' کلام بالکل سلیس' دل و دماغ میں گھر کر جانے والے کلمات' تمسخر و لطیفہ بازی یا وہ گوئی سے بالکل مبرا' پُر مغز' با مقصد گفتگو' ایک ایک جملہ علم کا گوہر نایاب ہے' آپ کی خطابت وعظ کا وعظ اور مناظرہ کا مناظرہ ہے۔ مستند' محقق' مدلل' مکمل گفتگو تشنگانِ علم و عمل کے لیے بیش قیمت ذخیرہ مضامین کا تسلسل اور جملہ جملہ اعتماد سے بھرپور' فصاحت و بلاغت و ادب سے سجا ہوا ہے۔ دورانِ تقریر دلائل کا انبار لگاتے ہوئے جب حضرت حیدری صاحب عربی عبارت پڑھتے ہیں تو علماء کرام کو انگشت بدنداں ہونے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ فی البدیہہ حسن تکلم میں بھی اللہ نے خاصی صلاحیت آپ کو بخشی ہے۔

حضرت علامہ حیدری صاحب کی حق گوئی کے نتیجہ میں حکومت وقت نے اور دشمنانِ اصحابِ رسول ﷺ نے جو ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے وہ سفا کی اور فرعونیت کی انتہاء تھی۔ حکومت کی طرف سے ہتھکڑی' بیڑی' قید و بند کی سالوں پر مشتمل صعوبتیں اور دشمن کی طرف سے قتل کرنے کی متعدد بار کوشش ہوئی مگر سب کچھ برداشت کرنے کے باوجود جب

یہ خطیب پھر منبر پر پہنچتا ہے تو وہی خطابت کے جوہر دکھاتا ہے جس کی سزا وہ ابھی کاٹ آیا ہے۔

اور جب حکمرانوں کے اور دشمن کے روبرو کلمہ حق کہنے کی بات آئی تو ہر ٹیبل ٹاک پر حضرت علامہ حیدری صاحب نے حضور ﷺ کے فرمان "**افضل الجهاد كلمة الحق عند سلطان جائر**" کا مصداق بن کر دکھانے میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔

یوں تو آج کل خطبات کے عنوان سے بیسیوں مجموعے منظر عام پر آ چکے ہیں ...... میں نے کئی خطبات کو دیکھا جن میں مضامین کی طوالت تو بہت ہے مگر کام کی کوئی بات نہیں ملتی بلکہ غیر مستند روایات کا انبار ہوتا ہے لیکن الحمدللہ خطبات حیدری اس قسم کی تمام کمزوریوں اور آلائشوں سے پاک اور مبرا ہے۔ عوام اور طلباء اور بالخصوص علماء کرام اور واعظین کے لئے بے حد مفید اور نادر تحفہ ...... گراں قدر معلومات پر مشتمل خزینہ ہے بلکہ بہت ساری نایاب کتابوں کا نچوڑ ہے۔

ہمارے پیارے دوست مولانا ثناءاللہ سعد کے ادارہ "گوشہ علم وادب" نے پہلے بھی بہت سارے نایاب موتی چن چن کر کتابوں کی صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے اور اب خطبات حیدری کے مجموعہ کو پیش کر کے عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے جو کہ ایک بہت بڑا مشکل کام ہے۔ مولانا نے اس کو مختصر سے عرصہ میں جس حسن وخوبی کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے دل کی گہرائیوں سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ پاک مولانا کی اس محنت کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے۔ علم وعمل میں برکت عطا فرمائے اور قلم کو مزید تقویت دے، یہ تحریری مواد جو آج ہمارے ہاتھوں میں ہے ہر کتب خانے کی زینت کا سبب ہو، میں مولانا ثناءاللہ صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

ابو معاویہ مسعود الرحمان عثمانی

سابق مرکزی سیکرٹری اطلاعات سپاہ صحابہ پاکستان

4-8-2000

سپاہ صحابہ کا زادِ سفر

مولانا مجیب الرحمٰن انقلابی

مرکزی سیکرٹری اطلاعات سپاہ صحابہ پاکستان

سبحان اللہ۔ ابھی شہید ملت اسلامیہ علامہ ضیاء الرحمان فاروقی کے ''خطبات سیرت'' کی حلاوت اور لطافت سے ہمارے دل و دماغ محفوظ ہو ہی رہے تھے کہ گوشۂ علم و ادب کے مدیر اعلیٰ مولانا ثناء اللہ سعد شجاع آبادی نے ''خطبات حیدری'' کا مسودہ دکھا کر طبیعت کو اور مسرور کر دیا، یہ خطبات درحقیقت ہمارا زادِ سفر ہیں، سپاہِ صحابہ کا کوئی بھی نظریاتی کارکن ان سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔ قائد سپاہِ صحابہ علامہ علی شیر حیدری کے علم و فہم، عمل و اخلاص حق گوئی و بے باکی اور دلائل قاہرہ سے مزین علمی استحضار ڈھکا چھپا نہیں۔ اللہ نے انہیں جس علمی وجاہت اور دبنگ شخصیت سے نوازا ہے یہ اس کا اعجاز ہے کہ دشمن کو علمی میدان میں ان کے سامنے آنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ سپاہ صحابہ کی گذشتہ سالوں کی تاریخ گواہ ہے کہ بانی سپاہ صحابہ امیر عزیمت مولانا حق نواز شہیدؒ کی شہادت کے بعد جب بھی کبھی دشمن سے کسی حکومتی اجلاس یا نیوز فورم میں آمنا سامنا ہوا ہے تو جہاں حضرت شہید ملت اسلامیہ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی اور جرنیل سپاہِ صحابہ مولانا محمد اعظم طارق نے اسے ناکوں چنے چبوائے وہاں حضرت حیدری صاحب مدظلہ العالیٰ نے بھی دشمن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے اپنے طرزِ استدلال اور علمی گفتگو سے بے بس کر دیا۔ حتی کہ جب ۱۹۹۷ء میں ملکی حالات کی ابتر صورت کے پیش نظر سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سیّد سجاد علی شاہ نے سپاہِ صحابہ کا موقف سننے کیلئے آپ کو طلب کیا، تو آپ نے عدالت عالیہ میں سپاہِ صحابہ کا مقدمہ ایسے علمی انداز میں پیش کیا کہ چیف جسٹس کی آنکھیں چھلک اٹھیں۔ حضرت حیدری

صاحب نے تقریباً چار گھنٹوں کی نشست میں جو کچھ چیف جسٹس کے سامنے پیش کیا۔ واقفان حال اس پر مطمئن تھے کہ انشاء اللہ پاکستان کی عدالت عظمیٰ سے فیصلہ سپاہِ صحابہ کے حق میں آئے گا۔ آج اگر ہم کہیں تو ہماری بات سے شاید بعض عناصر ناک بھوں چڑھائیں اور بعض نام نہاد دانشورانِ وطن شاید اپنی سابقہ روش کی بناء پر ہمارا مضحکہ اڑائیں لیکن حقیقت یہی ہے کہ ایران کی مجوسی حکومت اپنے کاسہ لیسوں کے انجام کو دیکھ کر گھبرا اٹھی اور نواز شریف پر اندرون خانہ اتنا دباؤ ڈالا کہ وہ ناعاقبت اندیش حکمران ججوں کی کمی بیشی کے مسئلے کی آڑ میں وقت کے چیف جسٹس کو قبل از وقت معزول کرنے پر مجبور ہو گیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ہمیں امید ہے کہ سپاہِ صحابہ اپنی جدوجہد کے ثمرات حاصل کر چکی ہوتی اور ملکی قوانین کا نقشہ بدل چکا ہوتا اور سیاہ لبادہ لوگ اپنے سیاہ چہروں پر سیاہ نقاب ڈالنے پر مجبور ہو چکے ہوتے، سپاہ صحابہ کو اپنے قابل فخر قائد علامہ علی شیر حیدری کی علمی صلاحیتوں پر ناز ہے۔ آپ کی شخصیت کے بارے میں شہید ملت اسلامیہ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی کے کئی ایسے کلمات تحسین و آفرین آج بھی میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ جو وہ کوٹ لکھپت جیل میں قید و بند کے دوران ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

حضرت علامہ حیدری کے خطبات کو طباعت کے آخری مراحل میں دیکھ کر مجھے بے حد خوشی ہو رہی ہے۔ میری خواہش ہے کہ میرے قافلے کا ہر نظریاتی ہمسفر ان خطبات سے نہ صرف خود استفادہ کرے بلکہ کنارے پر کھڑے ہوئے تماشائیوں کو بھی ان سے سبق حاصل کرنے کی ترغیب دے۔ ہو سکتا ہے کہ کچھ مزید سلیم روحیں ہماری ہمرکاب ہو جائیں۔

فقط

مجیب الرحمان انقلابی

توحید وسنت کے مشکبار پھول

مولانا محمود الرشید حدوٹی

ہے جو ہنگامہ بپا یورش بلغاری کا
غافلوں کے لیے پیغام ہے بیداری کا
تو سمجھتا ہے یہ سامان ہے دل آزاری کا
امتحاں ہے تیرے ایثار کا ' خود داری کا

ازل سے تا امروز شرار بولہبی کے خلاف تحریری وتقریری جہاد کی شمع فروزاں ہے ......جس کی ضیاء پاشیوں نے اندھیروں کے دبیز پردے تار تار کر دیئے...... بادِ مخالف کی تندی اور حالات کی ترشی کے خلاف سیسہ پلائی دیوار کی مانند جم کر علمائے حق نے اعلاء کلمۃ اللہ کا مبارک کام کیا...... خالق کون ومکاں کی وحدانیت اور سرکارِ مدینہ ﷺ کی رسالت و نبوت کا ڈنکا بجایا...... شرک وکفر کے سرغنوں کے خلاف نبرد آزما رہے...... لادینیت والحاد کے سیل رواں کے آگے مضبوط بند باندھا...... دشمنانِ حق نے سدا یہ ناتمام کوششیں کیں کہ نورحق کو پھونکوں سے بجھا دیا جائے...... آوازۂ حق پست کر دیا جائے...... اہل حق کا گلا گھونٹ دیا جائے...... لیکن اہل حق نے ہمیشہ ان سازشوں کا مقابلہ کیا...... دشمنانِ اسلام کی سازشوں کے جال کاٹ ڈالے...... منصوبہ سازوں کے پنجے مروڑ ڈالے۔

ہمارے پیارے پیغمبر سیدنا محمد ﷺ سے پہلے اور بعد میں بھی ہر دور میں باطل نے سر اٹھایا...... آقاءِ نامدار' تاجدارِ مدینہ ﷺ کی آمد سے قبل عرب معاشرے میں انسانیت مفقود تھی...... ظلم وبربیت کا دور دورہ تھا...... نشانِ نور گم تھا...... انسانیت جاؤ بے جا دستِ ظلم کا ہدف وشکار تھی...... ایسے میں ''سراجا منیرا'' کے مصداق حقیقی حضرت محمد ﷺ نے اپنے کردار وعمل' اپنی آہِ سحر گاہی اور وعظ وتقریر سے انسانی معاشرے میں ذہنی انقلاب برپا

کیا جس سے انسانی معاشرہ ایک قابلِ رشک معاشرہ کہلوانے کا مصداق بنا۔

حضرت محمد ﷺ سے لے کر آج تک ہر دور میں علماء وصلحاء نے سنتِ نبوی ؐ پر عمل کرتے ہوئے اس سلسلہ مبارکہ کو جاری رکھا۔ وعظ ونصیحت' تقریر اور بیان نے انسانی دلوں کو پلٹا...... لیکن شومیءِ قسمت کہ ان علماء اور اربابِ علم و دانش کی زبان فیض ترجمان اور دل کی اتھاہ گہرائیوں سے نکل کر انسانی قلوب پہ نقش ہو جانے والے بیش قیمت الفاظ کو کسی دور میں محفوظ نہ کیا جا سکا...... اسی لیے کسی سیانے نے کہا تھا کہ ''الفاظ زبان سے نکل کر فضاؤں میں بکھر جاتے ہیں''۔ لیکن دورِ جدید کی سائنس نے ہماری اس مشکل کو آسان کر دیا کہ انسانی آوازوں کو فضاؤں میں تحلیل ہونے سے پہلے محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ پیشِ نظر کتاب ''خطباتِ حیدری'' بھی ایک ایسا بیش قیمت مجموعہ ہے جو بار بار مطالعہ کیے جانے کے قابل ہے۔

جس سے دل ودماغ کے مقفل دریچے وا ہوتے ہیں'
جس سے انسانی قلوب واذہان کو جلا ملتی ہے'
جس میں توحید کے دلائل بھی ہیں اور سنت کے مشکبار پھول بھی'
جس میں سیرت نبوی بھی ہے اور سیرتِ صحابہؓ بھی'
قصرِ باطل پر سنگ باری بھی ہے ضرب کاری بھی'
اور شرک کے اندھیروں کو کافور کر دینے والی روشنی بھی'

مولانا علی شیر حیدری سپاہ صحابہ کے سرپرست بھی ہیں اور لاکھوں مسلمانوں کے دلوں کی آواز بھی...... آپ محقق عالم بھی ہیں اور مناظر اسلام بھی...... اسی بناء پر آپ کے خطبات باقی خطباء کے خطبات سے علیحدہ اور منفرد شان رکھتے ہیں۔ مناظر اسلام مولانا علی شیر حیدری صاحب نے اپنی خداداد صلاحیتوں کی بنا پر کراچی سے درہ خیبر تک اور مکران کے ساحلوں سے بلتستان کی سنگلاخ وادیوں تک توحید وسنت کے دیپ فروزاں کیے'
آپ کی جرات رندانہ اور حریت افکار نے باطل کے ایوانوں میں بھونچال پیدا کیا'

آپ کی فکر رسا نے رفض و بدعت کے سیلاب کے آگے بند باندھا'

آپ نے اپنی روانیءِ تقریر اور جولانیءِ خطابت سے سنگدلوں کو موم اور ہٹ دھرموں کو جادۂ حق پہ گامزن کیا'

ان خصوصیات کی بناء پر ''خطبات حیدری'' ہر خطیب کی ضرورت اور ہر لائبریری کی زینت ہے۔

''گوشہ علم و ادب'' کے جواں سال' متحرک' سرگرم' فعال اور منصوبہ ساز مدیر اعلیٰ برادر عزیز مولانا ثناء اللہ سعد شجاع آبادی سلمہ ''خطبات حیدری'' کے مرتب ہیں۔اس سے پہلے مولانا شجاع آبادی کے قلم حقیقت رقم سے چند شاہکار مجموعے تیار ہو کر داد و خراجِ تحسین پا چکے ہیں...... ''خطبات حیدری'' مولانا شجاع آبادی کا گرانقدر اور قابلِ رشک کارنامہ ہے...... اللہ تعالیٰ اس نوجوان عالم کے علم و عمل میں برکت عطاء فرمائے اور ان کی محنت شاقہ کو شرف قبولیت بخشے۔آمین

(مولانا) محمود الرشید حدوٹی (عفا اللہ عنہ)

۱۳۔اگست ۲۰۰۰ء بروز اتوار

استاذ الادب جامعہ اشرفیہ' مسلم ٹاؤن لاہور

چیف ایڈیٹر ماہنامہ ''آب حیات'' لاہور

کالم نگار روزنامہ پاکستان لاہور

''خطباتِ حیدری'' کا اجمالی خاکہ

ادیب وشاعر جناب سلیم اختر قریشی

تاریخ کا جو طالبعلم بھی برِصغیر کی تحریک آزادی کے اکابر کی زندگی پر نظر ڈالتا ہے اسے نامساعد حالات میں ''آئین جواں مردی حق گوئی و بے باکی'' سے عبارت شخصیات نظر آتی ہیں جو تہی دست ہونے کے باوجود جذبہ ایمانی سے کام لے کر اس غالب فرنگی سے ٹکرا گئیں جو وسائل و طاقت سے بھرپور تھا۔ عقل حیران ہو جاتی ہے کہ اس آتش نمرود میں عشق کس طرح بے خطر کود پڑا'۔ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ سے لے کر سپاہ صحابہ کے ایک ایک نظریاتی کارکن یا مبلغ کا فکری تجزیہ کیا جائے یا اس کی جرات اور جذبوں کو پرکھا جائے تو واضح محسوس ہوتا ہے کہ حوصلے استقامت' استقامت اور استدلال کے حوالوں سے یہ اپنے اکابر کا تسلسل ہے۔ جرات و استقلال کے اسی تسلسل میں علامہ علی شیر حیدری کی شخصیت واضح طور پر سربلند و سرفراز نظر آتی ہے۔ مولانا کی علمی حیثیت بھی اپنی جگہ مسلّم' لیکن گفتگو میں استدلال کا جو لطیف اور کاری انداز علامہ علی شیر حیدری کا ہے وہ بہت کم دیکھنے میں آیا ہے' یہ خالصتاً عطائے ربی ہے اور اسے جذبوں کی وہ آتش مزید نکھار دیتی ہے جیسے عظمتِ اصحابِ مصطفیٰ ﷺ کے لیے سپاہ صحابہ کے قائد علامہ جھنگوی شہیدؒ نے دلوں میں پھونک کر روزِ حشر تک ہر مسلمان کو صحابہؓ کا سپاہی بنا دیا ہے۔ علامہ علی شیر حیدری عصرِ حاضر میں معقولات و منقولات کے امتزاج کے ساتھ ایک بڑے مناظر کی حیثیت میں بھی سامنے آئے ہیں' اساتذہ نے مناظرانہ گفتگو کے لئے جو ایک بنیادی نکتہ دیا ہے وہ یہ ہے کہ مزاحمت کی زبان سخت نہیں ہونی چاہئے۔ سپاہ صحابہ' صحابہ کرامؓ پر سب وشتم کے ظلم بھرے عمل پر مزاحمت کرنے والی فکری تحریک کا نام ہے اور علامہ حیدری اپنے مناظرانہ انداز میں اساتذہ کے اس فکری نکتہ کو بنیاد بنانے میں بھرپور کامیاب رہے ہیں۔ اپنے موقف' ور

اصول پر لطیف انداز میں بھرپور گفتگو کرتے ہوئے اپنے ہدف پر ضرب کاری لگانا کامیاب مناظرہ کا طرۂ امتیاز ہے' مدارس کی چٹائیوں پر بیٹھے ہوئے طلبہ ہوں یا تاجر' وکلا اور دانشور جس طبقہ میں بھی ان کی گفتگو ہو وہاں ویسا ہی انداز تکلم' عام شہری سے لے کر وزیراعظم تک جہاں بھی' جس کسی سے بھی گفتگو ہو' بے خوف وخطر لہجہ' کوئی بھی عنوان ہو اس پر مدلل بات چیت' فی البدیہہ انداز' اور دل وزبان کی یکسوئی کے ساتھ ساتھ فکری رفعتیں' اسلاف کی جراتیں' اکابر کا حوصلہ' قائدین کا سا صبر' حرمتِ لفظ کا مکمل اہتمام' عصمتِ رسول اللہ ﷺ جیسے لطیف عنوان پر انتہائی جامع نکتہ آفرینی' توحید وسنت کے نظریات کی مکمل عملداری' مسائل وفضائل پر ذمہ دارانہ طرز تکلم' عظمتِ صحابہؓ واہلبیتؓ پر اپنے صادق جذبوں کی احسن ترجمانی' انقلاب مصطفیٰ' عظمت قبلہ' طالبعلم اور عالم کی دینی ومعاشرتی ذمہ داری' دینی مدارس کی اہمیت' ضروریات' پاسبانی' جہاد وتبلیغ کی' اتحاد امت مسلمہ' اخلاق' کردار اور حب الوطنی پر درد بھرے خیالات' جبر واستبداد' استحصال' معاشی تفریق اور طبقاتی نظام پر شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور امام اسلامی انقلاب مولانا عبیداللہ سندھیؒ کے حقیقی سپاہی ہونے کا فکری انداز' ایمانیات وعبادات کے تقاضے (میں ان کی علمی وفکری حیثیت کا احاطہ نہیں کر سکتا) یہ ہے...... ''خطبات حیدری'' کا اجمالی خاکہ.....

جہاں تک اس کے مرتب انتہائی قابل احترام مولانا ثناء اللہ سعد شجاع آبادی کی محنت کا دخل ہے تو کم عمری میں جو کچھ یہ کر رہے ہیں اس پر یہ شعر صادق آتا ہے۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اللہ تعالیٰ انہیں دنیا وآخرت میں اجر عظیم عطا فرمائیں۔ میں دل کی گہرائیوں سے ان کے لئے دعا گو ہوں۔

سلیم اختر قریشی شجاع آباد

16/8/2000

مختصر حالات صاحبِ خطبات

ملک عزیز پاکستان کی سب سے بڑی دینی جماعت سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا علامہ علی شیر حیدری کے نام کام اور مقام سے دینی حلقوں میں بالخصوص شاید ہی کوئی شخص ایسا ہوگا جو واقف نہ ہو۔ قدرت نے علم و فضل، حوصلہ و ہمت، صبر و استقامت، غیرت و حمیت، جرات و شجاعت، ذہانت و متانت، تدریس و خطابت، قیادت و سیادت کے مختلف عناصر کو یکجا کر کے ایک حسین پیکر تراشا اور اس کا نام علی شیر حیدری رکھ دیا۔ بھاری بھر کم جثہ، موٹی موٹی آنکھیں، چتون شیر کی مانند، چہرے پر جلال و جمال رقصاں اور نورانیت چھلکتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ لبوں سے علم و حکمت کے پھول جھڑتے ہیں۔

ابتدائی حالات

آپ کی پیدائش ۱۹۶۳ء میں ضلع خیر پور میرس شہر میں ریلوے اسٹیشن کے قریب گوٹھ موسیٰ خان جادریاں (جوہریاں) میں ہوئی۔ آپ کے والد ماجد رئیس محمد وارث صاحب بلوچوں کی ایک شاخ چانڈیو کے قبیلہ جوہری سے تعلق رکھنے والے نہایت خداترس اور دیندار انسان ہیں۔ آپ کے دادا جان جناب اللہ داد صاحب بھی ابھی بحمد اللہ بقید حیات ہیں، اور ان پڑھ ہونے کے باوجود سندھی زبان کے فی البدیہہ شاعر ہیں۔ آپ کے خاندان میں اگرچہ آپ سے قبل کوئی عالم دین نہیں گزرے، لیکن سب حضرات اہل علم کے قدردان اور گہری عقیدت رکھنے والے ہیں۔ دینوی اعتبار سے یہ خاندان شروع سے ہی بڑا معزز سمجھا جاتا ہے اور قبیلے کی سرداری کا منصب بھی اسے حاصل ہے۔

تعلیمی پس منظر

آپ کی ابتدائی تعلیم کا آغاز اپنے آبائی گاؤں گوٹھ کے سکول سے ہوا۔ ۱۹۷۹ء

میں ناز ہائی سکول میں آپ مڈل کے طالبعلم تھے کہ اس دوران پیش آنے والے ایک چھوٹے سے واقعہ نے آپ کے مستقبل کا رُخ بدل دیا۔ ہوا یوں کہ ایک روز ایک ٹیچر نے آپ کی کلاس سے نماز کے مسائل پوچھے جو کوئی لڑکا نہ بتا سکا۔ آپ نماز تو پڑھا کرتے تھے مگر کم عمری کی بناء پر ابھی مسائل سے ناواقف تھے...... آپ بھی نہ بتا سکے اس سے پہلے کلاس میں آپ کا ایک مقام تھا کہ ہمیشہ ہر امتحان میں امتیازی پوزیشن لیتے تھے اب شرمندگی ہوئی' اور ایسی شدید شرمندگی ہوئی کہ اسی روز سکول چھوڑ کر دینی تعلیم کے حصول کا فیصلہ کر لیا۔ سکول کے اساتذہ نے اپنے طور پر بہت سمجھایا کہ تم بہت ذہین ہو' پڑھ لکھ کر بڑے آدمی بنو گے' سکول مت چھوڑو' مگر آپ نے تمام ترغیبات کو یکسر مسترد کر دیا۔

ان دنوں آپ کے یہاں دیوبندی' بریلوی کشیدگی نہ تھی مشترکہ جلسے ہوتے تھے۔ صرف سنی شیعہ کا فرق تھا۔ چنانچہ آپ کو پیر صاحب پگاڑہ کے مدرسہ ''جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ'' میں داخل کرا دیا گیا' ابتدائی فارسی کی کتابیں وہاں پڑھیں' اس سے قبل آپ خیر پور میں ہی حافظ کریم بخش صاحب سے ناظرہ قرآن مجید پڑھ چکے تھے۔ حافظ صاحب توحید کی باتیں کرتے رہتے تھے۔ انہی کی برکت سے عقائد کی اصلاح ہو چکی تھی۔ جامعہ راشدیہ کا مخصوص ماحول آپ کو راس نہ آیا تو وہاں سے جامعہ شمس الہدیٰ نوشہرو فیروز پہنچے' کچھ وقت مدرسہ تعلیم القرآن عثمان خان مری میں گزارا' اور پھر ۱۹۸۲ء میں شمس الہدیٰ کولاب جی ال میں فقیہ العصر مفتی محمد حسنؒ سے اکتسابِ فیض کیا اس کے بعد لاڑکانہ پہنچے اور جامعہ اشاعت القرآن میں حضرت مولانا علی محمد حقانی سے قرآن مجید کا ترجمہ وتفسیر اور شمائل ترمذی کا درس لیا اور حضرت مولانا فضل محمد پنہور سے قافیہ پڑھی اور انہی حضرات کے مشورے سے دورانِ تعلیم ہی ۸۴ء میں رتوڈیرو ضلع لاڑکانہ کے مدرسہ جامعہ عزیزیہ میں تدریس شروع کر دی۔ غالباً اسی سال ہی کنز الدقائق (فقہ کی مشہور کتاب) پڑھائی۔ آپ کا معمول یہ رہا کہ آپ نے سماع کبھی نہیں کیا' بس جو کتاب پڑھی وہ پڑھا ڈالی۔ غالباً دو سال یہاں گزارنے کے بعد ٹھیڑھی شریف کے مشہور مدرسہ دار الہدیٰ میں موقوف علیہ کی کلاس میں داخلہ لیا۔ پھر

دورۂ حدیث کی تکمیل بھی یہیں کی۔ بخاری شریف کی جلد اول مولانا عبدالھادیؒ سے اور جلد ثانی مولانا عبدالحق فاضل دیوبند (جو کہ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کے خصوصی شاگردوں میں سے تھے) سے پڑھی۔ ترمذی شریف مفتی اعظم سندھ حضرت مولانا مفتی غلام قادر صاحب اور مسلم شریف مفتی محمد بلال صاحبؒ سے پڑھیں۔

تدریس وخطابت

تعلیم سے فراغت کے بعد تدریس کا مشغلہ اپنایا' اور جامعہ عزیزیہ رتو ڈیرو ضلع لاڑکانہ میں صدر مدرس اور مفتی کی حیثیت سے فرائض منصبی سرانجام دینے شروع کیے۔ لیکن یہ سلسلہ زیادہ دیر قائم نہ رہ سکا۔

۱۹۸۷ء میں خیر پور کے بعض احباب نے علاقہ میں شیعیت کے روز افزوں بڑھتے ہوئے کام کی طرف توجہ دلائی۔ تو آپ شدید احساس کے تحت تدریس چھوڑ کر یہاں آ گئے' اور ۱۹۸۷ء میں ہی ایک قطعہ اراضی پر جامعہ حیدریہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ آپ کا مقصد تردید فرقِ باطلہ کے لئے علمی میدان میں کام کرنے والے افراد تیار کرنا تھا۔ آپ کا شروع سے ذوق یہ ہے کہ طلباء میں کمیت کی بجائے کیفیت کو مدّ نظر رکھ کر انہیں تربیت دی جائے' وہ بے شک تھوڑے ہوں' مگر ان میں اسلاف کی یاد تازہ کر دینے کا جذبہ ہو۔

اگرچہ آپ کا ذہن شروع سے ہی تدریسی اور تبلیغی تھا۔ لیکن زیادہ دلچسپی تدریس میں تھی اور ایک وقت ایسا بھی آیا کہ آپ نے خود کو تدریس کے لئے وقف کر دینے کا فیصلہ کر لیا۔ آپ نے اپنے استاذ محترم حضرت مفتی غلام قادر صاحب کی خدمت میں باوضو ہو کر گذارش کی کہ میں آپ کو حلف دینا چاہتا ہوں کہ آئندہ تقریر نہیں کیا کروں گا۔ استاذ محترم آپ کا یہ عزم دیکھ کر پریشان ہو گئے اور حکماً فرمایا ایسا مت کرو خدا جانے قدرت کو کیا منظور ہے۔ چنانچہ استاذ محترم کے حکم پر آپ اپنے اس ارادے سے باز آ گئے۔ آپ کا ضلع خیر پور شیعیت کا مرکز سمجھا جاتا تھا اور ماحول اس قدر بدرنگ ہو چکا تھا' کہ ایک مرتبہ محلّہ لقمان میں ایک مسلمان خطیب صاحب نے محرم الحرام میں ''شان حسینؓ'' بیان کر دی' تو شیعوں نے اس پر احتجاجی جلوس نکالا اور مسجد کا گھیراؤ کر لیا' ان کا کہنا تھا کہ ''حسینؓ ہمارا ہے

اور کسی سنی خطیب کو حسین ؓ کا نام لینے کی اجازت نہیں دی جا سکتی" چنانچہ بڑی مشکل سے خطیب صاحب کی جان بچائی گئی۔ ان حالات کی وجہ سے دورِ طالبعلمی میں ہی آپ کو فنِ مناظرہ سے لگاؤ اور تحقیق کا شوق تھا' اور عوام الناس کے عقائد کی اصلاح کے لئے تقریر جیسا اہم ترین ذریعہ اختیار کرنا ضروری تھا۔

ایک مناظرے کا دلچسپ واقعہ

اسی دوران شیعیت سے آپ کے کئی دلچسپ علمی مناظرے بھی ہوئے۔ ۱۹۷۹ء میں ضلع شکارپور کے بریلویوں نے شیعوں سے مناظرہ طے کرلیا' لیکن وقت مقررہ پر انہیں کوئی مناظر نہ ملا' مجبوراً وہ سکھر میں حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ بخاری کے پاس پہنچے' اور ان کی منت سماجت کی۔ شاہ صاحب بھی غالباً کسی پروگرام کی بناء پر وہاں جانے سے قاصر تھے' انہوں نے ان لوگوں کو حضرت حیدری صاحب کے پاس بھیج دیا۔ ادھر آپ کی بھی اپنی مصروفیات تھیں۔ لیکن یہ سوچ کر کہ اگر میں نہ گیا تو سنیت بدنام ہوگی ...... آپ چل پڑے۔ رات نو بجے کا وقت مقرر تھا' اور مناظرہ بھی شیعوں کے گھر میں ہونا طے پایا تھا' پونے نو بجے آپ وہاں پہنچ گئے۔ شیعوں کا مناظر عبداللہ جروار کتابیں لے کر آیا' لیکن آپ کو دیکھ کر گھبرا گیا اور منتظمین سے جھگڑنے لگا کہ مناظرہ بریلویوں سے ہے تم دیوبندی کو لے کر آگئے ہو؟ آپ نے اسے کہا کہ تیرا مناظرہ بریلویوں سے نہیں سنیوں سے ہے' اور میں سنی ہوں' تم جھگڑنے کی بجائے مناظرہ کرو...... بڑی مشکل سے تیار ہوا' مگر پھر کہنے لگا کہ آپ پہلے جا کر نماز پڑھ آئیں بعد میں مناظرہ ہوگا' آپ نے کہا نماز کونسی پڑھیں؟ شیعوں والی یا سنیوں والی؟ پہلے مناظرہ ہونا چاہیے تاکہ معلوم ہو سکے کہ نماز کونسی درست ہے؟ جو نماز درست ثابت ہوگی میں اور آپ دونوں ہمیشہ کے لیے وہی نماز پڑھنے کے پابند ہوں گے...... لیکن وہ ماننے پر نہیں آ رہا تھا اور آپ جانتے تھے کہ اگر نماز پڑھنے چلے گئے تو یہ پیچھے سے دوڑ جائے گا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ عشاء کی نماز ساری رات پڑھی جا سکتی ہے۔ پہلے سچی اور جھوٹی کا فیصلہ ہو جائے' بعد میں دونوں فریق سچی قرار پائی جانے والی

نماز ادا کرنے کے پابند ہوں گے...... بڑی مشکل سے وہ اپنے ہم مسلک لوگوں کے اصرار پر آمادہ ہوا۔ اب آپ نے کہا کہ نماز سے پہلے کلمے کا نمبر ہے لہٰذا سچے اور مکمل کلمے کا تعین کر لیا جائے جس فریق کا کلمہ صحیح ثابت ہوا...... نماز بھی اس کی صحیح قرار دی جائے گی۔ حاضرین نے آپ کی تائید کی مگر عبداللہ جروار کا رنگ فق ہو گیا۔

آپ نے سوال کیا کہ تم یہ ثابت کر کے دکھاؤ کہ ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کے بعد جو اضافہ شدہ کلمہ تم پڑھتے ہو...... کیا حضورؐ نے کسی صحابی کو پڑھایا؟ کیا حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ اور ان کے فرزندان گرامی قدر نے کسی موقع پہ یہ کلمہ پڑھا؟ کسی اور شخص کو پڑھایا؟ عبداللہ جروار کے پاس ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں تھا' وہ بغلیں جھانکنے لگا۔ شیعہ منتظمین نے آپ سے گذارش کی کہ آپ ہمارے مہمان کو ہمارے گھر میں ذلیل نہ کریں اور رخصت ہو جائیں۔ آپ نے کہا جب تک عبداللہ جروار نہیں جائے گا' میں بھی نہیں جاؤں گا...... کہنے لگے وہ ہمارا مہمان ہے رات یہیں رہے گا' آپ نے کہا میں بھی رات یہیں رہوں گا (کیونکہ آپ جانتے تھے کہ اگر آپ اس سے پہلے یہاں سے چلے گئے تو اس نے آپ کے خلاف اشتہار چھپوا دینے ہیں کہ علی شیر حیدری فرار ہو گیا اور یوں لوگوں کو دھوکہ دے کر شیعیت کی طرف مائل کرے گا) وہ کھانا لے آئے اور آپ کو کھانے کو کہا آپ نے کہا کہ تم اپنا کلمہ ثابت نہیں کر سکے' تم مسلمان نہیں ہو' میں تمہارے گھر کا کھانا نہیں کھاؤں گا۔ چنانچہ آپ نے ان کے گھر کا کھانا نہیں کھایا مگر ساری رات اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ وہیں گزاری' صبح کو پہلے عبداللہ جروار وہاں سے روانہ ہوا' بعد میں آپ روانہ ہو گئے۔

بعد میں ایک مرتبہ روہڑی کے سابق ایم پی اے خادم علی شاہ نے مناظرہ طے کیا آپ وہاں پہنچے اور ایک مرتبہ پھر عبداللہ جروار کو عبرتناک ذلت کا سامنا کرنا پڑا۔ نیز شیعوں کا ایک اور نامور مناظر تاج الدین حیدری بھی آپ سے ہزیمت اٹھا چکا ہے۔

امیر عزیمت شہیدؒ سے تعارف

نومبر ۱۹۸۸ء میں آپ نے شیعیت کے خلاف تقریر کی۔ غالباً اسی تقریر میں آپ

نے چیلنج دیتے ہوئے یہ کہا کہ خمینی کی قبر کھود؛ اگر انگاروں سے نہ بھری ہوئی ہو تو میں شیعیت اختیار کرلوں گا...... شیعیت اس پر بڑی جز بز ہوئی اور آپ کو گرفتار کرلیا گیا۔ سنٹرل جیل خیر پور میرس میں آپ نے ایک ماہ گزارا۔ وہاں سے ۲۲ دسمبر کو رہائی ملی۔ اسی گرفتاری کے دوران جیل میں ملاقات کے لئے آئے ہوئے ساتھیوں سے امیر عزیمت مولانا حق نوازؒ کا نام سنا اور ان کے کام سے آگاہی ہوئی۔ رہائی کے تھوڑے ہی عرصہ بعد مارچ ۱۹۸۹ء میں جبکہ آپ فاروق اعظم آرگنائزنگ کمیٹی کے ضلعی سرپرست تھے۔ کمیٹی کی طرف سے شہر میں جلسہ کا پروگرام رکھا گیا جس میں امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کو مدعو کیا گیا۔ مولانا نہ پہنچ سکے' آخری تقریر آپ نے کی' اور دوران تقریر شیعوں نے حملہ کردیا۔ کچھ عرصہ بعد سکھر میں امیر عزیمت شہیدؒ کی تقریر کا پروگرام بنا اس جلسے پر مولانا حق نواز شہیدؒ سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ دونوں نے ایک دوسرے کی تقریر سنی۔ آپ کی تقریر آدھی سندھی اور آدھی اردو میں تھی...... انداز دونوں کا ملتا جلتا تھا۔ آپ نے اس تقریر میں نجفی ملعون کی غلیظ عبارات کے حوالے دیئے۔ تقریر کے بعد مولانا حق نواز شہیدؒ نے آپ کو سپاہ صحابہ میں شمولیت کی دعوت دی اور فرمایا کہ ''اپنے علاقے میں سپاہ کی سرپرستی قبول فرمائیں'' آپ نے گذارش کی کہ اس علاقے کی فضاء کے مطابق مجھے تمام مخالفین سے ٹکر لینی پڑتی ہے۔ جبکہ آپ بریلویوں سے اتحاد کرنا چاہتے ہیں۔ میں اگر آپ کی جماعت میں شامل ہو کر پالیسی کے خلاف چلوں گا تو جماعت کو نقصان ہوگا اور اگر پابند رہوں گا تو مسلک کو نقصان ہوگا...... مولانا خاموش ہوگئے۔

اس ملاقات سے یہ بات سامنے آئی کہ آپ دونوں کے نظریات بھی ملتے جلتے تھے اور انداز خطابت بھی! نیز یہ کہ اس ملاقات کے بعد آپ کو مولانا سے بہت محبت ہوگئی۔ اور یہ محبت پھر آہستہ آہستہ پروان چڑھتی گئی۔

امیر عزیمت شہیدؒ کی شہادت کی خبر

اس زمانے میں آپ ہر مہینے کا ایک جمعہ لاڑکانہ میں پڑھایا کرتے تھے۔ ۲۳

فروری ۱۹۹۰ء کو جمعۃ المبارک کا روز تھا۔ آپ حسب پروگرام لاڑکانہ کے لئے روانہ ہوئے ریلوے پھاٹک پر پہنچے تو وہاں چند دوستوں نے خبر سنائی کہ گذشتہ رات مولانا حق نواز کو شہید کر دیا گیا ہے۔ بس یہ سننا تھا کہ آپ کی طبیعت قابو میں نہ رہی اور رو رو کر آپ کا بُرا حال ہو گیا۔ آپ وہاں سے فوراً سکھر پہنچے۔ پنجاب جانے والی گاڑیاں تقریباً چھوٹ چکی تھیں۔ سڑک کے راستے سے بھی حالات خراب ہونے اور جھنگ میں کرفیو کے باعث پہنچنا مشکل تھا۔ بالآخر لاڑکانہ پہنچے جمعہ کی تقریر کی۔ غم اور اضطراب اس قدر شدید تھا کہ حضرت مولانا محمد علی حقانی تسلی دیتے دیتے تھک جاتے تھے۔

سپاہ صحابہ سندھ کی صدارت

تھوڑے دنوں کے بعد مورخ اسلام مولانا ضیاء الرحمان فاروقی شہیدؒ نے مولانا حق نواز شہیدؒ کے جانشین کی حیثیت سے سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ کا منصب سنبھالا، تو آپ کو کراچی میں منعقد ہونے والے علماء کرام کے اجلاس میں شرکت کا دعوت نامہ ارسال کیا۔ آپ حسب پروگرام کراچی جامعہ محمودیہ پہنچے جہاں اجلاس ہو رہا تھا۔ مولانا فاروقی آپ کو دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے اور بلند آواز سے کہا۔

''یہ ہیں مولانا علی شیر حیدری سپاہ صحابہ سندھ کے صدر!''

آپ حیران ہوئے کہ میں تو کارکن نہیں ہوں ...... دراصل مولانا فاروقی پہلے سے یہ طے کر چکے تھے۔ چنانچہ آپ نے ان کے فیصلے پر سرِ تسلیم خم کر دیا۔

سپاہِ صحابہ سندھ کی صدارت کا منصب سنبھالنے کے بعد آپ نے پورے ملک میں بالعموم اور صوبہ سندھ میں بالخصوص سپاہِ صحابہ کا مشن اور پروگرام متعارف کرانے میں دن رات برابر کر دیئے۔ اسی زمانے میں آپ کا نام خیر پور میرس کی حدود پھلانگتا ہوا پورے ملک کی فضاؤں میں گونجنے لگا۔ اور آپ کی خطابت کے ڈنکے بجنے لگے۔

۱۹۹۰ء سے جنوری ۱۹۹۷ء تک آپ نے سپاہ صحابہ سندھ کے صدر کی حیثیت سے لازوال تنظیمی خدمات سرانجام دیں اور اپنی حق گوئی کی بناء پر حکومت سندھ کے معتوب

رہے، اور مختلف وقفوں میں صوبہ بدری کی سزائیں برداشت کرنے کے علاوہ دُشمن کی طرف سے قاتلانہ حملوں کا ہدف بنتے رہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے قدم قدم پر آپ کی نصرت و اعانت فرمائی اور دشمن خائب وخاسر ہوا۔

سپاہ صحابہ کی سرپرستی کا منصب

۱۸ جنوری ۱۹۹۷ء کو قائد ملت اسلامیہ علامہ ضیاء الرحمان فاروقی ۱۴ ماہ کی قید و بند کے بعد سیشن کورٹ کے موقع پر ریموٹ کنٹرول بم دھماکے کے ذریعے شہید کر دیئے گئے۔ ان کی شہادت سے تقریباً ایک ہفتہ بعد سپاہِ صحابہ کی مرکزی مجلس شوریٰ و عاملہ کے اجلاس میں آپ کو سپاہِ صحابہ کی سرپرستی کا منصب تفویض کر دیا گیا۔ ان دنوں ملکی امن و امان کی صورت انتہائی ناگفتہ بہ تھی۔ چنانچہ سابق چیف جسٹس آف پاکستان سجاد علی شاہ نے ملکی حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے سپاہ صحابہ کے نمائندہ وفد کو طلب کیا۔ وفد کی قیادت علامہ حیدری کر رہے تھے۔ چیف جسٹس کے سامنے علامہ حیدری نے ساڑھے چار گھنٹے دشمنان صحابہ کے عقائد پر دلائل کے انبار لگا دیئے۔ اور امن و امان کے سلسلے میں ہر ممکنہ تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ دورانِ گفتگو جب حیدری صاحب عبارتیں پڑھتے تھے تو چیف جسٹس صاحب اتنا روئے کہ آنسو رو کے نہ جاتے۔ آخر میں چیف جسٹس نے کہا کہ میں سمجھتا تھا کہ یہ بچوں کا کھیل ہے بلا کر جھڑک دوں گا۔ لیکن ابھی مجھے مسلسل سماعت کرنا پڑے گی۔ لیکن افسوس کہ چیف جسٹس کو اس کام کی تکمیل کا موقع نہ مل سکا۔ اور وہ شاطر حکمرانوں کی سیاست کا شکار ہو کر قبل از وقت ریٹائر کر دیئے گئے۔

علاوہ ازیں جب سابق وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے علماء بورڈ تشکیل دیا تو اس کے ہر اجلاس میں علامہ علی شیر حیدری نے دلائل کی قوت سے سپاہ صحابہ کا موقف پیش کر کے دشمنان صحابہ کو ناک آؤٹ کر دیا۔ ایک دفعہ اجلاس میں شہباز شریف خود موجود تھے تو اجلاس کے اختتام پر شہباز شریف نے علامہ حیدری سے کہا کہ آپ ساجد نقوی اور افتخار نقوی سے ہاتھ ملائیں تو علامہ حیدری نے کہا کہ جناب شہباز شریف صاحب! ہم

یہاں ملکی امن وامان کی وجہ سے اکٹھے ہوئے ہیں ورنہ میں انہیں ان کے عقائد اور نظریات کی وجہ سے غیر مسلم سمجھتا ہوں اور پھر اس کے ساتھ ہاتھ ملاؤں؟

علامہ حیدری کی اسی بات سے ناراض ہو کر سابق وزیر اعلیٰ صاحب نے علامہ حیدری کو گرفتار کروا کے چوہنگ سنٹر بھیج دیا اور پھر فرقہ وارانہ تقریر کا الزام لگا کر تین سال کی سزا سنائی گئی' حیدری صاحب نے اس قید کو غنیمت سمجھتے ہوئے حفظ قرآن مجید کی دولت کو سمیٹنا شروع کر دیا۔ اور صرف تین ماہ کی قلیل مدت میں اس دولت سے مالا مال ہو گئے۔ ڈیڑھ سال بعد آپ کو قید سے رہائی نصیب ہوئی۔

حکومتی سطح پر بنائی جانے والی علماء کمیٹی کا اجلاس ہوا تو علامہ علی شیر حیدری نے وزیر اعظم نواز شریف سے کہا کہ تحریک جعفریہ کے نمائندے کمیٹی میں بیٹھ کر ہمارے روبرو کبھی بات نہیں کریں گے اور ہر اجلاس کی طرح وہ اس دفعہ بھی بھاگ جائیں گے۔ تو اس پر نواز شریف نے کہا کہ اس دفعہ میں ان کو بھاگنے نہیں دوں گا۔ بہر حال کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اجلاس میں علماء نے اس بات پر زور دیا کہ صحابہ کرامؓ کی عزت وناموس کے لیے ایسا قانون بنانا چاہیئے کہ آئندہ کسی کو بھی گستاخی کی جرات نہ ہو۔ کمیٹی کے سربراہ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ صحابہ کرام کے گستاخ کے لئے کیا سزا مقرر کی جائے تو علامہ حیدری نے کہا کہ سزائے موت یا کم از کم ۲۵ سال سزا مقرر کی جائے۔ دورانِ اجلاس ساجد نقوی نے کہا کہ ہمیں کافر کہا جاتا ہے تو اس کے لئے بھی قانون بنایا جائے کہ کسی مسلمان کو کافر کہنے والے کو سزائے موت دی جائے گی تو علامہ علی شیر حیدری نے کہا کہ یہ قانون بالکل بناؤ۔ سب سے پہلے میں اس پر دستخط کروں گا اور یہ بھی قانون بناؤ کہ کسی کافر کو مسلمان کہنے والے کو بھی سزائے موت دی جائے۔ علامہ حیدری نے کہا کہ ہم روافض کو کافر سمجھتے اور کہتے ہیں اور ثابت کرنے کو تیار ہیں۔ ہم سے مناظرہ کیا جائے یا شیعہ سنی مسئلہ عدالت میں زیر بحث لایا جائے۔ اگر ہم ثابت نہ کر سکے تو ہمیں سزائے موت دی جائے حکومت پر ہمارا خون معاف ہے۔ دوران اجلاس ڈاکٹر اسرار احمد نے علامہ حیدری سے پوچھا کہ کیا واقعی اہل سنت علماء

نے دشمنانِ صحابہؓ کے کفر پر فتاویٰ دیئے ہیں؟ تو علامہ حیدری نے کہا کہ صرف دیوبندی مکتبہ فکر نے نہیں بلکہ اہلسنت کے تمام مکاتب فکر کا یہ فتویٰ ہے حتیٰ کہ بریلوی مکتبہ فکر کے قائد اور پیشوا علامہ احمد رضا خان بریلوی نے اپنی مشہور کتاب فتاویٰ رضویہ میں دشمنانِ صحابہ کو واشگاف الفاظ میں کافر مرتد اور واجب القتل کہا ہے۔ اہل حدیث عالم، عظیم مفکر علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ نے بھی دشمنانِ صحابہ کے کفر پر دستخط کر دیئے ہیں پھر علامہ حیدری نے چودہ سوسال کے تمام مفتیان علماء کرام، دانشور، اسکالروں کی کتب سے ان کے فتویٰ جات ڈاکٹر اسرار احمد کے سامنے پیش کیے اور شیعوں کی کتابوں سے حوالہ جات اور عبارتیں جو صحابہ کرامؓ امہات المومنین، اہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خلاف لکھی ہوئی ہیں ڈاکٹر صاحب کے سامنے پڑھنا شروع کیں۔ تو ڈاکٹر صاحب کی آنکھوں سے آنسو برسنا شروع ہو گئے اور کہا کہ حیدری صاحب بس کریں، ہم سے باتیں اور بکواسیں نہیں سنی جاتیں۔ علامہ حیدری نے کہا ڈاکٹر صاحب یہ تو چند عبارتیں اور حوالہ جات آپ کو دکھائے ہیں ورنہ دشمنانِ صحابہ کی ہزاروں ایسی کتابیں ہیں جس میں انہوں نے نہ خدا کو معاف کیا ہے نہ نبی کو، نہ امہات المومنین کو اور نہ اہل بیت کو معاف کیا ہے اور نہ کسی اہل سنت عالم کو۔ بہر حال قائد سپاہ صحابہ علامہ علی شیر حیدری نے دلائل کی قوت سے دشمنانِ صحابہ کے نمائندوں کو علماء کمیٹی سے بھاگنے پر مجبور کر دیا۔

دوران اجلاس تحریک جعفریہ کے سربراہ ساجد نقوی نے اجلاس کی تمام کاروائی کے دوران سر نیچے کیے رکھا اور کبھی بھی علامہ حیدری کے سامنے سر اٹھا کر بات تک نہیں کی۔ علامہ حیدری نے اجلاس میں دلائل کی قوت سے علماء کمیٹی سے منوایا کہ سپاہِ صحابہ کا مشن و پروگرام مبنی بر حقیقت ہے۔ بہر حال وہی ہوا جس کا ڈر تھا اور علامہ حیدری نے نواز شریف سے کہا کہ شیعہ ہمارے سامنے نہیں ٹھہر سکتے اور واقعی دشمنانِ صحابہؓ نے علماء کمیٹی سے راہِ فرار اختیار کی۔

علامہ حیدری کی وہ بات ریکارڈ پر موجود ہے کہ انہوں نے کہا کہ حکومت پاکستان

تحفظ کی ضمانت دے تو میں انشاء اللہ دشمنانِ صحابہؓ سے مناظرہ کرنے کے لئے ایران تک جانے کو تیار ہوں۔

علامہ حیدری نے مختلف ممالک کے تبلیغی اور تنظیمی دورے بھی کیے‘ حال ہی میں آپ برطانیہ اور متحدہ عرب امارات میں دو ماہ کے تبلیغی دورے سے واپس تشریف لائے ہیں۔ ان دو ماہ میں آپ نے برطانیہ اور عرب امارات کے تقریباً چالیس مختلف مقامات پر اجتماعات سے خطاب کیا‘ اس سے آپ کے علمی استحضار کا اندازہ کیجئے کہ یہ چالیس کے چالیس خطابات علیحدہ علیحدہ موضوعات پر مشتمل ہیں۔ اور حیران کن بات یہ ہے کہ تمام خطابات تکرار سے مبرا ہیں۔

سپاہ صحابہ کے باذوق قارئین کے تقاضے اور بعض احباب کے پُر زور اصرار پر ”گوشہ علم وادب“ کو حضرت علامہ کی خصوصی اجازت سے آپ گراں قدر خطبات شائع کرنے کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔ اس پر ہم علامہ صاحب کے تہہ دل سے ممنون ہیں۔ اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اِن خطبات کو علماء‘ خطباء‘ اور طلباءِ کرام کے علاوہ عامۃ المسلمین کے لئے بھی اصلاحِ عقائد میں نافع بنائے اور قبولیت عامہ سے نوازے۔

جلد اول ۲۲ خطبات پر مشتمل ہے۔ پہلے ایڈیشن میں رہ جانے والی غلطیوں کی اصلاح کے لئے نئے سرے سے کمپوزنگ اور ترتیب میں معمولی سی ترمیم کے بعد اب دوسرا ایڈیشن حاضر خدمت ہے۔ اس کی تیاری میں برادرِ عزیز حافظ سیف اللہ خالد کی مکمل معاونت حاصل رہی‘ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ثناء اللہ سعد شجاع آبادی

17-11-2001

حسنِ ترتیب

درس فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن o وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن o وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْن o لَاسِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ o وَ لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعدآئِھِم الرَّافِضِیْنِ الْکٰفِرِیْنَ الْمُرتَدِّیْنَ o وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ o صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّم o اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمَانِ الرَّحِیْم o
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن o اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم o مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ o اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ o اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْم o صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْن o آمین

درس فاتحہ

سورۂ فاتحہ قرآن مجید کا دیباچہ ہے

سورت الحمد، سورت الفاتحہ، قرآن مجید کی سب سے پہلی سورت ہے ترتیب تحریری میں بھی اور ترتیب تنزیلی میں بھی۔ حضور علیہ کو جو قرآن کریم عطا ہوا ہے وہ سورت الحمد اور تیس پارے ہیں۔ ہر پارے کا نام اس پارے کے ابتدائی حروف سے ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے الــم...... سَیقُوْل ...... تِلْک الرُّسُل ...... لَنْ تَنالُوا البر

پہلا پارہ "الم" سے شروع ہوتا ہے سورت الفاتحہ ان تیسوں میں سے کسی پارے میں مل کر شمار نہیں ہوتی۔ بلکہ الحمد شریف اور تیس پاروں سمیت، قرآن کریم پورا ہوا۔

الحمد شریف کو قرآن کریم کا مقدمہ یا دیباچہ سمجھ لیجئے۔ جس طرح کسی کتاب کا ایک مقدمہ ہو اور پھر تیس ابواب میں اس کی شرح ہو، اسی کا بیان ہو۔ اسطرح اجمالاً سب کچھ سورت الحمد میں ہے اور پورا قرآن مجید اس کی تفصیل ہے۔

حضور پاک علیہ کا فرمان عالی شان ہے کہ بعثت سے قبل میری ایک حالت یہ ہوگئی تھی۔ کہ (حُبِّبَ اِلَیَّ الْخَلاءَ) خلوت مجھے محبوب بنادی گئی......

یہ اللہ پاک جل شانہ کی طرف سے ہوتا ہے ویسے انسان کا لفظ ماخوذ ہے "اُنس" سے۔

اسی وجہ سے انسان کو وحدت میں، خلوت میں مزہ نہیں آتا اور یہ معیت چاہتا ہے تبھی تو انسان اول کو بھی واحد اور خالی نہیں رکھا گیا اور

خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا (اس سے اسی کا جوڑا پیدا ہوا)

میرا ذاتی تجربہ

لیکن بعض اوقات ایک کیفیت یہ ہوتی ہے کہ جب اللہ جل شانہ اپنی طرف بندے کو متوجہ کرنا چاہیں اس کی پہلی منزل یہی ہوتی ہے کہ حُبِّبَ اِلَیَّ الْخَلاءَ کا پرتو اس پر پڑتا ہے، یعنی اس بندے کو خلوت، وحدت پسند آنے لگتی ہے

الحمدللہ میرا ذاتی تجربہ ہوا۔ ابھی پچھلے دنوں جب میں ساڑھے چودہ ماہ سے زیادہ عرصہ جیل میں رہا تو بظاہر مجھے تنگ کرنے کے لیے قید تنہائی میں رکھا گیا تھا اور پوری کوشش کی جارہی تھی کہ یہ ذہنی طور پر پریشان رہے۔ لیکن اللہ کریم نے خصوصی نوازش یہ فرمائی کہ مجھے دل میں ایک سکون سا عطا فرما دیا...... ایسی کیفیت بنادی کہ مجھے خود یہ وحدت پسند آنے لگی اور پولیس والوں اور دوسروں، تیسروں کا آنا اور ان کی بات چیت مجھے اچھی نہ لگی۔

اس وقت مجھے یہ کیفیت سمجھ آئی کہ جس کا یہ بالکل کروڑوں، اربوں میں سے کوئی ہلکا سا عکس یا، حصوں میں سے ایک حصہ پڑتا ہے اس میں یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے تو جہاں اصل یہ کیفیت ہے وہاں کیا ہوگا؟ اور اس کی واضح مثال یہ ہے کہ جب آدمی کے ذہن پر ٹینشن ہو۔ پریشانی ہو تو جو چیز یاد ہو وہ بھی بھول جاتی ہے لیکن اللہ کریم نے میرے ذہن کو مطمئن رکھا تھا۔ اپنے فضل سے، اپنے اساتذہ اور بزرگوں کی دعاؤں سے چونکہ میرے ذہن پر کوئی پریشانی نہ تھی۔

اسی لئے بجائے اس کے کہ کوئی یاد چیز بھول جاتی...... اللہ پاک کی خصوصی مہربانی سے تین مہینے اور کوئی بیس اکیس دن لگے کہ اللہ تعالی نے پورے قرآن مجید کو حفظ کرنے کی توفیق بخشی۔ سترہ اٹھارہ جولائی سے تقریباً شروع ہوا تھا اور 9 نومبر تک ختم ہو چکا تھا۔

میں عرض یہ کر رہا تھا کہ ایک پہلی کیفیت! یہ فرماتے ہیں۔

حُبِّبَ اِلَیَّ الْخَلاءَ

خلوت میرے لئے پسندیدہ کردی گئی' محبوب بنادی گئی۔ اور پھر وہ وقت آیا کہ جب جبرائیل امین نازل ہوئے اور آ کر فرمایا...... ''اقراء'' پڑھ!

پڑھ تو تب کہا جاتا ہے جب سامنے کوئی چیز ہو' یوں خط دیا اور کہا پڑھ!

مسند ابوداؤد میں ایک روایت آتی ہے کہ ''اقراء'' جو کہا جارہا تھا پڑھ! تو اس وقت سامنے الحمد شریف ایک ریشمی رومال پر تحریر نظر آرہی تھی وہ سامنے کر کے فرمایا جارہا تھا۔ پڑھ...... تو نزول میں بھی الحمد شریف پہلے ہے اور ترتیب تحریری میں تو ہے ہی۔

اللہ تعالیٰ کا احسان

اور اللہ کریم نے اس سورت کے لئے خصوصی طور پر احسان جتلایا ہے کہ

وَ لَقَدْ آتَیْنٰکَ سَبْعاً مِنَ الْمَثَانِی وَ الْقُرآنَ الْعَظِیْم

یہاں سبع مثانی سے مراد سورت فاتحہ لی جاتی ہے تو پورے قرآن کریم کا دیباچہ جب سورت الحمد ہے' اس کی تفسیر لکھنے والوں نے لکھی...... اور بیان کرنے والوں نے بیان کی...... تو واقعی نظر آیا کہ پورے قرآن کریم کا خلاصہ ہے!

دس ہزار مسائل

چنانچہ حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے علماء وطلباء اپنے احباب سے کہا کہ مجھے تقریباً دس ہزار مسائل سورت فاتحہ سے مستنبط ہوتے ہیں سمجھ آتے ہیں۔ تو اِسْتَبْعَدَ ذٰلِکَ بَعْضَ الْفُضَلَاءِ

کہتے ہیں کہ فضلاء کو یہ بات حقیقت سے بعید معلوم ہوئی۔ مشکل معلوم ہوئی کہ دس ہزار مسائل! ان چار پانچ سطروں کی سورت میں دس ہزار مسائل؟ فرماتے ہیں کہ استبعاد دیکھکر میں نے بسم اللہ کر کے لکھنا شروع کر دیا اور وہ دس ہزار مسائل لکھ ڈالے۔

جبکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے...... ''فَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ○ ''

اس فرمان کے تحت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ سے بڑے بھی دوسرے علماء موجود تھے۔

اگر رازی رحمۃ اللہ علیہ کو دس ہزار مسائل سمجھ آتے ہیں تو ان سے بڑوں کو اور زیادہ

آ سکتے ہیں۔ کتنی جامع سورت ہے اور ہمیں تقریباً ہر مسلمان کو یہ یاد ہے۔

اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ اسے روزانہ پڑھو نہ صرف روزانہ پڑھو بلکہ ہر نماز میں پڑھو نہ صرف ہر نماز میں بلکہ ہر رکعت میں پڑھو'

اور یہ سورت فاتحہ صرف حضورﷺ پہ نازل ہوئی۔ حضورﷺ سے پہلے اس طرح کے مضمون کی کوئی سورت کسی نبی پر نازل نہیں ہوئی۔ حضورﷺ کے خصائص میں سے ایک یہ بھی ہے۔

ایک لطیف نکتہ

یہاں ایک لطیف سی بات طالب علمانہ ذہن میں آتی ہے۔ میں کہا کرتا ہوں کہ میں نے بہت تلاش کیا۔ مجھے کوئی ایسی روایت نہیں ملی کہ حضورﷺ نے شب معراج میں انبیاء علیہم السلام سے فرمایا ہو کہ بھائی آپ پر تو فاتحہ نازل نہیں ہوئی لہٰذا آپ نے یاد نہیں کی ہوگی کیونکہ یہ صرف مجھ پہ نازل ہوئی ہے اور مجھے ہی یاد ہے اور اب نماز پڑھنی ہے۔ لہٰذا پہلے بیٹھو آپ کو سورت فاتحہ یاد کراتا ہوں پھر نماز پڑھتے ہیں اور کیونکہ آپ نے بھی پڑھنی ہے میرے پیچھے اور

لاَ صَلوٰۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَاءِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَاب

''جو شخص سورت فاتحہ نہ پڑھے' اس کی نماز نہیں ہوتی''

لہٰذا پہلے فاتحہ یاد کرلیں' پھر نماز پڑھیں گے ایسی کوئی روایت ملتی نہیں ہے تو جب تمام انبیاء کرام کی نماز ہو جاتی ہے...... فاتحہ پڑھتے ہیں صرف امام الانبیاءؑ اور عمل ہو رہا ہے...... مَنْ کَانَ لَہٗ اِمَامٌ فَقِرَاْءَ ۃُ الْاِمَامِ لَہٗ قِرَاْءَۃٌ...... کے تحت! تمام انبیاء کی نماز ہو رہی ہے اور ہو بھی کامل رہی ہے تو پھر ہماری بھی ہو جائیگی اور کامل ہوگی انشاءاللہ۔

پہلے اللہ کی تعریف

سورت الحمد میں سات آیتیں ہیں' پہلی تین آیتیں صرف اللہ پاک کی تعریف میں ہیں جیسے درخواست پیش کرنے کا طریقہ ہوتا ہے کہ جس کی خدمت میں درخواست بھیجی جا رہی ہو اوپر اس کا عہدہ ضرور لکھا جاتا ہے اس طرح پہلے اللہ کریم کی تعریف اور اس کا عہدہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَo اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِo

اب یہ اللہ کی تعریف بھی ہے اور وجہ تخصیص الحمد للہ بھی ہے...... اللہ پاک جل شانہ کے لئے حمد جو خاص ہے...... اس استحقاق کی توضیح بھی ہے کیونکہ وہ رب العالمین ہے...... وہ الرَّحمان ہے وہ الرَّحیم ہے...... وہ ''مالک یوم الدین'' ہے۔!

''دین'' کے معانی

لفظ عالمین...... عَالَم عربی میں فاعل ہے یہ ہوتا ہے ''مایفعل بہ'' کے لیے۔ جیسے ''خاتم'' مایختم بہ''

اسطرح عالم مایعلم۔ واقعتاً ہر چیز اللہ جل شانہ کے وجود اور وحدت کی گواہ ہے۔

وَ فِی کُلِّ شَیْءٍ لَہ' شَاھِدٌ

یَدُلُّ عَلٰی اَنَّہ' وَاحِدٌ

اور ''مالک یوم الدین'' مالک ہے جزا کے دن کا، جزاء معنی بدلہ یعنی بدلے کے دن کا مالک ہے۔ یہاں لفظ ''دین'' جو استعمال ہوا ہے اس کا معنی ہے ''بدلہ'' اب یہ یاد رکھنے کی بات ہے...... آخر تک ہمیں کام آتی ہے......!

ایک مغالطہ اور اس کی اصلاح

ہمیں بعض لوگوں کی طرف سے ایک مغالطہ بھی دیا جاتا ہے کہ جی قرآن کہتا ہے اپنی بات چھوڑو نہیں، کسی کو چھیڑو نہیں۔ اور لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْن ۝ ...... یعنی تمھارے لیے تمہارا دین صحیح ہے

اور میرے لیے میرا دین صحیح ہے۔ یہ معنی اور مراد صحیح نہیں ہے اسے سمجھنے کیلئے اس پہلی سورت کے لفظ دین کو ذہن میں رکھ لیجئے۔

کافروں سے بات ہو رہی ہے۔

قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ۝ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْن۝

کافرو! جسے تم پوجتے ہو میں تو نہیں پوج سکتا۔ نہ ہی تم پوجنے والے ہو اس ہستی کو جسے میں پوجتا ہوں...... تم میری سچی بات مانتے نہیں ہو مجھے یہ تمہاری غلط بات ماننی نہیں ہے ٹھیک ہے...... لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْن۝

تمہارے لیئے تمہارا بدلہ..... اور میرے لئے میرے کیے کا بدلہ۔

میرے لئے میرا بدلہ ہے جو تم کرو گے اس کا تمہیں بدلہ ملے گا۔ اور جو میں کروں گا اس کا مجھے بدلہ ملے گا......

بہر حال! کیونکہ نبوت کفر کو صحیح تو نہیں کہہ سکتی کہ کہے تمہارے لیے تمہارا دین صحیح ہے میرے لیے میرا دین صحیح ہے".... یہ نہیں ہوسکتا!

القاب اور شان کے بیان کے بعد اب اپنا تعلق بیان کیا جاتا ہے کہ رب العالمین یارحمٰن یارحیم یا مالک یوم الدین تیرے ساتھ ہمارا تعلق ہے کہ

" اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ"

عبادت ہم تیری ہی کرتے ہیں استعانت بھی......

کیونکہ استعانت اب خود بخود عبادت میں داخل ہے......

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ

اللہ! عبادت تو ہم تیری ہی کرتے ہیں اور خصوصا مدد تو ہم چاہتے ہی تجھ سے ہیں......

وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ..... اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں تجھی سے فریاد کرتے ہیں۔ یہ تخصیص بعد تعمیم ہے کیونکہ استعانت عبادت میں داخل ہے۔

صراط مستقیم کیا ہے؟

اب اپنا تعلق بیان کرنے کے بعد جیسے درخواست میں ہوتا ہے کہ فلاں صاحب جیسا کہ بندہ پرانا خدمت گار ہے اپنی بات کر کے کہ ہمارا تعلق تو آپ سے یہ ہے کہ آپ کے سوا ہمارا ادھر ہے ہی کوئی نہیں۔ اب اپنی عرضداشت پیش کی جارہی ہے فریاد پیش کی جارہی ہے کہ

اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ

ہمیں سیدھے راہ چلایئے! صراط مستقیم پر چلایئے اور صراط مستقیم کی تعین ہوتی ہے کہ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ صراط مستقیم وہ صراط ہے جو ان لوگوں کا راستہ ہو جن پر تیرے انعام ہوں۔ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ.

جن پر تو نے انعام فرمایا: اب تعلیل ہے اس لیے کہ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ٥ نہ ان پر تیرا غضب ہوا اور نہ ہی وہ گمراہ ہیں۔ ان لوگوں کا راستہ ہمیں چلا جن پر تو نے

انعام کیا۔ وہ صراط مستقیم ہے۔

پہلی بات تو یہ ہوئی ہے صراط مستقیم وہ ہے جوان لوگوں کا راستہ ہو جن پر انعام ہوا' ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ جن پر انعام ہے ان پر غضب بھی نہیں' اور ان کے قریب' ضلالت نہیں پھٹکتی۔

جن لوگوں پہ انعام ہونا' جن کا ''منعم علیھم '' ہونا یقیناً معلوم ہے تو وہاں سے یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ ان لوگوں پر غضب بھی نہیں ہے۔ اور ضلالتہ بھی ان کے قریب نہیں ہے۔

انعام یافتہ لوگ

اب قرآن کریم نے پھر اس کی تشریح اور تفصیل فرمادی کہ انعام کن پر ہے؟ فرمایا

وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاولٰئِکَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَ حَسُنَ اولٰئِکَ رَفِيْقًاo

اب چار طبقے بیان فرمائے گئے جن پر اللہ تعالی کا انعام ہے

(۱) نبیین (۲) صدیقین (۳) شہداء (۴) صالحین

اب جس کا ان چار طبقوں میں سے کسی ایک میں ہونا متیقن ہو' کسی ایک میں ہونا یقینی معلوم ہو' تو ساتھ ہی یہ علم بھی یقینی ہے کہ اس پر انعام ہے اور اس پر غضب نہیں ہے اس کے پاس ضلالتہ نہیں ہے ہدایت ہے۔

مثلاً کسی کے لئے یہ معلوم ہوا کہ یہ نبی ہے تو ساتھ ہی از خود معلوم ہوا ہے کہ نبیین جو ہیں ان پر انعام ہے اور جن پر انعام ہے وہ **غیر المغضوب علیھم و لا الضالین** ہیں...... ان پر غضب نہیں ہے اور ان کے ہاں ضلالتہ نہیں ہے۔

اس طرح جس کے لئے معلوم ہو گیا کہ یہ ''صدیق'' ہے اس کے لیے یہ بات یقینی معلوم ہوئی کہ اللہ کا انعام ہے اور اس پر غضب نہیں ہے اور اس کے پاس ضلالتہ نہیں ہے۔

اب صدیق ہونا جتنا قطعی معلوم ہوگا' جتنا یقینی معلوم ہوگا اتنی ہی یہ بات یقینی ہوگی کہ یہ ''**منعم علیھم** '' طبقے میں سے ہے۔ اس پر اللہ کا انعام ہے غضب نہیں ہے...... اور ضلالتہ نہیں ہے۔

اس امت کے صدیق۔ سیدنا صدیق اکبرؓ

امت میں سے سب سے زیادہ یقینی مقام صدیق سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نصیب ہوا اور اس کے لیے گواہیاں اتنی مضبوط ہیں کہ جن کا انکار کوئی کر ہی نہیں سکتا۔ اللہ نے ''صدیق فرمایا'' حضور ﷺ نے صدیق فرمایا' حتیٰ کہ دشمنوں نے صدیق لکھا۔ اور آج تک تجرباتی دنیا میں مخالفین بھی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو صدیق مانتے ہیں۔ وہ کیسے؟ وہ جو لوگ ان پر سب وشتم کرتے ہیں گالیاں دیتے ہیں وہ بھی انہیں صدیق مانتے ہیں اگرچہ طوعاً نہیں کرہاً سہی!

اس کا آپ یوں تجربہ کر لیجئے آپ دیکھیں کہ کوئی بھی رافضی اپنے بیٹے کا نام صدیق نہیں رکھے گا۔ (ابوبکر کی بات نہیں کر رہا۔) صدیق نام نہیں رکھے گا کیوں؟ اگر وہ ابوبکر کو صدیق نہ مانتا تو پھر تو اسے صدیق نام رکھنا چاہیے تھا لیکن وہ نہیں رکھتا، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بھی سمجھتا ہے کہ صدیق پہلے نمبر پر ابوبکر ہے اس کا دل بھی یہی فیصلہ دیتا ہے کہ ابوبکر صدیق ہے۔ اب کیونکہ ابوبکر سے نفرت ہے اس لیے اپنے بچے کا نام صدیق نہیں رکھتا۔

اور جب معلوم ہوگیا کہ ابوبکر صدیق ہیں تو پھر ساتھ ہی یہ بات معلوم ہوگئی کہ ان پر اللہ کا انعام ہے۔ کیونکہ نبوت کے بعد صدیق کا ہی بیان قرآن کریم نے کیا ہے ساتھ ہی یہ بات معلوم ہوگئی کہ ان پر غضب نہیں ہے ضلالت نہیں ہے۔ گمراہی نہیں ہے تو یہ وجود غضب اور وجود ضلالت کی ازخود نفی ہے۔

غضب نہیں ہے اس کا مطلب ہے کہ غضب والا کام ہی کوئی نہیں۔

ضلالت نہیں ہے اسکا مطلب ہے کہ ضلالت والا کام ہی نہیں۔

''غضب'' بھی نہیں ہے تو غصب بھی نہیں تھا..... اگر ''غصب'' ہے تو پھر تو ''غضب'' ہے۔ اگر لیکن غضب نہیں تو لازماً معلوم ہوا کہ ''غصب'' بھی نہیں..... غضب نہیں لازماً معلوم ہوا کہ ظلم نہیں۔ جتنے مطاعن واعتراضات کئے جاتے ہیں اسی سے ختم ہو جاتے ہیں۔ جتنے مطاعن ہیں وہ ایسے ہیں کہ ان کی وجہ سے تو غضب ہوتا ہے' ان کی وجہ سے تو ضلالت ہوتی ہے لیکن جب ''ضال'' کی نفی کی گئی اور ''مغضوب'' کی نفی کی گئی تو مسئلہ ختم ہوگیا۔ کیونکہ غضب اور ضلالت کی کوئی وجہ موجود نہیں۔

انعام یافتہ لوگوں کا تیسرا طبقہ

اسی طرح تیسرا درجہ ہے ''شہداء'' کا...... قتل ہونے والے تو کئی ہیں۔لیکن جس کے لیے معلوم ہو کہ یہ شہید ہے اس کے لیے معلوم ہوتا ہے کہ اس پر غضب نہیں' انعام ہے...... اور ضلالت بھی نہیں' ہدایت ہے۔اب باقی رہا یہ کہ میں کہوں گا میرے ''شہید'' ہیں...... وہ کہے گا میرے ساتھی ''شہید'' ہیں...... اس لئے یہ تو کام چلتا رہے گا۔لیکن کچھ لوگ وہ ہیں کہ جن کو ''شہید'' کہا گیا نص میں...... جیسے حضور ﷺ نے پہاڑ سے مخاطب ہو کے فرمایا: اُثبُتْ ! جب پہاڑ میں لرزہ آیا حضور ﷺ نے فرمایا اُثبُتْ...... ساکن ہو جا' ثابت رہ...... کیوں؟

فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَ صِدِّیْقٌ وَشَھِیْدَان

تیرے اوپر نبی ہے' صدیق ہے' اور دو شہید ہیں

اس وقت چار ہستیاں موجود تھیں پہاڑ پر حضور ﷺ کی ذات' اور سیدنا ابو بکر سیدنا فاروق اعظم سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین موجود تھے،...... اب نبی تو متعین ہے نا......

فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ

تیرے اوپر ایک نبی ہے اب نبی تو متعین ہے کہ یہ ہیں...... باقی تین کے بارے میں فرمایا ''صِدِّیْقٌ وَّ شَھِیْدَانِ'' ''ایک صدیق' دو شہید اور بعد میں وقت نے بتلا دیا کہ صدیق کون تھے اور ''شہید'' کون تھے...... ایک نے حضورؐ کے مصلیٰ پہ شہادت پائی اور ایک نے قرآن پڑھتے شہادت پائی۔

اب ان کا صدیق ہونا اور شہید ہونا منصوص ہے۔اور جو صدیق یا شہید ہے ان کا ''منعم علیھم'' میں ہونا منصوص ہے...... جس کا اللہ کی انعام والی جماعت میں ہونا پکی بات ہے اس کا ''غیر مغضوب'' ہونا منصوص ہے کہ اس پر غضب نہیں اور ضلالت نہیں...... معلوم ہوا کہ ان سب میں سے کسی پر غضب نہیں اور کسی پر ضلالت نہیں۔ہدایت ہی ہدایت ہے۔انعام ہی انعام ہے لہٰذا جتنے مطاعن منسوب کیے جائیں وہ سارے کے سارے ایسے ہیں۔کہ اگر انہیں درست مانا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ضلالت ہے اس صورت میں ان پر غضب ہونا چاہیئے

لیکن چونکہ غضب اور ضلالت کو قرآن نے دفع کر دیا۔ لہٰذا ان کی نسبت ان پاک ہستیوں کی طرف غلط ہوگی۔ اور یہ بات کیونکہ اتنی یقینی ہوگئی کہ تھیں بھی چار ہستیاں۔ ایک حضور ﷺ کی ذات تھی باقی تین میں سے ایک صدیق تھے۔ دو شہید تھے۔ اتنی یقینی ہوگئی کہ اس میں شک والی بات رہی نہیں، گنجائش رہی نہیں' کوئی اور تھا نہیں۔ لہٰذا ہم دُعا کرتے ہیں......

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

''اے اللہ! ہمیں چلا سیدھا راستہ' راستہ ان لوگون کا کہ انعام فرمایا تو نے ان پر کہ ان پر غضب ہوا اور نہ وہ گمراہ ہیں۔''

جو نبی ہوتا ہے اس پر غضب نہیں ہوتا انعام ہوتا ہے۔ اس کے پاس ضلالت نہیں' ہدایت ہوتی ہے۔

جو صدیق ہوتا ہے اس پر غضب نہیں' انعام ہے...... اس کے پاس ضلالت نہیں ہدایت ہے۔

اور جو شہید ہے اس پر غضب نہیں۔ انعام ہے۔

اس کے پاس ضلالت نہیں' ہدایت ہوتی ہے...... اور یہ چیزیں اللہ کا انعام ہیں۔

نبوت اللہ کا انعام ہے

صدیقیت اللہ کے انعام کا باعث ہے لہٰذا جب ملے تو فرحت کا باعث ہے

''شہادت اللہ کا انعام ہے جب ملے فرحت کا باعث ہے نہ کہ حزن و ملال کا' جزع' فزع کا۔

غم جدائی کا ہوتا ہے شہادت کا نہیں

خوشی ہونی چاہیئے۔ مقام صدیق کو ملا تو خوشی ...... مقام نبوت کا نبی کو ملا تو خوشی ہے مقام شہادت بھی خوشی کا باعث بننا چاہیئے یہ غم جو ہوتا ہے اس مرتبے کے حصول پر نہیں ہوتا...... غم جو ہوتا ہے اپنی جدائی کا ہوتا ہے...... ان کی رہائی کا نہیں اپنی جدائی کا ہوتا ہے جیسے ایک جیل میں چار پانچ ساتھی ہوں' دس ساتھی ہوں۔ دعا تو یہ کرتے ہیں ایک دوسرے کے لیے کہ اللہ پاک تمہیں آزاد کر دے۔ لیکن ان میں سے کوئی ایک جب آزاد ہو کر جانے لگتا ہے تو دوسرے روتے

ہیں۔انہیں غم ہوتا ہے یہ غم اس کی رہائی کا نہیں ہوتا بلکہ اپنی جدائی کا ہوتا ہے

جیسے امی جان بیٹے کو حج پہ بھیجتی ہیں تو الوداع کہتے وقت وہ رو رہی ہوتی ہیں...... یہ اس کے حج پر جانے کا غم نہیں ہے اپنی جدائی کا غم ہوتا ہے تو اسطرح اب جو جدا ہو رہے ہوتے ہیں انہیں غم ہوتا ہے...... لیکن یہ مقام شہادت کی وجہ سے نہیں اپنی جدائی کی وجہ سے ہوتا ہے...... تو جو ساتھ ہوں گے انہیں غم ہوگا۔ جو ساتھ نہیں انہیں نہیں ہوگا۔ مثلاً ایک قیدی الگ جیل میں بند ہے دوسرا الگ جیل میں بند ہے...... گوجرانوالہ جیل میں ایک آدمی ہے دوسرا ملتان جیل میں ہے اسے پتہ چلے کہ ملتان جیل والا ہمارا بھائی آزاد ہو گیا تو اس پر یہ نہیں روئے گا۔ لیکن جو قیدی اس کے ساتھ یہاں بند تھا...... ایک ہی کمرے میں اور اب یہاں سے آزاد ہو رہا ہے تو اس کو رونا آئے گا کیونکہ ملاپ تھا اب جدائی ہو رہی ہے...... تو اگر کوئی کہے کہ ہم ساڑھے تیرا سو سال بعد آج بھی جدائی پر روتے ہیں تو یہ غلط ہے۔ کیونکہ ان کو وصال ہی حاصل نہیں' جدائی کس چیز کی؟ اور جو پہلے جا چکے ہیں آزاد ہو کر وہ تو استقبال کو آ رہے ہیں۔ وہ تو خوش ہیں۔ انہیں تو فرحت ہے۔

جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس دنیا سے جاتے ہیں تو سیدنا فاروق اعظم اور دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین تو رو رہے ہیں کیونکہ ان کا وصال تھا اب ان کی جدائی ہے...... لیکن حضور ﷺ خوش ہیں۔ اور فرمایا جا رہا ہے۔

اُدْخُلُو الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ فَاِنَّ الْحَبِيْبَ لِلْحَبِيْبِ مُشْتَاقٌ ۝

''جلدی محبوب کو پہنچاؤ' جلدی پیارے دوست کو پہنچاؤ کیونکہ ہمیں اشتیاق ہے۔'' انتظار ہے یعنی صدیق اکبر اس دنیا سے جا رہے ہیں تو باقی صحابہ کرام اس وقت ان کے جانے پر غمگین ہیں اپنی جدائی کی وجہ سے اور حضور پاک ﷺ خوش ہیں کیونکہ وہاں پہ وصال ہو رہا ہے۔ سیدنا فاروق اعظم جا رہے ہیں سیدنا عثمان' علی رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ کرام غمگین ہیں اپنی جدائی پر! لیکن سیدنا صدیق اکبر اور حضور ﷺ یقیناً خوش ہیں۔

سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو رہے ہیں' خود فرمایا کہ میں نے ابھی ابھی دیکھا' حضور ﷺ' سیدنا صدیق اکبرؓ سیدنا فاروق اعظمؓ ابھی نظر آئے ابھی خواب میں نے دیکھا' مجھے روزہ ہے اور مجھے فرما رہے تھے کہ شام کو آپ کی افطاری ہمارے پاس ہے تو جب افطار کرنے

والے مہمان پہنچ رہے ہیں تو حضور ﷺ خوش ہیں۔ یا ناراض ہیں؟ اس طرح جب حضرت علیؓ شہید ہو رہے تھے تو پیچھے جو ہیں اداس ہیں۔ آگے جو ہیں خوش ہیں......

ان کے بھائی حضرت جعفر طیارؓ پہلے جا چکے ہیں وہ خوش ہیں......

حضرت حمزہؓ پہلے جا چکے ہیں وہ خوش ہیں......

حضور پاک ﷺ پہلے جا چکے ہیں وہ خوش ہیں......

خلفائے ثلاثہ پہلے جا چکے ہیں وہ خوش ہیں۔

حضرت حسینؓ شہید ہو رہے ہیں اس وقت حضرت زین العابدینؒ کو تو غم پہنچے گا کیونکہ اب فراق ہو رہا ہے' جدائی ہو رہی ہے۔

لیکن میں پوچھتا ہوں جب تاج شہادت حضرت حسینؓ پہن رہے تھے اور منعم علیھم میں داخل ہو رہے تھے تو اس وقت حضرت حسینؓ کے بڑے بھائی حضرت حسنؓ جوان سے چند سال پہلے اس دنیا سے جا چکے ہیں' اس قید سے آزاد ہو چکے ہیں وہ خوش ہیں یا ناراض ہیں؟

اس وقت بارہ تیرہ سال پہلے چلے جانیوالے وہ بھائی خوش ہیں یا ناراض ہیں۔؟

اکیس سال پہلے جانے والے ابا جی خوش ہیں یا ناراض ہیں؟

اکیاون سال پہلے جانیوالے حضور ﷺ اور سیدہ فاطمہؓ...... خوش ہیں یا ناراض ہیں؟

بچپن چھپن سال پہلے جانے والے' حضرت حمزہ' حضرت جعفر طیارؓ خوش ہیں یا ناراض ہیں؟

کیونکہ وہ سب پہلے جانے والے ہیں وہ منتظر ہیں کہ ہمارے پاس ہمارے لعل پہنچ رہے ہیں اب ان سب کے لئے دس محرم خوشی کا دن ہے کیونکہ ان کا تو وصال ہو رہا ہے!

شہادت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور جب نعمت ملتی ہے تو شہید پر جدائی کی وجہ سے البتہ غم ہوتا ہے لیکن شہادت پر نہیں ہوتا۔ اور جدائی کا تصور وہاں ہے جہاں پہلے وصال ہو۔ وصال سے ہی تو فراق ہوتا ہے وصال نہ ہو تو فراق نہیں ہوگا۔ لہٰذا بغیر وصال کے اگر غم والم ہے تو پھر سمجھا جائے گا کہ اس مقام کے ملنے پر ہے۔

حضور ﷺ کو نبوت ملی۔ اب کوئی خوش ہو یا ناراض ہو' کوئی آمنا وصدقنا کہہ کے صدیق بنے تب بھی ٹھیک ہے اور اگر کوئی کہتا ہے

لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍo

تو بھی حضورﷺ کی نبوت پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کسی کے واویلا سے کچھ نہیں ہوتا۔

صدیق اکبرؓ کو مقام ملتا ہے کوئی مانے ٹھیک ہے...... نہ مانے تب بھی ان پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مقام شہادت بھی اللہ نے دے دیا۔ اب جو خوش ہیں تب بھی ٹھیک ہے اور جو اس مقام پہ ناراض ہیں کہ کیوں ملا؟ اپنے سر میں خاک ڈالیں۔ ڈالیں تو ڈالیں...... اللہ کو کیا پرواہ۔

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

اللہ تعالیٰ ہم سب کو منعم علیھم کے طریقے پر چلنے کی توفیق بخشے۔ اپنا فرماں بردار بنائے۔

وَ آخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَo

توحید و سنت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن ٥ وَالصَّلوٰتُ وَالسَّلاَمُ عَلیٰ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ٥ وَ عَلیٰ اٰلِہٖ وَ اَصْحابہ الطیّبین الطَّاھِرِیْن ٥ لاَ سِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھدِیّیْنَ ٥ وَ لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلیٰ اَعدآئِھِم الرَّافِضین الکٰفِرِیْنَ الْمُرتَدِّیْنَ ٥ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدہ' لاَ شَرِیْکَ لَہ وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلاَنَا مُحَمَّداً عَبْدُہ' وَ رَسُوْلُہ ٥ صَلیَّ اللّٰہُ تَعالیٰ عَلَیْہِ وَ عَلیٰ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّم٥ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ٥ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم٥

یَآ اَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِداً وَّمُبَشِّراً وَّنَذِیْراً ٥ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ اختَارنِی وَاختَارَ لی اصحابیؔ اَوْ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ٥ صَدق اللّٰہُ وَ صَدق رَسُوْلُہ النَّبِیُّ الْکَرِیْمَ٥

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا وَ مَوْلاَنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلیٰ آلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلاَنَا مُحَمَّدٍ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ بِعَدَدِ مَعْلُوْمٍ لَّکَ دَائِماً اَبَداً اَبَداً٥

توحید و سنت

برادران اسلام' عزیزان ملت' واجب الاحترام' علماء کرام' معزز سامعین عظام اور سپاہ صحابہ قلعہ دیدار سنگھ کے سرفروش ساتھیو! الحمد للہ! یہ عظیم الشان کانفرنس جو توحید وسنت کے عنوان سے معنون ہے بڑی شان وشوکت سے کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہوئے اختتامی مراحل میں ہے مجھ سے پہلے قائد سپاہ صحابہ پنجاب مولانا محمد احمد لدھیانوی تفصیلی خطاب فرما چکے ہیں اور فخر اہل سنت برادار عزیز حضرت مولانا عبدالحمید وٹو صاحب' سلمہ اللہ تعالی آپ کو اور ہمیں چند جملے سنا کر باقی ادھار رکھ گئے ہیں اور علماء کرام نے بھی بہت کچھ بیان فرمایا ہوگا۔ اللہ رب العزت ہم سب کو عمل کی توفیق بخشے (آمین) وقت کافی ہو چکا ہے رات کے پونے دو بجے ہیں اور بجائے اکتیس اکتوبر کے نومبر شروع ہو چکا ہے میں کوشش کروں گا اختصار کی' لیکن آپ حضرات جاگ کر بیٹھنے کی کوشش فرمائیں گے۔

توحید تو یہ ہے

عزیز دوستو! عنوان ہے توحید وسنت......اور توحید وسنت پر آپ بہت کچھ سنتے ہیں سنا ہے اور سنتے رہیں گے۔ لیکن گفتن و کردن فرق دارد......قول اور چیز ہے عمل اور چیز ہے۔

توحید تو یہ ہے کہ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰه...... اللہ کے سوا کسی کا خوف دل میں نہ ہو...... کسی کا رعب دل میں نہ ہو' کسی کو موت' کسی اور کو نفع نقصان کا مالک نہ سمجھا جائے۔ فرحت و تکلیف کسی اور کی طرف سے نہ سمجھی جائے......چیلنج کر دیا جائے کہ ساری کائنات مل کر مجھے تکلیف دینا چاہے اور مجھے پکڑ کر آگ میں ڈال دے میرا ایک بال بھی نہیں جلا سکتی اگر میرا رب نہ چاہے......اور پوری کائنات سے امیدیں کاٹ کر خالق کائنات کے ساتھ وابستہ کرنے کا نام توحید ہے لیکن نرم گدوں پر بیٹھ کر تکیہ لگا کر یہ باتیں بیان کرنا بڑا آسان ہے ہماری طرح جب دعوت بھی ملے سیٹ کا بندوبست بھی ٹھیک ہو سکیورٹی کے انتظام بھی صحیح ہوں پھر توحید کا اعلان کرنا

...... یہ اور بات ہے۔!

لیکن اگر توحید عملاً سمجھنی ہے اگر کسی اور کا ڈر نہیں ہے یہ اگر دیکھنا ہے......

اگر نفع نقصان کا مالک کسی اور کو نہیں سمجھا جا رہا یہ عملاً دیکھنا ہے...... تو پھر ہمیں مکہ کی گلیوں کی طرف نظر اٹھا کر جھانکنا پڑے گا۔ کہ گرم ریت پر لٹائے ہوئے سینے پر بھاری پتھر رکھے ہوئے بلال حبشیؓ ''اَحد'' ''اَحد'' کا سبق یاد کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔

نرم گدوں پر بیٹھ کر' ائیر کنڈیشنڈ کمروں میں بیٹھ کر' توحید کا سبق بتلانا اور بات ہے...... سنانا اور بات ہے......

سنت کا مشاہدہ

سنت کا نام استعمال کرنا اور من پسند چیزوں کو سنت کے نام سے حاصل کرنا اور منہ میٹھا کرنے کے لئے سنت کا بہانہ بنانا اور بات ہے لیکن حقیقتاً سنت کو اپنانا اور بات ہے۔

اگر حقیقتاً سنت کو دیکھنا ہو...... اگر حقیقتاً سنت کا مشاہدہ اور معائنہ کرنا ہو...... اگر سنت کو سیرت میں...... اگر سنت کو کردار میں دیکھنا ہو...... تو مجلس پیغمبر کا معائنہ کرنا پڑے گا اور نظر آئے گا کہ نوریوں کے سردار جناب جبرئیل امین ٹاٹ کا لباس پہنے ہوئے مجلس میں حاضر ہوں گے جب پوچھا جائے کہ یہ کیا لباس پہن رکھا ہے؟ تو جبرئیل اعلان کرتا نظر آئے گا۔ کہ صدیق نے آپ ﷺ کی سنت اپنائی ہے اور ہمیں صدیق کی سنت اپنانے کا یہ حکم ہوا ہے۔

مخلوق سے ڈرنے والا موحد نہیں

میرے دوستو!

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے

توحید یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ ہو...... وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہ کا نقشہ زندگی میں نظر آئے...... جس بات کو حق سمجھا کہہ ڈالا۔

قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَمَنْ شَآءَ فَالْیُؤْمِن وَ مَنْ شَآءَ فَالْیَکْفُر

اور صرف زبان سے نہیں عملی طور پر مظاہرہ ہو کہ میں مصیبت پہنچانے والا اور مصیبت ٹالنے والا

ایک ذات کے سوا کسی کو نہیں سمجھتا۔ یہ کردار نظر آئے یہ عمل نظر آئے۔ میرے دوستو! یہ توحید ہے کہ ذات یکتا کے سوا کسی کے ساتھ امید وابستہ نہ ہو۔

اگر کوئی جھنڈے سے ڈرتا ہے تو وہ موحد ہے یا مشرک ہے؟ (مشرک)

جو جھنڈے سے ڈرتا ہے۔ مشرک ہے......

جو درخت سے ڈرتا ہے' مشرک ہے......

جو پتھر سے ڈرتا ہے' مشرک ہے......

جو قبر سے ڈرتا ہے مشرک ہے......

جو قبر والے سے ڈرتا ہے' مشرک ہے......

جو زندہ سے ڈرتا ہے' مشرک ہے......

جو پیر سے ڈرتا ہے' مشرک ہے......

جو فقیر سے ڈرتا ہے' مشرک ہے......

جو غوث سے ڈرتا ہے مشرک ہے......

جو قطب سے ڈرتا ہے مشرک ہے......

جو ابدال سے ڈرتا ہے مشرک ہے......!

وَلَمْ یَخْشَ اِلاَّ اللّٰہ

ڈرنا تو اللہ کے سوا کسی سے نہیں ہے نا۔

اگر کوئی غوث سے ڈرتا ہے' قطب سے ڈرتا ہے' ولی سے ڈرتا ہے' اگر کوئی نبی کو نفع ونقصان کا مالک سمجھتا ہے' مشرک ہے' نبی سے نقصان کا اندیشہ رکھتا ہے' مشرک ہے توجہ! تو جہ اگر کوئی زندوں سے ڈرے۔ مشرک ہے' کوئی مردوں سے ڈرے، مشرک ہے اگر کوئی امت سے ڈرے' مشرک ہے' نبی سے ڈرے' مشرک ہے لیکن اگر کوئی شیعہ سے ڈرے پھر موحد ہے؟ نہیں۔ پھر بھی مشرک ہے

میں نے پوچھا کیوں جناب؟ آپ کیوں ناراض ہیں کیا سپاہ صحابہ نے غلط کہا؟ کہتے ہیں غلط تو نہیں...... "لیکن"!

میں نے کہا جناب یہی ''لیکن'' وہاں آئے تو شرک ہوتی ہے یہاں کون سی توحید کی خدمت انجام دے گی؟

کہتے ہیں غلط تو نہیں لیکن جھگڑا ہو جائے گا نا۔ میں نے کہا جھگڑے سے وہ کیوں نہیں ڈرتا...... جو صدیق کو کافر کہتا ہے جھگڑے سے وہ کیوں نہیں ڈرتا......؟

اِذَاجَآءَ اَجَلُھُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَۃً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْن.

ہم نے یہ عقیدہ بنایا ہوا ہے یہی سیکھا ہے استادوں سے...... یہی پڑھا ہے قرآن میں...... یہی پڑھا ہے حدیثِ مصطفیٰؐ میں...... کہ موت کا وقت مقرر ہے...... موت کی کیفیت مقرر ہے...... موت کی جگہ مقرر ہے...... آج تو نے وہی کہا جو پہلے تو مجھے کسی اور کو کہتے ہوئے نظر آیا تھا کہ...... لَو اَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا...... کہ اگر ہماری بات مان لیتے تو نہ مارے جاتے...... اور لَا تَنْفِرو فِی الْحَرِّ گرمی میں نہ جاؤ جنگ پہ' تکلیف ہوگی

اور جانے والے جب شہید ہوتے ہیں...... جانے والے جب قربان ہوتے ہیں تو ادھر روکنے والے کہتے ہیں۔

لَوْ کَانوعِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا

ہماری بات مان کر ہمارے پاس رہ جاتے تو نہ مرتے' نہ قتل ہوتے......

ہماری بات نہیں مانی...... دیکھا مارے گئے۔

لیکن قرآن کہتا ہے نہیں نہیں

فَادْرَؤُا عَنْ اَنْفُسِکُمُ الْمَوْتَ اِنْ کُنْتُم صَادِقِیْنo

اگر تمہارے پاس موت سے بچنے کا نسخہ ہے تم نے انہیں بتایا لیکن انہوں نے عمل نہیں کیا...... تو چلو خود عمل کر لو اور اب کبھی نہ مرنا۔

فَادْرَؤُا عَنْ اَنْفُسِکُمُ الْمَوْتَ اِنْ کُنْتُم صَادِقِیْنo

اور پھر دیکھا گیا کہ وہ موت سے بچنے کا نسخہ بتلانے والے بھی مر گئے۔

موت اور شہادت میں فرق ہے

لیکن اس موت میں اور اس موت میں بڑا فرق ہے۔

یہ مرجائے تو اس کو میت کہیں...... وہ مر بھی جائے تو قرآن کہے اس کے ٹکڑے ہو چکے ہیں، قتل ہو چکا ہے آنکھوں سے تم نے دیکھ لیا ہے' ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہے لیکن

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ

لفظ "میت" استعمال نہ کرنا۔ ہاں اس کو جو موت آئی ہے اس کی صورت میں اس کو وہ زندگی عطا ہوئی ہے کہ دنیا والی زندگی جیسی کروڑوں زندگیاں اس زندگی کے ایک سیکنڈ پر قربان ہیں۔

کس نے کس کو مروایا؟ اعتراض کا الزامی جواب

کہتے ہیں کہ دیکھیں جی آپ نے کتنا نقصان کروایا؟ میں نے کہا نقصان تو تب ہے کہ اگر یہ نہ ہوتا تو یہ لوگ اس ٹائم پر نہ جاتے...... پھر تو ہے نقصان! اور اگر انہوں نے جانا ہی تھا اور جان دے کر پوری قوم کو جگا گئے...... جان دے کر کفر کو لگام چڑھا گئے تو پھر یہ سودا سستا ہے مہنگا نہیں۔

میں کہتا ہوں اچھی بات ہے کہ آپ ہمارے دور میں پیدا ہوئے کہ آج ہمیں بیٹھ کر یہ کہتے ہو کہ دیکھیں جی! کتنا آپ نے نقصان کیا؟ آپ نے مروایا "حق نواز" کو آپ نے مروایا ,,فاروقیؒ" کو...... آپ نے مروایا نعرے مار مار کر ,,ایثار القاسمیؒ" کو...... میں نے کہا اچھا ہے کہ تو میرے اوپر طنز کر رہا ہے لیکن اگر تو پہلے ہوتا اور احد کے میدان کو تو دیکھ لیتا تو پھر کیسے کہتا؟ کہ تو نے لے جا کر حمزہ کو شہید کروایا ہے

پھر تو کیسے کہتا؟ "میں نے کہا نہیں تھا' نہ جاؤ"...... ,,میں نے کہا نہیں تھا نقصان ہو گا"...... ,,میں نے کہا نہیں تھا' مارے جاؤ گے' اب آیا مزا' چچا کو لے جا کر ٹکڑے کروا کر آئے ہو نا؟ اور جب تو مجھے کہتا ہے تو خیر ہے لیکن جب یہ الفاظ تو وہاں کہتا تو تیرا حشر کیا ہوتا؟

اب تیرے اوپر مجھے کہنے سے ظاہری فتویٰ تو نہیں لگتا نا؟ اگرچہ تیرے دل کی کیفیت معلوم ہے کہ تیرے دل میں توحید کتنی ہے شرک کتنا ہے؟

عملی توحید کا سبق:

عزیزان ملت! اللہ رب العزت نے وقت مقرر کر رکھا ہے اور اب آ و تبلیغ' تقریر' تحریر اور دلائل بڑے ہو چکے' چلو میدان میں...... پتہ چلے کہ ہمارے دل میں توحید کتنی ہے؟ ایمان کتنا مضبوط ہے؟ کھڑے ہو جاؤ' پہنچو وہاں' یہ کشمیر ہے' یہ افغانستان ہے یہ کفر کا بارڈر ہے یہاں یہ

گولے برس رہے ہیں۔ کئی سالوں سے مجاہد دیکھ رہے ہیں' اس کا وقت آیا...... یہ جام شہادت نوش کر گیا...... یہ مجاہد میرے سامنے آیا اور جام شہادت نوش کر گیا۔ لیکن مجھے جب گولیاں لگتی ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ پانی کے چھینٹے لگے ہیں۔ میں سوچتا ہوں یہ کیا ہوا؟ رب کہتا ہے تیرا وقت نہیں آیا۔

عملی توحید سیکھنی ہو تو پھر پہنچ وہاں...... یا پھر عملی توحید سیکھنی ہو تو پھر دیکھ کہ شیعہ مولانا محمد اعظم طارق کو اغوا بھی کر کے لے گئے' گھر میں اپنے لے جا کر بند بھی کیا اگر کوئی ایک منٹ دشمن کے ہتھے چڑھ جائے وہ بچ کر نہیں آتا...... لیکن ادھر دشمن لے جا کر اپنے گھر میں تشدد بھی کرتے ہیں' پھر بھی رب نہیں چاہتا' موت نہیں آتی' اس کے بعد حملہ آور ہو کر پورا برسٹ گولیوں کا چلا دیتے ہیں اور موت نہیں آتی...... ہاں بلکہ حملہ ہوتا ہے' قائد شہید ہو جاتے ہیں...... باقی کئیوں کے لاشے نظر نہیں آتے کئی پولیس والے شہید ہو جاتے ہیں بے چاروں کی لاشیں نہیں ملتیں...... کئی کئی لاشوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں...... درمیان سے اعظم طارق توحید کا اعلان کرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوتا ہے کہ جب تک رب نہ چاہے موت نہیں آتی۔

توحید کس کو کہتے ہیں؟ یہ توحید نہیں ہے کہ یہ ہو جائے گا۔ وہ ہو جائے گا؟ نفع نقصان اللہ کے ہاتھ ہے...... اللہ کے چاہنے سے سب کچھ ہونے کا یقین اور مخلوق کے چاہنے سے کچھ نہ ہونے کا یقین دل میں آ جائے دوستو' بزرگو! یہ ہے لا الہ الا اللہ کا مطلب! یہ نہیں کہ زبان سے کہتے پھریں دل تھر تھر کانپتا رہے۔ بلکہ دل میں یہ بات بیٹھ جائے کہ اللہ سب کچھ کر سکتے ہیں اور مخلوق کچھ نہیں کر سکتی۔

محترم ,,حاجی نواز شریف صاحب'' اور ,,حضرت حاجی شہباز شریف صاحب'' مخلوق ہیں اور قومی اسمبلی کے ممبران صاحبان بھی مخلوق ہیں۔ اب قانون بنتا ہے بن جائے اگر رب نے چاہا تو قانون تمہارا نہیں چل سکتا۔ قانون کے سامنے بہت بڑی سد سکندری بھی بیٹھا ہوا ہے' نہیں بٹھایا اللہ نے (بٹھایا ہے) وہ کہتا ہے میں سارے قانون جانتا ہوں یہ قانون تمہارے گلے پڑے گا۔ توہین عدالت کا کیس دائر ہو رہا ہے اور مدعی علیہ' نمبر ون' جمع دار نمبر ایک' گنہگار نمبر ایک' پرائم منسٹر صاحب (دیکھیے اللہ سے سب کچھ ہونے کا یقین اور نواز شریف سے کچھ نہ ہونے کا یقین)

یہ نواز شریف کی توہین تو نہیں ہے؟ نواز شریف سے کچھ نہ ہونے کا یقین' شہباز شریف سے کچھ نہ ہونے کا یقین' اسمبلی سے کچھ نہ ہونے کا یقین اس قانون سے کچھ نہ ہونے کا یقین دل میں آ جائے ڈٹ جاؤ حق پہ! اور وقت آ گیا ہے تو مر جائیں گے۔ نہیں آیا تو کوئی الٹا لٹک کر بھی ہماری زندگی سے ایک سیکنڈ گھٹا نہیں سکتا۔ اور اگر اس مشن پر ہم مر بھی گئے...... تو انشاءاللہ کائنات تو سلام کرے گی ہی کرے گی...... لیکن اللہ کی طرف سے بھی سلام آئے گا۔ اور قرآن اعلان کرتا ہوا نظر آئے گا کہ

اُولٰئِکَ عَلَیۡهِمۡ صَلَوٰةٌ مِنۡ رَبِّهِمۡ وَ رَحۡمَةٌ وَ اُولٰئِکَ هُمُ الۡمُهۡتَدُوۡنَ ○

پڑھنے اور سیکھنے میں فرق

کوئی ضرورت نہیں ہے ہمیں ڈرانے کی' الحمد للہ ! ہم نے توحید کا سبق پڑھا نہیں...... سیکھا ہے!

پڑھنے اور سیکھنے میں بڑا فرق ہے۔

اللہ نے قرآن مجید سکھایا ہے صرف پڑھایا نہیں!

ایک آدمی کتاب اٹھا کر پڑھ لیتا ہے کہ فلاں گولی فلاں مرض کے لیے فلاں گولی فلاں مرض کے لیے' کیا خیال ہے یہ ڈاکٹری سیکھ گیا؟ بغیر پریکٹیکل کے سیکھ گیا۔ (نہیں)......

ایک آدمی کتاب اٹھا کر پڑھ لیتا ہے کہ یہ اسلحہ اس طرح چلایا جاتا ہے آپ اس کو تربیت یافتہ کہیں گے؟ یہ اسلحہ سیکھا ہوا ہے؟ سیکھنا اور بات ہے سیکھنے کے لئے تھیوری کے ساتھ پریکٹیکل چاہیے۔ معلومات کے ساتھ تجربہ چاہیے۔

میرے دوستو! اللہ نے نبی ﷺ کو قرآن سکھایا ہے اور نبی نے صحابہ کو قرآن سکھایا ہے۔

اللہ نے نبی ﷺ کو طائف میں قرآن سکھایا ہے۔

اللہ نے نبی ﷺ کو میدان میں قرآن سکھایا ہے۔

اللہ نے نبی کو حرا میں قرآن سکھایا ہے......

اللہ نے نبی کو ثور میں قرآن سکھایا ہے۔

اللہ نے نبی ﷺ کو مسجد میں قرآن سکھایا ہے۔

اللہ نے نبیؐ کو پیٹ پر پتھر بندھوا کر قرآن سکھایا ہے۔

اللہ نے نبیؐ کا جسم لہولہان کرا کر قرآن سکھایا ہے...... اور نبی ﷺ نے بدر میں صحابہ کو قرآن سکھایا ہے...... نبیؐ نے حمزہ کو اُحد میں قرآن سکھایا ہے...... ہاں ہاں نبی پاک ﷺ نے بلال کو مکہ کی گلیوں میں قرآن سکھایا ہے...... نبی ﷺ نے صحابہ کو قرآن سکھایا ہے کہ آؤ نیزے کی انیوں پر تلوار کی دھار پر اور سولی کے تختے پر بھی...... لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ کہہ کر عملی طور پر ثابت کر دو۔ کہ ہم کسی سے نہیں ڈرتے...... قرآن بھی کہے وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہ......!

ہم نے اللہ کے فضل سے لا الہ الا اللہ کو سیکھا ہے ہمیں پرواہ نہیں، ہاں جنہوں نے صرف پڑھا ہے سیکھا نہیں انہیں جا کر ڈرائیں۔

وہ لا الہ الا اللہ بھی کہیں گے...... غیر اللہ کے سامنے سجدے بھی کریں گے۔

لا الہ الا اللہ بھی کہیں گے...... اوروں سے نفع ونقصان بھی سمجھیں گے۔

لا الہ الا اللہ بھی کہیں گے...... اور ہر شجر حجر سے بھی ڈرتے رہیں گے۔

لیکن جنہوں نے لا الہ الا اللہ کو سیکھا ہوگا وہ کسی کو کچھ نہیں سمجھتے...... وہ سمجھتے ہیں کہ ساری قوت ایک ذات کے ہاتھ میں ہے جس کا اعلان ہے۔

تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

آؤ توحید سیکھو! بولی بہت دن ہے معلومات ہوگئیں آؤ تجربہ کرو! پھر دیکھتے ہیں کتنے پاس ہوتے ہیں کتنے فیل ہوتے ہیں۔

سنت سیکھنی پڑے گی

سنت کی تشریح علماء نے فرمائی پڑھو، پڑھتے رہو۔ لیکن جب تک سنت کو سیکھو گے نہیں اس وقت تک مکمل فائدہ نہیں ہوگا۔ کیا سنت اسی کو کہتے ہیں کہ رسولؐ بار بار تاکید کرے اور امت نہ مانے اہلسنت اسی کو کہتے ہیں؟ اور سنت ماننا اسی کو کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کہتا ہے تاکید کرتا رہے اور امتی نہ مانیں یہی سنت پر چلنا ہوتا ہے۔؟ اللہ تاکید کرتا رہے کہ نبی کی بات مانو...... اور نبیؐ کہے میری بات مانو گے تو جنت جاؤ گے اور پھر نبیؐ تاکید کر کے امت کو کہے کہ دیکھو

اُحفُوا الشَّوَارِبَ وَ اعفُوا اللُّحی

اور پھر جب دیکھا جائے تو اس کے فرمان کے الٹ چہرہ نظر آئے

اہلسنت دوستو! اہلسنت کہنا بڑا آسان ہے لیکن میں نے عرض کیا قول اور عمل میں بڑا فرق ہے۔

گفتن و کردن فرق دارد

تمہیں اہل سنت ہو؟ اگر ہندو اعتراض کرے۔ اگر عیسائی اعتراض کرے، اگر کوئی چوڑھا اٹھ کر اعتراض کرتا ہے کہ محمد ﷺ نے تو وہ سنت سکھائی ہے جو اس کی امت کو بھی پسند نہیں ہے تو آپ کیا کریں گے؟ ادھر آپ کہتے ہیں کہ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَه

رسول ﷺ کا ''اسوہ حسنہ'' ہے، زندگی حسین ہے، طرز عمل بہترین ہے حسین ترین ہے، تو پھر بتایئے آپ کو نبی والا چہرہ پسند آیا؟ آپ کو نبی ﷺ والا لباس پسند آیا؟ آپ کو نبی ﷺ والی خلوت' جلوت پسند آئی ..... کیا جواب دو گے؟ اپنے نبی ﷺ پر ٹھٹھا کرنے اور استہزاء کرنے کا کافروں کو موقع دیتے ہو؟ قیامت میں اپنے رسول ﷺ کو کیا منہ دکھاؤ گے؟ اگر سنت ماننے کی بات ہے تو پھر آؤ نا سنت اس طرح ادا ہو کہ میرے نبی ﷺ نے اپنی جان قربان کرنے کے لیے پیش کی ہے

میرے نبی ﷺ نے حق کی خاطر مار کھائی ہے مجھے مار کھانی ہے۔

میرے نبی ﷺ کا گلا گھونٹا گیا' جب میرا گلا گھونٹا جائے تو مجھے خوشی محسوس ہو۔

سنت ادا کرنی ہے تو آؤ چلو مصطفےٰ ﷺ کے پیچھے..... آج تو کہتا ''ہے میری بے عزتی ہو گئی..... تم نے میری بے عزتی کرادی' میری گرفتاری ہوگئی یہ ہوگیا' وہ ہوگیا' تم نے کیوں ایسا کام کیا؟ میں کہتا ہوں کیسا تو سنی ہے کیسا تو اہلسنت ہے اگر نبی ﷺ کا گلا گھونٹا جاتا ہے حق کا اعلان کرنے کی وجہ سے جب تیرا گلا گھونٹا جائے تجھے فخر محسوس ہونا چاہیئے کہ میں اپنے نبی ﷺ کی سنت زندہ کرر ہا ہوں۔

نبی ﷺ پر پتھراؤ کیا جاتا تھا' جب تیرے اوپر پتھراؤ ہو تو تجھے خوش ہونا چاہیے کہ میں نبی کی سنت ادا کرر ہا ہوں.....

جب نبی ﷺ کو مار ملتی ہے تجھے مار ملے' تیرے اوپر تشدد ہو تجھے خوش ہونا چاہیے کہ میں نبی کی سنت ادا کرر ہا ہوں.....

نبی علیہ السلام کے دانت مبارک شہید کیے جاتے ہیں جب تیرے دانت توڑے جائیں تو تو فخر محسوس کرے کہ ہاں میں نبی کی سنت پوری کررہا ہوں......

اگر نبی پاکؐ کے جسم سے خون کے فوارے نکلتے ہیں تیرے جسم کا خون بہے تجھے خوشی محسوس ہو کہ میں بھی نبی کی سنت زندہ کررہا ہوں...... کیسے تجھے اہل سنت مانوں؟ ہاں ہاں اگر سنت سیکھنی ہے تو پھر صحابہ کرام کو تو نے نہیں دیکھا...... حق نواز کو دیکھ لے!!!

سنت! سنت اسی کو کہتے ہیں کہ حالات مناسب ہیں تو پھر کیوں خواہ مخواہ جھگڑا ہو جائے گا جی! تو کہتا ہے...... یہ مشرک کہے، موحد تو نہ کہے۔ تو کہتا ہے؟ کوئی بدعت والا کہے، سنت والا تو نہ کہے۔

ہمارا مشن مثبت یا منفی؟

ہم امتی کسی کے ہیں؟ محمد علیہ السلام کے ہیں۔ اللہ اکبر! دیکھیں حضرت جی! ذرا مثبت! ذرا مثبت!...... میں نے کہا ہمارا تو پروگرام ہے ہی نہیں مثبت! کیوں کہ مثبت کے ضد میں کیا ہے؟...... مثبت اثبات سے ہے منفی نفی سے ہے...... مثبت کا معنی ہے کہ جس میں ''ہاں'' ہو کہ ''یوں'' ہے...... اور منفی کا معنی ہے کہ ''یوں نہیں'' اس لحاظ سے ہمارا تو پروگرام بھی مثبت ہے! کہ قرآن کو غلط کہنے والا'' کافر'' ہے! ختم نبوت کا منکر'' کافر'' ہے! صحابہ کرام کو بھونکنے والا'' کافر'' ہے! اہل بیت رسول کا گستاخ'' کافر'' ہے! قرآن کا منکر'' کافر'' ہے! یہ پروگرام تو مثبت ہے کیوں بھئی؟

ہمارا کلمہ بھی منفی ہے

اور سنو ہمارا کلمہ کیا ہے؟ لا الہ الا اللہ ''لا'' کا مطلب ''ہے'' ہے...... یا ''نہیں''؟ لا کا مطلب ''نہیں'' ہے یہ مثبت ہے کہ منفی ہے۔ پہلے مثبت کلمہ بناؤ' پھر آ کر مجھ سے مثبت کا مطالبہ کرو۔

کلمہ منفی پڑھتے ہو اور مجھ سے مطالبہ مثبت کا کرتے ہو۔

اس کا مطلب ہے کلمہ زبان سے پڑھا ہے سیکھا نہیں! اگر کلمہ سمجھ کر پڑھتے تو مثبت کا مطالبہ نہ کرتے۔ آؤ (دیکھو جی جھگڑا ہو جائے گا)...... رحمۃ اللعالمینؐ سب سے زیادہ امن پسند ہیں۔ امن وامان سکھائی حضور علیہ السلام نے...... امن وامان کی تعلیم دی حضور علیہ السلام نے...... پہلے تو

نفرتیں تھیں......

لیکن میں پوچھتا ہوں نبی ﷺ کی پہلی تقریر پہ جھگڑا ہوا کہ نہیں؟

دس تقریروں کے بعد یا پہلی تقریر پہ؟ (پہلی تقریر پہ)

حضور ﷺ کھڑے ہو کر اعلان کرتے ہیں، پہلی تقریر ہی منفی 'لوگو یہ کہو' لا الہ الا اللہ' اور پتھراؤ شروع۔

آج کہتے ہیں جی وہ مولوی صاحب آئیں جن کی تقریر سے جھگڑا نہ ہو......

تو پہلے تم وہ نبی ﷺ لاؤ جس کی تقریر سے جھگڑا نہ ہو...... پھر ہم ایسا مولوی لائیں گے جس کی تقریر پہ جھگڑا نہیں ہوگا۔

یہ کس نے کہا کہ ظلم کے خلاف آواز بلند ہوگی اور ظالم نہیں لڑے گا۔؟

یہ کس نے کہا کہ توحید کا اعلان ہوگا اور شرک مقابلے میں نہیں آئے گا۔؟

یہ کس نے کہا کہ حق کا اعلان ہوگا اور باطل زخمی سانپ کی طرح نہیں تلملائے گا۔؟

کس نے کہا؟ بہت پیارے اور میٹھے بنتے ہو......

جتنے میٹھے بن سکتے ہو بن لو میں تمہیں رحمۃ اللعالمین ؐ کے برابر میٹھا نہیں سمجھتا...... جتنا اخلاق پیش کر سکتے ہو کرو میں تمہیں صاحب خلق عظیم سے زیادہ نہیں سمجھتا......

نبی ﷺ کے ساتھ جھگڑا ہوتا ہے اور پہلی تقریر پہ...... ہوتا ہے یا نہیں ہوتا؟ اور تیرے ساتھ کیوں نہیں ہوتا؟

کیا نبی ﷺ کی آواز میں مٹھاس نہیں تھا؟ تیری آواز میں مٹھاس ہے؟

جن کی آواز پہ درخت اور پتھر بھی بول اٹھیں۔ جن کے سوال پر پتھروں کو بھی بولنا پڑے اس زبان سے تیری زبان میں اثر زیادہ ہے؟

کیا تیرا اخلاق ہے حضور ﷺ کے پاس اخلاق کی کمی تھی؟......

جسے رب اپنی ذات کی قسم اٹھا کر کہے کہ ''اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیم ○

کیا تیرے اندر رحمت ورافت زیادہ ہے؟ اس ذات کریم سے جس کو رب فرمائے۔ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِیْن ○

کیا تیرا رعب زیادہ ہے؟ اس ذات کریم سے جو اعلان کرے۔ نُصِرتُ بِرُعبٍ مسیرۃ شھر حکمت بتا کہ نبی کی تقریر پہ جھگڑا ہوتا ہے تیری تقریر پہ نہیں ہوتا! کیوں؟ ورنہ میں بتلاتا ہوں کہ وہاں حق کا اعلان تھا تیرے پاس نہیں۔ کوئی اور وجہ ہے تو بتا؟

پھر کہتے ہیں دیکھیں جی! جس بات پہ جھگڑا ہوتا ہے وہ بات نہ کریں اور بھی بہت باتیں ہیں...... حضور کی تبلیغ پہ جھگڑا ہوا تو پھر ساری مصلحتوں کو آپ اور ہم سب سے زیادہ بہتر جاننے والے' باعث تخلیق کائنات ﷺ نے یہ فرمایا کہ چلو میں صاحب جوامع الکلم ہوں اللہ نے مجھے بہت علم دیا ہے۔ اُوتِیتُ عِلمُ الاَوَّلِینَ وَالاٰخِرِینَ o میری شان ہے اس بات پہ جھگڑا ہوتا ہے چلو اس بات کو چھوڑ دیتے ہیں باقی باتیں کرتے ہیں...... یا نبی ﷺ نے کہا جس بات پہ جھگڑا ہوا ہے اس بات کی رٹ لگاؤ!

سبحان اللہ بھی ذکر ہے' الحمدللہ بھی ذکر ہے اللہ اکبر بھی ذکر ہے یہ سب اذکار بہت بہتر ہیں لیکن فرمایا

اَفضَلُ الذِّکرِ لآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ

سارے اذکار سے افضل ذکر وہ ہے جس پر جھگڑا ہوا ہے یعنی لا الہ الا اللہ......!

حضور ﷺ فرماتے ہیں اذان میں کہو اشھد ان لا الہ الا اللہ......!

نماز میں کہو اشھد ان لا الہ الا اللہ......!

اور جب خطیب خطبے کے لیے کھڑا ہو تو کہے لا الہ الا اللہ......!

سو کر اٹھتے ہو تو کہو لا الہ الا اللہ......!

فرمایا جو میری امت میں داخل ہونا چاہے وہ میرے ساتھ لاکھ معاہدے کرے' نماز پڑھوں گا' روزہ رکھوں گا' حج کروں گا' زکوٰۃ دوں گا لاکھوں روپے زکوٰۃ دوں گا اتنی خیرات کروں گا' جہاد کروں گا...... میں کہتا ہوں اور اور کچھ نہیں پہلے کہو لا الہ الا اللہ۔

ساری باتیں بعد میں جس بات پر جھگڑا ہوا ہے پہلے وہ بات کرو۔

کوئی لا الہ الا اللہ کہے بغیر مسلمان ہو سکتا ہے؟ حضور کی امت میں داخل ہو سکتا ہے؟ پہلے کہو لا الہ الا اللہ!...... نہیں کہلایا جاتا؟ بعد میں ساری باتیں ہوتی ہیں۔

اور آپ تو کہتے ہیں حضرات اس بات پر اختلاف ہوتا ہے اس کو چھوڑ دو۔ ضد سے کیا فائدہ ہے! میں آج کہہ دیتا ہوں کہ آپ اپنے دل پہ ہاتھ رکھیں!! ضد سے کیا فائدہ آج مان لیتے ہیں سارے کہہ دو جھگڑا نہ کرو...... خواہ مخواہ کہتے ہیں کہ میاں نواز شریف صاحب وزیراعظم ہیں...... کہے دیتا ہوں کہ وہ وزیراعظم نہیں ہیں! نہیں ہیں! اور آپ بتلائیں کہ واقعی مسلم لیگ والے کہیں گے چلو نواز شریف وزیراعظم نہیں ہیں۔ کیا کہیں گے؟ (نہیں) یہ سرکاری فرشتے کہیں گے؟ کہ چلو کوئی بڑی بات نہیں! ضد سے کیا فائدہ؟

اگر ہوتے نا اس وقت تو آپ آ کر پکڑتے حضرت نوح علیہ السلام کا بازو! کہ یار تو نے اعلان کیا انہوں نے نہیں مانا' پھر تو نے ایک ایک دروازے پر جا کر کہا انہوں نے نہیں مانا تیرے اوپر پتھراؤ کیا! اب ضروری ہے پھر دوبارہ جا کر کہنا؟ ضد چھوڑو تم بھی چھوڑ دو لا الہ الا اللہ کہنا۔

اگر آپ ہوتے نا جناب ابراہیم علیہ السلام کے دور میں تو جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکا جا رہا تھا...... آپ وہاں ابراہیم علیہ السلام سے عرض کرتے حضرت! آپ ضد چھوڑ دیں حضرت! ضد بری بات ہے۔

اگر آپ ہوتے جناب حضور ﷺ کے پاس تو وہاں بھی یہی عرض کرتے کہ حضرت! آپ کو لوگ صادق الامین کہتے تھے' کتنی عزت تھی' یہ سب لوگ آپ کی عزت کیا کرتے تھے تو حضرت کیوں خواہ مخواہ آپ ضد کر رہے ہیں آپ ہی ضد چھوڑ دیں!

او ظالم! تو نے ضد کو سمجھا ہی نہیں۔ کسی بات پر ڈٹ جانا' اگر وہ بات ہے ناحق! تو اس کا نام ضد ہے اور اگر وہ حق بات ہے تو اس کا نام استقامت ہے

ڈٹ جائے فرعون تو ضدی ہے...... ڈٹ جائے موسیٰ تو مستقیم ہے!
ڈٹ جائے نمرود تو ضدی ہے...... ڈٹ جائے ابراہیم تو مستقیم ہے!
ڈٹ جائے ابولہب تو ضدی ہے...... ڈٹ جائے محمد عربی ﷺ تو مستقیم ہے!
ڈٹ جائے ابوجہل تو ضدی ہے...... ڈٹ جائے ابوبکر تو مستقیم ہے!
ڈٹ جائے عتبہ' شیبہ تو ضدی ہے اور...... ڈٹ جائے بلال تو مستقیم ہے!

جب کوئی یوں ڈٹتا ہے کہ گلیوں میں گھسیٹا جا رہا ہے لیکن حق بات سے دستبردار نہیں ہوتا

تو۔۔۔۔۔اسے ضدی کہے تیری مرضی! لیکن قرآن کہتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَنْ لَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ.

فرشتے اس کے پاس رب کے سلام اور جنت کی خوشخبریاں لے کر پہنچتے ہیں۔

غلط بات پہ ڈٹنا ضد ہے۔۔۔۔۔صحیح بات پہ ڈٹنا ایمان ہے۔

کیا واقعی قرآن کا دشمن، قرآن کا منکر کافر نہیں ہے؟ (ہے)۔

کیا میں نے غلط کہا ہے کہ حضور ﷺ کی ختم نبوت کا منکر کافر نہیں ہے؟

کیا اصحاب رسول کو ماں، بہن، بیٹی کی گالیاں دینے والا، صدیق کو لعنتی کہنے والا کافر نہیں ہے؟

کیا سیدہ عائشہؓ پر لعن طعن کرنے والا کافر نہیں ہے؟

اپنی ذات کیلئے گالی برداشت، نبیؐ کی جماعت کیلئے ناقابل برداشت

میں نے کوئی غلط بات کہی ہے تو مجھے کہنے آتا ہے کہ ضد نہ کر۔ اس کافر کو نہیں کہتا کہ ضد نہ کر۔ کیوں؟ مانے نہ مانے اس کی مرضی! بھونکتا کیوں ہے؟ ہم زور سے تو نہیں منواتے۔ کافر بنا رہے اڑا رہے اپنی ضد پہ۔ جائے جہنم! کوئی پرواہ نہیں ہے لیکن کیا گالیاں بھی برداشت کرلیں؟ ۔۔۔۔ہمیں دی ہوں لاکھ مرتبہ برداشت کریں گے۔۔۔۔ امن و امان ملک کا عزیز ہے لیکن دوستو صدیق کی جوتی سے زیادہ عزیز نہیں ہے۔ عائشہ کے دوپٹے سے زیادہ عزیز نہیں ہے۔ کھلی بات ہے مجھے گالیاں دی جائیں برداشت ہوسکتی ہیں۔۔۔۔ میرے دوستوں کو گالیاں دی جائیں برداشت ہوسکتی ہیں۔۔۔۔ وٹو صاحب کی توہین برداشت ہوسکتی ہے۔۔۔۔ لیکن! کیا صدیق کی توہین برداشت کرلی جائے؟ کیا رسولؐ کی توہین برداشت کرلی جائے گی۔۔۔۔؟ سنو آج اکتیس اکتوبر گزری ہے اور پتہ ہے اکتیس اکتوبر نے کیا یاد دلایا؟ اکتیس اکتوبر نے یاد دلایا ہے کہ:

نبیؐ کی عزت و عظمت پہ مرنا عین ایماں ہے
سر مقتل بھی ان کا ذکر کرنا عین ایماں ہے
ڈراتا ہے مجھے دار و رسن سے کیوں ارے ناداں
نبیؐ کے عشق میں سولی پہ چڑھنا عین ایمان ہے

اکتیس اکتوبر کو سولی پہ چڑھ کے غازی علم الدین شہید نے بتایا کہ ہاں نبی کی عزت وعظمت پہ مرنا عین ایمان ہے۔ اکتیس اکتوبر کو غازی علم الدین شہید کو تختہ دار پہ لٹکا دیا گیا تھا اور جرم کیا کیا تھا اس نے؟ واجپال کو جہنم رسید کیا؟ میں نے غازیؒ سے پوچھا! ہندو تو بہتیرے پھرتے ہیں لاکھوں ہندو پھرتے ہیں یہ تو نے کیا کیا مادھو لال کو کچھ نہیں کیا۔ ہری چند داس مل کو کچھ نہیں کیا یہ تو نے راجپال کیوں جہنم رسید کیا؟

غازی کہتا ہے ,,وہ صرف مانتے نہیں یہ بھونکتا بھی ہے''۔

کوئی مانے نہ مانے یہ ان کی مرضی' اور جو بھونکے گا اس کو جہنم رسید کرنا چاہیے۔

یہ تو ہمارا ایمان ہے کہ جو بھونکتا ہے ذات پیغمبر پہ' یا جماعت پیغمبر پہ' اصحاب رسول پہ' اہل بیت رسول پہ' اس کو جہنم واصل کرنا چاہیے یہ تو ہمارا ایمان ہے کہ' اس کی سزا' سزائے موت ہے اور یہ بل ہم نے اسمبلی میں پیش کیا۔ مولانا اعظم طارق صاحب نے یہ بل اسمبلی میں پیش کیا۔ سارے مسلمان کہتے ہیں کہ سزا تو یہی ہے لیکن یہ سزا دے کون؟ ہم کہتے ہیں چور کا ہاتھ کاٹنا لازم ہے زانی کو سزا دینا' ڈاکو کو سزا دینا لازم ہے لیکن دے کون؟ حکومت! کس کا فرض ہے؟ (حکومت کا) اور اگر حکومت نہ کرے تو پھر؟؟؟۔۔۔۔

یہاں چل کر دو رائے ہو جاتی ہیں۔ کچھ نوجوان نکل پڑتے ہیں کہ حکومت نہ کرے تو پھر ہم خود کرتے ہیں...... میں کہتا ہوں نہیں نہیں! غلط! اگر حکومت نہیں کرتی تو آؤ پھر کوشش کریں یہ حکومت ہی نہ رہے حکومت وہ آئے جو قرآن وسنت کے مطابق فیصلے کرے۔ کل تک ہم سنتے تھے جناب ہمارے محترم ,,حاجی نواز شریف صاحب دام ظلہ'' اعلان فرمایا کرتے تھے کہ ہم آئیں گے تو نظام خلافت راشدہ نافذ ہوگا۔ اب تو کوئی قابل ذکر اور قابل اعتبار اپوزیشن بھی نہیں ہے جو چاہیں وہ بل پیش کروا سکتے ہیں اور قبول کروا سکتے ہیں کیونکہ اپنے بنے بنائے سارے بیٹھے ہیں۔ سارے محترم ممبران اسمبلی اپنے ہی لوگ ہیں اب کیوں خلافت راشدہ یاد نہیں؟ چلو نظام خلافت راشدہ تو آپ کیا نافذ کرتے؟ وہ تو ہم جانتے ہیں کہ کیوں اور کیوں نہیں؟ لیکن ایک دوسرا وعدہ تھا کہ بھوک ختم کریں گے بے روزگاری ختم کریں گے بے روزگاری ختم ہوگئی؟ مہنگائی ختم ہوگئی؟ اب بے روزگاری ختم ہو رہی ہے یا ہزاروں برسر روزگار نوجوان اب بے روزگار بن رہے ہیں؟

بھائی روزگار آ رہا ہے یا بے روزگاری؟ ایسی حرکتیں نہ کرو! مجھے لگ رہا ہے کہ اللہ کی طرف سے کوئی ایسا نظام ہے کہ جب اس کے قانون کے ساتھ دھوکا کیا گیا۔ جب خلافت راشدہ کا نام لے کر دھوکا کیا گیا' قرآن وسنت کا نام لے کر دھوکا کیا گیا' رب کی غیرت کو جوش آیا اور کوئی انتقامی کاروائی ہو رہی ہے۔ (اور انتقامی کاروائی ہوئی کہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۹ء کو جنرل پرویز مشرف کی قیادت میں فوج نے اقتدار سنبھال لیا اور نام نہاد شریف برادران حوالہ زنداں ہو گئے۔ سعد)

طالبان کو سلام عقیدت

اپنے پڑوس میں طالبان کی جرات و ہمت کو' اخلاص و استقامت کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں انہوں نے نمونہ قائم کر دیا۔ اگر آج کوئی پوچھے کہ اسلامی نظام بہت بہترین بتاتے ہو کہیں سے عملی نمونہ پیش کرو تو ہم اس کو لے جا کر دکھا سکتے ہیں کہ وہاں چل کر دیکھو کتنی قتل و غارت ہے؟ وہاں کتنی بدامنی ہے وہاں کیا ہے؟ آپ کو قتل و غارت کا' بدامنی کا' چوری کا' ڈاکے کا نشان بھی نہیں ملے گا۔ لیکن پاکستان میں ان کی ضرورت نہیں۔ باہر سے کیوں آئیں؟ یہاں مسلمان تھوڑے ہیں؟

ایک بچہ بچیوں کے ساتھ کھیلتا تھا چلتے چلتے بہنوں سمیت بڑا ہو گیا۔ ایک دن سانپ دیکھا تو بہنوں نے کہا کسی مرد کو بلاؤ کسی مرد کو بلاؤ! یہ بھی چیخنے لگا کسی مرد کو بلاؤ! کسی مرد کو بلاؤ! پکڑ کر کہا گیا میاں! وہ تو عورتیں ہیں اس لئے کہہ رہی ہیں۔ مرد کو بلاؤ۔ تو کیوں کہہ رہا ہے؟ تو تو خود مرد ہے دوسرا مرد کہاں سے آئے گا تجھے ڈنڈا اٹھانا پڑے گا۔

کہتے ہیں وہاں سے آئیں' طالبان آئیں' طالبان آئیں۔ مسلمان آئیں' مسلمان آئیں' وہ کیا طالبان؟ کیا تم طالبان نہیں ہو؟ کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ محمد عربی ﷺ کا کلمہ تم نے نہیں پڑھا؟ کیا قرآنی قانون تمہیں نہیں چاہیے؟ ہاں اب یہی طالبان ہیں یہی کلمہ پڑھنے والے ہیں یہی مسلمان جو تمہیں ووٹ دیتے ہیں۔ یہی تمہیں ووٹ دیا کہ خلافت راشدہ کا نظام نافذ ہو گا۔! نہیں کرتے۔ یہی تمہیں طالبان نظر آئیں گے۔ (سبحان اللہ) باہر سے کیا آئیں۔ یہی طالبان ہیں مسلمان ہیں۔ یہاں والے مسلمانوں کو نکالو! کتنے مسلمانوں کو نکالو گے اچھی بات ہے بوریا بستر باندھو' خود نکل جاؤ۔ کیوں نکلو' ہم نہیں کہتے لیکن وعدے پورے کرو' انسان بنو' یہیں بیٹھے رہو'

ہمارے سر آنکھوں پر، لیکن جو کہا تھا وہ کر کے دکھاؤ نا۔ قوم نے ساتھ دیا تم بھی وفا کرو۔ قوم تمہارے ساتھ وفا کرے تم جفا کرو؟ حیا کرو!!! کہتے تھے خلافت راشدہ کا نظام نافذ کریں گے نافذ کیا کیا جو خلافت راشدہ کی عزت وعظمت کے رکھوالے ہیں۔ انہیں پابند سلاسل کر دیا...... نبی ﷺ والا نظام لائیں گے یہ اعلان کیا کرتے تھے۔ وہ نظام کیا لاتے نبی پاک ﷺ کی پاک بیویوں پر بھونکنے والوں کو جو روکنا چاہتے ہیں تم نے انہیں پابند سلاسل کیا اور تشدد کا نشانہ بنایا۔ یاد رکھو۔ اللہ پاک جب گرفت فرماتے ہیں تو کوئی چھڑوا نہیں سکتا...... بڑے بڑے آئے کسی نے کہا۔ ''اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی''

وہ تم نے نہیں دیکھا۔ تم نے ایک اور دیکھا...... جس نے کہا تھا۔

I am weak but my chair is strong

اور اب دیکھ لیں ***Now where is strong?***

اب مضبوط کرسی کہاں ہے؟ بابو مضبوط کرسی اس ذات کریم کی ہے جس کی شان ہے۔

وَسِعَ کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

موحد چہ برپائے ریزی سرش
دگر تیغ ہندی نہی بر سرش
امید وہراسش باشد زکشت
ہمیں است بنیاد توحید وبس

موحد نہ ڈرتا ہے نہ لالچ میں آتا ہے اگر تم نے سمجھا ہے کہ ڈرادو گے۔ غلط سمجھا ہے۔

ایں خیال است ومحال است وجنوں

اگر تم نے سمجھا ہے خرید لو گے' غلط سمجھا ہے...... ہماری قیمت ایک ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی عزت پہ قربان ہو جائیں صدیق اکبر کی جوتی پہ قربان ہو جائیں۔ سیدہ عائشہ کے دوپٹے پہ قربان ہو جائیں۔

فرقہ واریت کیا ہے؟

اپنی برین واشنگ کا بندوبست کیجئے۔ خلل ہے تمہارے دماغ میں' آؤ ہمارا جھگڑا

تمہارے ساتھ نہیں ہے جس نے حضور ﷺ کا کلمہ پڑھا اللہ کو وحدہ لاشریک لہ مانا' حضور ﷺ کو خاتم النبیین مانا۔ سید المرسلین مانا' اصحاب رسول کی عزت کو سلام کیا اہل بیت رسول کی عفت کو سلام کیا' قرآن کی صداقت کو سلام کیا۔ وہ ہمارا بھائی ہے ہم سیاسی اختلاف میں بھی نہیں آئے علاقائی جھگڑوں میں بھی نہیں آئے ہم فرقہ واریت کے خلاف جہاد کر رہے ہیں...... سنو ہمیں طعنہ دینے والو۔ فرقہ واریت! مسلمانوں کو آپس میں لڑایا جائے...... اسے کہتے ہیں۔ سیاست کے نام پر لڑایا جائے...... یہ پی پی ہے یہ مسلم لیگ ہے یہ فرقہ واریت ہے۔ یہ پنجابی ہے یہ سرائیکی ہے یہ فرقہ واریت ہے یہ بلوچ ہے یہ پختون ہے یہ فرقہ واریت ہے...... یہ سندھی ہے یہ مہاجر ہے یہ فرقہ واریت ہے...... سنو مسلمانوں کو آپس میں لڑایا جائے' سیاست کے نام پر...... یہ فرقہ واریت ہے...... لسانیت کے نام پر یہ فرقہ ورایت ہے علاقائیت کے نام پر یہ فرقہ ورایت ہے فروعی مسائل پر یہ فرقہ ورایت! اور دست بستہ عرض کروں ہزار ادب کے ساتھ! مسلمانوں کو آپس میں لڑانا فرقہ ورایت ہے اور بہت ہی ادب کرتا ہوں تمام علماء کرام کا اور حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم کا بہت عزت واحترام کرتا ہوں۔

بھئی جہاد فرقہ واریت کے خلاف ...... اور آپ مسلمان موحدوں کو لڑائے ہوئے ہیں...... ناراضگی کی بات نہیں ہمیں سمجھا دیں آپ! نام بھی ایک' کام بھی ایک' منشور بھی ایک دستور بھی ایک آپ میں سے کون مشرک ہے کون موحد ہے؟ آپ میں سے کون سنت پر ہے کون بدعت پہ ہے' کون حق پر ہے کون باطل پر؟ کیا آپس میں بولتے نہیں ہیں کہ مسئلہ حل ہو جائے؟ بولتے بھی ہیں ملتے بھی ہیں بیٹھتے بھی ہیں مسئلہ حل کیوں نہیں ہوتا؟ یہ فرقہ واریت ہے! خالص مسلمانوں کا آپس میں اختلاف ہے' تفریق بین المسلمین ختم کرادو ہم آپ کی جوتیوں کو سر کا تاج سمجھتے ہیں ہم سب کا احترام کرتے ہیں...... اور رنگ نہ دینا کہ مولانا فضل الرحمٰن کے خلاف بولا حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب دامت برکاتہم کو ہزار احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کیونکہ میرے قائد مولانا حق نواز نے مولانا فضل الرحمان کو اپنا قائد کہا تھا لیکن دست بستہ عرض تو کرتے ہیں ہمیں فرقہ واریت کا طعنہ نہ دیں ہماری جنگ کفر کے خلاف ہے، نہ انتظامیہ کے ساتھ ہے، نہ حکومت کے ساتھ ہے، نہ پی پی کے ساتھ ہے، نہ لیگ کے ساتھ ہے، نہ سندھی کے ساتھ ہے، نہ مہاجر کے ساتھ، نہ پنجابی کے ساتھ، نہ پٹھان کے ساتھ، نہ سرائیکی کے ساتھ، نہ بلوچ کے ساتھ،

نہ پختون کے ساتھ۔۔۔۔۔۔ جو کافر ہے جو پیغمبر کی ختم نبوت ﷺ پہ بھونکتا ہے، قرآن کریم پہ بھونکتا ہے، اصحاب پیغمبر پہ بھونکتا ہے، ہاں ہاں محمد عربی ﷺ کے اہل بیت کی گستاخی کرتا ہے سیدہ عائشہ پہ بھونکتا ہے ہم اس کے مقابلے پہ آئیں گے...... وہ ہمارا سگا بھائی کیوں نہ ہو باپ کیوں نہ ہو اور واضح بات ہے...... اس طرح......

کوئی لاکھ روٹھے ہزار بگڑے غضب میں آئے یا تلملائے!
کسی کے کہنے سے حق کا پیغام کب رکا ہے جواب رکے گا

اور واضح بات ہے کہ ہمیں اپنے قائد کا سبق یاد ہے کہ

فنافی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا

اور مخالفین! جب طوفان اور آندھیاں نظر آئیں تو پھر یاد آتا ہے کہ

تندئ باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب!
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

دھمکیاں جب آئیں تو پھر یاد آتا ہے۔

وَ اِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ وَ اِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ o

میرے دوستو! ان شاء اللہ فتح حق کی ہوگی اور نفع نقصان اللہ کے ہاتھ میں ہے لیکن قرآن پاک کی صداقت کی خاطر! اللہ تعالیٰ کی وحدت کی خاطر! حضور ﷺ کی ختم نبوت کی خاطر! صحابہ کی عظمت کی خاطر اہل بیت رسول کی عزت کی خاطر، حق وصداقت کے پیغام کی خاطر، متحد اور متفق ہو کر تمام اختلافات مٹا کر حضور ﷺ کا کلمہ پڑھنے والو! تم سارے مسلمان ساتھ دینے کے لئے تیار ہو؟ (تیار ہیں) ہاتھ اٹھا کر جواب پکی بات ساتھ دو گے؟ ساتھ دو گے؟ (جی ہاں) اللہ آپ کا اور ہمارا حامی وناصر ہو۔ (آمین)

وَ آخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ o

ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن ٥ وَالصَّلوٰتُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ٥ وَ عَلیٰ اٰلِہٖ وَ اَصْحابہ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْن ٥ لاَ سِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ ٥ وَ لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلیٰ اَعدآئِھُم الرَّافِضِین الکٰفِرِیْنَ الْمُرتَدِّیْنَ ٥ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلاَنَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ٥ صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیہٖ وَ عَلیٰ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّم ٥ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ٥ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمَانِ الرَّحِیْم ٥ یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْم ٥ ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلاً مِنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیْھِمْ وَ یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْن ٥ وَآخَرِیْنَ مِنھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِم وَ ھُوَالْعَزِیْزُ الْحَکِیْم ٥ ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَ اللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم ٥ وَ قَالَ النَّبِی صلی اللہ علیہ وسلم اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلاَ فَخر ٥ وَ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا بُعِثْتُ مُطَھِّرا ٥ وَ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم ٥ اِنَّ اللّٰہَ اخْتَارَنِی وَاخْتَارَلِیْ اَصْحَابِی اَوْ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم ٥ صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم ٥

ولادت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

قابل احترام علماء کرام: سپاہ صحابہ اسلام آباد اور سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس اسلام آباد کے دوستو! اور اسلام آباد کے اہل فہم و شعور، پروانہ ہائے رسالت، میرے عزیز دوستو! بزرگو اور بھائیو! ۱۴۱۸ھ کے ربیع الاول کی بارہویں شب ہے اور اسلام آباد میں آج ولادت مصطفیٰ کانفرنس کے عنوان سے یہ عظیم الشان پروگرام اپنے اختتامی مراحل میں پہنچ رہا ہے۔ اللہ رب العزت ہم سب کی حاضری کو مقبول و منظور فرمائے۔ وقت کافی ہو چکا ہے اور دس پندرہ دن سے مجھے بھی مسلسل بخار ہے، دوستوں کے اصرار کو ٹال نہ سکا، حاضر ہوا ہوں۔ اختصار سے کام لینے کی کوشش کروں گا۔ لیکن آپ حضرات سے یہ گذارش ہے کہ بولتے چلیں اور توجہ مبذول فرمائیں تاکہ میں کچھ کہہ سکوں، اگر آپ نہیں بولیں گے تو میں نہیں بول سکوں گا اتنا بڑا عظیم الشان اجتماع واضح طور پر سرور دو عالم ﷺ کے پروانوں کے دلوں میں عشق رسول پر دلالت کر رہا ہے اور ساتھ ہی یہ بات بھی کھل کر سامنے آگئی ہے کہ ہزاروں اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرنے کے باوجود پھر بھی مخالفین سپاہ صحابہ کو ڈرانے میں ناکام ہو چکے ہیں۔ اور پھر ماہ مبارک ربیع الاول ہمیں ایک درس دیتا ہے کہ ہم لاوارث نہیں ہیں۔ عزیزان گرامی قدر! مجھ سے پہلے میرے دوستوں نے بارگاہ رسالت ﷺ میں نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے اور عظمت مصطفیٰ کی جھلکیاں آپ کے سامنے پیش کی ہیں اور پوری دنیا مل کر عظمت رسول کی انتہاء بیان نہیں کر سکتی۔ رفعت رسول کو بیان کرنے کا حق ادا نہیں کر سکتی بس ایک ہی بات ہے کہ خدا نہ کہو مخلوق میں جتنی بڑی بلندی کسی کو مل سکتی ہے وہ آمنہؓ کے لعلؐ

کو ملی ہے۔

عظمت رسول ﷺ کا منکر مسلمان نہیں ہو سکتا

کوئی مسلمان عظمت رسول کا منکر نہیں ہو سکتا۔ اور عظمت رسول کا منکر مسلمان نہیں ہو سکتا۔ کوئی مسلمان پیغمبر کی شان کا منکر نہیں ہو سکتا۔

کوئی مسلمان یہ نہیں کہہ سکتا کہ محمد عربی ﷺ کے ساتھ شان میں برابر ہوں......

کوئی مسلمان نہیں کہہ سکتا کہ فلاں ولی شان میں محمد عربی کے برابر ہے......

کوئی مسلمان یہ نہیں کہہ سکتا کہ فلاں صحابی عظمت مصطفےٰ ﷺ کا مقابلہ کر سکتا ہے......

کوئی مسلمان یہ نہیں کہہ سکتا کہ فلاں پیغمبر عظمت مصطفےٰ ﷺ کا مقابلہ کر سکتا ہے......

کوئی مسلمان یہ نہیں کہہ سکتا کہ فلاں رسول عظمت محمد یہ ﷺ کا مقابلہ کر سکتا ہے......

......کیونکہ سارے مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ......

نبی سارے حسین ہیں، محمد احسن الانبیاء ہیں......

سارے نبی کریم ہیں، محمد اکرم الانبیاء ہیں......

سارے کے سارے نبی عظیم ہیں، محمد اعظم الانبیاء ہیں۔

سارے کے سارے نبی جمیل ہیں۔ محمد ﷺ اجمل الانبیاء ہیں......

سارے انبیاء کرام ذیشان ہیں، وہ سارے کے سارے انبیاء ہیں، یہ سید الانبیاء ہیں

وہ انبیاء ہیں، یہ خاتم الانبیاء ہیں......

وہ انبیاء ہیں، یہ امام الانبیاء ہیں......

وہ مرسلین ہیں، یہ سید المرسلین ہیں......

سارے امام، سارے پیغمبر، سارے رسول اکٹھے ہو جائیں، لیکن محمد عربی ﷺ پہنچ جائیں تو انبیاء سارے مقتدی ہوں گے، امامت حق مصطفےٰ ﷺ کا ہو گا۔

عرض کر رہا تھا کہ کوئی مسلمان عظمت مصطفےٰ کا منکر نہیں ہو سکتا۔ اس سے آگے بھی میں نے کچھ کہا کہ کوئی عظمت مصطفےٰ کا منکر...... مسلمان نہیں ہو سکتا۔

کسی کافر کو مسلمان نہ کہو

کہتے ہیں جی کسی مسلمان کو کافر نہ کہو۔

ہم بھی کہتے ہیں کہ کسی مسلمان کو کافر نہ کہو اور کسی کافر کو مسلمان...... نہ کہو۔

قرآن کے منکر کو مسلمان بھی نہ کہو۔

محمد عربی ﷺ کی ختم نبوت کے منکر کو مسلمان بھی...... نہ کہو،

جناب صدیق اکبر، فاروق اعظمؓ، عثمانؓ وحیدرؓ، معاویہؓ، بلال پر بھونکنے والے کو مسلمان بھی نہ کہو۔

اللہ کے متعلق ''بداء'' کا عقیدہ رکھنے والے کو مسلمان بھی...... نہ کہو،

سیدہ عائشہؓ پر بھونکنے والے کو مسلمان بھی نہ کہو،

ہاں ہاں سیدھی بات ہے کسی مسلمان کو کافر نہ کہو، ساتھ ہی کسی کافر کو مسلمان بھی نہ کہو۔ صحیح ہے یا غلط ہے؟

صحیح ہے کہ بکرے کو کتا نہ کہو، لیکن خنزیر کو بھی تو بکرا نہ کہو۔

صحیح ہے کہ پانی کو پیشاب مت کہو، لیکن پیشاب کو بھی تو پانی پاک مت کہو۔

شرم کرنی چاہیے کہ تم تو آب زم زم کہہ رہے ہو! حضور پاک ﷺ کے کلمے کو تبدیل کرنے والے کو پھر مسلمان بھی...... نہ کہو۔

ہاں میں عرض یہ کر رہا تھا کہ کوئی مسلمان عظمت مصطفیٰ ﷺ کا منکر...... نہیں ہو سکتا اور جو عظمت مصطفیٰ ﷺ کا منکر ہو...... وہ مسلمان بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ کھلی بات ہے۔ ہر کوئی مانتا ہے۔ کسی سے پوچھ لیجئے، کوئی مسلمان حضور کی عظمت کا منکر نہیں ہو سکتا۔ اور جو عظمت مصطفیٰ ﷺ کا منکر ہو وہ مسلمان نہیں ہو سکتا...... یہ جس سے چاہیں آپ پوچھ لیں۔ کوئی شریف ہو، شریر ہو، اچھا ہو، برا ہو، وزیر ہو، مشیر ہو، سرکاری، غیر سرکاری، آپ اس سے پوچھ لیں، وہ بھی یہی کہے گا کہ واقعی حضور ﷺ کی عظمت کا منکر مسلمان نہیں ہے۔

جو آپ ﷺ کو کسی اور نبی کے برابر جانے!

دیکھیں ''جو مسلمان حضور کی شان کا منکر ہے'' وہ بے ایمان! یہ حضور کی شان کا منکر ہے تو مسلمان؟ کہتے ہیں جی یہ حضور پاک ﷺ کو اپنے جیسا سمجھتا ہے! اس سے پوچھ لو وہ کہتا ہے اپنے جیسا سمجھتا ہے۔ اپنے جیسا تو کیا میرا تو یہ عقیدہ ہے، میرے استاد و پیر و مرشد کا یہ عقیدہ ہے۔

مجھے یہ تعلیم ملی ہے کہ اگر کوئی جناب مصطفیٰ ﷺ کو کسی دوسرے نبی کے برابر مانتا ہے، وہ بھی مسلمان نہیں۔ سارے انبیاء کرام کی شان و عزت و عظمت کو ملا لو لیکن حضور کی عظمت کا مقابلہ...... نہیں ہو سکتا۔

تو میرے دوستو! یہ بات تو صحیح ہے کہ عظمت مصطفےٰ ﷺ کا منکر مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اتنی بات کر لی۔ لیکن اس کے بعد اگر وہ پردہ اٹھایا جاتا ہے تو یہاں پر جھگڑا پڑ جاتا ہے۔

کیا اسے عظمت مصطفےٰ ﷺ کا ماننے والا کہا جائے گا جو یہ کہے کہ محمد عربی ﷺ نے تئیس سال محنت کی، لیکن پھر بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوئے؟

کیا اسے حضور ﷺ کی عزت ماننے والا کہا جائے گا۔ جو کہے کہ حضور ﷺ نے ساری زندگی محنت کی لیکن اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوئے۔ کیا اسے ماننے والا کہا جائے گا یا منکر کہا جائے گا؟ (منکر کہا جائے گا۔)

اگر کوئی یہ کہے کہ میری تعلیم سے تو ہزاروں لوگ، جان قربان کرنے والے، انقلابی اور پاسداران انقلاب بن گئے لیکن محمد مصطفےٰ ﷺ کی' تئیس سالہ تعلیم ناکام رہی اور محمد عربی ﷺ اپنے ساتھیوں کی کما حقہ تربیت نہ فرما سکے۔ اور وہ لوگ کامیاب نہ ہو سکے، محمد عربی ﷺ کے شاگرد پاس نہ ہو سکے، وہ ڈگری حاصل نہ کر سکے، تو آپ بتائیں وہ حضور کی شان ماننے والا ہے یا منکر ہے؟ (منکر ہے)

میں سب کو دعوت فکر دیتا ہوں کہ آپ ہماری بات سنیں۔ اگر آپ کو بات کچی نظر آئے تو آپ اعتراض کریں، آپ سوال کریں۔ ایک ایک حرف کا میں ذمہ دار ہوں اور ان شاء اللہ ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں، جو کچھ کہہ رہا ہوں، ایک ایک لفظ ثابت کرنا میری ذمہ داری ہوگی، انصاف کرنا آپ کی ذمہ داری ہوگی۔

صحابہ کرام کی استقامت

کوئی مسلمان مصطفےٰ ﷺ کی عظمت کا منکر نہیں ہو سکتا اور پھر کھلی بات ہے کہ جو مصطفےٰ ﷺ کی عظمت کا منکر ہے، وہ مسلمان بھی نہیں ہو سکتا!

جو یہ کہے کہ حضور ﷺ نے اپنے پیٹ پہ پتھر باندھے...... حضور پاک ﷺ نے پتھر

برداشت کیے، حضور پاک ﷺ نے اپنے اوپر زخم لگوانا برداشت کیے...... حضور پاک ﷺ احد و بدر و خیبر و خندق میں سالار بنے...... پیشوا بنے...... حضور پاک ﷺ نے تربیت فرمائی...... تزکیہ فرمایا، تعلیم فرمائی...... حضور پاک ﷺ نے راتوں کو رو رو کر دعائیں فرمائیں، حضور پاک ﷺ نے راتوں کو سنگلاخوں کے سناٹے میں رو رو کر، آنکھوں سے آنسو بہا کر رب سے مانگا اور رب نے بھی کہا۔

یَدْ خُلُوْنَ فِیْ دِیْنَ اللّٰہِ اَفْوَاجًا٥ میں تجھے فوجوں کی فوجیں دیتا ہوں، لشکروں کے لشکر دیتا ہوں

رب نے کہا ان کے دلوں کو دیکھ کر، جانچ پڑتال کر کے

اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی......

رب کہے...... اُولٰئِکَ ھُمُ الْفَائِزُوْنَ٥ دیتا ہوں،

رب کہے...... اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ٥ دیتا ہوں،

رب کہے...... اُولٰئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ٥ دیتا ہوں،

رب کہے میں سچے صابر دیتا ہوں......

رب کہے میں جانثار دیتا ہوں......

رب کہے میں امتحان لے کر کامیاب بنا کر دیتا ہوں......

رب کہے میں جنتی دیتا ہوں......

رب کہے میں جنت الفردوس کے وارث دیتا ہوں......

رب کہے تیرے مشن کو زندہ کرنے والے دیتا ہوں......

رب کہے تجھے پروانے دیتا ہوں......

رب کہے مہاجرین دیتا ہوں...... انصار دیتا ہوں......

رب کہے پروانہ وار قربان ہونے والے دیتا ہوں......

رب کہے تپتی ریت پر لیٹ جائیں گے...... تیرا مشن نہیں چھوڑیں گے......

رب کہے وہ انگاروں پر لیٹ جائیں گے تیرا سبق نہیں بھولیں گے......

رب کہے ٹکڑے ہو جائیں گے...... تیرا سبق نہیں بھولیں گے۔ کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ

مَرْصُوْص

رب کہے۔

يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ وَعْداً عَلَيْهِ حَقّاً فِي التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْآن.

رب کہے۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّلَهُمْ جَنّٰتٍ.

رب کہے میں رضا کا سرٹیفکیٹ ہاتھ میں دے کر بھیجتا ہوں......

رب کہے کہ میں وہ دیتا ہوں جن کی غلامی کرنے والے بھی میرے ہاں کامیاب ہوں گے۔

رب نے فرمایا کہ میں چن چن کر دیتا ہوں۔اس کے باوجود کہتے ہیں جی وہ سارے کے سارے غلط تھے! اللہ نے کہا میں اتنے اچھے دیتا ہوں، حضورﷺ نے رورو کر مانگے۔ پھر جب ملے ان کی تیئس سال تربیت کی۔ان میں سے بھی کوئی کام کا نہ نکلا؟ سچ بتائیں جو یہ عقیدہ رکھتا ہے، حضورﷺ کی عظمت کو مانتا ہے؟(نہیں)

حضورﷺ کی عظمت کوتو وہ مانتا ہے جو کہتا ہے۔

در فشانی نے تیری قطروں کو دریا کر دیا
دل کو زندہ کر دیا، آنکھوں کو بینا کر دیا
خود نہ تھے جو راہ پر ، اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی، جس نے ، مردوں کو مسیحا کر دیا

صحابہ کرام کی عظمت

میرے عزیز دوستو!

''وہاں سے جاہل آئے اور یہاں سے علم کے سمندر بن کے نکلے''
وہاں سے غافل آئے ، یہاں سے عالم کو جگانے والے بن کر نکلے۔

وہاں سے ایمان سے خالی آئے، یہاں سے ایمان بانٹنے والے، ایمان سکھانے والے بن کر نکلے۔

وہاں سے "فی ضلال مبین" آئے، یہاں سے کائنات کے ہادی اور رہبر بن کے نکلے۔

مصطفیٰ کی عظمت کو تو وہ مانتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ مصطفیٰ کی محفل میں ایمان کی حالت میں جسے ایک سیکنڈ حاضری نصیب ہوگئی...... کائنات کے غوث وقطب اس کے قدموں کی دھول کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ عظمت مصطفیٰ بہت بڑی چیز ہے۔

"مصطفیٰ" ﷺ کے معانی

عزیزان گرامی قدر! ولادت مصطفیٰ ﷺ، عنوان ہے۔ مصطفیٰ کا معنی جانتے ہو؟ مصطفیٰ کا معنی "چنا ہوا" اور چنے کون؟ اور چنا کس نے؟ (اللہ نے) رسولوں کو کون چنتا ہے؟

اللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلاً وَّ مِنَ النَّاسِ.

رسولوں کو چنتا کون ہے؟ اللہ! کائنات سے اللہ نے رسول چنے، اور اللہ نے رسولوں سے محمد مصطفیٰ ﷺ کو چنا...... کائنات سے انبیاء کو چنا...... انبیاء میں سے امام الانبیاء کو چنا، کہ جب آپ تشریف لائیں۔ کسی نبی کو بھی امامت کا حق نہیں ہے۔ جہاں آپ موجود ہوں وہاں کسی دوسرے نبی کو بھی امامت کا حق نہیں ہے۔ مصطفیٰ ﷺ! ذات کریم! وہ ذات کریم جسے اللہ نے چنا! کہ جس جگہ پر اس ذات کریم کو پہنچایا اس جگہ کو وہ عزت بخشی، اس جگہ کو وہ شان، وہ عظمت بخشی کہ پوری کائنات، ساری روئے زمین اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

آج روضۂ مصطفیٰ ﷺ کی جگہ پر، جو مٹی مبارک حضور اقدس ﷺ کے جسد اقدس کو لگی ہوئی ہے، ساری کائنات کی مٹی، بلکہ ساری روئے زمین، ہاں کعبۃ اللہ بھی چنا، ہر لحاظ سے چنا، معجزات میں چنا، کمالات میں چنا، جمال میں چنا، حضور ﷺ کے ایک ایک شعبے کو بیان کیا جائے، رات بیت جائے، لیکن اس شعبے کی تفصیل و تحقیق پوری نہیں ہو سکتی۔

مصطفیٰ کے حسن کو مقرر بیان کرے، رات بیت جائے گی، آئندہ دن بیت جائے گا، آئندہ رات بیت جائے گی، کئی دن آئیں گے، کئی راتیں آئیں گی، ساری بیت جائیں گی لیکن حضور ﷺ کے حسن کا بیان پورا ہو سکتا نہیں۔ حضور ﷺ کے معجزات کا بیان ہو وہ پورا نہیں ہو سکتا۔

حضور کے حسن اخلاق کا بیان ہو وہ پورا نہیں ہو سکتا۔

حضور پاک ﷺ کی ساری حیات مبارکہ کو اللہ تعالیٰ نے اتنا عمیق و وسیع بنایا ہے کہ پوری کائنات کے مقرر، پوری کائنات کے علماء، پوری کائنات کے فقہاء و صلحاء مل کر عظمت مصطفےٰ کے نکتہ انتہاء تک نہیں پہنچ سکتے۔ اللہ نے مصطفےٰ ﷺ کو بڑی رفعتیں عطا فرمائیں، بڑی عظمتیں عطا فرمائیں، ہاں ہاں آپ ولایت میں سردار الاولیاء ہیں، آپ نبوت میں سید الانبیاء ہیں۔

کہا ہے کس نے کہ سرتاج اولیاء نہ کہو۔

توجہ! کوئی منع کر سکتا ہے؟ نہیں......

کوئی مسلمان منع کر سکتا نہیں......

اور منع کرنے والا مسلمان ہو سکتا...... نہیں!

کہا ہے کس نے کہ سر تاج اولیاء نہ کہو؟
کہا ہے کس نے کہ سید الانبیاء نہ کہو؟
کہا ہے کس نے کہ شفیع المذنبین نہ کہو؟
کہا ہے کس نے کہ رحمت اللعالمین نہ کہو؟
خدا کے بعد سب کچھ کہو، خدا نہ کہو؟

اصل بات یہ ہے۔

ولادت کا مقصد

تو میرے عزیز دوستو! حضور پاک ﷺ کو اللہ نے بڑی عظمتیں، بڑی رفعتیں عطا فرمائیں اور حضور پاک ﷺ کی زندگی مبارک کی جھلکیاں بیان کی جائیں جیسے برادر عزیز عباسی صاحب چند معجزات کی طرف اشارہ فرما رہے تھے اور علماء کرام بیان کرتے رہتے ہیں......

کہیں حضور پاک کے اشارے پر چاند دو ٹکڑے ہوتا ہوا نظر آئے گا......

کہیں حضور پاک ﷺ کے اشارے پر درخت چل کر آتے ہوئے نظر آئیں گے

کہیں حضور پاک ﷺ راہ چلتے ہوں گے تو پتھر سلام کرتے نظر آئیں گے......

لیکن مصطفائے کریم ﷺ کی ولادت کا مقصد یہ نہیں ہے۔ ولادت کا معنی پیدائش

ہے اور رب وہ ہے جو ''لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُولَدْ'' ہے یہ شاہ عرب ہے جس کی ولادت منا رہے ہیں۔

عزیز دوستو! حضور پاک ﷺ کی ولادت سب مانتے ہیں، میلاد کا معنی ولادت، ولادت کا معنی پیدائش...... اور حضور کی پیدائش سب مانتے ہیں...... حضور کی پیدائش اپنے بھی مانتے ہیں، غیر بھی مانتے ہیں...... مسلمان بھی مانتے ہیں، کافر بھی مانتے ہیں۔ میلاد تو مانتے ہیں نا! ابولہب نے بھی مانی۔ بلکہ اس نے تو جشن بھی منایا۔ جس لونڈی نے آ کر بتایا کہ عبداللہ کے گھر بیٹا پیدا ہوا ہے...... خوشی میں اسے آزاد کر دیا۔ تو ابولہب میلاد بھی مانتا تھا اب جشن بھی منایا۔ اصل مسئلہ تب بنا جب مقصد میلاد کا وقت آیا۔ پیدائش تو ہو گئی...... جب مقصد پیدائش کا وقت آیا تب ابوبکر اور ابولہب کا فرق نظر آیا......

ہاں اسے ہی تو نور کہتے ہیں۔ نور کا معنی ''اجالا''...... پہلے کالے اور سفید کا فرق معلوم نہیں تھا، پہلے صحیح اور غلط کا فرق معلوم نہیں تھا...... پہلے حق اور باطل کا فرق معلوم نہیں تھا...... لیکن جب اجالا ہوا...... جب حضور ﷺ کا نور نبوت چمکا......

تب پتہ چلا کہ یہ سیاہ ہے، یہ سفید ہے......
تب پتہ چلا کہ یہ جنتی ہے، یہ جہنمی ہے......
تب پتہ چلا یہ حق پر ہے، یہ باطل پر ہے......
تب پتہ چلا یہ ابوبکرؓ ہے اور یہ ابولہب ہے......
تب پتہ چلا یہ صدیقؓ ہے، اور وہ زندیق ہے......!!

فرقہ واریت کسے کہتے ہیں؟

میرے دوستو! حضور ﷺ کی عظمت، ولادت، رفعت، عزت کا منکر کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا اس سے اگلی جو بات ہے، ہمارا گلہ اسی وجہ سے گھونٹا جاتا ہے کہ ہم کہتے ہیں جو منکر ہے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اور جب اتنی مجمل سی بات کر لی جائے تو پھر کوئی کچھ نہیں کہتا۔ اگر اس بات کو کھول لیا پھر کہتے ہیں جی فرقہ واریت، فرقہ واریت، فرقہ واریت!!!

اسلام آباد کے اہل فہم دوستو! فرقہ واریت کہتے ہیں مسلمانوں کو لڑانا! کیا مطلب ہے؟ ...... مسلمانوں کو لڑانا۔

مسلمان اور یہودی اختلاف کو فرقہ واریت نہیں کہا جاتا...... یا کہا جاتا ہے؟ (نہیں)

مسلمان اور نصاریٰ کے اختلاف کو فرقہ واریت نہیں کہا جاتا۔

مسلمان اور قادیانیوں کے اختلاف کو فرقہ واریت نہیں کہا جاتا۔

پھر کھلی بات ہے کہ مسلمان حضور ﷺ کی عظمت کو مانتا ہے، حضور ﷺ کی ختم نبوت کو مانتا ہے تو جو حضور ﷺ کی ختم نبوت کا انکار کرتا ہے اس سے اختلاف کو فرقہ واریت نہیں کہا جاتا۔ فرقہ واریت کہتے ہیں...... مسلمانوں کو آپس میں لڑانا۔ ہاں مثلاً یہ لیگ ہے، یہ پیپلز پارٹی ہے...... یہ سندھی ہے، یہ مہاجر ہے...... یہ پنجابی...... یہ سرائیکی ہے...... یہ پختون ہے...... یہ بلوچ ہے...... مسلمانوں کو آپس میں لڑانا...... فروعی مسائل پر...... علاقائی مسائل پر...... لسانی مسائل پر...... سیاسی مسائل پر آپس میں لڑانا...... یہ ہے فرقہ واریت! یہ ہے تشتت یہ ہے تفرق، یہ فرقہ واریت ہے، مسلمانوں کو آپس میں تفرق، تشتت نہیں ڈالنا چاہیے...... لیکن آگے قرآن کا منکر ہو، وہ کہے قرآن غلط ہے، میں کہوں تو مسلمان نہیں ہے۔ تو پھر یہ فرقہ واریت ہے؟ (نہیں)

میں کہتا ہوں حضور پاک ﷺ کی عزت وعظمت ساری کائنات سے بلند و بالا ہے۔ اب اگر آ کر کوئی یہ کہے نہیں جی! ہمارے فلاں صاحب جو غار کے اندر چھپے بیٹھے ہیں...... یہ باہر نکلیں گے، پھر دیکھنا محمد رسول اللہ ﷺ روضہ اقدس سے نکل کر ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے...... اب اگر کوئی یوں کہے کہ کیا اسے مسلمان کہا جائے گا اور میں نے کہہ دیا کہ تو تو بڑا بے ایمان ہے تو لعنتی ہے، کافر ہے، مرتد ہے، زندیق ہے تو...... تو اب کہتے ہیں یہ فرقہ واریت ہے۔ فرقہ واریت کہتے ہو؟ محمد عربی ﷺ کی ذات کریم کو اللہ نے نبیوں کا امام بنایا ہے، حق الیقین میں باقر مجلسی تحریر کرے کہ "ہمارے ننگے مہدی کے ہاتھ پر محمد رسول اللہ بیعت کریں گے"۔

اگر یہ بات نہ ہو تو میں مجرم...... اور اگر یہ بات ہے تو اسے کافر کہنا فرقہ واریت نہیں ہے۔ جس طرح میرا فرض ہے، اسی طرح اگر کلمہ پڑھتا ہے تو نواز شریف کا بھی فرض ہے۔ کیوں بھائی؟...... بے شک۔ اگر نواز شریف کہتا ہے، میں محمد رسول اللہ کا امتی ہوں تو پھر میری لڑائی نواز شریف سے نہیں ہے۔ پھر میں کہتا ہوں میاں تو بھی میرے ساتھ مل، میں بھی تیرے ساتھ ملوں۔ وہ جو لعنتی بھونکتا ہے کہ ننگے مہدی کے ہاتھ پر مصطفائے کریم روضہ اطہر سے نکل کر بیعت کریں

گے۔آتو بھی بتا کہ یہ لعنتی ہے، میں بھی بتاؤں کہ یہ لعنتی ہے۔

ہمارا یہ عقیدہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ نواز شریف کا بھی یہی عقیدہ ہوگا...... کیا؟ کہ ساری کائنات مل کر محمد رسول اللہ کی عزت وعظمت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ بولو یہ عقیدہ ہے یا نہیں؟'' ہے'' آپ کا بھی یہی عقیدہ ہے، میرا بھی یہی عقیدہ ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی عزت وعظمت کا مقابلہ پوری کائنات مل کر بھی نہیں کر سکتی۔ یہ پولیس والوں کا بھی عقیدہ ہوگا، فوج والوں کا بھی یہی عقیدہ ہوگا، لازماً ہوگا، ہر مسلمان کا ہے، ہماری لڑائی حکومت سے نہیں ہے۔ حکومت کے ساتھ لڑائی ہو سکتی ہے، جھگڑا ہو سکتا ہے کسی اور سٹیج سے، لیکن محمد رسول اللہ ﷺ کی عزت وعظمت بیان کرنے والے سٹیج سے ہماری لڑائی اس موضوع پر نہیں ہے۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ وہ بھی اس میں ہمارے ساتھ اختلاف نہیں رکھیں گے۔

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے درجے پر کوئی غوث بھی پہنچ سکتا نہیں ہے۔ کوئی قطب پہنچ سکتا...... نہیں ہے، ابدال میں سے کوئی پہنچ سکتا...... نہیں ہے، کوئی صحابی پہنچ سکا...... نہیں ہے کوئی نبی بھی پہنچ سکا...... نہیں ہے۔ اب آئندہ کوئی پہنچ سکتا...... نہیں ہے۔ سارے مل کر بھی پہنچ سکتے...... نہیں ہیں۔ تو کھلی بات ہے۔ جب نہیں پہنچ سکتے تو ساتھ یہ بھی عقیدہ ہے کہ جو کوئی کہے کہ آج فلاں آدمی محمد رسول اللہ کے درجے پر یہ کام کرے تو پہنچ سکتا ہے...... ایسے کہنے والے کو ہم مسلمان مان سکتے...... نہیں ہیں۔

اب اگر میں کسی پر لگاؤں بہتان پھر تو میں ہوں گولی کا حق دار...... پھر میں ہوں سزا کا مستحق، لیکن اگر ''برھان متعہ'' میں شیعہ یہ تحریر کرے اور صفحہ 52 پر موجود ہو اور منہاج الصادقین صفحہ 493 جلد دو پر موجود ہو کہ...... ''جو کوئی چار مرتبہ متعہ کر لے...... اس کا درجہ محمد رسول اللہ کے برابر ہے'' اب یہ بات موجود ہو اور میں اس کو کافر کہوں تو پھر فرقہ واریت ہے؟ (نہیں) جب محمد رسول اللہ ﷺ کائنات ساری کے سردار، سید الانبیاء ﷺ کے متعلق جو آدمی یہ تحریر کرے کہ...... '' جو کوئی چار مرتبہ متعہ کرے۔ لے اس کا درجہ محمد رسول اللہ کے برابر ہے'' آپ بتائیں پھر وہ مسلمان رہے گا؟ نہیں۔

مسٹر نواز شریف سے آپ پوچھ لیں، صدر فاروق لغاری سے آپ پوچھ لیں۔ مسٹر نواز

شریف صاحب اپنے برادر شہباز شریف صاحب سے پوچھ لیں۔ دونوں مل کر میاں شریف صاحب دامت برکاتہم سے پوچھ لیں۔ کوئی تو ذمہ دار بتلائے کہ آخر جنہوں نے یہ لکھا کہ چار مرتبہ متعہ کرنے والے کا درجہ محمد رسول اللہ کے برابر ہے، انہیں کس منہ سے مسلمان کہتے ہیں؟ اور پھر کہتے ہیں جی فرقہ واریت، فرقہ واریت! آپ ہمیں سمجھائیں تو سہی کہ فرقہ واریت کسے کہتے ہیں؟ پھر چھوڑیں آپ کلمہ بھی...... یہ فرقہ واریت ہے، قرآن پاک کو غلط کہنے والے کو کافر کہنا فرقہ واریت ہے...... محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے کو کافر کہنا فرقہ واریت ہے، رسول پاک کی پاک بیویوں کو کافرہ عورتیں کہنے والے اور ان پر لعنتیں کرنے والے کو کافر کہنا فرقہ واریت ہے تو پھر آپ مسلمان کہلاتے ہیں...... یہ بھی فرقہ واریت ہے! چھوڑیں پھر......

دہشت گرد کون؟

اور کہتے ہیں جی یہ دہشت گرد یہ دہشت گرد...... کسے کہتے ہیں آپ دہشت گرد؟

جن کے قاتل بھی نہ پکڑے جائیں...... وہ دہشت گرد؟

جن کے قائدین کو بھی اڑا دیا جائے...... وہ دہشت گرد؟

جنہیں بم مارے جائیں...... وہ دہشت گرد؟

جنہیں نماز پڑھتے ہوئے شہید کر دیا جائے...... وہ دہشت گرد؟

جنہیں قرآن پڑھتے قتل کر دیا جائے...... وہ دہشت گرد؟

جنہیں تراویح پڑھتے شہید کر دیا جائے...... وہ دہشت گرد؟

جنہیں تعلیم دیتے ہوئے شہید کر دیا جائے...... وہ دہشت گرد؟

وہ تمہیں دہشت گرد نظر نہیں آتے جنہیں واضح طور پر بیرونی سپورٹ حاصل ہو، وہ تمہیں دہشت گرد نظر نہیں آتے، جو پولیس پر، فوج پر...... ہتھیار تانے بیٹھے ہیں، مورچوں میں نشانے باندھے ہوئے، اخباروں میں آتا ہے، ٹھوکر نیاز بیگ میں پولیس پر ہتھیار تانے ہوئے ہیں، مشین گنیں تانے ہوئے ہیں۔ جی تھری، ایم ایم جی...... کیا کیا آپ نے وہاں؟ سنیوں کو ڈرانے کے لیے صرف مشہور کرتے ہو کہ جناب وہاں اتنا اسلحہ ہے، تاکہ یہ ڈر جائیں، انہیں کافر نہ کہیں...... یہی بات ہے نا؟ یا آپ نے کوئی ایکشن بھی لیا ہے وہاں؟ جو بم بناتے، خود مرتے

ہیں، وہ تمہیں دہشت گرد نظر نہیں آتے؟! ابھی چکوال میں کیا ہوا؟ بم بناتے ہوئے خود ہی مرتا ہے، پھر کوشش کی جاتی ہے کہ یہ اہلسنت پر کہیں سے ٹھونسا جائے۔

یادرکھیں کہ سپاہ صحابہ اکیلی نہیں ہے، آپ نے غلط سمجھا ہے کہ سپاہ صحابہ نے شیعوں کو کافر کہا، نہیں کہتے ہم، ہم میں کوئی مفتی نہیں ہے،

مولانا حق نواز صاحب رحمتہ اللہ علیہ امیر عزیمت سہی،...... وہ بھی مفتی نہیں تھے۔

مولانا ایثار القاسمی صاحب مجاہد، مقرر، مناظر سہی...... لیکن مفتی وہ بھی نہیں تھے۔

جانشین ابوالکلام آزاد، مولانا ضیاء الرحمان فاروقی رحمتہ اللہ علیہ، مورخ اسلام سہی' مناظر اعظم سہی' لیکن...... مفتی وہ بھی نہیں تھے۔

مولانا اعظم طارق صاحب سپاہ صحابہ کے جرنیل، بے باک نڈر خطیب اور سیاستدان سہی لیکن مفتی وہ بھی نہیں ہیں...... میں بھی نہیں ہوں۔ برادرم عباسی صاحب بھی نہیں ہیں...... ہم مفتی نہیں ہیں کہ ہم نے فتویٰ دیا ہو آپ غلط سمجھے ہیں، بہت غلط سمجھے ہیں کہ شاید یہ سپاہ صحابہ کا فتویٰ ہے۔ فتویٰ تو امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نے پہلی صدی میں دیا تھا، اور انہوں (مذکورہ قائدین سپاہ صحابہ) نے فتویٰ دیا نہیں تھا۔

اکابر امت کا فتویٰ

انہوں نے قرآن پاک سے نکال کر دکھایا تھا۔

لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّار

کہ جو صحابہ کرامؓ سے جلتا ہے، وہ کافر ہے! قرآن کہتا ہے...... اور یہ فتویٰ امام غزالیؒ نے دیا...... یہ فتویٰ حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے دیا...... یہ فتویٰ امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے مقلدین نے دیا...... یہ فتویٰ پھر شاہ عبد العزیزؒ نے دیا...... یہ فتویٰ دار العلوم دیو بند نے دیا...... یہ فتویٰ تمام کتب فقہ میں آج بھی موجود ہے۔

مَنْ سَبَّ شَيْخَيْنِ اَوْ طَعَنَ فِيهِمَا كَافِرٌ

واضح طور پر

مَنْ اَنْكَرَ اِمَامَةَ اَبُوبَكْرِنِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَهُوَ كَافِرٌ

آج بھی کتب فتویٰ میں یہ فتویٰ موجود ہے اور جب ایرانی انقلاب آیا، اس کے بعد ان کا کفر واضح ہوا، ان کا لٹریچر ظاہر ہوا تو مولانا منظور احمد نعمانیؒ نے سوال کیا اور دار العلوم دیوبند سے جواب آیا اور پوری دنیا کے علماء نے جواب دیا کہ واقعی ان کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں۔ اور ''الفرقان'' لکھنو میں یہ نمبر چھپا...... باقاعدہ ہزاروں علماء کی تصدیق کے ساتھ، کراچی میں ''اقراء'' کا نمبر چھپا اور علامہ بنوریؒ ٹاؤن سے ''بینات'' کا نمبر چھپا، تمامی مفتیان کرام، تمام علماء کرام، تمام محدثین حضرات اور عمائدین سارے کے سارے ان کے کفر پر متفق ہیں۔ آج بھی پوچھ کر دیکھ لو! تم نے سمجھا یہ چند چھوکروں کی بات ہے، نوجوانوں کی بات ہے، ہم اس کو دبا دیں گے یہ غلط خیال ہے تمہارا مسئلہ اپنی جگہ پر ہے، قتل وقتال اپنی جگہ پر ہے، ہم قتل و غارت کے حق میں نہیں ہیں۔ لیکن یہ قتل و غارت ہو کیوں رہی ہے؟

میں نے مسٹر شہباز شریف سے بھی یہ کہا...... میں نے کہا آپ کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ کہتے ہیں دیکھیں جی کتنے شیعہ مارے گئے ہیں، میں نے کہا پہلے ذرا دیکھ لیتے کتنے سنی مارے گئے ہیں۔ یکطرفہ کیوں دیکھتے ہیں آپ؟ کہتے ہیں جی دیکھیں وہ ڈاکٹر ہے بے چارا شیعہ ڈاکٹر ہے، نسخہ لکھ رہا ہوتا ہے۔ آتے ہیں اسپرے کر دیتے ہیں۔ یہ کوئی بات ہے؟ میں نے کہا بہت غلط ہے لیکن یہ آپ کرتے ہیں! خدا کی قسم! ہم درس امن دیتے رہے، ہم یہ چاہتے تھے...... چاہتے ہیں کہ ہمارے اس ملک میں قتل و غارت نہ ہو، خانہ جنگی نہ ہو، کیوں؟ کہ سارا نقصان زیادہ ہمارا ہوتا ہے...... اہل سنت کا ہوتا ہے۔

لیکن نماز کے دوران پوری جماعت کو شہید کر جانے والوں کو تم گرفتار نہیں کرتے۔
تعلیم قرآن دیتے ہوئے استاد کو قتل کر جانے والے کو گرفتار تم نہیں کرتے۔
بے گناہ، دکان پر بیٹھے شہری، سنی کو گولی کا نشانہ بنانے والے کو گرفتار تم نہیں کرتے۔

مولانا ضیاء الرحمان فاروقی شہید رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ساتھ دو درجن سے زائد پولیس کے نوجوانوں کو شہید کرنے والوں کو گرفتار تم نہیں کرتے...... پہلے قوم کو ٹھنڈا کرنے کے لیے جلدی جلدی اخبارات میں بیانات دیے، ہاں جی پکڑا گیا، پکڑا گیا۔ محرم علی پکڑا گیا اور وہ کہتا ہے کہ تحریک جعفریہ کی ہائی کمان نے مجھے حکم دیا تھا، ان کے کہنے پر میں نے سب کچھ کیا، لیکن پھر

وہ تمہارے...... سسرال کیسے بن گئے۔ پھر کیسے تم ایک ہو گئے؟ پھر دوبارہ ان کا نام ہی نہ لیا...... کیوں؟

فاروقی صاحب پر 109 ہو' اعظم طارق پر 109 ہو' تو فاروقی صاحب کی ہمیں لاش ملے...... اعظم طارق مفلوج ہو کر آئے پھر تم لے جاؤ، لیکن وہی مقدمات درجنوں کی تعداد میں جب ان (مخالفین) پر ہوں تو ٹس سے مس نہ ہو؟ یہ تمہاری یکطرفہ کاروائی لے ڈوبے گی تمہیں۔ اور میں نے کہا، قوم جس طرح آصف زرداری کو کہتی تھی اسی طرح شہباز شریف صاحب، نواز شریف صاحب کے آصف زرداری نہیں، اور یہ انہیں لے ڈوبیں گے، انشاء اللہ، اگر ان پر یہ نظر کڑی نہیں رکھتے اور ان کی پالیسیوں کی اصلاح نہیں کرتے...... تو یہ انہیں لے ڈوبیں گے۔ قوم کو مسٹر نواز شریف سے اچھی توقعات تھیں لیکن منحوس ہاتھ ایسے لگے، مسٹر نواز شریف کو نجس ہاتھ ایسے لگے کہ اس بے چارے کا بھی وضو بحال نہیں رہا۔ کہتا ہے سیرت النبی کانفرنس بلواتا ہوں، کل ہے نا! کیا نبی پاک ﷺ کی سیرت یہی ہے کہ یکطرفہ ظلم کیے جائیں، کافروں کو ڈھیل دی جائے اور مسلمانوں کو تنگ کیا جائے اور ہم نے مسٹر نواز شریف سے کہا کہ علماء کا ایک وفد تمہارے ساتھ ملنا چاہتا ہے، تمہارے سامنے چند باتیں رکھنا چاہتا ہے، آپ ان باتوں پر غور کریں...... آپ بتائیں اگر میں مسٹر نواز شریف کے پاس جاتا تو کیا میں ڈنڈے سے اس کو کوئی بات سنواتا...... علماء اگر وہاں جاتے تو کیا دھڑلے سے کوئی بات منواتے، باتیں ہوتیں نا! ہمارا موقف سنتے...... اس کے بعد پھر جو ان کے دماغ میں آتا وہی کرتے، لیکن ان کے اندر اتنا ظرف نہیں ہے، اتنی حیاء نہیں ہے کہ وہ بات سننے کے لیے تیار ہوں...... کہتے ہیں ہم نہیں سنتے...... اقلیت کو تم گود میں بٹھاؤ...... اقلیت کو، تم اپناؤ بناؤ اور اتنی ساری عظیم اکثریت اور اہل سنت عوام کے دلوں کی دھڑکن اگر تمہارے ساتھ کوئی بات کرنا چاہیں، سپاہ صحابہ والے اگر کوئی بات کرنا چاہیں، صحابہ کرامؓ کی عزت و ناموس کے محافظ تمہارے ساتھ کوئی بات کرنا چاہیں...... تم بات بھی نہ سنو...... تمہیں ڈوب مرنا چاہیے۔

آج وہ لوگ بھی گرفتار ہیں جو تہجد پڑھ کر مسٹر نواز شریف کی کامیابی کے لیے دعائیں کرتے تھے...... طوطا چشم اس طرح تم نے آنکھ بند کر لی ہے، کیا تم اس ملک میں نہیں رہو گے،؟

حکومت پوری کرنے کے بعد، ملک چھوڑ جاؤ گے؟ کیا تم اپنے علاقے میں بھی نہیں رہو گے؟ تم اس قوم کے سامنے کیا منہ دکھاؤ گے؟ جن مظلوموں کی آج آپ بات سننے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

کہتے ہیں میں خلافت راشدہ کا نظام لاؤں گا، فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو اس گورنر کو معطل کر دیا، جس نے دروازے پہ دربان رکھا۔ اور تمہارے دروازے تو اپنے اہل وطن مظلوموں کے لیے بند ہیں۔ سنیت کو مسلح جدوجہد کی طرف دھکیلا جا رہا ہے اور ہم آج بھی اپنے ساتھیوں کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ قتل و غارت پر نہ اتریں اسی وجہ سے کئی ہمارے مخلص دوست ہم سے باغی ہو گئے انہوں نے کہا تمہیں امن، امن کا ہیضہ ہے، تم حکومت کے ساتھ اتنا تعاون کرتے ہو، وہ تمہارے ساتھ ایک ٹکے کا تعاون نہیں کرتے، ہم تمہاری بات نہیں مانتے، وہ عظیم ساتھی ہمیں چھوڑنے پڑے، وہ ہم نے چھوڑ دیے لیکن ہم نے قتل و غارت کا کوئی پروگرام نہیں بنایا۔ اس کے باوجود سپاہ صحابہ کو بدنام کیا جا رہا ہے اور سنیت کو پامال کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن مسٹر نواز شریف صاحب! یہ سن لیجئے، سپاہ صحابہ کوئی سیاسی پارٹی نہیں ہے، سپاہ صحابہ چند نوجوانوں کا نام نہیں ہے۔

سپاہ صحابہ ہر سنی مسلمان کا نام ہے۔

سپاہ صحابہ صدیق اکبرؓ کے سارے غلاموں کا نام ہے۔

سپاہ صحابہ فاروق اعظمؓ کے سارے غلاموں کا نام ہے۔

سپاہ صحابہ عثمانؓ، حیدرؓ، معاویہؓ کے تمام جانثاروں کا نام ہے۔

سپاہ صحابہ توحید خداوندی ماننے والے سارے لوگوں کا نام ہے۔

سپاہ صحابہ ختم نبوت کے سارے پروانوں کا نام ہے۔

وہ سنی جو پیپلز پارٹی میں ہو، وہ سپاہ صحابہ کا فرد ہے...... وہ سنی جو ایم کیو ایم میں ہو...... وہ سنی جو سندھی ہو...... وہ سنی جو بلوچ ہو...... وہ سنی جو پختون ہو...... وہ سنی جو پنجابی ہو...... وہ سنی جو سرائیکی ہو...... وہ سنی جو تیری مسلم لیگ کا ممبر ہو لیکن صدیقؓ کا غلام ہے تو میرا ساتھی ہے اور سنیت کے خلاف اگر تم نے یہ گندا اقدام نہ روکا، انشاء اللہ تم دیکھو گے تمہارے گھر کی دیواروں میں

دراڑیں پڑ جائیں گی۔ مسلم لیگ میں بھی میں ان نوجوانوں کو جانتا ہوں جو تمہارا گریبان پکڑ کر کہیں گے کہ یکطرفہ ٹریفک کیوں چلائی جارہی ہے؟

ہم نے تم سے کوئی رعائت نہیں مانگی، ہم نے تم سے کوئی مراعات نہیں مانگی ہیں، ہم نے تم سے کوئی مال نہیں مانگا، ہم یہ کہتے ہیں میرے ملک وملت کی سلامتی کے لیے یکطرفہ کاروائی چھوڑو، عدل وانصاف اپناؤ۔ اگر تم نے یہ سمجھا ہے کہ شیعوں کی طرف داری ہماری سیاسی مجبوری ہے، تو یہ بھی تمہاری بھول ہے۔ عظیم اہل سنت عوام کی مخالفت مول لینا یہ تمہاری کون سی سیاسی بصیرت ہے؟ اس ملک میں تخریب کاری ہم نہیں چاہتے اگر میں چاہتا تو تمہارا بہت سا نظام بگاڑ سکتا تھا اگر میں آج ساتھیوں کو کہہ دوں تو تمہارا نظام صبح تک بگاڑ سکتا ہوں...... اگر میں چاہوں، تمہاری شاہراہ ریشم بند کروا سکتا ہوں...... آر سی بھی بند کروا سکتا ہوں...... ایرانی سفارت بند کروا سکتا ہوں...... تمام روڈ بلاک کروا سکتا ہوں...... لائنیں اکھڑوا سکتا ہوں...... ہڑتالیں کروا سکتا ہوں، لیکن میں اپنے ملک عزیز میں بدامنی نہیں چاہتا، کسی غنڈے کو، کسی تخریب کار کو میں موقع نہیں دینا چاہتا کہ وہ میرے اعلان سے غلط فائدہ اٹھا کر میرے ملک کے کسی آدمی کو کوئی تکلیف دے دے۔ میں بگاڑ نہیں پیدا کرنا چاہتا ورنہ میرے ساتھی سروں پر کفن باندھے ہوئے ہیں۔

قائد تیرا ایک اشارہ...... حاضر حاضر خون ہمارا

یہ میرے دوست جان ہتھیلی پہ رکھے ہوئے ہیں۔ انہیں پتہ نہیں ہے کہ سپاہ صحابہ کے جلسوں میں دشمن بم دھماکے بھی کرتے ہیں، پھر یہ اتنے ہزاروں کی تعداد میں کیوں بیٹھے ہوئے ہیں؟ انہیں پتہ نہیں ہے کہ واپسی پر گولی بھی چل سکتی ہے؟ گرفتاریاں ہوسکتی ہیں، پھر یہ کیوں بیٹھے ہوئے ہیں؟ سروں پہ کفن باندھے ہوئے ہیں، جان ہتھیلی پر رکھے ہوئے ہیں۔

ہم ہیں خاموش کہ درہم نہ ہو عالم کا نظام
یہ سمجھتے ہیں کہ ہم میں طاقت فریاد نہیں

ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ یہ یکطرفہ پالیسی ترک کی جائے، ہم نہیں کہتے کہ ہمیں گرفتار نہ کرو، مجھے بھی گرفتار کرو تو ساجد نقوی کو بھی گرفتار کرو۔ اعظم طارق کو گرفتار کیا ہے، افتخار نقوی کو بھی گرفتار کرو۔ یہ کیوں ہے...... کہ سنی گرفتار ہو، شیعہ تمہاری گود میں بیٹھے، تم اس کے داماد لگتے ہو؟

کیوں؟ یکطرفہ ٹریفک نہیں چلنے دی جائے گی۔ کہتے ہیں جی یہ جھگڑا کر رہے ہیں، یہ اختلاف کر رہے ہیں ہم اختلاف کرتے ہیں؟ ہم انہیں لعنتی کہتے ہیں، کیوں کہتے ہیں؟

اگر وہ صحابہ کرامؓ کو ماں، بہن بیٹی کی گالیاں نہ دیتے، اگر وہ قرآن کو غلط نہ کہتے، اگر وہ حضور پاک ﷺ کی ازواج مطہرات کو کافرہ عورتیں نہ کہتے، اگر وہ بی بی عائشہؓ پہ لعنتیں نہ کرتے...... ہم انہیں کیوں کافر کہتے؟

اور غلام حسین نجفی نے وہ کتابیں لکھیں، جن میں نام لے کر رسول اللہ ﷺ کی بیویوں کو گالیاں دی گئیں اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کے نام لکھ لکھ کر ماں، بہن، بیوی، بیٹی کی ننگی، گندی گالیاں دی تحریراً اور اس پر پرچہ رجسٹرڈ ہوا، درج ہوا، اور آج بھی اس پر پرچہ درج ہے اور وہ جامعہ المنتظر میں جناب محترم نواز شریف صاحب کے پڑوس میں بیٹھا ہوا ہے۔ رشدی سے بڑا وہ لعین، اسے کیوں گرفتار نہیں کیا گیا؟

کہتے ہیں جی شیعہ، سنی جھگڑا ہے، جھگڑے کی بنیاد تو ایسے لعنتیوں نے ڈالی ہے جنہوں نے صحابہ کرام کی ماں، بہن، بیٹی کی گالیاں دیں۔ اگر وہ نہ لکھتا تو ہم وہ کتابیں عوام کو کیوں دکھاتے؟ اس نے یہ گند کیا اس لیے یہ کتابیں سامنے لائی گئیں اور مسلمانوں کے جذبات بھڑکے۔ تو اسے گرفتار کرنا چاہیے؟ کرنا چاہیے۔

ہم یہ کہتے ہیں کہ جو یہ گند کرتے ہیں انہیں گرفتار کرو۔ اور ہم حکومت کے ساتھ تعاون کرنے کے لیے تیار ہیں۔ تم ساجد نقوی کو گرفتار کرو، میں خود آجاتا ہوں۔ آمنے سامنے مجھے اور ساجد نقوی کو حکومت بٹھائے، میاں نواز شریف صاحب، شہباز شریف صاحب، صدر فاروق احمد لغاری صاحب، چیف جسٹس صاحب خود بیٹھیں! ساجد نقوی کو شیعیت اپنا نمائندہ مقرر کرے، ایران بھی اس کی تائید کرے کہ یہ ہمارا نمائندہ ہے۔ ادھر سے میں بیٹھتا ہوں، باتیں کرتے ہیں، بات کا فیصلہ یہ صاحبان خود کریں کہ ملک وملت کا خیر خواہ کون ہے؟ اور ملک ودین کا دشمن، بے ایمان کون ہے؟

میرے عزیز دوستو! میں عرض کر رہا تھا جناب مصطفائے کریم ﷺ کی عزت وعظمت کوئی مسلمان منکر ہو سکتا...... نہیں، اور کوئی منکر مسلمان ہو سکتا...... نہیں...... یاد رکھو سارے کے

سارے مسلمان عظمت مصطفیٰ کو سلام کرنے والے ہیں اور جو عظمت مصطفیٰ ﷺ کے منکر ہیں، مصطفیٰ کی مجلس، مصطفیٰ کی تعلیم، مصطفیٰ کے گھر، مصطفیٰ کے صحابہؓ، مصطفیٰ کے اہل بیت کے خلاف بکواس کرتے ہیں، کسی قیمت پر ہم انہیں مسلمان نہیں مان سکتے۔ تم سے جو ہوتا ہے کرلو۔ لیکن انشاء اللہ قیامت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے تم منہ اٹھانے کے قابل نہیں رہو گے۔

وَ آخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین ٥

"اسم محمد" صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن o وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلاَمُ عَلیٰ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن o وَ عَلیٰ اٰلِہٖ وَ اَصْحابہ الطّیبینَ الطَّاھِرِیْن o لاَ سِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھدِیِّینَ o وَ لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلیٰ اَعدآئِھُم الرَّافِضین الکٰفِرِیْنَ الْمُرتَدِّیْنَ o وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہ وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلاَنَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہ o صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیہُ وَ عَلیٰ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّم o اَمَّا بَعْدُ فَا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرجِّیم o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمَانِ الرَّحِیْمo تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَھُمْ عَلیٰ بَعْض مِنْھُمْ مَّنْ کَلَّمَ اللّٰہُ وَ رَفَعَ بَعْضَھُمْ دَرَجٰت وَ قَالَ النَّبِی ﷺ اِنَّمَا بُعِثْتُ لاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلاَقِ اَو کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلیَّ اللّٰہ عَلَیْہِ وَ سَلَّمْ صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہٗ النَّبِیُّ الْکَرِیْمo

"اسم محمد" صلی اللہ علیہ وسلم

برادران اسلام عزیزان ملت اور سپاہ صحابہ کے سرفروش ساتھیو! آج 1420ھ کے ربیع الاول کے آخر میں ضلع نارووال کی اس نوخیز اور انشاء اللہ آئندہ اشاعت حقہ کے لیے مینارہ نور بننے والی اس دینی درسگاہ جامعہ زین العابدین میں تاجدار ختم نبوت کے عنوان سے پروگرام ادارے کی مسجد کے سنگ بنیاد اور تاسیسی تقریب کے سلسلے میں رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی اس میں شرکت کو قبولیت سے نوازے اور اس ادارے کو اللہ تعالیٰ دین حق کی اشاعت کے لیے بہت زیادہ کام کرنے کی توفیق بخشے۔ آپ سب کی محنت ہمت اور دعاؤں کے صدقے اللہ پاک نے جرنیل سپاہ صحابہ مولانا محمد اعظم طارق کو جو رہائی عطا فرمائی ہے اس پر میں آپ تمام حضرات کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا فرمائیں اللہ پاک آپ کی اور تمام احباب کی حفاظت فرمائے۔ (آمین) میرے دوستو! عنوان ہے، تاجدار ختم نبوت! جس سے مراد سید الرسل حضرت محمد ﷺ ہیں۔ اتنا پیارا اور اتنا وسیع عنوان ہے کہ اللہ ہر حجر و شجر کو زبان دے دے اور وہ قیامت تک بیان کرتے رہیں لیکن اس عنوان پر جو مواد ہے وہ ختم ہونے کا نہیں اور رسول پاک ﷺ کو اللہ نے یہ وہ بخشا ہے کہ کائنات میں ایک کو ہی مل سکتا تھا اور ایک کو ہی ملا ہے، نہ اس سے پہلے کسی کو ملا نہ میں ملے گا کہ خاتم تو ایک ہی ہوگا نا...... نکتہ اختتام تو ایک ہی ہوگا...... ابتداء بھی ایک سے ہی ہوتی ہے...... انتہا بھی ایک پر ہوتی ہے۔ اگر باقی باتیں اختصار میں ایک طرف چھوڑ دیں آپ گنتی شروع کریں کہاں سے کریں گے۔ ایک سے۔ ایک سے پہلے بھی کوئی ہے؟ (نہیں) سب سے

پہلے ایک ہے۔

میرے دوستو ایک اول ہوتا ہے ایک پر ابتداء ہوتی ہے، ایک پر انتہا ہوتی ہے...... ہاں اگر وہی اول بھی ہو، وہی آخر بھی ہو...... وہی ایک اول بھی ہو، وہی ایک آخر بھی ہو...... حقیقتاً اول بھی ہو، حقیقتاً آخر بھی ہو تو وہ خدا ہوتا ہے...... کائنات میں کوئی نہیں تھا، وہ ایک تھا...... اور کائنات میں کوئی نہیں رہے گا وہ ایک رہے گا۔

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌo

جب کوئی نہیں تھا، حجر و شجر نہیں تھے، بحر و بر نہیں تھے، آسمان زمین نہیں تھے، شمس و قمر نہیں تھا، کچھ نہیں تھا، تب بھی وہ ایک تھا،

اس سے پہلے ذرا سوچئے، اس سے کتنا پہلے...... صدیاں پہلے...... صدیاں کیسے بنیں گی...... جب سال ہوں...... سال کیسے بنیں گے...... جب مہینے ہوں...... مہینے کیسے بنیں گے...... جب ہفتے ہوں...... ہفتے کیسے بنیں گے...... جب دن ہوں...... دن رات کیسے بنیں گے...... جب چاند سورج ہوں...... جب روشنی اور اندھیرا ہوں...... یہ سب کچھ نہیں تھا، تب بھی وہ ایک تھا۔ اور ایک اندازہ کر لیجئے، ایک سو سال کے برابر...... پانچ سو سال کے برابر...... جہاں تک آپ پہنچیں گے...... جہاں تک سوچ سوچ کر آپ کے دماغ کی ایک حد ہوگی...... جہاں پر آپ پہنچیں گے...... وہ بھی تو ایک حد ہوگی...... لیکن اس ذات کی حد نہیں اس سے پہلے بھی وہ ایک تھا۔ اور وہ ایک رہے اور پھر!

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍo وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِo

کوئی نہیں رہے گا تب بھی وہ ایک رہے گا۔

اللہ نے رسولؐ کو اپنی تجلی سے نوازا

تو میں عرض کر رہا تھا، حقیقی ایک وحدہ لاشریک لہٗ وہ تو ایک ہے، ایک تھا، ایک رہے گا، وہ تو رب ہے اور رب نے اپنا پرتو، اپنی تجلی، مصطفائے کریم ﷺ پر ڈالی، مصطفائے کریم ﷺ کو اللہ نے صفات کمال، مخلوق میں سب سے زیادہ بہتر، برتر دے کر پیدا فرمایا کہ محبوب کا ہمسر نہ پیدا کیا ہے نہ کرے گا۔ اللہ کریم نے اپنی صفات کا پرتو، اپنی صفات کی تجلی، مصطفیٰ کریم ﷺ کو عطا

فرمائی اور بدرجہ اتم عطا فرمائی، کہ کائنات میں اس کے برابر کسی کو نہیں ملی۔

اللہ رحیم ہیں...... مصطفیٰ ﷺ کو رحمت والا بنایا......!

اللہ کریم ہیں اور...... مصطفیٰ کو سب سے زیادہ کرم عطا فرمایا......!

اللہ علیم ہیں اور...... مصطفیٰ کو سب سے زیادہ علم والا بنایا......!

اللہ سخی ہیں اور...... مصطفیٰ کو سب سے زیادہ سخاوت عطا فرمائی......!

وَ مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلاً○

اور اللہ سے زیادہ سچا بات میں کون ہوسکتا ہے؟

اللہ سچے ہیں اور مصطفیٰ کریم ﷺ کو (مخلوق میں) سب سے زیادہ صادق اور امین بنایا۔

اللہ جل جلالہ عادل ہیں اور مصطفیٰ ﷺ کو سب سے بڑا عادل مخلوق میں بنایا۔

نام "محمدؐ" کی جامعیت اور انفرادیت

اللہ جل جلالہ کی جتنی صفات ہیں، صفات خیر میں اللہ پاک نے اپنی تجلیات اور اپنا پرتو مصطفائے کریم ﷺ پر ڈالا اور بدرجہ اتم ڈالا۔ مصطفیٰ ﷺ کو ان تجلیات کا، مجموعہ عطا فرما کر محبوب کا ایسا نام رکھ دیا کہ جس میں یہ تمام صفات آجائیں۔

اللہ نے ایک نام رکھا، اب سارے نام رکھے جائیں تب بھی صحیح کہ......

وہ صادق بھی ہے، صدق کی وجہ سے...... وہ امانت کی وجہ سے امین بھی ہے...... وہ علم کی وجہ سے عالم بھی ہے...... وہ کرم کی وجہ سے کریم بھی ہے...... وہ رحمت کی وجہ سے رحیم بھی ہے...... وہ انصاف کی وجہ سے عادل بھی ہے...... وہ حلم کی وجہ سے حلیم بھی ہے۔

اس طرح اگر بیان کرتے جائیں، صفات ہزاروں ہو جائیں، مصطفیٰ ﷺ کی وہ صفات کمال ہوں گی، اتنے نام ہوں گے جتنے کام ہوں گے، جتنے خصائل ہوں گے، جتنے فضائل ہوں گے، اتنے ہی نام ہوں گے، لیکن ایک ایسا نام جس میں یہ ساری باتیں آجاتیں۔

اَلَّذِی اجْتَمَعَتْ فِیْہِ الْخِصَالُ الْمَحْمُوْدَۃ○

جس میں ساری صفات محمودہ آجائیں...... جس میں ساری اچھی خصلتیں آجائیں...... تمام فضائل آجائیں،

کائنات کی کوئی فضیلت باہر نہ رہتی ہو، ساری فضیلتوں کے مجموعہ کا ایک نام رکھا جائے تو وہ نام محمدؐ ہوگا۔ اور اللہ نے حضورؐ کا نام محمدؐ رکھوا دیا۔

اَلَّذِی اجْتَمَعَتْ فِیْهِ الْخِصَالُ الْمَحْمُوْدَہo

جس میں تمام خصائل محمودہ جمع ہو جائیں،

یہی وجہ ہے کہ محمد کریم ﷺ میرے آقا سے پہلے اس نام کا کوئی شخص رب نے پیدا نہیں کیا۔ کوئی زمین پہ آیا نہیں ہے، کوئی نہیں آیا، بعد میں آئے، وہ تو تفاعل ہوگا،

بعد میں نام رکھا جائے، وہ تو محمد عربی ﷺ سے نسبت ہوگی۔

وہ تو محبت کی وجہ سے نقل کر کے پیار میں وہ نام رکھا جائے گا۔ لیکن حضورؐ سے پہلے کوئی محمد نہیں ہے، کسی کا یہ نام رب نے نہیں رکھوایا، کسی کو یہ نام نصیب نہیں ہوا اور حضور صرف نام ہی کے نہیں، حضور حقیقتاً ''محمدؐ'' ہیں۔

لفظ محمدؐ کے معانی

دنیا میں کبھی کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ نام ''تو شمس'' ہوتا ہے لیکن نام والا شخص رنگ کا کالا ہوتا ہے...... نام بدر ہوتا ہے، رنگ کالا ہے...... نام سخی ہوتا ہے، بنتا بخیل ہے...... نام جمیل ہے، بنتا بد صورت ہے۔

لیکن یہاں صرف نام نہیں، اللہ نے محمد کو واقعی محمدؐ بنایا اور خصائل محمودہ، محبوب میں سب جمع فرمائیں اگر اس پر میں بیان کروں تو یہ دن کیا ہے یہ رات کیا ہے، بڑا وقت چاہیے کہ جس میں میں عرض کرتا جاؤں کہ یہ صفت محمودہ محبوب کو اللہ نے کیسے عطا فرمائی۔ بہر حال لفظ ''محمدؐ'' کا ایک معنیٰ تو ہوا۔

اَلَّذِی اجْتَمَعَتْ فِیْهِ الْخِصَالُ الْمَحْمُوْدَہo

اور ایک معنیٰ ''محمدؐ'' کا ہے ''تعریف کیا ہوا'' جس کی تعریف کریں، کون تعریف کریں؟ اپنے بھی تعریف کریں، بیگانے بھی تعریف کریں۔ اور غائبانہ بھی تعریف کرتے پھریں۔ نہیں کرتے تھے؟...... صادق اور امین دشمنوں نے نہیں کہا؟ دشمنوں نے بادشاہوں کے درباروں میں بھی مجبوراً تعریف کی۔

اپنے بھی تعریف کریں، بیگانے بھی تعریف کریں...... قریب والے بھی تعریف کریں، بعید والے بھی تعریف کریں......اور جس کی انسان تو تعریف کریں، لیکن جس کی شجر و حجر بھی تعریف کریں۔ جانور بھی جس کی تعریف کریں۔

ایک ''گوہ'' کی گواہی

کوئی مبالغہ نہیں، محبوب کریم ﷺ کے سامنے کیا ایک ''گوہ'' نے ایک ''ضب'' نے گواہی نہیں دی؟ کہ

اَنْتَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَبِیین ، مَنْ تَبعَکَ نَجا، وَ مَنْ عَصَاکَ ھَلَکَ.

محبوبؑ! آپ اللہ کے سچے رسول اور آخری نبی ہیں جو آپ کا تابعدار ہے وہ تو کامیاب ہے جو آپ کا نافرمان ہے وہ دونوں جہانوں میں برباد ہے۔

تو جس کی تعریف شجر، حجر بھی کرتے ہیں،

جس کی تعریف جانور بھی کرتے ہیں،

جس کی تعریف پرندے، چرندے بھی کرتے ہیں،

جس کی تعریف انسان بھی کرتے ہیں۔

یوں کہئے کہ جس کی تعریف سب کرتے ہیں، بلکہ خود رب کرتے ہیں، اسے محمدؐ کہا جاتا ہے۔

محمدؐ کا مقابل کوئی نہیں

اللہ کریم نے مصطفائے کریم ﷺ کو وہ عزت وعظمت عطا فرمائی۔ کہ کائنات میں نہ کسی کو پہلے ملی اور نہ بعد میں ملے گی۔ حضورؐ سے اعلیٰ ہونا، حضورؐ سے بالا ہونا، حضور سے بہتر اور برتر ہونا تو کجا؟...... حضور کے برابر بھی نہ کوئی ہوا ہے نہ ہوگا۔ اللہ نے مصطفیٰ ﷺ پہ تمام درجات عالیہ کو ختم کر دیا۔ آیئے درجات گن لیجئے۔

جتنے بھی درجات آپ کو ملیں گے...... جتنے بھی فضائل آپ کو ملیں گے......وہ صداقت ہو، عدالت ہو......وہ حیاء ہو، سخا ہو، وہ شجاعت ہو، ذہانت ہو،

جتنی بھی فضائل کی باتیں آپ گن لیجئے...... لیکن ان تمام، ولایتوں میں، شرافتوں

میں، کرامتوں میں، عزتوں میں، عظمتوں میں، رفعتوں میں، فضیلتوں میں، نبوت سب سے اعلیٰ ہے اور مصطفیٰ ﷺ کا درجہ تو نبوت سے بھی، ختم نبوت کی وجہ سے اعلیٰ ہے، کہ باقی سب لوگ مل کر بھی کسی نبی کو نہیں پہنچ سکتے اور سارے نبی مل کر بھی مصطفیٰ کے درجے کو نہیں پہنچ سکتے۔

محمدؐ کے بعد کسی نبی کی ضرورت ہی نہیں

مصطفائے کریم ﷺ کو، اللہ نے خاتم النبیین بنایا، رتبۃً بھی، زماناً بھی، مکاناً بھی، رتبۃً بھی خاتم النبیین ہیں کہ حضورؐ کے برابر کوئی نبی نہیں ہے، اور مکاناً بھی خاتم النبیین ہیں کہ زمین ساری پر آسمانوں میں، زمین میں پوری مخلوق میں، عالم میں، کوئی اور نبی حضورؐ کے اظہار نبوت کے بعد نہیں ہے اور حضور پاک ﷺ زماناً بھی خاتم النبیین ہیں۔ کہ قیامت آجائے، لیکن کوئی نیا نبی نہیں بنے گا۔ بعد میں آئے تو کیسے آئے؟ بعد میں آئے تو کیا لائے؟ حضورؐ نے فرمایا اللہ نے مجھے بھیجا ہے۔

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ ○

سارے مکارم الاخلاق، سارے فضائل ومحامد، رب نے مجھے دے کر بھیج دیا۔ سب اچھائیاں مجھے دے دی ہیں، پیچھے کوئی چھوڑی بھی نہیں ہے۔ کوئی آئے گا تو کیا لائے گا؟ جب لانے کے لیے کچھ نہیں، خالی ہاتھ آئے تو وہ نبی کیسے ہے؟ نبی جو آئے تو وہ کیوں آئے، یا تو پہلی تعلیم اب کامل نہ رہی ہو۔ اپنے دور کے لحاظ سے کامل تھی، اب نئے مسائل پیدا ہو گئے، نئی باتیں آ گئیں، ان کا جواب گزشتہ شریعت میں نہیں ہے، لہٰذا اس شریعت کی تکمیل کے لیے آئے یا پھر اس سے اچھی شریعت لے کر آئے۔ پہلی کی تنسیخ کے لیے آئے۔ اس کو منسوخ کر کے نئی شریعت لائے یا پہلی کی تکمیل کرے، یا اس کی تنسیخ کرے۔

ہاں تکمیل تب کرے جب کوئی مسئلہ رہتا ہو،
تنسیخ تب کرے کہ اس سے بہتر شریعت لائے۔

جب محمدی شریعت کو اللہ نے کامل ایسا بنایا کہ قیامت تک کوئی مسئلہ رہتا نہیں تو تکمیل کی ضرورت نہ رہی، اور محمدی شریعت سب سے اعلیٰ اور بہتر ہے تو اب اس کی تنسیخ کی بھی کوئی ضرورت نہیں...... نہ تکمیل کی گنجائش ہے۔ نہ تنسیخ کی گنجائش۔! تو کیوں نہ کہا جائے کہ محمد عربیؐ کے

بعد کسی نئے نبی کی گنجائش ہی نہیں۔

اللہ نے حضور گو ایسا مرتبہ عطا فرما دیا، نبوت وہ عطا فرمائی، شریعت وہ عطا فرمائی کہ نہ اس کی تکمیل کے لیے کسی کے آنے کی ضرورت، نہ اس کی تنسیخ کے لیے کسی کے آنے کی گنجائش! لہٰذا اب جو آئے نہ اس کی ضرورت ہے، نہ گنجائش ہے۔ تو وہ فضول ہے۔ جو فضول ہو، وہ رسول نہیں ہوتا۔

رسول تو وہ ہوتا ہے کہ جس کی ایسے ضرورت ہو قوم کو جیسے پیاسے کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے، جو فضول ہو، وہ رسول نہیں، تو جو اللہ نے مصطفائے کریم ﷺ کو خاتم النبیین بنایا کہ مصطفیٰ پر تمام منزلتیں ختم، رفعتیں ختم، مخلوق میں جتنی رفعتیں مل سکتی ہیں، جتنی فضیلتیں مل سکتی ہیں، ان کا منتھیٰ اگر دیکھا جائے تو وہ نکتہ "محمدؐ" ہوگا، رب نے ہر پرتو ڈالا، اول کا پرتو بھی وہاں، آخر کا پرتو بھی وہاں، حقیقی اول خدا خود ہے، حقیقی آخر خدا خود ہے۔ اور مصطفیٰ پر وہ پرتو ڈالا کہ مصطفیٰ اول الانبیاء، اور مصطفیٰ آخر الانبیاء چنانچہ آپ نے خود فرمایا۔

كُنْتُ نَبِيّاً وَّآدَمُ بَيْنَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ، اَنَا مَكْتُوبٌ عِنْدَ اللّٰهِ خَاتَمُ النبيين ، وَ اِن آدَمُ لـمنجدكَ بَيْنَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ اَوْ كَمَا قَالَ خَاتَمُ النَبيّين صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمo

فرماتے ہیں لوگو! ابھی آدمؑ کو اللہ نے پیدا نہیں کیا تھا کہ اس سے پہلے اللہ کے دفتر میں میں خاتم النبیین لکھا ہوا تھا۔ اور اس اسٹیج پر اس عالم پر تبلیغ کے لیے، سارے انبیاء کرام آئے، اللہ کے دفتر میں، لسٹ میں، سب سے پہلے نام محمدؐ کا اور اسٹیج پر سب سے آخری تبلیغ محمدیؐ۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ...... میر مجلس

یہ رواج ہے کہ میر مجلس کا نام اوپر ہوتا ہے، لیکن اس کا آنا آخر میں ہوتا ہے۔ تو لسٹ میں ناموں میں اول مصطفیٰ اور آنے میں آخر مصطفیٰ ہیں...... اول بھی مصطفیٰ...... انبیاء میں آخر بھی مصطفیٰ...... اول تو اس لیے کہ اعلیٰ جو ہوئے اور آخر اس لیے کہ مصطفےٰ جو آجاتے تو بعد میں کوئی کیا لاتا؟

جب مصطفیٰ کو سب کچھ دے کر بھیجنا تھا تو بعد میں کوئی کیا لاتا؟

اور مصطفیٰ کے بعد کسی کو کون سنتا؟

مصطفیٰ کریم ﷺ جب امام ہیں، امام آ جائیں تو مقتدی کی کون سنے؟
پیر آ جائیں، تو مرید کی کون سنے؟ استاد موجود ہو تو شاگرد کی کون سنے؟
مقتدا موجود ہو تو مقتدی کی کون سنے؟
رہبر، رہنما موجود ہو تو پھر راہرو کی کون سنے؟
جب آقا خود آ جائے، تو آقا ﷺ کے سامنے تو تمامی انبیاء امت کی حیثیت رکھتے ہیں،
محبوب آ جاتے تو بعد میں کسی کی کون سنتا؟

مصطفائے کریم صلی اللہ علیہ وعلیہ وسلم کو اللہ کریم نے خاتم النبیین بنا کر بھیجا، اور حضورؐ کے بعد نہ کوئی نیا نبی، نہ رسول، اگر کوئی کہے کہ فلاں نبوت کے درجے پر پہنچ گیا، تو وہ مسلمان رہے گا؟

کتا کھڑا ہو...... اور میں یہ نہ کہوں کہ یہ کتا ہے کیا وہ بکرا بن جائے گا؟ اگر کہہ بھی دوں کسی کے ڈر سے، میں چھوڑ بھی جاؤں کہ نہیں یہ بکرا ہے، پھر وہ کتا بکرا بن جائے گا؟

اب میں نہ بھی کہوں شیعوں کو کافر، کہ بھائی میں نہیں کہتا شیعوں کو کافر، میں نہ کہوں کہ یہ کافر ہیں، بلکہ میں یہ کہہ بھی دوں کہ یہ مسلمان ہیں، لیکن اگر وہ حضورؐ کے بعد اماموں کو نبوت سے بھی بالا درجہ دیں گے تو مسلمان رہ سکتے ہیں؟ (نہیں)

مسلمان بن سکتے ہیں؟ (نہیں) میرے کہنے سے کتا بکرا نہیں بن جائے گا!
ہاں ہاں کتا کتا رہے گا۔ بکرا بکرا رہے گا......
مسلمان، مسلمان رہے گا...... کافر، کافر رہے گا۔
جب تفسیر عیاشی میں لکھے۔

لِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْل اَيْ لِكُلِّ قَرْنٍ مِنْ قُرُوْنِ هٰذَا لِاُمَّةٍ اِمَامٌ، وَ هُمُ الْاَئِمَّةُ وَ هُمُ الرَّسلُ○

کہ ہمارے سارے امام ہی رسول ہیں،

تو پھر میں اگر کہوں بھی سہی کہ وہ مسلمان ہیں تو میرے کہنے سے مسلمان تھوڑی ہو گا۔ میں ابو جہل کو ابو بکر تو نہیں کہہ سکتا۔ اگر کہوں بھی تو بن نہیں سکتا۔ سمجھ آئی بات! میرے کہنے سے کیا ہو

گا...... تیرے کہنے سے کیا ہوگا......شہباز شریف کے کہنے سے کیا ہوگا؟......نواز شریف کہے کیا ہو گا؟......کوئی جج کہے کیا ہوگا؟......کوئی ڈی سی کہے کیا ہوگا؟......کوئی کمشنر کہے کیا ہوگا؟......کوئی وزیر کہے کیا ہوگا؟......صدر کہے کیا ہوگا؟

جب تک وہ مسلمان نہیں ہوتا آقا کی ختم نبوت پہ ایمان نہیں رکھتا وہ مسلمان بن سکتا نہیں۔

حضورﷺ کی موجودگی میں کوئی اور امام نہیں بن سکتا

میرے دوستو! میں عرض کر رہا تھا کہ اللہ نے حضورﷺ کو خاتم النبیین بنایا اور تمام انبیاء کی تاجداری نصیب فرمائی، سیادت و قیادت نصیب فرمائی کہ محمد عربیؐ جہاں پہنچ جائیں وہاں کوئی نبی بھی آگے بڑھ سکتا نہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ آج کا کوئی ملاں، مولوی کہے کہ حضورﷺ بھی ہوں گے لیکن آگے میں بڑھوں گا۔ کوئی نبی بھی آگے بڑھ سکتا نہیں......

جہاں جماعت انبیاء کی ہو......تو حضورؐ کے آگے کوئی نہیں بڑھ سکتا......

اور جہاں جماعت امت کی ہو وہاں صدیق کے آگے کوئی نہیں بڑھ سکتا۔

حضورﷺ کے بعد کسی نبی کو آنا نہیں...... جب نبی نہیں آئے گا تو وہ پروگرام، وہ پیغام جو مصطفیٰﷺ لائے اس کا محفوظ رہنا تو ضروری ہے تاکہ قیامت تک لوگوں کو ہدایت تو ملے۔ اس کا انتظام فرماتے ہوئے اللہ نے فرمایا۔

یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَ مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

اے نبیؐ! اللہ آپ کے لیے کافی ہے اور جو آپ کے تابعدار بھی ہیں، ایماندار بھی ہیں وہ کافی ہیں۔

حضورﷺ کے دور میں جب قرآن آ رہا ہے اس وقت تابعدار بھی ہوں، ایماندار بھی وہ کون ہیں؟ صحابہ ہیں! بعد میں سارے ایماندار اگرچہ اس آیت کے مصداق میں شامل ہو جائیں، لیکن مصداق اول، جب قرآن نازل ہو رہا ہے اس وقت

حَسْبُکَ اللّٰہُ وَ مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

وہ کون ہیں؟ صحابہ!

اللہ نے فرمایا۔ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَ مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

مصداق اول میں یوں معنی کر دوں تو صحیح ہوگا کہ اے نبی! آپ کے لیے اللہ کافی ہے اور صحابہ کافی ہیں۔ اللہ اہتمام، انتظام کے لیے کافی ہیں۔

اللہ ڈیوٹی لگانے کے لیے کافی ہیں......

اور صحابہؓ اس ڈیوٹی کو نبھانے کے لیے کافی ہیں۔

صحابہؓ نے ڈیوٹی نبھائی

اللہ نے ڈیوٹی لگا کے دکھائی...... صحابہ نے ڈیوٹی نبھا کے دکھائی۔

ایسی نبھائی کہ آج تک مصطفیٰ ﷺ کا سارا پیغام' پروگرام، سیرت، صورت سنت، مصطفیٰ کا کردار، رفتار، کردار، سب کچھ آج تک محفوظ ہے۔ انہوں نے ایسا انتظام کیا کہ کائنات کی بڑی بڑی قومیں انگشت بدنداں رہ گئیں اور کسی نے اپنے لیڈر، کسی نے اپنے رہبر، کسی نے اپنے رہنما، کسی نے اپنے پیشوا، کسی نے اپنے مقتدا کا کیریئر، کیریکٹر، سیرت، کرداریوں محفوظ نہیں کیا، جس طرح انہوں نے کر کے دکھایا۔ جس طرح صحابہؓ نے کر کے دکھایا، کیونکہ وعدہ رب کا تھا کہ محبوب ﷺ! ڈیوٹی میں لگاؤں گا۔ اور نبھائیں گے صحابہؓ!

اللہ نے ڈیوٹی لگا کے دکھائی...... صحابہؓ نے نبھا کے دکھائی!

اور سب کچھ قربان کر کے ڈیوٹی نبھائی، تن من دھن قربان کر کے

گھر کو قربان کر کے۔

اپنی ظاہری عزت قربان کر کے،

اپنا مال و منال قربان کر کے مصطفیٰ کے پیغام کی حفاظت کی اور ڈیوٹی نبھائی،

اب حضور ﷺ کے حلالی امتیوں کا فرض ہے کہ وہ ان کی عزت و عظمت کا پہرہ دیں جیسے انہوں نے نبوت کا پہرہ دیا۔ اور سپاہ صحابہ یہ عزم کر چکی ہے اور صرف زبانی، کلامی نہیں، عملی میدان میں آپ دیکھ رہے ہیں، صحابہ کرامؓ کے سامنے قیامت میں سپاہ صحابہ عرض کر سکے گی کہ......

آپ نے تکلیفیں اٹھائیں محبوب ﷺ کی خاطر!...... ہم نے تکلیفیں اٹھائیں آپ کی خاطر!......

قیامت میں کہہ سکیں گے کہ آپ نے گھر چھوڑے محبوب ﷺ کی خاطر! ہم نے گھر چھوڑے آپ کی خاطر!......

آپ نے ماریں کھائیں محبوب ﷺ کی خاطر! ہم نے ماریں کھائیں آپ کی خاطر!......

ہم نے آپ کے ساتھ بے وفائی نہیں کی اور جب محبوب ﷺ سے عرض کریں گے کہ محبوب ﷺ! آپ پر قربانی دینے والوں کی خاطر ہم نے جانیں قربان کردیں، مجھے یقین ہے کہ مصطفیٰ ﷺ اپنے دامن رحمت میں ضرور جگہ دیں گے۔ حضور ﷺ ضرور شفاعت فرمائیں گے، امید ہے مجھے کہ انشاء اللہ العزیز! صحابہ کرام کی عزت وعظمت پر قربانی دینے والا کوئی شخص بھی اللہ کی رحمت سے بعید نہیں ہوگا۔ لیکن قربانیاں دینے والو! سچے بن جاؤ، سچے، کچے نہ بنو...... آؤ جیسے مال قربان کرتے ہو، جیسے سکون قربان کرتے ہو...... جیسے گھر قربان کرتے ہو، اسی طرح اپنے نفس کی خواہشات بھی قربان کردو۔ اپنی سیرت اور صورت کو مصطفیٰ ﷺ کی سنت کے مطابق بنالو۔

یہ نہیں کہ صدیق کی عزت پہ کٹ مرتا ہوں لیکن نماز نہیں پڑھتا۔ مصطفیٰ ﷺ کے صحابہؓ پر قربان ہو جاؤں گا لیکن وہ چہرہ مجھے پسند نہیں آتا۔ یہ نہیں...... اپنی سیرت کو، صورت کو مصطفیٰ ﷺ کی سنت کے مطابق بناڈالو تاکہ قیامت میں حضور ﷺ کے سامنے جاتے ہوئے شرم نہ آئے۔

الحمد للہ! آپ کی قربانیوں کی برکت سے مسئلہ یہاں تک پہنچ چکا ہے کہ سب حربے آزما کر حکومت کو بھی یقین ہوا کہ یہ کچھ اور نہیں چاہتے اگر ان کے دردوں کی دوا ہوسکتی ہے، اگر انہیں چپ کرایا جاسکتا ہے تو پیغمبر ﷺ کے صحابہؓ کے عزت وعظمت کو تحفظ دے کر ہی چپ کرایا جاسکتا ہے۔ اور حکومت نے اس نہج پہ سوچنا شروع کیا ہے انشاء اللہ العزیز، انشاء اللہ العزیز وہ دن دور نہیں ہے، جب پیغمبر کے صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؓ پر بھونکنے والوں کو قانونی لگام چڑھادی جائے گی۔

بڑے حربے آزمائے، جیلیں بھی بھریں، ہتھکڑیاں بھی پہنائیں، بیڑیاں بھی پہنائیں، پولیس مقابلے بھی بنائے، زخم دے کر مرچیں بھی ڈالیں۔ گرم سلاخوں اور سگریٹوں سے جسم بھی داغا گیا ہے؟ جو کافروں نے صحابہؓ سے کیا تھا۔ او حکومت والو! تم نے میرے ساتھیوں سے نہیں کیا؟

تم نے ان کی رسم دہرائی ہے اور انہوں نے رسم بلالؓ دہرائی ہے۔

تم نے ان کی رسم دہرائی ہے، انہوں نے صحابہؓ کی رسم دہرائی۔

اور جیسے وہ مجبور تھے...... انشاءاللہ تم بھی مجبور ہو جاؤ گے۔

جیسے صحابہؓ کی فتح تھی...... انشاءاللہ سپاہ صحابہ کی بھی فتح ہوگی......

اور میری ٹکر پولیس سے نہیں، سپاہ کی ٹکر فوج سے نہیں، حقیقت یہ ہے کہ حکومت سے نہیں۔ اگر یہ حکمران بھی اپنے آپ کو پیغمبر کا غلام کہتے ہیں، صحابہ کا غلام کہتے ہیں، امی عائشہؓ کا روحانی بیٹا اپنے آپ کو سمجھتے ہیں...... تو ہماری ٹکر نہیں ہے البتہ یہ کہتا ہوں کہ اگر ان پاک ہستیوں کی عزت وعظمت کا تحفظ ہمارے اوپر فرض ہے تو ہماری طرح تمہارے اوپر بھی فرض ہے۔ اور اگر تم بھی حضور ﷺ کے غیرت مند روحانی بیٹے ہو تو مصطفیٰ ﷺ کی مجلس اور مصطفیٰ کے گھر کا تحفظ تمہارے اوپر بھی فرض ہے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ شاید انہیں مسئلہ سمجھ آنا شروع ہو گیا ہے۔ اور اللہ کرے انہیں سمجھ آ جائے...... میں ان کو وحشی کی جگہ دے دوں گا...... اگرچہ شکل دیکھنے کو دل نہ چاہتا ہو، جنہوں نے میرے ساتھیوں پہ زیادتیاں کی ہوں۔ لیکن حضور ﷺ نے فرمایا، وحشی! جب تو توبہ کر کے آیا، حق سمجھ کے آیا ہے، چہرہ نہ دکھایا کر لیکن دعائے مغفرت تیرے لیے بھی کیا کروں گا۔

اور صدیقی صاحب کو پتہ ہے کہ قرآن کریم جب اللہ پاک نے نصیب فرمایا جیل میں ...... ان حکمرانوں کے لیے بھی نام لے لے کر دعائیں کیں کہ اللہ ان کو ہدایت عطا فرما، ان کی اچھائیوں کو قبول فرما، برائیوں کو معاف فرما اور ان کی اصلاح فرما، ان کو بھی اچھائیاں عطا فرما کہ ان کے صدقے میں اور ان کی سختی کے صدقے میں مجھے تیرا قرآن نصیب ہوا۔

بہر حال آپ نے دیکھ لیا ہے۔ حکومت والو! ہماری ٹکر تم سے نہیں صاف کہہ رہا ہوں جس طرح مصطفیٰ ﷺ کے صحابہؓ ہمارے لیے محترم ہیں، اسی طرح تمہارے لیے محترم ہیں...... جس طرح سیدہ عائشہؓ کو میں اپنی روحانی امی سمجھتا ہوں، تم بھی سمجھتے ہو گے...... اور اگر تم مسلمان ہو تو تمہارے ساتھ ٹکر نہیں لیکن اتنا سمجھ لو کہ اگر تم صحابہؓ کے دشمن کے طرفدار بن کر آؤ گے تو تمہاری حیثیت کیا ہوگی؟

گھر کا فرد ہو، چوروں سے مل جائے تو چور ہے...... یہ ذرا خود دیکھ لیجئے گا! انصاف کرو، جیو اور جینے دو تمہارے ساتھ جنگ نہیں اور جس کے ساتھ جنگ ہے ہم اس جنگ کو ایمان سمجھتے ہیں۔ کفر کے ساتھ جنگ اور دلائل کی جنگ! ہم اس جنگ کو ایمان سمجھتے ہیں اور اس میدان سے تمہارا کوئی حربہ ہمیں ہٹا نہیں سکتا۔

خرید لیا تم نے میرے شیر اعظم طارق کو؟

جھکا لیا ہے تم نے میرے حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ کو؟

جھکا لیا ہے تم نے محمود اقبال اور مجیب انقلابی کو؟

کوئی اٹلانٹک کر بھی اہل حق کو ڈرا نہیں سکتا، جھکا نہیں سکتا، اور خرید نہیں سکتا۔ پتہ ہے تمہیں کہ ہم کن کے وارث ہیں؟ یہ وہی ہیں، انہی کے وارث ہیں کہ جن وفا شعاروں کی گردن کٹتی ہے، جھکتی نہیں، بہر حال انشاء اللہ میں سمجھتا ہوں کہ فضا معطر ہوگی، منور ہوگی، اور اللہ تعالیٰ امتحانات کے بعد رحمتیں نازل فرمائیں گے اور آپ کی منزل قریب ہے۔ 26 ستمبر کو ملتان میں انٹرنیشنل حق نواز شہید کانفرنس کے عنوان سے پروگرام ہو رہا ہے۔ اس میں آپ تمام حضرات کو صرف شرکت کی نہیں، بلکہ دوسروں کو لانے کی دعوت ہے، آپ اس سلسلے میں محنت کریں گے، اگر آپ نے محنت کی تو یہ کانفرنس انشاء اللہ ملک میں سنی انقلاب کے لیے سنگ میل ثابت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کی حاضری کو مقبولیت سے نوازے اس ادارے کو اور تمام دینی اداروں کو دن دوگنی رات چوگنی، ترقی عطا فرمائیں۔ اس ادارے کو اشاعت حق کے لیے مینارہ نور بنائیں۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ ہم سب کی کوتاہیوں کو معاف فرمائیں۔

وَ آخِرُ دعوانا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ o

عشق مصطفےٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن ٥ وَالصَّلٰوتُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْن ٥ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحابه الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْن ٥ لاَ سِيَّمَا عَلَى الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهدِيِّيْنَ ٥ وَ لَعنَةُ اللّٰهِ عَلٰى اَعدآئِهِم الرَّافِضِين الكٰفِرِيْنَ الْمُرتَدِّيْنَ ٥ وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْده' لاَ شَرِيْكَ لَه وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ مَوْلاَنَا مُحَمَّداً عَبْدُه' وَ رَسُوْلُه ٥ صَلَّى اللّٰهُ تَعالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَكَ وَسَلَّم ٥ اَمَّا بَعْدُ فَا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيم ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَانِ الرَّحِيْم ٥ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وُ رَسُوْلُه' وَ الَّذِيْنَ آمَنُو الَّذِيْنَ يُقِيمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤتُونَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رَاكِعُوْنَ ٥ وَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَيُوْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِن وَّالِدِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ٥ اَوْ كَمَا قَالَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمْ صَدَقَ اللّٰهُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُه' النَّبِيُّ الْكَرِيْم ٥

عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

قابل صد احترام علمائے کرام، سپاہ صحابہ کے سرفروش ساتھیو اور خوشاب کے باشعور غیرت مند مسلمانو! 1999. کے جولائی کی 26 کی بجائے ستائیس تاریخ ہے اور یہ عظیم الشان عشق مصطفیٰ کانفرنس اپنے اختتامی مراحل میں داخل ہو چکی ہے جرنیل سپاہ صحابہ شیر اسلام مولانا محمد اعظم طارق، برادر عزیز مولانا محمد یحییٰ عباسی اور دیگر علمائے کرام خطاب فرما چکے ہیں۔ اب اس گرمی میں اس طرح جم کر آپ بیٹھے ہیں مجھے یقین ہے اللہ تعالیٰ ضرور آپ پر رحم فرمائے گا۔ اوران شاء اللہ یہ کانفرنس ہماری نجات کا بھی سبب بنے گی۔ مقررین اور نعت خوانوں کو آپ سے تھکے ہونے کی شکایت ہے۔ مجمع بہت عظیم ہے لیکن آپ صاحب عزیمت لوگ ہیں۔ بولنا آپ نے آج تک نہیں سیکھا...... مجھے بھی ایک مصیبت ہے کہ میری تقریر میں جب تک مجمع نہ بولے میں بول نہیں سکتا تو ٹھیک ہے آج آپ بھی نہ بولیں، میں بھی نہیں بولتا۔ تقریر آپ نے سن لی ہے اب دعا کر لیتے ہیں تو انشاء اللہ پھر کبھی۔ (نعرہ ہائے تکبیر)

میں نے نعروں کی بات نہیں کی۔ میں نے کہا ہے کہ آپ میرے ساتھ بولتے چلیں۔ اگر میری بات آپ کو قابل اعتراض نظر آئے تو آپ وہیں سوال کر سکتے ہیں۔ ماشاء اللہ کی جگہ ماشاء اللہ اور انشاء اللہ کی جگہ انشاء اللہ تو لازماً ہونا چاہیے۔

عشق کیا ہے؟

عنوان ''عشق مصطفیٰ'' ہے...... اول تو عشق اور پھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ عشق کیا ہے؟ اور مصطفیٰ کا کیا مطلب ہے؟ اور جب یہ نسبت مصطفیٰ کی طرف ہو تو اثر کیا ہوگا؟ مجمع پر ذوق ہو تو اس پر گھنٹوں بیان ہو سکتا ہے یعنی جو وقت مقرر ہے اس پہ لگ سکتا ہے ورنہ ساری زندگی اس پہ لگ سکتی ہے۔

عشق کیا ہے؟ میں آپ کو کیسے سمجھاؤں؟ جس نے ساری زندگی مٹھاس نہ چکھا ہو وہ

آپ سے پوچھے کہ مٹھاس کسے کہتے ہیں؟ مٹھاس کی تعریف، حقیقت و ماہیت آپ کیسے بیان کریں گے؟ اسے کیسے سمجھائیں گے کہ مٹھاس کسے کہتے ہیں۔ آپ بیان کر کے حقیقت و ماہیت کو واضح کر کے...... لفظوں میں مٹھاس سمجھا سکتے ہیں؟...... لفظوں میں مٹھاس سمجھایا نہیں جا سکتا اسی طرح حقیقت عشق سمجھائی نہیں جا سکتی۔ لفظوں سے مٹھاس سمجھایا نہیں جا سکتا لفظوں سے عشق سمجھایا نہیں جا سکتا...... اگر تجھے مٹھاس کی حقیقت معلوم کرنی ہے تو پھر تجھے مٹھاس کو چکھنا پڑے گا ......اور عشق پھر عشق مصطفیٰ۔ لفظوں میں سمجھایا نہیں جا سکتا...... عشق مصطفیٰ کو سمجھنا ہو تو پھر ایسے سمجھ نہیں آئے گا۔

صحابہ کرامؓ کا عشق

عشق مصطفیٰ کو سمجھنا ہو تو مکہ کی گلیوں میں بلالؓ کو گھسٹتے دیکھنا پڑے گا۔

صدیق کو دیکھنا پڑے گا کہ مار مار کر بے ہوش کر دیا گیا ہے لیکن جب ہوش آیا ہے نہ کھانے کی بات ہے نہ پینے کی بات ہے...... نہ ابو کی بات ہے، نہ امی کی بات ہے بس ہوش آیا ہے تو پہلا لفظ زبان پہ یہ ہے کہ "میرے محبوبؐ کا کیا حال ہے؟" اگر تجھے عشق مصطفیٰ دیکھنا ہے۔

اگر تجھے محبت مصطفیٰ سمجھنی ہے، تو پھر تجھے مکہ کی گلیوں کا معائنہ کرنا پڑے گا۔

یہاں تجھے گرم ریت پر لیٹے ہوئے صحابہؓ نظر آئیں گے۔

یہاں تجھے بندھے ہوئے صحابہؓ نظر آئیں گے،

رسیوں سے جکڑے ہوئے صحابہؓ نظر آئیں گے۔

یہاں تجھے گرم انگاروں پر لیٹے ہوئے صحابہؓ نظر آئیں گے۔

یہاں تجھے سینے پر کیلیں گڑھے ہوئے صحابہؓ نظر آئیں گے۔

لیکن۔ وہ بندھے ہوئے ہوں، کٹے ہوئے ہوں، گرم ریتوں پر لیٹے ہوئے ہوں، پتھروں کے نیچے دبائے ہوئے ہوں...... ان کی زبان پر محمد عربیؐ کا نام ہوگا...... ! یا محمدی پیغام ہوگا...... !

عشق مصطفیٰ کو سمجھنا ہو تو مکے میں دیکھ یا مدینے کا استقبال کرتے دیکھ۔ یا غار ثور میں جھانک، یا بدر و حنین کا نظارہ کر، اور خندق کا نظارہ کر...... کہ جب صحابہؓ اعلان کرتے ہیں کہ ہم وہ نہیں جیسے اصحاب موسیٰ تھے جنہوں نے کہا۔

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّکَ فَقَاتِلاَ اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ٥

کہ اے موسیٰ آپ جایئے اور آپ کا رب ساتھ جائے آپ جا کر جہاد کریں......ہم تو یہاں بیٹھیں گے...... جب آپ فتح کریں گے پھر ہم آئیں گے۔

ہم وہ نہیں ہیں کہ آپ کو کہیں آپ جائیں اور ہم یہاں آرام کریں۔

ہم وہ نہیں ہیں کہ اپنے نبی کو اپنے محبوب کو اکیلا چھوڑ دیں بلکہ محبوبؐ! ہم آپ کے آگے سے لڑیں گے۔، ساتھ لڑیں گے، دائیں سے آئیں گے، بائیں سے آئیں گے پیچھے سے دفاع کریں گے ،آپ کے قدموں میں جان دینا ہم دونوں جہانوں کی سعادت سمجھتے ہیں۔

جب بدر کی تیاری کرتے ہوئے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ لوگو! دشمن حملہ کرنا چاہتا ہے کیا مشورہ ہے؟ مہاجرین سنو، انصار سنو! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر اعلان فرمایا۔ مہاجرین نے کہا چلئے، انصار خاموش...... حضورﷺ نے پھر اعلان فرمایا انصار اٹھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ، ہم سمجھتے ہیں کہ آپ ہم سے کچھ بلوانا چاہتے ہیں، ہم بولنا نہیں چاہتے تھے، ہم اشارے کے منتظر تھے...... ہم وہ نہیں ہیں کہ یہاں بیٹھ جائیں گے اور آپ سے کہیں گے کہ آپ چلے جایئے جہاد کے لئے! ہم جب آپ کو لائے ہیں۔ تو اپنے سروں کا سودا کر کے آئے ہیں۔ اور اب ہماری ہر چیز آپ پر قربان ہوگی۔ یا رسول اللہ اب تو آپ کا اشارہ ہونے کی دیر ہے اور ہمارا سب کچھ قربان ہوتا ہوا دیکھیں۔

میرے دوستو! عشق مصطفیٰ دیکھنا ہو تو آپ کو اصحاب رسولؐ رضی اللہ عنھم اور ان کی زندگی کا مطالعہ اور معائنہ، مشاہدہ کرنا پڑے گا۔

علماء امت اور عشق رسولؐ

عشق مصطفیٰ دیکھنا ہو تو پھر آپ کو ابو حنیفہؒ کو جیل میں دیکھنا پڑے گا۔

عشق مصطفیٰ دیکھنا ہو، اس عشق میں سختیاں برداشت کرنا دیکھنا ہو تو پھر احمد بن حنبل کو مار کھاتے دیکھنا پڑے گا۔

پھر ابن تیمیہؒ کو جیل میں دیکھنا پڑے گا۔

پھر امام مالکؒ کی سختیاں معلوم کرنی پڑیں گی۔

اگر عشق مصطفیٰ دیکھنا ہو تو پھر آپ کو امام ربانی، مجدد الف ثانیؒ کو گوالیار کے قلعے میں بند دیکھنا پڑے گا۔

اگر آپ کو عشق مصطفیٰ دیکھنا ہو تو، شاہ ولی اللہ کی قربانیاں دیکھنی پڑیں گی۔

اگر آپ کو عشق مصطفیٰ دیکھنا ہو تو شاہ عبدالعزیز کی قربانیاں دیکھنی پڑیں گی۔

اگر آپ کو عشق مصطفیٰ دیکھنا ہو تو شاملی کے میدان کا معائنہ کرنا پڑے گا۔

اگر آپ کو عشق مصطفیٰ دیکھنا ہو تو، ساری ساری رات جاگ کر حضورؐ پہ درود پاک پڑھنے والے حسین احمد مدنیؒ اور شیخ الہند کو مالٹا کی جیل میں دیکھنا پڑے گا۔

اگر آپ کو مصطفیٰ کا عشق دیکھنا ہو تو پھر میانوالی اور جھنگ جیل میں حق نواز کو دیکھنا پڑے گا

اگر عشق دیکھنا ہو تو پھر آپ کو مفتی محمودؒ اور ہزارویؒ کی جدو جہد دیکھنی پڑے گی۔

اگر آپ کو عشق مصطفیٰ دیکھنا ہو تو چکی پیستے اور قرآن پڑھتے ہوئے عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو دیکھنا پڑے گا۔

اگر عشق مصطفیٰ دیکھنا ہو تو برف کی سل پر لیٹے ہوئے لاہوریؒ کو دیکھنا پڑے گا۔

اگر آپ کو عشق مصطفیٰؐ دیکھنا ہو، محبت مصطفیٰ دیکھنی ہو تو پھر بم دھماکے سے مولانا ضیاء الرحمان فاروقی کو شہید ہوتے دیکھنا پڑے گا۔

اگر آپ کو عشق مصطفیٰ دیکھنا ہو تو مصطفیٰؐ کے غلاموں کی عزت وعظمت کے لئے سپاہ صحابہ کے علماء اور کارکنوں کو گولیوں سے بھنتا دیکھنا پڑے گا۔

طفیل بن عمرو دوسیؓ اور عشق رسول ﷺ

اگر عشق مصطفیٰ دیکھنا سمجھنا ہو تو پھر میدان میں اتر کر دیکھو، یا پھر پروانوں کے جلنے کو دیکھو، پروانوں کی قربانیوں کو دیکھو، سمجھ جاؤ گے کہ یہاں کوئی کشش ہے کشش......! کشش کیا مطلب؟

طفیل بن عمرو دوسی آتا ہے...... مہمان ہے......

ابوجہل کمپنی نے کھلایا پلایا...... جب سونے کا وقت آیا تو روئی لے کر آگئے۔ یہ لیجئے جی، طفیل بن عمرو دوسی یمن کے قریب چھوٹی سی اپنی ایک ریاست کا رئیس ہے...... آزاد رئیس

ہے...... بادشاہ نما رئیس ہے...... اس نے کہا کیا کروں روئی کو؟ میزبان نے کہا یہ کانوں میں ڈال لیجئے۔ کیوں؟ اس نے کہا یہاں پر ایک جادوگر پیدا ہوا ہے وہ کچھ ایسا کلام سناتا ہے جو سنتا ہے، غلام بن جاتا ہے، طفیل بن عمرو دوسی نے روئی لی اور کان بند کر لیا۔ اور سو گیا، تھوڑی دیر کے بعد اسے اپنے دل میں خیال آیا کہ طفیل تو بے وقوف تو نہیں؟ آخر تو عقل مند اور سمجھ دار آدمی ہے اور پھر ایک ریاست کا رئیس اعظم ہے۔ عجیب بات ہے کہ تو ایک آدمی سے ڈر کے، کان میں روئی ٹھونس کے پڑ گیا...... تجھے اس آدمی کی بات سننی چاہیے اگر معقول ہو' ماننے کے قابل ہو، مان لینا، نہ ماننے کے قابل ہو تو نہ ماننا، لوگوں کے کہنے پہ تو نے کان بند کر دیئے۔؟

روئی نکال کر باہر پھینکتا ہے اور چل پڑتا ہے۔ آتا ہے۔ دیکھتا ہے کہ حضورؐ قرآن پاک کی تلاوت فرما رہے ہیں۔ تلاوت سنتا ہے، تھوڑی دیر کے بعد فیصلہ کرتا ہے کہ یہ الفاظ نہ کسی شاعر کے ہیں نہ کسی انسان کے ہیں...... یہ تو رب رحمان کے ہیں۔ آگے بڑھ کے عرض کرتا ہے کہ قوم آپ کے متعلق کچھ اور کہتی تھی مجھے تو آپ کچھ اور نظر آتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ میں تو یہی کچھ کہتا ہوں جو تو سن رہا ہے۔ عرض کیا کہ آپ یہ ہی فرماتے ہیں تو مجھے بھی اپنے سلسلہ غلامی میں داخل کر لیجئے۔ کلمہ پڑھتا ہے، عرض کرتا ہے، یا رسول اللہ اب میں دیکھتا ہوں قوم آپ کو ستاتی ہے۔ آپ یہاں سے چلیں، ہجرت کر کے میرے ساتھ آپ چلیں وہاں میں اپنا تاج آپ کے سر پہ رکھ دوں گا اور میں ساری زندگی آپ کا غلام بن جاؤں گا۔ حضورؐ نے فرمایا طفیل! ابھی تک مجھے ہجرت کا حکم نہیں ملا...... نبی، اور نبیوں کا سردار نبی اپنی مرضی سے قدم نہیں اٹھاتا۔ طفیل تیرے ساتھ میں چل نہیں سکتا۔ اگرچہ میرے اوپر کوڑا کرکٹ پھینکا جا رہا ہے۔ گالیاں دی جا رہی ہیں، گستاخیاں کی جا رہی ہیں۔ سب کچھ ہو رہا ہے، ظلم و ستم ہو رہا ہے، لیکن میں تیرے ساتھ چل نہیں سکتا۔

نبی چل ہی نہیں سکتا جب تک چلایا نہ جائے۔ نبیوں کا سردار اپنی مرضی سے قدم نہیں اٹھا سکتا۔ اللہ کا حکم ہوگا، تب جاؤں گا...... اور جدھر حکم ہوگا' ادھر جاؤں گا۔

اپنی مرضی سے نبی طفیل کے ساتھ نہیں جاتے۔ تو پھر مان لو کہ صدیق کے دروازے پر جاتے ہیں' تو خود نہیں جاتے بھیجا جاتا ہے۔ اپنی مرضی سے جانا ہوتا تو طفیل بن عمرو دوسی کے ساتھ چلے

جاتے۔لیکن حضورؐ ایک قدم نہیں چلے، جواب دے دیا کہ میں نہیں چلتا جب تک مجھے حکم نہ ہو۔ جدھر کا حکم ہوگا ادھر جاؤں گا اور جب حکم ہوگا تب جاؤں گا۔ طفیل نے عرض کیا یارسول اللہ جب ہجرت کی اجازت ملے یا حکم ہو تو پھر مجھے بتلا دیجئے گا میں آپ کو لینے آؤں گا۔ فرمایا طفیل! اجازت جب ملے تب جاؤں گا اور جدھر ملے ادھر جاؤں گا۔اور...... اجازت جب ملی تو یہ نہیں کہا گیا کہ یہاں سے نکل جایئے بلکہ بتلایا گیا کہ اب یہاں سے نکلیے اور صدیق کے دروازے پر جایئے۔صدیق آپ کے انتظار میں ہے۔

دروازے پہ آتے ہیں...... صدیق اکبرؓ سامان لیے تیار کھڑے ہیں۔

باہر نکل آتے ہیں۔فرمایا ابوبکرؓ! پہلے سے تیار ہو؟ ہاں یارسول اللہؐ پہلے سے تیار ہوں۔ صدیق! آپ کو بتلایا تو نہیں گیا تھا کہیں آج! نہیں یارسول اللہ! بتلایا نہیں گیا تھا البتہ یارسول اللہ ایک دن آپ نے فرمایا تھا کہ ہجرت کا حکم آئے گا اور ہمیں مکہ چھوڑ کر جانا پڑے گا۔ اس وقت سے ہمیشہ تیار ہو کے یوں دروازے پر منتظر رہتا ہوں۔کہ معلوم نہیں آقا کب تشریف لے آئیں...... یہ نہ ہو کہ آقا دروازے پر میرا انتظار کرتے ہیں۔اسی لئے اسی دن سے تیار ہو کر روزانہ دروازے پر منتظر رہتا ہوں۔

میرے دوستو! طفیل بن عمرو دوسی چلا تو گیا...... دعائیں کرتا رہا کہ کاش یہ خوش قسمتی میرا مقدر بن جائے۔کہ محبوب ہجرت کر کے ادھر آئیں۔

لیکن یہ رئیسوں کا حصہ نہیں تھا...... یہ فقیروں کا حصہ تھا...... اور رئیسوں کو وہاں آنا تھا۔

اور پھر جب آقا تشریف لائے ہجرت کر کے مدینہ منورہ...... تب طفیل کو پتہ چلا کہ حضور کی ہجرت کی رائے ادھر نہیں۔تو اپنا ریاست ،مملکت کا سارا نظام چھوڑ کر اپنے کئی خاندانوں کو ساتھ لے کر حضورؐ کا غلام بنانے مدینہ لے آیا اور پھر واپس نہیں گیا۔کہتا۔ [illegible] تا! [illegible] است اور زیورات میں ایسا مزہ نہیں جو آپ کی غلامی میں ہے۔

زید بن حارثہؓ کا عشق رسول ﷺ

حضور ﷺ کی غلامی میں کیا مزہ ہے؟ یہ تو پوچھو نا حضرت زید ابن حارثہؓ سے۔

زید ابن حارثہ کو بچپن میں اغوا کر لیا گیا۔

بازار میں بیچ دیا گیا۔ بکتا بکتا یہ حضرت خدیجہؓ کے پاس پہنچتا ہے۔ اور سیدہ نے حضورؐ کو ہبہ کر دیا، حضور ﷺ کا غلام بن گیا۔ اب پیچھے باپ اس کو ڈھونڈتا ہوا حضور ﷺ کے پاس پہنچا اور عرض کرتا ہے کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ اس کو آپ نے خریدا ہے۔ اس کی قیمت میں ادا کرتا ہوں اس کو آزاد کیجئے اور میرے حوالے کیجئے۔ محبوب ﷺ نے فرمایا میں اس کی قیمت نہیں لیتا۔ تمہارے ساتھ جاتا ہے تو لے جاؤ۔

زیدؓ کو بلوایا گیا۔ زیدؓ ان سے لپٹ گیا، حضورؐ نے پوچھا زید ان کو جانتا ہے؟۔ جی ہاں یارسول اللہ انہیں پہچانتا ہوں۔ یہ میرا باپ ہے اور یہ چچا ہے۔

انہوں نے کہا زید چل ہمارے ساتھ...... ہمیں تو جانتا ہے...... حضورؐ نے فرمایا۔ زیدؓ۔ اب تیری مرضی! جانا ہے تو میری طرف سے اجازت ہے۔ رہنا چاہے تو جبراً نہیں نکالتا۔ توجہ فرمایئے! باپ بھی موجود ہے، چچا بھی موجود ہے، بچہ اغوا ہو کر آیا تھا۔ اسے یاد نہیں ستاتی ہوگی...... والدین کی یاد کتنا آتی ہوگی؟ رشتہ داروں کی...... اپنے علاقے کی یاد کتنا آتی ہوگی؟ لیکن آج اپنے چچا کو بھی دیکھ رہا ہے، اپنے باپ کو بھی دیکھ رہا ہے۔ وہ اس کی محبت میں بے ہوش ہو رہے ہیں...... وہ رو رہے ہیں...... لیکن جب حضور ﷺ کی طرف سے اجازت ملتی ہے تو زیدؓ کہتا ہے یا رسول اللہ! یہ چچا ضرور ہے، یہ باپ ضرور ہے، لیکن میں اپنے گھر نہیں جاؤں گا مجھے تو اپنے گھر سے زیادہ آپ کی غلامی میں مزہ آتا ہے۔

میرے دوستو! مصطفٰے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق...... مصطفٰے کے ساتھ تعلق اور محبت...... یہ شرط ایمان ہے۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَا یُؤمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُونَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ"۔

تب تک کوئی مومن نہیں بن سکتا...... اس کا ایمان کامل نہیں ہو سکتا، جب تک مجھ محمدؐ کے ساتھ...... اپنے والدین سے، اپنی اولاد سے، اپنی جان سے اور ساری کائنات سے زیادہ محبت نہ رکھے...... یعنی...... ایمان تب ہو گا جب عشق مصطفٰے ہو۔

جب عشق مصطفٰے نہ ہو ایمان نہیں آتا۔

عشق مصطفیٰ نہ ہو اسلام نہیں آتا۔

عشق مصطفیٰ نہ ہو نجات نہیں ملتی۔

عشق مصطفیٰ نہ ہو ھدایت نہیں ملتی۔

عشق مصطفیٰ نہ ہو صراط مستقیم نہیں ملتی۔

عشق مصطفیٰ اول ہے...... سب کچھ بعد میں ہے

اور یہ عشق نہیں ہے تو کیا ہے؟ کہ غلاموں کے نام پر بھی سب کچھ قربان ہو۔ صحابہ کرامؓ نے، جناب صدیق اکبرؓ نے...... جناب فاروق اعظمؓ، جناب عثمان وعلی حیدرؓ تمام نے ہمیں کیا دیا تھا؟...... یہی ہے نا کہ مصطفیٰ کا پیغام دیا تھا...... یہی ہے نا کہ ہمارے مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا تھا۔

انہوں نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جانیں قربان کیں، ہماری جانیں ان پر قربان ہیں۔

میرے دوستو! آپ بھی دعویٰ کرتے ہیں، میں بھی کہتا ہوں کہ ہم مصطفیٰ کے ساتھ عشق رکھتے ہیں لیکن اس کا عملی ثبوت چاہیے۔ آپ مصطفیٰ کے ساتھ عشق رکھتے ہیں؟ جو عشق مصطفیٰ رکھتے ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں...... اچھا یہ سب عاشق ہیں۔

لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَأَطَعْتَهُ
فَإِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُحِبُّ مُطِيعٌ

اگر تیری محبت اور عشق صادق ہے تو پھر تجھے فرمانبردار بننا چاہیے۔

عاشق، معشوق کا...... محبّ محبوب کا...... قاصد، مقصود کا...... طالب مطلوب کا، نافرمان نہیں ہو سکتا۔ اگر محبت ہے تو پھر آیئے آج سے عہد کریں کہ اپنی زندگی کو سنت مصطفیٰ کے مطابق بنائیں گے۔ اپنی سیرت کو، اپنی صورت کو، اپنے اعمال کو، اپنے عقائد کو، اپنے عادات کو، اپنے حالات کو، اپنی شادی کو اپنی غمی کو...... مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے تابع کریں گے۔ ٹھیک ہے؟ (انشاء اللہ) جب سنت مصطفیٰ آئے گی تو خدا کی نصرت آئے گی۔ جب خدا کی نصرت آئے گی تو کفر آپ کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا۔ اور جب سنت پہ آپ آئیں گے کہ حضورؐ کی سنت کو اپنائیں گے۔ تو پھر یہ ہوگا۔ کہ جن عادات کو حضورؐ نے اپنایا ان کو اپنانا پڑے گا۔ جو صورت مصطفیٰ

نے بتائی تابعداری کر کے وہی صورت بنانی پڑے گی۔ حضورؐ نے جو پابندیاں کیں وہ کرنی پڑیں گی۔ حضورؐ نے جو پسند کیا وہ پسند کرنا پڑے گا۔ جس چیز سے نفرت کی، اس سے نفرت کرنا پڑے گی۔

حضور کو حیا پسند ہے، حیا پسند کرنی پڑے گی اور حیا کو اپنانا پڑے گا، بے حیائی سے بچنا پڑے گا۔

حضورؐ کو غیرت پسند ہے تو غیرت اپنانی پڑے گی...... بے غیرتی سے بچنا پڑے گا

حضورؐ کو شرافت پسند ہے تو شرافت اپنانی پڑے گی...... اور برائی سے بچنا پڑے گا

حضورؐ کو صداقت پسند ہے، صداقت اپنانا پڑے گی...... تقیہ اور جھوٹ سے بچنا پڑے گا۔

حضورؐ کو عدل پسند ہے، عدل کو اپنانا ہوگا...... ظلم سے بچنا ہوگا۔

حضورؐ کو شجاعت پسند ہے، شجاعت اپنانا پڑے گی...... بزدلی سے بچنا ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جن سے پیار ہے...... ان سے پیار رکھنا پڑے گا۔

جن سے دشمنی ہے ان سے دشمنی رکھنی پڑے گی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جن کے ساتھ محبت کا برتاؤ ہے، ان کے ساتھ تعلق محبت کا رکھنا پڑے گا۔

جن سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام بے زار ہیں ان سے بے زار ہونا پڑے گا۔

عثمانؓ سے بغض کا انجام

آج میں تجھے بتلاتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کس کا پڑھتے ہیں؟ حضورؐ بے زار کس سے ہوتے ہیں؟ لے جاؤ! لے جاؤ اس کو، میں نہیں جنازہ پڑھتا اس کا، حضورؐ فرماتے ہیں میں نہیں جنازہ پڑھتا اس کا، کیوں؟

اِنَّہٗ کَانَ یَبْغُضُ عُثْمَانؓ

یہ عثمانؓ سے بغض رکھتا تھا...... یہ میرے عثمانؓ سے جلتا تھا۔

تم جنازہ لے کر آ گئے ہو، اس کا جنازہ پڑھوں؟ میں رحمۃ اللعالمین ضرور ہوں صاحب خلق عظیم ضرور ہوں لیکن۔

اِنَّہٗ کَانَ یَبْغُضُ عُثْمَانؓ

یہ عثمان سے بغض رکھتا تھا۔ لہٰذا اللہ کا آخری پیغمبر...... محمدؐ اس کا جنازہ نہیں پڑھ سکتا۔ نہیں

پڑھ سکتا۔نہیں پڑھ سکتا۔

آؤتم یہ کیا کہتے ہو یہ مروت ہے،شہرداری ہے،دنیاداری ہے،برادری ہے،تم حضورؐ سے بڑے اخلاق والے ہو؟تم حضورؐ سے بڑے صاحب خلق عظیم ہو؟حضورؐ سے بڑے رحمتہ اللعالمین بنتے ہو،حضورؐ نے بےزار ہوکے بتادیا کہ جو میرے صحابہؓ سے بغض رکھتا ہے،میں محمدؐ اس کا جنازہ نہیں پڑھتا۔عشق مصطفیٰ کا دعویٰ کرنے والو۔طے کرلو کہ ہم بھی نہیں پڑھیں گے سمجھیں گے کتا مرگیا۔

منافقین کا انجام

اور محبت حضورؐ کی کن سے ہے،پیار حضورؐ کا کن سے ہے؟پوچھنے کی ضرورت ہے کہ کن سے ہے؟حضورؐ اس دنیا میں کن کے ساتھ تھے اور آج ہیں تو کن کے ساتھ ہیں؟جن کے ساتھ ہیں،انہی سے محبت ہے۔آقا کے پاس دوغلا پالیسی نہیں ہے کہ محبت بھی نہ ہو۔ہو بھی دشمنی۔رہیں بھی ساتھ۔

''جنہاں نال پیار نہیں انہاں نوں کول نہیں رکھدے''۔

أُخْرُجْ يَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ ، أُخْرُجْ ،أُخْرُجْ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ

فرمایا نکل جا،نکل جا،تو منافق ہے،خدا نے بتادیا منافق ہے۔نام لے لے کر فرمایا نکل جا،وہ دیکھو نکل گیا،نکل گیا،نکل گیا،ایک مجلس میں سب کو نکال دیا نکل جا تو منافق ہے تیرا ہمارے ساتھ کوئی پیار نہیں ہے۔باہر سے تو عشق کے دعوے کرتا ہے،اندر سے تو منافق ہے نکل جا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ساتھ بھی نہیں بیٹھنے دیتے جس کے ساتھ صحیح تعلق نہ ہو،کیوں کہ جو ایک مجلس میں ہوتا ہے،وہ باقیوں کے لئے نمونہ ہوتا ہے باقیوں سے کہا جاتا ہے۔کہ

فَاِنْ آمَنُو بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْ

باقیوں سے کہا جاتا ہے۔

فبایهم اقتدیتم اهتدیتم

اگر تمہیں ہدایت چاہیے تو ان کی تابعداری کرو۔

باقیوں سے کہا جاتا ہے کہ یہ مثال ہیں یہ نمونہ ہیں،یہ مثالی مسلمان ہیں،تمہیں اگر

مسلمان بننا ہے، مومن بننا ہے، تو ان کی تابعداری کرنا ہوگی۔ لہٰذا جس میں خرابی ہے نقائص ہیں بے ایمانی ہے۔ اسے کان سے پکڑ کر نکال دیا گیا اور جنہیں ہمیشہ ساتھ رکھا وہ ابھی ساتھ ہیں۔ حضورؐ کا پیار تو ان کے ساتھ ہے؟ کہ اگر عشق مصطفیٰ ہے تو پھر ان سے پیار رکھنا پڑے گا، جن سے حضورؐ کا پیار ہے۔

اور الحمدللہ ہم ان سے پیار رکھتے ہیں۔ جن سے حضورؐ کا پیار ہے ان سے ہمیں بھی پیار ہے۔

یہ پیار ہی تو ہے کہ ہتھکڑیاں بھی، بیڑیاں بھی، مزہ دیتی ہیں...... یہ پیار ہی تو ہے کہ بچوں کی محبت سے آگے ہو جاتا ہے...... یہ پیار ہی تو ہے جو گھر کی محبت سے آگے ہو جاتا ہے...... یہ پیار ہی تو ہے جو ماں باپ کی محبت سے آگے ہو جاتا ہے...... یہ عشق ہی تو ہے جو کاروبار کی محبت سے آگے ہو جاتا ہے...... یہ عشق ہی تو ہے کہ ہر چیز کو قربان کرتے ہوئے مزہ آتا ہے۔

اور پھر اہل عشق سے نہ ٹکراؤ۔ حکومت والو! تم نے کون سی رعایت کی؟...... کون سا طریقہ ہے جو تم نے نہیں اپنایا؟ کون سا طریقہ ہے جو تم نے نہیں آزمایا؟۔ وہ جھوٹے مقدمات ہوں۔ وہ بیڑیاں ہوں، وہ ہتھکڑیاں ہوں۔ وہ کوڑے ہوں، وہ تفتیش کے مختلف طریقے ہوں۔ وہ بازو موڑ دینے ہوں، وہ اعضاء نکال دینے ہوں۔ وہ جسم پر چرکے لگا کر، زخم لگا کر۔ مرچیں ڈالنا ہوں۔ وہ سگریٹوں سے داغنا ہو۔ وہ الٹا کئی کئی دن لٹکانا ہو، تکلیفیں دے دے کر بالکل جان سے مار دینا ہو۔ شہید کرنا ہو، جھوٹے پولیس مقابلے بنانے ہوں۔ کال کوٹھڑی میں بند کرنا ہو۔ جو کچھ ہے......

اور بتایئے تو سہی وہ کون سا طریقہ ہے جو تم نے چھوڑا ہے؟ کون سا طریقہ ہے جو ابوجہل نے آزمایا تھا، آپ نے نہیں آزمایا؟۔ کون سا طریقہ ہے جو عتبہ، ابولہب نے کیا آپ نے نہیں کیا؟۔

لیکن عشق والے نہ وہاں ہٹتے تھے...... نہ یہاں ہٹتے ہیں۔ نہ وہاں ہٹے تھے، نہ یہاں ہٹے ہیں۔ نہ وہاں بکے تھے، نہ یہاں بکے ہیں۔ نہ وہاں جھکے تھے نہ یہاں جھکے ہیں۔ اور اس سے آگے تمہارا ذہن جواب دے گیا ہے۔ تمھاری سوچ جواب دے گئی ہے۔ آپ نے کوئی رعایت نہیں کی۔ آپ کی سوچ جواب دے گئی ہے۔ آپ بھی سمجھتے ہیں کہ اس سے زیادہ ظلم ہو نہیں سکتا، اس سے زیادہ تشدد ہو نہیں سکتا۔ لہٰذا اب اس طریقے کو چھوڑ دو۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ اگر اس طریقے کو چھوڑ کر اب بھی ادھر آ گئے تو تم خوش قسمت ہو شاید اب بھی تمہارے گناہ معاف ہو جائیں اور اللہ رب

العزت کے سامنے تم سرخرو ہو جاؤ لیکن اب ضروری یہ ہے کہ اب گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے اصحاب رسول کی عزت و عظمت کے تحفظ کے لئے قانون بنا دو...... اس لئے کہ قتل کے ارادے سے آ رہا ہے لیکن سمجھ جانے کے بعد غلام بن جائے تو فاروق اعظمؓ بنتا ہے۔

مسلمان حکمرانو! اور افسرو۔ عائشہؓ جیسے ہماری ماں ہے تمہاری بھی ماں ہے۔

رسول پاک کا حکم جیسے ہم پڑھتے ہیں، ویسے تم بھی پڑھتے ہو۔

حضورؐ کے صحابہؓ جیسے ہمارے محبوب ہیں، تمہارے بھی محبوب ہیں۔

ان کی عزت و عظمت کا تحفظ جیسے ہمارے اوپر فرض ہے ویسے تمہارے اوپر بھی فرض ہے۔

ہماری جنگ کس سے ہے؟

ہماری جنگ تمہارے ساتھ نہیں...... پی پی کی جنگ مسلم لیگ کے ساتھ ہوگی۔ مسلم لیگ کی جنگ پیپلز پارٹی کے ساتھ ہوگی۔ ایک سیاسی پارٹی کی جنگ دوسری سیاسی پارٹی سے ہو گی...... اردو بولنے والا شاعر سندھی بولنے والے سے لڑتا ہے۔ سرائیکی بولنے والا شاعر پنجابی بولنے والے سے نفرت کرتا ہے...... ایک گروپ والا دوسرے گروپ سے جلتا ہے، ہم نے تو یہ ساری نفرتیں مٹانے کی کوشش کی ہے۔ آٹھ والا بیس والے سے نفرت کرتا ہے۔ سینے پر ہاتھ باندھنے والا یہاں ہاتھ باندھنے والے سے لڑتا ہے۔ یہ ہوتا ہے۔ لیکن ہم نے تو یہ نفرتیں مٹانے کی کوشش کی ہے۔ ہم تو کہتے ہیں سارے مسلمان اپنے علاقائی، لسانی اور سیاسی اختلافات چھوڑ کر، فروعی اختلافات بھی چھوڑ کر آپس میں بھائی بن کر ایک اسٹیج پر جمع ہو جاؤ اور جن سے حضورؐ کا پیار تھا ان سے تم پیار رکھو، جن سے حضورؐ کو نفرت تھی تم ان سے نفرت رکھو۔ ہم تو مسلمانوں سے نفرتیں مٹا رہے ہیں۔ اور تمہارے ساتھ بھی ہماری جنگ نہیں۔

اگر تم مسلمان ہو؟ اگر تم بھی پیغمبر کا حکم پڑھتے ہو؟...... پیغمبر کو خاتم النبیین مانتے ہو،...... اللہ کو وحدہ لاشریک لہ مانتے ہو،...... مصطفیٰ ﷺ کی مجلس و محفل کا عزت و احترام کرتے ہو؟...... مصطفیٰ ﷺ کے اہل بیت اور ازواج مطہرات کی عزت و عفت کو تسلیم کرتے ہو،...... حضور علیہ السلام کے لائے ہوئے دین پر تمہارا ایمان ہے؟...... تو تمہارے ساتھ ہماری جنگ نہیں ہے ...... سمجھ لو! ہم تمہارے دشمن نہیں ہیں، تم ہمارے دشمن نہیں ہو، تم ہمارے اوپر وار کر رہے ہو، بھول گئے ہو، تمہارا

دشمن بھی وہ ہے جو ہمارا بھی دشمن ہے آؤ مل کر مصطفیٰؐ کی عزت وعظمت، مصطفیٰ کی محفل کی عزت و عظمت کا مل کر دفاع کریں

مصطفائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق شرط ایمان ہے۔اور اگر تم سمجھتے ہو تو اب سمجھ لو کہ تمام طریقے آزمانے کے بعد جب تم دیکھ چکے ہو کہ بات واضح ہے کہ انہیں نہ جھکایا جا سکتا ہے، نہ خریدا جا سکتا ہے، تو پھر سمجھ لو یہ مانگتے کیا ہیں؟

تم سے کرسی نہیں مانگتے ہم سے پیغمبر کی جماعت کی عزت وعظمت کا تحفظ مانگتے ہیں...... امی عائشہؓ کے دوپٹے کے ناموس کا تحفظ مانگتے ہیں۔ پھر آؤ۔ یہ چیز دے دو، یہ قانون دے دو،...... جب تم حضورؐ کے صحابہؓ کی عزت کو امن دو گے تمہیں بھی امن مل جائے گا!

بھول جاؤ کہ پیغمبر کے صحابہؓ کی عزت وعظمت کے تحفظ کے قانون کے بغیر امن ملے گا

اب حکومت کہہ رہی ہے کہ جناب ہم قانون بنا رہے ہیں کہ جو کوئی گستاخی کرے اس کو سزا ملنی چاہیے۔حکومت سے یہ گذارش کرتے ہیں کہ جناب! آپ کے سخت اقدامات کا نتیجہ نہیں ہے یہ امن وامان آپ کو جو نظر آرہا ہے یہ آپ کے ان وعدوں کا اثر ہے، آپ کو جو مینڈیٹ ملا، یہ ان وعدوں کا اثر تھا جو تم نے کہا تھا کہ ہم نظام خلافت راشدہ نافذ کریں گے اور سستا انصاف آپ کو آپ کے دروازے پر ملے گا۔آپ کے وہ وعدے تھے اس لئے قوم نے آپ کو مینڈیٹ دیا، آپ کو لے آئی۔اب شاید وہ وعدے آپ بھول گئے؟ پھر آپ کے یہ وعدے ہیں، ان کا اثر ہے ، آپ نے کہا۔قانون نافذ کرتے ہیں آپ کے کہنے پر امن وامان ہو گیا لیکن اگر آپ نے یہ وعدے پورے نہ کئے سابقہ وعدوں کی طرح، تو قوم نے جو آپ کو بھاری مینڈیٹ دے کر کرسی پر بٹھایا ہے وہ کان سے پکڑ کر کھینچ بھی سکتی ہے اور ہمارا تعاون تمہارے ساتھ ہے اس لئے کہ تم نے یہ بات کی ہے اگر نہیں ہے تو پھر یاد رکھو، آپ کی جیلوں سے، ہتھکڑیوں سے، بیڑیوں سے ڈرنا ہمارے اسلاف کا طریقہ نہیں ہے۔ ہم بیڑیوں کو، ہتھکڑیوں کو زیور سمجھتے ہیں پوچھ لینا ان سے جن کے ذریعے تم نے پہنوائی تھیں۔ کہ ہم نے ہنس کر پہنی تھیں یا نہیں پہنی تھیں؟ ان سے رپورٹ طلب کرو کہ یہ بیڑیاں ہنس کر پہنتے ہیں، یا رو کر پہنتے ہیں؟ سپاہ صحابہ نے تو یہ عزم کر رکھا ہے کہ لوگ اپنے سیاسی لیڈروں اور معمولی مقاصد پر بھی جان دے جاتے ہیں۔ اگر ہماری جان پیغمبرؐ

کی مجلس کے عزت واحترام پہ قربان ہو جائے تو سودا سستا ہے۔ ہم اس پہ راضی ہیں۔ اور سب کچھ قربان کر جائیں گے۔ سب کچھ لٹا جائیں گے۔ تمہاری ایک نہیں چلے گی۔ اس لئے اب بھی بہتر ہے کہ اب بھی آ جاؤ۔ اور جو وعدے کیے ہیں وہ نبھاؤ۔ بہت عقلمندی کا حکومت نے ثبوت دیا، مولانا اعظم طارق کو انٹرنیشنل حق نواز شہید کانفرنس سے پہلے آزاد کر دیا۔ ورنہ اس کے بعد آپ کے راستے کچھ اور ہوتے ہمارے راستے کچھ اور ہوتے۔ اب اگر آپ تعاون کرنا چاہتے ہیں اور تعاون لینا چاہتے ہیں تو ہم حاضر ہیں لیکن ہمیں کوئی پلاٹوں، پرمٹوں سے راضی نہیں کرسکتا۔ ہمیں اگر کنٹرول میں رکھنا ہے؟ پیار میں رکھنا ہے تو پھر آؤ حضورؐ کے صحابہ کی عزت وعظمت کے تحفظ کا قانون دے دو۔ ورنہ عشق مصطفیٰ کو سمجھنے کے لئے آج کے دور میں سپاہ صحابہ کی قربانیاں دیکھ لیجئے۔ بہت ساری قربانیاں دینے کے بعد اب بھی ان کے جذبے میں، ان کے ولولے میں، ان کے ایمان میں، ان کے جوش میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اگر صحابہؓ کا نام لینے والوں کا یہ حال ہے تو صحابہؓ کا کیا مقام ہوگا؟ ہم ناموس صحابہ کے تحفظ کے لئے، میدان عمل میں ہیں کیوں؟ کہ وہ پیغمبر کے لئے سب کچھ قربان کر چکے ہیں۔ ہم پیغمبر کے غلاموں کی عزت وعظمت کے لئے جدوجہد جاری رکھیں گے، پیغمبر کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس ومحفل پر بھونکنے والوں کو نہ کل مسلمان مانا تھا، نہ آج مسلمان مانتے ہیں، نہ کل مانیں گے، کوئی الٹا لٹک کے بھی پیغمبر کی جماعت پہ بھونکنے والے کو، قرآن کو غلط کہنے والے کو، صحابہ کے منکر کو الٹا لٹک کر بھی مسلمان ثابت نہیں کرسکتا اور کفر کے خلاف ہماری جنگ تھی، اور جاری رہے گی، جب تک جان میں جان ہے، آخری قطرہ خون کو بھی پیغمبر کی عزت وعظمت پہ قربان کر جائیں گے۔ اور صحابہ کرام کے دفاع کے مشن سے ہمیں کوئی نہیں ہٹا سکتا۔ امن وامان چاہیے، ہم تعاون کریں گے۔ اور اس کا طریقہ میں نے علماء کمیٹی کے اجلاس میں بتا دیا تھا کہ ادھر سے شرارتیں نہ ہوں، ادھر سے احتجاج نہ ہوگا۔ بس ختم، ہر کوئی اپنے طریقے پر رہے۔ وہ گستاخی نہ کریں۔ ہم احتجاج نہیں کریں گے، یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی پیغمبر کی جماعت کو گالیاں دیتا رہے اور ہم منہ میں انگلیاں ڈال کر بیٹھیں۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ میرے دروازے پہ آ کر خنجر بردار، غنڈے بکواس کریں تبرا کریں اور میں خاموش رہوں......

یہ نہیں ہوسکتا۔ کھلی بات ہے اگر امن وامان چاہیے تو انہیں کہو شرارت نہ کریں، میں

اپنوں سے کہتا ہوں اب احتجاج کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم جانتے ہیں وہ ایسی بات ہے کہ تم بھی اسے حق سمجھتے ہو مثلاً اب میں کہتا ہوں راشن کارڈ بنا رہے ہیں آج کل فوڈ اسکیم بن رہا ہے نا؟ یہ پیچھے لکھتے ہیں جی یہ زکوٰۃ کی مد میں ہے۔ یہ آٹا زکوٰۃ کے مستحقین کو دیا جائے گا۔ آپ بتائیں حکومت زکوۃ کاٹتی ہے سنیوں سے شیعوں سے؟ سنیوں سے کاٹتی ہے؟ جب شیعوں سے زکوۃ کاٹتی نہیں ہے تو پھر دیتے وقت انہیں کیوں دیتی ہے؟

سیدھی بات ہے جب لیتے ہم سے ہو تو پھر تقسیم بھی ہمارے لوگوں میں کرو نا! ہم سے لے کر انہیں دیتے ہو کیوں؟ اور اگر اس فتویٰ کو چھوڑ کو صرف جمہوری بات دیکھی جائے اور اختلافات کو دیکھا جائے تو تب بھی بات یہ ہے کہ جس برادری سے لیتے ہو انہیں دینا جب زکوٰۃ کاٹتے ہماری ہو۔ سنیوں سے زکوٰۃ کاٹتے ہو، سنیوں سے زکوٰۃ لیتے ہو، تو پھر دی بھی سنیوں کو جائے نا! یہ قرارداد ہماری آگے پہنچنی چاہیے اور اس پر غور ہونا چاہیے۔ کہ جب شیعوں سے زکوٰۃ کاٹی نہیں جاتی انہیں دی بھی نہیں جائے گی حالت یہ ہے کہ زکوٰۃ وعشر کمیٹی کے اکثر افسران شیعہ ہیں۔ حکومت کو اس پہ نظر ثانی کرنی چاہیے۔ ہمارے دیگر مطالبات کے ساتھ یہ بات بھی ضرور زیر غور آنی چاہیے کہ جب زکوٰۃ لی سنیوں سے جاتی ہے تو وہ دی بھی سنیوں کو جائے۔ انشاء اللہ العزیز 26 ستمبر کو جو کانفرنس ہوگی۔ وہ اس ملک میں سنی انقلاب کے لئے سنگ میل ثابت ہوگی آپ حضرات پوری محنت کریں اور دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو کامیاب فرمائے۔ اس عظیم الشان پروگرام کے انعقاد پر آپ تمام حضرات قابل صد تحسین ہیں یہاں کے انتظامیہ اور منتظم اور تمام حضرات جنہوں نے تعاون کیا۔ وہ سب حضرات شکریے کے مستحق ہیں اور وہ نوجوان سپاہ صحابہ کے جنہوں نے یہ پروگرام ترتیب دیا وہ سب کے سب قابل صد تحسین ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو شرف قبولیت سے نوازیں اب آپ جاتے ہوئے اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ اتنی بڑی کانفرنس آپ کو اچھی لگی ہے آپ کے دشمن کو اچھی نہیں لگی ہوگی...... اس لئے احتیاط سے جائیں تاکہ کوئی کتا بھی آپ کو نہ کاٹے۔

وَ آخِرُ دعوانا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۝

عصمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلوٰتُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ○ وَ عَلیٰ آلِهٖ وَ اَصْحَابِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ لَا سِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنِ وَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلیٰ اَعدائِهِمُ الرَّافِضِیْنَ الْکٰفِرِیْنَ الْمُرتَدِیْنَ ○ وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ ○ وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ○ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِیْراً وَّ نَذِیْراً وَ دَاعِیاً اِلیٰ اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجاً مُنِیْراً ○ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَ عَلیٰ آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَ سَلَّمْ.

اَمَّا بَعْدَ ! اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ○ وَمَا اَرْسَلْنَا مِن رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰه ○ وَ قَالَ اللّٰه تَبَارَکَ وَ تَعَالیٰ فِی مَقَامٍ آخَر وَ مَا اٰتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوہ وَ مَا نَهٰکُمْ عَنْه فَانْتَهُوا ○ وَ قَالَ اللّٰهُ فِیْ مَقَامٍ اٰخَر وَ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحیٌ یُّوْحیٰ ○ اَوکَما قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّم○

صَدَقَ اللّٰهُ وَ صدقَ رَسُوله النَّبی الْکَرِیم. اَللّٰهُمَ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدنَا وَ مولنا مُحمّدِنِ النَّبی الْاُمِّیِ وَ عَلیٰ آلِهٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّم○

عصمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قابل صد احترام علماء کرام' سپاہ صحابہ کے سرفروش ساتھیو اور کراچی کے غیور مسلمانو! اللہ رب العزت کا یہ احسان عظیم ہے کہ آج داؤد چورنگی لانڈھی کراچی میں یہ عظیم الشان پروگرام خاتم المعصومینؐ کے عنوان سے بڑی شان وشوکت سے کامیابی سے ہمکنار ہو رہا ہے اور اپنے اختتامی مراحل میں داخل ہو چکا ہے 1999ء کی بائیس کی بجائے تیئس جولائی ہو چکی ہے اور کافی علماء کرام اور جرنیل سپاہ صحابہ کا بھی فون پر آپ خطاب سماعت فرما چکے ہیں اللہ تعالی کو سب کو توفیق عمل سے نوازے اصل چیز تو عمل ہے۔

اللہ تعالیٰ کو دیکھنا اس دنیا میں ممکن نہیں

اللہ تعالی کو ہم میں سے کسی نے نہیں دیکھا۔ اور اس دنیا میں ہمارا دیکھنا ممکن بھی نہیں ہے۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْياً اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اَوْيُرْسِلَ رَسُوْلاً فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَاءُ.

فرمایا کہ اس دنیا میں یہ قانون ہے کہ کسی کے ساتھ کلام خداوندی بالمشافہ نہیں ہوسکتا صرف یہی صورت ہے کہ اللہ پاک کی طرف سے وحی ہو...... یا اللہ دل میں بات ڈال دے...... ''اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ'' یا دیدار نہ ہو گفتار ہو۔ حجاب ہو...... جیسے کلیم اللہ جناب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہوا۔

اَوْيُرْسِلَ رَسُوْلاً فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَاءُ.

یا اللہ پاک قاصد کو بھیجیں اور وہ پیغام لے کر آئے...... جیسے بقول شاعر

مصطفےٰ ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے جبرائیل
جبرائیلش ہم نہ گفتے تا نہ گفتے کردگار

چنانچہ ہم میں سے کسی نے رب کو دیکھا نہیں اور اس جہان میں دیکھنا ممکن بھی نہیں ...... جب دیدار ہوگا تو اس جہان میں نہیں ہوں گے یہ جہان بھی نہیں ہوگا۔

وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاظِرَةٌO اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌO

جب رب کا دیدار ہوگا تو یہ دنیا نہیں ہوگی اور اس دنیا میں دیدار نہیں...... اس دنیا میں سے جسے دیدار کرانا تھا اسے دنیا سے باہر لے گئے۔

یہاں پر جس نے مطالبہ کیا ''رَبِّ اَرِنِی اَنْظُرْ اِلَیْکَ''...... اسے جواب دے دیا گیا کہ ,,لن ترانی''!

اے رب دیدار کرا دیجئے تو فرمایا آپ نہیں دیکھ سکتے...... آپ کو یہاں سے نکلنا نہیں اور یہاں کا قاعدہ ہے کہ یہاں دیدار ہونا نہیں...... آپ یہیں رہیں گے لہٰذا

,,لن ترانی''

جس کی قسمت میں دیدار اس زندگی میں ہے اسے بھی دنیا میں نہیں...... اس دنیا میں جب پیغام پہنچانا ہوگا تو اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍO ہوگا...... اس دنیا میں جب بات پہنچانی ہوگی

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُO عَلٰى قَلْبِكَ.

یہاں پیغام میرا اس ہستی کے پاس بھی روح الامین لے کر آئیں گے...... اس دنیا میں ان کے بھی بات دل میں ڈالی جائے گی...... اس دنیا میں ان کے ہاں بھی پیغام پہنچے گا...... ہاں دیدار کرانا ہوگا تو دنیا میں نہیں دنیا سے اوپر لے جائیں گے...... اور آپ یہاں سے نکل سکتے نہیں...... ہم یہاں سے نکل سکتے نہیں۔ ہمیں تو چیلنج ملا کہ

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍO

اے جنو اور انسانو اگر تم نکل سکتے ہو آسمان اور زمین کی حدود سے تو پھر نکل جاؤ۔۔۔

آسمان کی چھت کے نیچے سے نکل سکتے ہو تو نکل جاؤ

زمین پر سے نکل سکتے ہو تو نکل جاؤ

لیکن ساتھ بتلا دیا کہ...... **لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطَانٍO**

تم نکل نہیں سکو گے ہاں مگر ایک قوت عظیمہ کے ذریعہ!

جو تمہارے پاس ہے نہیں، لہٰذا تم نکل سکو گے نہیں......

"سلطان" کنٹرولِ ربی میں ہے، "سلطان" قدرت خداوندی میں ہے...... کیونکہ وہ قوت اللہ کے ہاں ہے تمہارے ہاں نہیں، تم نکل نہیں سکتے اور جسے نکالنا ہوگا اسے سلطان کے ذریعہ نکال دیا جائے گا۔

معراج کا اثبات

اگر "اِلَّا بِسُلْطٰن" نہ ہوتا تو پھر معراج ثابت نہ ہو سکتا

اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ.

"آپ آسمان و زمین کے اقطار و حدود سے نہیں نکل سکتے۔" یہاں بات پوری ہو جاتی تو منکر کہہ سکتا کہ کوئی انسان یہاں سے باہر نکل سکتا ہی نہیں تو آپ کیسے کہتے ہیں کہ آپ آسمان اول سے اوپر گئے دوسرے آسمان سے اوپر گئے، تیسرے، چوتھے، پانچویں، چھٹے، ساتویں آسمان سے باہر گئے کیسے کہتے ہیں...... جبکہ "لاتنفذون" ...... ہے کہ نکل نہیں سکتے...... لیکن آگے رب نے جواب دے دیا...... اگر کوئی سوال کرے گا تو میں جواب میں کہوں گا...... **لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ** ٥ کہ تم نکل نہیں سکتے سوائے سلطان کے...... اگر وہ سلطان مل جائے تو نکل جاؤ گے۔

وہ خود نہیں گئے نہ ان کے پاس سلطان تھا...... رب نے سلطان بھیج کر، رب نے قوت بھیج کر...... پہلے جبرئیل کو آرڈر دیا کہ جبرئیل...... لبیک یا جلیل۔ فرمایا جاؤ سواری بھی ساتھ لے جاؤ اور حبیب ﷺ کو لے آؤ۔

خلاصہ یہ کہ ہم نے رب کو دیکھا نہیں اور ہمارے لئے بن دیکھے رب کی بات معلوم کرنا بہت مشکل ہے، بن دیکھے ہم رب کی بات کیسے معلوم کریں...... پہلے معلوم ہو پھر پسند معلوم ہو...... بات معلوم ہو، پھر بات میں امتیاز ہو...... پسند معلوم ہو۔ پھر ہم عمل کریں اس پسند کے مطابق...... پھر رب ہم سے راضی ہو۔

رب کو راضی کرنا بندے کا اصل مقصود ہے...... راضی اس طرح کر سکیں گے کہ ہماری صورت ہماری زندگی...... ہماری سیرت...... ہمارا کردار، رفتار، گفتار، اطوار، خیالات، عبادات،

حالات، عقائد، اعمال وہ اللہ کی رضا کے مطابق ہوں۔

رضا معلوم کیسے ہو؟ اس کی پسند معلوم کیسے ہو؟ تو اللہ نے یہ انتظام فرمایا کہ لوگو! تم دیکھ نہیں سکتے...... لیکن میں تمہیں یہ بہانہ نہیں بنانے دوں گا...... تمہارے پاس میرے فرستادگان آئیں گے...... میرے پیغمبر آئیں گے...... میرے رسول آئیں گے...... ان کے پاس میری بات پہنچے گی...... وہ میری بات تم تک پہنچائیں گے...... میری بات تم تک پہنچے گی تمہیں بتا دیا جائیگا کہ تمہارا رب اس بات پہ راضی ہے...... اس بات پہ ناراض ہے، اس پر خوش ہوتا ہے...... اس پہ ناخوش ہوتا ہے...... تمہارے رب کو اس بات پہ ناز آتا ہے اس بات پہ پیار آتا ہے...... اس بات پہ غصہ آتا ہے...... تمہاری یہ ادا رب کو پسند ہے...... یہ ناپسند ہے تم تک یہ بات پہنچانا میرے ذمہ ہے...... پھر عمل کرنا تمہارے ذمے ہے...... پھر اگر عمل کر کے آؤ گے تو جنت تمہارے لیے ہے...... اور میری بات پہنچی۔۔۔اس کے بعد بھی عمل نہ کیا تو جہنم تمہارے لیے ہے۔

نبی سب انسان ہوتے ہیں

اللہ نے یہ انتظام فرما دیا کہ بات پہنچا دوں گا اور بات رب نے پہنچائی وہ کیسے پہنچائی؟ فرمایا۔

اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی آدَمَ وَ نُوحاً وَّآلَ اِبراھِیمَ وَ آلَ عِمْرَانَ عَلَی الْعَالَمِینَ ٥
ذُرِّیَۃً بَعْضُھَا مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ٥

اور فرمایا

وَ رُسُلاً قَدْ قَصَصْنٰھُمْ عَلَیْکَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلاً لَّمْ نَقْصُصْھُمْ عَلَیْکَ

توجہ...... بعض رسل کا اللہ نے قرآن میں نام لے لیا...... بعض کا نام نہیں لیا...... لیکن سارے کے سارے رسول اللہ نے بھیجے اور ان رسولوں پر اللہ نے پیغام بھیجا، اور وہ کائنات کی ہدایت کے لئے آئے۔

رسول جتنے بھی ہوں، اللہ کے پیغمبر جتنے بھی ہوں، نبی جتنے بھی ہوں لیکن وہ تھے سب کے سب انسانوں میں سے...... کوئی رسول، اللہ کا پیغام لانے والا جنات میں سے نہیں ہوا

اللہ نے فرمایا اَللّٰهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلٰئِكَةِ رُسُلاً وَّمِنَ النَّاس۔

کہ اللہ پیغام کے لئے چنتا ہے پیغام لے جانے والوں کو...... اور وہ ملائکہ میں سے ہوتے ہیں یا انسانوں میں سے ہوتے ہیں۔

جو ملائکہ میں سے ہوتے ہیں وہ پیغام لے کر ان کے پاس آتے ہیں، جو انسانوں میں سے رسول ہوتے ہیں پھر وہ باقی انسانوں کو تبلیغ کرتے ہیں...... تو جو اللہ کا...... فرستادہ ہوگا جس کے پاس رسالت ہوگی، جس کے پاس اللہ کا پیغام آئے گا جو اللہ کا رسول ہوگا وہ یا تو فرشتہ ہوگا یا انسان، تیسری جنس نہیں ہوسکتا تھا

اللہ نے کسی تیسری جنس سے بنایا ہی نہیں...... اللہ نے بنایا دو جنسوں میں سے...... یا فرشتہ یا انسان!

فرشتہ نہیں ہے تو انسان...... انسان نہیں ہے تو فرشتہ ہے

چنانچہ بہار شریعت صفحہ 20 پر علامہ رضوی لکھتے ہیں کہ 'نبی سب بشر ہوئے ہیں اور مرد 'نہ کوئی جن نبی ہوا نہ کوئی عورت''

تو میں عرض کر رہا تھا

اَللّٰهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلٰئِكَةِ رُسُلاً وَّمِنَ النَّاسِ

کہ اللہ نے رسول بنائے ہیں یا فرشتوں میں سے یا انسانوں میں سے۔ تیسری جنس ہو نہیں سکتا...... چنانچہ رب نے فرمایا ,,مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه'' محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، اور پیغمبر سے اعلان کروایا کہ آپ اعلان کردیجئے

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللّٰهِ وَ لَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَ لَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّي مَلَكٌ

فرمادیجئے کہ میں تمہیں نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ اور نہ میں عالم الغیب ہوں۔ اور نہ میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَراً رَّسُوْلاً

میں عرض کر رہا تھا کہ اللہ کریم نے اپنا پیغام دیا یا انسانوں کو یا فرشتوں کو اور وہ پیغام پہنچا باقی مخلوق تک! جو پیغام لانے والے جو اللہ کے رسول فرشتے ہوں تب!

اور انسان ہوں......تب! اللہ نے فرمایا

وَ مَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلاّ لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰه

فرمایا جتنے رسول بھیجے ان کے ارسال کا......ان کی بعثت کا......ان کے بھیجنے کا مقصد یہ تھا کہ ان کی اطاعت کی جائے نا کہ صرف ان کا کلمہ پڑھ لیا جائے اور بات نہ مانی جائے۔ بس ایسے ہی کہہ دیا جائے۔

''کدی ساڈے ول پھیرا پا'' چندبن کے سامنے آ جانا ذرا''۔ بس نام ہی کافی ہے ہم مانیں گے کوئی بات نہیں''۔

وَ مَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلاّ لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰه

اللہ نے فرمایا کہ جو بھی رسول ہم نے بھیجے ان کے بھیجنے کا مقصد یہ تھا کہ ان کی اطاعت کی جائے۔ اللہ کا رسول فرشتہ جب پہنچے انسان رسول کے پاس......تو وہ اس کی بات مانے......کیونکہ وہ اللہ کا پیغام لائے گا......

اور جب انسان رسول باقی انسانوں کی طرف پہنچے......تو وہ اس کی اطاعت کریں! اس کی بات مانیں کیونکہ وہ اپنی بات نہیں، رب کی بات لائے گا۔

اللہ نے رسولوں کو اس لئے بھیجا کہ ان کی اطاعت کی جائے جو اطاعت کرے امت میں داخل......جو اطاعت کرے رب اس سے راضی......جو اطاعت کرے اس کی جگہ جنت...... جو اطاعت کرے وہ کامیاب و کامران......اور اگر جو کوئی منہ پھیر لے......عصیان کرے...... اطاعت نہ کرے بلکہ سرکشی کرے اللہ اس سے ناراض، جہنم اس کی جگہ......!

اطاعت کرنے والا رحمت کا حق دار اور نہ کرنے والا لعنت کا حق دار،

اطاعت کرنے والا جنت کا حق دار، نہ کرنے والا جہنم کا حق دار،

اطاعت کرنے والا ہدایت پہ نہ کرنے والا ضلالت پہ......

یہ سیدھے راستے پر......وہ ٹیڑھے راستے پر......

یہ رحمان کا پجاری وہ شیطان کا طرف دار۔

وَ مَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلاّ لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰه

رسولوں کو بھیجا تا کہ ان کی ہر بات میں اطاعت ہو یہ نہیں کہ کسی بات میں اطاعت ہو اور کسی میں نہ ہو۔ جو بھی بات وہ شرعاً کہیں..... جو بات وہ تعلیماً کہیں..... جو بات بھی وہ تدیناً کہیں..... جو بات بھی وہ تربیتاً کہیں..... اس بات کو مان کر ان کی اطاعت کی جائے..... فرمانبرداری ہو۔

رسول کے کسی کام میں غلطی کا کوئی امکان نہیں

میرے دوست! اب تک یہ ہے کہ امر ہے کہ ان کی اطاعت کرو

لہٰذا سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان کے بھولنے کا..... انکے گمراہ ہونے کا..... ان کی غلطی کرنے کا امکان ہے یا نہیں؟..... رسول ﷺ نے جو حکم دیا وہ غلط ہو سکتا ہے یا نہیں؟

اگر غلطی کا امکان ہو..... تو کیا غلطی میں بھی اطاعت کا حکم؟؟

وجہ یہ ہے کہ مطلقاً اطاعت کا حکم ہے کہ رسولؐ جو فرمادے آپ اطاعت کریں رسول ﷺ جیسے چل جائے..... آپ پیچھے چلے آئیں..... یہ دل میں خیال بھی نہ لانا کہ شاید بھول گیا ہو، شاید غلطی میں یہ اشارہ دے دیا ہو۔ شاید غلطی میں یہ چل گیا ہو..... نہیں نہیں جو رسول نے کہہ دیا..... جو رسول نے حکم دے دیا وہ صحیح ہوگا، جو قدم رسول نے اٹھایا وہ صحیح ہوگا..... جو تعلیم رسول ﷺ نے دی وہ صحیح ہوگی اس میں خطا نہیں ہو سکتی۔!

اسی کا نام عصمت ہے اور اسی درجے پر پہنچ کر پیغمبر کا نام معصوم ہوتا ہے کہ یہاں سوچنے کی ضرورت نہیں ہے کہ مانوں یا نہ مانوں پتہ نہیں غلطی تو نہیں ہوگی! نہیں نہیں!! کوئی اور ہو آپ سوچ سکتے ہیں..... میں ہوں آپ سوچ سکتے ہیں..... کوئی لیڈر ہے آپ سوچ سکتے ہیں..... مولوی ہے آپ سوچ سکتے ہیں..... بزرگ ہے آپ سوچ سکتے ہیں..... پیر ہے آپ سوچ سکتے ہیں..... غوث قطب ہے آپ سوچ سکتے ہیں لیکن بات جب رسول کی زبان سے آئے تو۔

وَ مَا اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذۡنِ اللّٰہِ

اطاعت مطلقہ ہے.....!

اب اللہ کی اطاعت مطلقہ.....!

رسول کی اطاعت مطلقہ......!

اور اولی الامر کی اطاعت تب ہوگی جب وہ "منکم" ہوں۔

سوال کا جواب ہے اللہ کی اطاعت مطلقہ۔ جو اللہ فرمادے وہ صحیح ہے...... پھر یہ مت سوچنا کہ یہ جائز ہے یا ناجائز ہے؟...... جائز ناجائز بنانے والا تو وہ خود ہے۔

وہ نہ کہے...... اپنی انگلی آپ نہیں کاٹ سکتے۔

وہ نہ کہے اپنا بازو آپ نہیں توڑ سکتے...... توڑیں گے تو گنہگار ہیں...... وہ نہ فرمائے وہ حکم نہ دے اپنا ناخن آپ نہیں کھینچ سکتے...... اپنے بال آپ نہیں نوچ سکتے...... اگر کوئی نوچے گا تو لعنتی بنے گا...... اپنا خون نکالے گا لعنتی بنے گا...... اپنے آپ کو مارے گا لعنتی بنے گا...... اپنی جان کو نقصان دے گا لعنتی بنے گا...... کیونکہ یہ جان اس کی نہیں ہے یہ جان جان آفرین کی ہے یہ ملکیت اس مالک کی ہے جہاں وہ کہے وہیں خرچ ہوگی...... جیسے وہ کہے ویسے چلائی جائے گی۔

وہ کہے ٹکڑے کروادو...... وہ پھر بھی ان ٹکڑوں پر برکت نازل کرتا ہے۔

وہ کہے تن سے سر الگ کروادو...... وہ پھر بھی کہتا ہے کہ میرے ہاں تم اب بھی زندہ کیونکہ۔"خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاتَ"

یہ ذات میری ہے جس نے موت کو بھی پیدا کیا زندگی کو بھی پیدا کیا۔تم زندگی کو کیا جانو؟ تم نے تو ایک صورت دیکھی ہے نا کہ یہ زندگی کی صورت ہے اور یہ موت کی ایک صورت ہے حقیقت میں صورتیں تو میں جانتا ہوں کیونکہ موت اور زندگی کو پیدا کرنے والا میں ہوں میں کہتا ہوں۔

"بَلْ احیاء"

بلکہ وہ زندہ ہیں...... زندہ۔ہمیں تو سمجھ نہیں آیا...... فرمایا

"وَلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ" تمہیں سمجھ نہیں آئے گی...... میں کہتا ہوں مان لو۔

اللہ اور رسول کی اطاعت مستقلہ ہے

وہ نہ کہے تم ناخن نہیں نکال سکتے...... وہ نہ کہے تو بیٹے کے منہ پر تھپڑ مارنا حرام ہے...... وہ کہہ دے تو باپ لٹا کر بیٹے کو ذبح کردے...... یہ نہ سوچے کہ جائز ہے یا ناجائز ہے...... کہا تو اس

نے ہے...... جائز اور نا جائز تحلیل اور تحریم کا حق تو اسے ہے......!

حلال وہ کرتا ہے...... حرام وہ کرتا ہے......!

جائز وہ بناتا ہے...... نا جائز وہ بناتا ہے......!

ثواب وہ بناتا ہے...... گناہ وہ بناتا ہے......!

نہ کہتا تو بیٹے کو تھپڑ مارنا گناہ تھا...... اس نے کہہ دیا تو بیٹے کو ذبح کرنا بھی ثواب ہے......!

کیونکہ اس کی اطاعت مطلقہ ہے وہاں کوئی قید نہیں ہے اور رسول کی اطاعت بھی مطلقہ ہے۔

اس لیے فرمادیا...... اَطِیْعُو اللّٰهَ وَ اَطِیْعُو الرَّسُوْل...... اللہ کی اطاعت کرو...... اور رسول کی اطاعت کرو......! اطیعو اللہ والرسول بھی فرماتے تو کہا جا سکتا تھا...... اللہ اور رسول کی اطاعت کرو...... لیکن نہیں ''اَطِیْعُوا'' کا لفظ...... ''اطاعت'' کا صیغہ...... اللہ کے ساتھ مستقل آیا......! رسول کے ساتھ بھی مستقل آیا

اللہ کی اطاعت مستقل ہے اور رسول کی اطاعت بھی مستقل!

اللہ کی اطاعت مطلقہ ہے...... رسول کی اطاعت بھی مطلقہ ہے

اس میں کوئی شک نہیں ہے جناب! آپ کو اس بارے میں سوچنے کی زحمت کرنے کی ضرورت نہیں ہے رسول کہہ دیتے ہیں کہ یوں کر دو بس...... کرو! رسول فرما دیتے ہیں نہ کرو تو نہ کرو! اللہ کی اطاعت مطلقہ ہے رسول کی اطاعت بھی مطلقہ ہے۔

''اُولِی الْاَمْر'' کی اطاعت

''وَ اُولِی الْاَمْر'' اب رسول کی اطاعت پر عطف کیا گیا...... مستقل بات نہیں کی اسی پہ عطف کیا گیا اس کے تابع بنا دیا گیا...... معطوف معطوف الیہ کا تابع ہوتا ہے یہاں تابع بنا دیا گیا۔

''وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ'' کی شرط صاف لگا دی گئی کہ مطلقاً حکمران نہیں آپ تو ''اَطِیْعُوا''...... آپ مطیع نہیں اور ''اولی الامر'' جب ''مِنْکُمْ'' ہو آپ مطیع بن گئے۔

وہ جب مطیعین میں سے ہوں...... وہ فرماں بردار ہوں...... تو پھر ان کی بھی اطاعت کرو...... ان کے لئے شرط ہے ان کی اطاعت مطلقہ نہیں ہے...... ان کی اطاعت بالاستقلال

نہیں ہے۔!

اطاعت مستقلہ صرف اللہ اور رسول کی ہے...... کیونکہ یہاں غلطی کا شائبہ نہیں غلطی کا گمان ہی نہیں ...... غلطی کا امکان ہی نہیں۔ معصوم رسول ہوتا ہے کہ اللہ نے ذمہ اٹھایا کہ تیری عصمت تیری حفاظت کا ذمہ میرا ہے۔"

رب کی رحمت رسول کا بازو تھام لیتی ہے

اپنے رسول کو رب بھیجتا ہے تو پھر اللہ کی رحمت رسول کا بازو پکڑ کر چلتی ہے۔

بچہ چل رہا ہو باپ اسے انگلی پکڑواتا ہے بچہ انگلی پکڑ کر چلتا ہے تو گرتا نہیں ہے...... اور خطرناک جگہ ہو تو باپ خود انگلی چھڑوا کر بازو پکڑ لیتا ہے......!

تو میرے دوستو! رسول کی حیثیت وہ ہے کہ اگر خدانخواستہ یہاں غلطی کا امکان آ جائے' یہاں غلطی کا گمان آ جائے تو پھر سارے دین سے اعتماد اٹھ جاتا ہے اسی لئے رسول کے لئے اللہ کی رحمت انتظام کرتی ہے اور رسول کا بازو پکڑ کر چلتی ہے کہ اسے کہیں ڈگمگانے نہیں دیتی...... کہیں پھسلنے نہیں دیتی۔

اللہ کی رحمت رسولؐ کو پکڑ کر چلتی ہے اور کئی مقامات پر یوں بھی یاد دلا دیا جاتا ہے کہ:

وَ لَوْ لَآ اَنْ ثَبَّتْنٰکَ لَقَدْ کِدْتَّ تَرْکَنُ اِلَیْھِمْ شَیْئاً قَلِیْلاًo

اگر ہم آپ کو مضبوط نہ رکھتے تو آپ ذرا سا ادھر مائل ہو جاتے لیکن ہم نے آپ کو مائل بھی ہونے نہیں دیا۔ تھام کر رکھا۔

کَذٰلِکَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَکَ وَ رَتَّلْنٰهُ تَرْتِیْلاًo

تو اللہ پاک رسول کے دل کو ثابت رکھتے ہیں...... اور رسول کو ثابت قدم رکھتے ہیں کہ وہ ڈگمگاتے نہیں...... حالات کچھ بھی ہوں لیکن وہ پھسلتے نہیں ہیں...... کیونکہ اللہ کی رحمت ان کا بازو پکڑ کر چلتی ہے۔

پھر فرعون کا دربار ہو تب بھی......!
دہکتی ہوئی آگ ہو تب بھی......!
وہ قید ہو تب بھی......!

وہ تخت سلیمانی ہو تب بھی......!

وہ شعب ابی طالب ہو تب بھی......!

بادشاہی مل جائے تب بھی......!

پیٹ پر بھاری پتھر باندھے ہوئے ہوں تب بھی......!

جان اکیلی رہ جائے تب بھی......!

جسم لہولہان ہو جائے تب بھی......!

ہزاروں سرفروش ساتھ ہوں تب بھی......رسول کی قلبی کیفیت ایک رہتی ہے،

وہ اسی طرح ثابت قدم رہتے ہیں ان کی دنیا پر نہیں دنیا کے خالق پر نظر رہتی ہے......!

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ.

رسول آئے ہی اس لئے ہیں کہ ان کی اطاعت کی جائے......!

اجماع امت کی حیثیت

میرے دوستو! جتنا مرتبہ اعلیٰ...... اتنا حفاظتی بندوبست زیادہ......!

جتنا مرتبہ اونچا......اتنا تحفظ زیادہ

اور جو نبیوں کے سردار ہیں......وہ معصوموں کے بھی سردار ہیں......!

اور جب نبوت ختم تو معصومیت بھی ختم۔ اب نبوت والا کام آئے گا امت پہ تو اجماعی صورت کو بھی معصوم قرار دیا گیا کہ ایک ہو غلطی کر سکتا ہے......دو ہوں غلطی کر سکتے ہیں...... دس ہوں غلطی کر سکتے ہیں لیکن۔

لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَةِ

میری امت کا اجماع غلطی پر، گمراہی پر......نہیں ہو سکتا......!

میرے دوستو! اکیلا اکیلا فرد نبی معصوم ہوتا ہے باقی امت میں کوئی اکیلا فرد معصوم نہیں امت کا اجماع معصوم ہوتا ہے کیونکہ اجماع غلطی پر نہیں ہوتا۔

فرشتے معصوم ہیں کیونکہ وہ امین ہیں اگر ان میں غلطی کا شائبہ ہو تو اللہ کا پیغام پہنچانے والے تو وہ ہیں اس صورت میں غلطی کا امکان ہو جائے گا اسلئے فرشتوں کو معصوم بنایا گیا، ان سے

غلطی نہیں ہوتی۔

لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَا اَمَرَھُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ○

اور جن رسول کے پاس پیغام پہنچا وہ امین ہیں ان سے بھی غلطی ممکن نہیں ہے۔

مسئلہ ختم نبوت پر اجماع

اب پوری امت کا اجماع جس بات پر ہو وہ بات بھی پکی ہے اجماع بھی معصوم ہے اکیلا فرد کوئی معصوم نہیں لیکن اجماع سے غلطی نہیں ہوتی اجماع محفوظ ہے...... نص میں بتلا دیا گیا کہ:

لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِی عَلَی الضَّلَالَۃِ ○

کسی گمراہی پر... کسی غلط فیصلے پر امت کا اجماع نہیں ہوسکتا......!

اب وہ مسئلہ کچھ بھی ہو مثلاً ''امت کا اجماع ہے کہ اب (کوئی شخص) نبی نہیں بن سکتا کسی معنی میں اب ''نبی'' لفظ کا اطلاق کسی پر بھی حرام ہے اب یہ امت کا اجماعی فیصلہ ہوا۔ اگر کوئی کسی معنی میں کسی کو نبی کہے یا نبوت کے معنوی درجہ پر پہنچائے وہ مسلمان نہیں رہے گا۔ یہ امت کا فیصلہ پوری امت کا متفقہ ہوا اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے

صحابی کو حدیث لکھنے کا حکم

جناب مصطفیٰ کریم ﷺ انبیاء کے سردار ہیں اور معصومین کے بھی سردار ہیں جتنا اونچا مرتبہ اونچا ہے...... اتنا انتظام سخت ہے۔

مسلم شریف میں حدیث موجود ہے کہ حضورؐ جو فرماتے ہیں ایک صحابی لکھتے جا رہے ہیں صحابہ کرام نے ایک مرتبہ ان سے کچھ کہا اور انہوں نے لکھنا بند کر دیا محبوب ﷺ نے پوچھا کہ بھائی آپ لکھتے تھے آج آپ کو لکھتے ہوئے نہیں پایا...... عرض کی یا رسول اللہ یہ آپ کے صحابہ کرام، میرے ساتھی، میرے ہمدرد، آپ کے تلامذہ بیٹھے ہیں انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ۔

اَنْتَ تَکْتُبُ کُلَّ شَیْءٍ وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ بَشَرٌ یَتَکَلَّمُ فِی الرِّضَا وَالْغَضَبِ ○

کہ آپ ہر چیز لکھتے جا رہے ہیں......! آخر حضور ﷺ بھی تو انسان ہیں کبھی غصہ میں بول جاتے ہیں کبھی رضا میں بولتے ہیں...... آپ ہر چیز کیسے لکھتے ہیں؟ اس لئے میں نے لکھنا بند

کر دیا...... حضور ﷺ نے اپنی زبان مبارک پر ہاتھ کی انگلی رکھتے ہوئے اشارہ فرمایا

وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ اس رب کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے کہ:

لَا یَجْرِیْ ھٰذَا اِلَّا الْحَقُّ اَوْکَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ......اَوْ قَالَ مَاخَرَجَ مِنْ ھٰذَا اِلَّا الْحَقُّ.

"اس زبان سے جو بات بھی جس حال میں بھی نکلے وہ حق ہوگی صحیح ہوگی

غصے میں بولوں تب صحیح! رضا میں بولوں تب صحیح!

خلوت میں بولوں تب صحیح! جلوت میں بولوں تب صحیح!

جو اس زبان سے بات نکلے گی وہ حق ہوگی رب محمد ﷺ کی قسم اس زبان پہ غلط بات نہیں آ سکتی۔

"اُکْتُبْ" میرے پیارے صحابی آپ لکھیے لکھیے، میں جو کچھ کہوں گا وہ سچ ہوگا کیونکہ اس زبان کی گارنٹی دیتے ہوئے رب العالمین نے جو فرمادیا کہ:

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰیo اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰیo

اس پیغمبر کی زبانی غلطی نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ اپنی خواہش کے مطابق نہیں بولتا وہ جو بھی بولتا ہے اللہ کی طرف سے وحی ہوتی ہے۔

پیغمبر ﷺ کی خبر معصوم، پیغمبر ﷺ کا امر معصوم

پیغمبر نے امر دیا کہ آپ پر میری سنت لازم...... یہ امر معصوم ہے غلطی کا شائبہ نہیں......!

پیغمبر نے امر دیا کہ "آپ پر میرے خلفاء راشدین کی سنت لازم"...... پیغمبر کا یہ امر معصوم...... اس میں غلطی کا شائبہ بھی نہیں!

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَ سُنَّتِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ عَضُّوْ عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِزِ وَ تَمَسَّکُوْبِھَا.

پیغمبر کا امر معصوم

"تَمَسَّکُوْ" آپ پر میری سنت لازم ہے، اس کو لازم پکڑنا......امر معصوم!

......میرے خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے امر معصوم!

"عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي" ...... مستقل ہے لفظ سنت استعمال فرمایا......اپنے طریقے کے لئے۔

وَ سُنَّتِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ o

اور خلفائے راشدین کے راستے کو حضورؐ نے مستقل طور پر سنت کہا...... جو بات حضور تک پہنچے وہ بھی سنت......اور جو بات حضور کے خلفاء راشدین تک پہنچے وہ بھی سنت......!

خلفاء راشدین تک بات پہنچتی ہے تو وہ سنت ہے وہ بدعت نہیں ہوسکتی......وہ صدیق اکبرؓ تک پہنچے تو سنت ہے......یا فاروق اعظمؓ تک پہنچے تو سنت ہے......عثمان ذوالنورینؓ تک پہنچے تو سنت ہے......جناب مرتضیٰؓ تک پہنچے تو سنت ہے۔

میرے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ کی اقتداء کرنا

پیغمبر کے صحابہ پر بدعت کا الزام نہ لگانا......پیغمبر کے خلفاء کے کام کو اور جس پر خصوصاً صحابہ کرام کا کوئی اعتراض نہ ہو سنت کہنا اسے بدعت شرعیہ نہ کہنا کیونکہ:

اَصْحَابُ الْبِدْعَةِ هُمْ كِلَابُ اَهْلِ النَّار.

میں عرض کر رہا تھا کہ پیغمبر کا امر معصوم......اور پیغمبر کی خبر معصوم ہے۔

امر ہے کہ میرے صحابہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑنا میری سنت کو لازم پکڑنا......"لَاآدْرِیْ مَابَقَائِیْ فِيْكُمْ "...... مجھے خبر نہیں میں تمہارے اندر کتنے وقت تک باقی رہوں، کیا فرمایا؟......کہ مجھے پتہ نہیں میں تمہارے اندر کتنا وقت باقی رہوں......پیغمبر خبر دے رہے ہیں "کہ مجھے پتہ نہیں۔"

پیغمبر کی خبر معصوم......پیغمبر کا امر معصوم۔

دیکھئے......پیغمبر کی خبر معصوم!......" اِنِّیْ لَا اَدْرِیْ "...... لَاآدْرِیْ لوگو......لَاآدْرِیْ مجھے پتہ نہیں...... مجھے پتہ نہیں......مَابَقَائِیْ فِيْكُمْ. تمہارے اندر کتنا رہوں......یہ مجھے خبر نہیں......!

فَاقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ o

لہٰذا میرے بعد ابوبکر اور عمر کی اقتدا کرنا......ان کے تابعدار بن کر رہنا......!

امر فرما دیا...... پیغمبر کی خبر معصوم...... پیغمبر کا امر معصوم......!

اس خبر میں غلطی نہیں...... اس امر میں غلطی نہیں!

نہ کہنا کہ بھول کے کہہ دیا...... نہ کہنا کہ پتہ نہیں تھا بعد میں خراب ہو جائیں گے...... یہ ہرگز نہ کہنا...... امر جو فرما دیا امر اپنی مرضی سے نہیں فرمایا!

وَمَايَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى o اِنْ هُوَ اِلَّاوَحْيٌ يُّوْحٰى o

عام رسول کی اطاعت مطلقہ...... یہ تو رسولوں کے سردار ہیں...... انکی اطاعت مطلقہ امر بھی معصوم...... خبر بھی معصوم...... وہ تو اول بھی ہے آخر بھی ہے...... ظاہر بھی ہے باطن بھی ہے...... بکل شئی علیم بھی ہے...... "علیم بذات الصدور" بھی ہے...... جو ہو گیا اسے بھی جانتا ہے...... جو ہونے والا ہے اسے بھی جانتا ہے...... اس نے بتلایا تب محبوب نے سکھلایا۔

فَاقْتَدُوْا بِالَّذِيْنِ مِنْ بَعْدِى

اپنی مرضی سے نہیں کہا۔

مصطفیٰ ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے جبرائیل
جبرائیلش ہم نہ گفتے تا نہ گفتے کردگار

محبوب نے رب کے فرمان سے فرمایا...... اور رب ہر شے جانتا ہے...... رب سب جانتا ہے...... رب نے بتلایا تو نبی نے فرمایا۔

رب کی خبر معصوم...... پیغمبر کی خبر معصوم......!

رب کا امر معصوم...... پیغمبر کا امر معصوم......!

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمرؓ کا ہمیشہ کا ساتھ

"فَاقْتَدُوْا بِالَّذِيْنِ مِنْ بَعْدِىْ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرَ"

یہ گارنٹی ہے کہ جیسے میرے دور میں صحیح ہیں...... ایسے میرے بعد بھی صحیح رہیں گے...... میں چلا جاؤں تو انکی تابعداری کرنا...... پیغمبر کا امر معصوم...... پیغمبر کی خبر معصوم...... غلطی کا امکان بھی نہیں...... فرمایا۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَمَعَہ اَبُوْ بَکرٍ وَّعُمر اَحَدُھُمَا عَن یَّمِیْنِہٖ وَالآخَرُ عَنْ شِمَالِہٖ وَھُوَ آخِذٌ بِاَیْدِیْھِمَا فَقَالَ ھٰکَذا نُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیَامَہ ۝

محبوب تشریف لا رہے ہیں اکیلے نہیں ساتھ وزیر ہیں " مَعَہ' اَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمر "

ابوبکر بھی ساتھ ہیں عمر بھی ساتھ ہیں...... کیوں......؟ مصطفےٰ آئیں گے تو انہیں ساتھ لائیں گے!

"مَامِنْ مَوْلُوْدٍ الَّاوَفِی سُرَّتِہٖ مِنْ تُرْبَتِہِ الَّتِی خُلِقَ مِنْھا وَاَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمر خَلَقْنَا مِنْ تُرْبَۃٍ وَاحِدٍ و فِیْھَا مُدْفَنْ "

محبوب کی مٹی جدھر سے اٹھائی جارہی ہے...... تو صدیق وعمر رضی اللہ عنہما کی مٹی ادھر سے اٹھائی جارہی ہے...... محبوب زمین سے تشریف لا رہے ہیں......

محبوب بدر میں آ رہے ہیں تو انہیں ساتھ لا رہے ہیں......

احد میں آ رہے ہیں تو انہیں ساتھ لا رہے ہیں......

خندق میں آ رہے ہیں تو انہیں ساتھ لا رہے ہیں......

حنین میں آ رہے ہیں تو انہیں ساتھ لا رہے ہیں......

آج مسجد میں آ رہے ہیں تو انہیں ساتھ لا رہے ہیں......

آپ نے دیکھا کہ جب روضہ اطہر میں جا رہے ہیں تو انہیں ساتھ لے جا رہے ہیں......

اور جب قیامت میں اٹھ کر آئیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ آ رہے ہیں اور انہیں ساتھ لا رہے ہیں......

کوثر پہ آ رہے ہیں تو انہیں ساتھ لا رہے ہیں......

جنت میں آ رہے ہیں تو انہیں ساتھ لا رہے ہیں (نعرہ ہائے تکبیر)

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ مَعَہ' اَبُوْبکر وعُمر اَحَدُھُمَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَالآخَرُ عَنْ شِمَالِہٖ.

حضور تشریف لا رہے ہیں...... ساتھ وزیر بھی ہیں...... یعنی امیر بھی ہیں ساتھ وزیر بھی ہیں

محبوب عملی طور پر بتلا رہے ہیں کہ مجھ سے ملنا ہو تو ان سے رابطہ کرنا...... میں ملوں گا تو یہاں ملوں گا...... ان کے درمیان ملوں گا...... ان کے ساتھ ملوں گا...... ان کے بغیر نہ یہاں ملوں گا نہ وہاں ملوں گا (سبحان اللہ) (نعرہ ہائے تکبیر)

میں ملوں گا تو ان کے ساتھ ملوں گا یہاں بھی ان کے ساتھ...... وہاں بھی ان کے ساتھ...... ان کے بغیر ملنا نہیں جو مجھے ملنا چاہے پہلے ان کی زیارت کرنا پڑے گی۔

مجھ پر سلام پڑھے ان پر سلام پڑھنا پڑے گا۔

مجھ سے ملاقات کرے ان کی زیارت کرنی پڑے گی۔

میرے پاس پہنچے یہاں حاضری دینی پڑے گی۔

میرے ساتھ یاری...... میرے ساتھ محبت...... میرے ساتھ پیار...... میرے ساتھ تعلق جوڑنا ہے تو انہیں برداشت کرنا پڑے گا۔

اگر مدینے میں آؤں گا ساتھ ہوں گے...... فتح کر کے مکہ آؤں گا ساتھ ہوں گے...... تیرے دل میں تب آؤں گا جب یہ ساتھ ہوں گے۔

مَعَه' اَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَر اَحَدُهُمَا عَن يَّمِينِهِ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ وَهُوَ آخِذٌ بِاَيْدِيهِمَا.

صرف ساتھ نہیں لائے بلکہ ہاتھ بھی پکڑ رکھا تھا...... ادھر بھی اُدھر بھی ہاتھ پکڑ رکھا تھا ساتھ لائے...... ہاتھ پکڑے ہوئے ہیں۔

گویا...... میں چلوں گا میرا بازو رب نے پکڑا ہوا ہوگا...... اور ان کا ہاتھ میں نے پکڑا ہوا ہوگا میرا بازو رب پکڑ کر رکھے گا میں غلط نہیں جاؤں گا...... ان کے ہاتھ میں نے پکڑ رکھے ہوں گے یہ غلط نہیں جائیں گے۔

وَهُوَ آخِذٌ بِاَيْدِيهِمَا

محبوب نے دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے......

یہ نہیں کہ میرے محبوب نے ان کی انگلی پکڑی ہوئی تھی...... یہ نہیں، فرق سمجھ! فرق سمجھ کراچی کے دانشور...... کراچی کے روشن ضمیر...... باشعور مسلمان...... فرق سمجھ، اگر محبوب نے انگلی

پکڑوائی ہوتی تو کہنے والا کہہ دیتا کہ انہوں نے انگلی پکڑی ہوئی تھی بعد میں چھوڑ دی...... انگلی نہیں پکڑوائی ہوئی ہاتھ نہیں پکڑایا ہوا۔

وَهُوَ آخِذٌ بِاَ يُدِ يُهِمَا

محبوب نے خود (انہیں ان کے ہاتھوں سے) پکڑ رکھا تھا

اور محبوب جسے پکڑ لیں اسے چھوڑتے نہیں ہیں!

محبوب جسے تھام لیں اسے ڈگمگانے نہیں دیں گے۔

محبوب جسے تھام لیں اسے گرنے نہیں دیں گے...... اسے پھسلنے نہیں دیں گے!

وَهُوَ آخِذٌ بِاَ يُدِ يُهِمَا

ہاں! اب یہ امکان ہی نہ رہا کہ آپ کہیں بعد میں پھر گئے ہوں گے

اور اگر کسی کے دماغ میں شیطان یہ شبہ ڈالے تو محبوب نے یہ جواب دیا کہ ان کی یہ حالت رہے گی...... اب بھی بعد میں بھی...... میرے ہوتے ہوئے بھی...... میرے جانے کے بعد بھی...... ان کا یہی حال رہے گا اور ایسا ہی۔

هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَه

یہ زندگی ایسی گزار جائیں گے کہ قیامت میں بھی ہم اسی طرح اٹھیں گے......

مجھ سے یہاں جیسے جدا نہیں ہو رہے...... وہاں بھی جدا نہیں ہوں گے!

یعنی میرے بعد بھی یہ ایسا کام نہیں کریں گے کہ قیامت میں مجھ سے کٹ جائیں اور چھٹ جائیں!

یہ خبر ہے نا!...... هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَه

قیامت کے دن ہم اسی طرح اٹھیں گے' ان دونوں کو میں تھامے ہوئے ہوں گا اسی طرح اٹھیں گے......!

نہ آج الگ ہونے دیتا ہوں نہ کل الگ ہونے دوں گا

آج بھی ساتھ ہیں مکمل ساتھ ہوں گے

یہ وعدے ہیں...... میرے جانے کے بعد بھی ان کا تعلق مجھ سے نہیں ٹوٹے گا...... ان کا ہاتھ مجھ سے نہیں چھوٹے گا...... یہ آج بھی ساتھ کل بھی ساتھ، جیسے آج پکڑے ہوئے ہوں کل

ایسے تھامے ہوئے ہوؤں گا...... یہ حضور ﷺ کی خبر ہے اور......

حضورؐ کا امر معصوم...... حضورؐ کی خبر بھی معصوم......

نہ اس میں غلطی کا امکان...... نہ اس میں غلطی کا امکان!

جو محبوب کی امر و خبر میں غلطی مانتا ہے وہ محبوب کی شان کا منکر! محبوب کی زبان کا منکر، محبوب کے قول کی صداقت کا منکر! امر کی حقانیت کا منکر! خبر کی صداقت کا منکر!

منکر کو مسلمان نہیں مان سکتے

کیسے مسلمان مان لوں؟ کیسے مسلمان مانوں؟ تیرے کہنے پہ؟...... افسر کے کہنے پہ؟......

کسی وزیر کے کہنے پہ؟ کسی مشیر کے کہنے پہ؟ ہاں ہاں یا کسی چپڑاسی کے کہنے پہ؟

میں مصطفیٰ ﷺ کی صداقت کے منکر کو مسلمان مانوں؟ تو بتا کیسے مانوں؟

محبوب کا امر بھی معصوم اور خبر بھی معصوم......

جو فرمایا وہ سچ ہے...... جو سچ ہے اس کا انکار کفر ہے......

جو محبوب کا سچ ہو، جو اسے جھوٹ کہے رسول اللہ ﷺ کی زبان کو جھوٹا کہے میں اسے کیسے مسلمان کہوں؟ کیا ایسے شخص کو مسلمان مانا جا سکتا ہے؟ (نہیں)

یاد رکھو...... میرے پیغمبر پہ نبوت ختم

رسالت ختم......!

عصمت ختم......!

پیغمبر کے برابر...... پیغمبر کے قریب قریب...... پیغمبر سے برتر...... شان میں عزت میں عظمت میں کوئی نہیں ہو سکتا...... اب پیغمبر کی زبان نے جو فرما دیا سچ ہے کہ یہ یہاں بھی میرے ساتھ...... وہاں بھی میرے ساتھ......

پیغمبر کی خبر بھی معصوم ہے...... امر بھی معصوم ہے......!!

تمہاری مرضی الٹے لٹک جاؤ!! ہم منکر کو مسلمان نہیں مانتے۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ۝

شافع محشر ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْن. وَالصَّلٰوۃُ و السَّلَامُ عَلٰی سَیِّد الْمُرْسَلِیْن ،و عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الطَّیِّبِیْن الطاھِرِیْنَ لاَسِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیین. وَ لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلٰی اعدائھم الرَّافِضِیْنَ الْکٰفِرِیْنَ الْمُرْتَدِیْنَ ،وَ نَشْھَدُ اَنْ لاَ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لاَشَرِیْکَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدِنَا مُولاَنَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِ بَشِیْراً وَنَذِیْر وَ دَاعِیاً اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجاً مُنِیْرًا صَلَّی اللّٰہُ عَلِیْہِ وَسَلَّمْ وَ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ اَمَابَعْدَ اِعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمo وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰیo اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْماً فَاٰوٰیo وَقَالَ النَّبِیُّ صَلّٰی اللّٰہِ عَلِیْہِ وَسَلَّمْ ،وَاللّٰہِ مَا اَرْضِیْ وَ لَوْ کَانَ وَاحِدٌ مِنْ اُمَّتِیْ فِیْ النَّارِ اَوْکَمَاقَالَ سَیِّدِالاَبْرَارِ صَلَّی اللّٰہُ عَلِیْہِ وَسَلَّمْ. صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہٗ النَّبِیُّ الْکَرِیْمْ.

شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم

حضرات! رات کے دو بجے ہیں، بڑا ہی مقبولیت کا وقت ہے اور شافع محشر کائنات کے سرور انبیاء کے افسر، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت عظمت وشان بیان ہوئی ہے یقین ہے کہ اللہ کی رحمت کی بارش ہورہی ہے بڑا ہی مقبولیت کا وقت ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور اپنی رحمت نصیب فرمائے۔ (آمین) فیصل آباد میں شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے عنوان سے یہ کانفرنس 1996ء کی چودہ جولائی کو منعقد ہوئی آج پندرہ جولائی میں داخل ہورہی ہے اور اتنا عظیم اجتماع اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو سننے کے لئے ابھی تک جس انداز میں ہشاش بشاش، بغیر کسی تھکاوٹ کا اظہار کیے بیٹھا ہے مجھے یقین ہے کہ اللہ کو ان پر ضرور رحم آئے گا اور اللہ ان سے ضرور خوش ہوگا۔

برادر عزیز، قائد سپاہ صحابہؓ پنجاب مولانا محمد احمد لدھیانوی صاحب نے جماعت کے موقف مشن کے حوالے سے اور برادر عزیز خطیب بے بدل حضرت مولانا محمد یحییٰ عباسی سلمہ اللہ تعالیٰ نے سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ساتھ ہی مشن و موقف کے حوالے سے اور بریلوی مسلک کے ترجمان مولانا سلطان حیدری صاحب نے اپنے بے باکانہ انداز میں اصحاب رسولؐ کے لئے اتحاد و اتفاق کے حوالے سے اتنا کچھ بیان فرمایا ہے کہ اب مزید کسی وعظ، تقریر کی کوئی ضرورت اور کوئی گنجائش باقی نہیں اور نہ ہی شوقیہ تقریر کرنے کی کوئی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق دے۔ مقصد ہوتا ہے بات پہنچے۔ میری زبان سے پہنچے یا میرے بھائی کی زبان سے۔

اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جامعیت

صرف چند ایک باتیں اس قافلے میں شمولیت کی نیت سے اور آپ کو تھوڑی سی توجہ دلانے کے لئے عرض کرتا ہوں کہ جو مولانا بیان فرما رہے تھے۔ وہ ساری عظمت ہے اور اس سے زیادہ رفعت ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے دی ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو...... وہ سب برحق ہے۔

حضور کی ساری عظمتیں برحق ہیں۔ حضور کی شان برحق،...... حضور کی عزت برحق،...... حضور کی نبوت، عظمت برحق ہے...... رفعت برحق ہے...... واقعی حضور صلی اللہ علیہ وسلم محمد ہیں...... صرف نام نہیں واقعی محمد ہیں اور محمد کا معنی ہے۔

اَلَّذِیْ اجْتَمَعَتْ فِیْهِ الْخِصَالُ الْمَحْمُوْدَہْ.

کہ تمام خصائل محمودہ، تمام اچھائیاں بدرجہ اکمل واتم...... جس ذات میں موجود ہوں، تمام اچھائیاں...... ایک ایک اچھائی...... ایک ایک فضیلت...... ایک ایک عظمت...... ایک ایک شان کی نسبت سے نام رکھا جائے...... الگ الگ ہزاروں اچھائیاں...... ہزاروں نام ہوں گے۔ لیکن اگر سب اچھائیوں کو ملا کر ایک ہی نام رکھا جائے تو وہ نام محمدؐ ہوگا۔

اَلَّذِیْ اجْتَمَعَتْ فِیْهِ الْخِصَالُ الْمَحْمُوْدَہْ

''اس میں تمام خصائل محمودہ جمع ہو جائیں''

صداقت ایسی جمع ہو کہ اس کے پرتو سے صدیق اکبرؓ بنے۔ خود عدل وانصاف کا ایسا مجسمہ ہو، ایسا نمونہ ہو...... کہ اس کی صحبت سے فیض لینے والا بھی فاروق اعظم بنے...... ایسا حیادار ہو کہ اس کی صحبت سے فیض لینے والا بھی ایسا حیادار بنے کہ اللہ کے عرش والے فرشتے بھی اس کی حیاء کریں۔

ایسا بہادر ہو کہ اس کے دروازے سے فیض لینے والے اللہ کے شیر بنیں

اَلَّذِیْ اجْتَمَعَتْ فِیْهِ الْخِصَالُ الْمَحْمُوْدَہْ

''محمودہ ہے جس میں تمام خصائل محمودہ جمع ہوں''

اور وہ ذات محمدی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نبی ہیں، تمہارے نبی ہیں، نبیوں

کے نبی ہیں ہم سب کو ان سے نسبت ہے اور یہ باعث برکت ہے۔ ہماری اس میں عزت ہے۔ ہم اس پر فخر کرتے ہیں۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت سے پیار

گو ہم محمدؐ کے امتی ہیں لیکن ہمیں صرف اس پر فخر زبانی نہیں ہونا چاہیے کیونکہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے میرے ساتھ پیار اگر کیا ہے تو وہ صرف زبانی نہیں حقیقی ہے...... حقیقی پیار سے نبی کو ساری ساری رات رونا آیا۔ صرف زبانی کلامی پیار سے آنکھوں سے آنسو نہیں ٹپکتے...... ٹپکتے نہیں وہاں تو بہتے بھی تھے...... بہتے بہتے زمین پہ بہہ کر چلے جاتے تھے اور یہ آنسو کسی رشتے دار کے لئے نہیں...... کسی دنیوی دوست کے لئے نہیں...... کسی محل اور کوٹھی والوں کے لئے نہیں...... انہی کلمہ پڑھنے والوں کے لئے، میرے تیرے لئے...... اگر چہ تو سینکڑوں برس بعد کیوں نہ آئے، ہزاروں سال بعد کیوں نہ آئے...... قیامت تک کیوں نہ آئے...... نبی کے آنسو زمین پر بہہ رہے ہیں تیرے لئے...... مصطفےٰ کا پیار تجھ سے حقیقی ہے تو تجھے بھی اس نسبت پر فخر حقیقی ہونا چاہیے۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار اتنا ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ نے دنیا کا رواج بدل ڈالا ہے...... ادا بدل ڈالی ہے...... ہوتا یہ ہے کہ جب کسی کی عزت نہ ہو اور وقعت نہ ہو...... حیثیت نہ ہو تو وہ تو ملتا رہتا ہے جیسے لوگ الیکشن سے پہلے سلام کرتے ہیں بعد میں سلام لیتے بھی نہیں!

لیکن حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے جتنا بڑھایا اتنا آپ کو بندوں نے زیادہ قریب رکھا۔

کبھی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ...... یَارَبِّ اُمَّتِیْ. کہیں اے اللہ فلاں کو بخش دے فلاں کو بخش دے...... فلاں کو بخش دے...... کہیں الگ نام لے لے کر...... کہیں قبیلوں کے نام لے کر...... کہیں اشخاص کے نام لے کر...... کہیں احباء کے نام لے کر...... لیکن ایک وقت ایسا آیا کہ منزلیں تو سب سے اونچی تھیں جب رب نے اتنا اوپر بلایا کہ حضورؐ کی جوتیاں وہاں تھیں جہاں کسی نوری، ناری کی نظر نہیں پڑتی۔ جب حضورؐ وہاں پہنچے۔

ثُمَّ دَنیٰ فَتَدَلّٰی ٥ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی.

اس عرش سے آگے وہاں پہنچتے ہیں جہاں کسی کی نظریں نہیں پہنچیں

وہاں جب رب نے بلایا انوار وتجلیات خصوصی سے نوازا اور مصطفائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام پر پہنچایا کہ مخلوق کے لئے اس سے اوپر کوئی مقام ہوسکتا نہیں...... منتھیٰ سدرۃ المنتھیٰ سے آگے تھی۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں پہنچایا اور وہاں رب نے فرمایا اب یہ مکان کے لحاظ سے بھی...... رتبے کے لحاظ سے بھی...... ہر لحاظ سے بالا و اعلیٰ برتر......

وہاں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ پاک فرما رہے ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ.

بس اس سے بڑی کوئی منزلت، کوئی رفعت، ہے ہی نہیں۔ حضور کریم بھی کہتے تھے۔ اللہ اس کو ھدایت دے۔ اس کو ھدایت دے۔ اس کو سلامت رکھ۔ اس کو سلامت رکھ، کبھی کسی کا نام لیا۔ کبھی کسی شخص کا، کبھی کسی قبیلے کا کبھی گھر کا، لیکن آج حضور پاک ﷺ کو اللہ نے جتنا اور سرفراز کردیا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ..

میں نے دیکھا کہ عیسیٰ علیہ السلام کہہ رہے تھے۔

وَالسَّلَامُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا٥

سب نے کہا تھا۔

وَالسَّلَامُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا٥

سلام ہو عیسیٰ پر، سلام ہو یحییٰ پر، وہاں پہ جواب کیا ہوتا تھا۔

وَالسَّلَامُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا٥

کہ سلام ہو میرے اوپر کیونکہ رب کے سلام کا جواب ''علیک السلام''۔

نہیں ہوتا'' وَالسَّلَامُ عَلَیَّ '' ہوتا ہے۔ میرے اوپر سلام۔ اور میں نے دیکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو عرض کررہے ہیں'' وَالسَّلَامُ عَلَیَّ '' لیکن ساری کائنات کو ادب سکھانے والے۔ ساری کائنات کو حیاء سکھانے والے، ساری کائنات کو طریقہ سکھانے والے تعظیم

سکھانے والے، معلم الاخلاق، صاحب خلق عظیم، صاحب تکمیل اخلاق جنہوں نے اعلان فرمایا۔

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ○

رب نے مجھے بھیجا ہی اس لئے ہے کہ نقطۂ انتہا تک اخلاق کو پہنچا دوں۔ انہوں نے یہ کیا کیا کہ رب کی بارگاہ میں (ہوتا یہ ہے کہ کوئی چھوٹا بڑے کے سامنے اپنے آپ کو "ہم" نہیں کہتا...... شاگرد استاذ کے سامنے اپنے لئے جمع کا صیغہ استعمال نہیں کرتا۔ اور کوئی بچہ باپ کے سامنے ادب والا ہو، (حیادار کی بات کر رہا ہوں بے حیاء کی نہیں) اپنے لئے جمع کا صیغہ استعمال نہیں کرتا۔

مرید مرشد کے سامنے اپنے لئے صیغہ جمع کا استعمال نہیں کرتا۔

چھوٹا بڑے کے سامنے اپنے لئے جمع کا صیغہ استعمال نہیں کرتا۔

کائنات کو اخلاق سکھانے والے صاحب خلق عظیم نے کیا کیا...... رب نے فرمایا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُه.

واحد کا صیغہ تھا کہ تیرے اوپر سلام ہو.

محبوبؐ نے جواب میں کہا۔ "اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا." ہمارے اوپر سلام ہو۔

یہ کیا ہوا، عقل دنگ رہ گئی، دماغ چکرا گئے، یہ کیا ہوا؟ صاحب خلق عظیم، ساری کائنات کے "استاذ اخلاق وادب" نے اپنے لئے رب کے سامنے صیغہ جمع کا استعمال فرمایا ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْن○

سلام ہو ہمارے اوپر...... میرے اوپر نہیں، ہمارے اوپر

عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا تھا...... وَالسَّلَامُ عَلَیَّ. میرے اوپر سلام ہو،

لیکن خاتم الانبیاء علیہ السلام فرما رہے ہیں۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا. ہمارے اوپر سلام ہو،

وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْن○

میں نے پوچھا کہ جمع کا صیغہ کیوں آیا تو استاذ نے بتایا کہ جمع کا صیغہ اس لئے آیا کہ مصطفائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ اپنی امت کو شامل کیا تھا۔ امت کے بیچ میں کھڑے ہو کر (تصور کی دنیا میں) حضورؐ نے یہ کہا کہ میرے اوپر بھی سلام ان کے اوپر بھی سلام۔

میں نے عرض کیا کہ: وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ o

تو الگ ہے۔ استاذ بتلاتے ہیں، کہ نہیں۔

وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ o

الگ کو بھی سمجھ لیجئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے ہیں امت میں میرے کلمہ پڑھنے والوں میں طبقے دو ہیں، کچھ صالحین ہیں، کچھ گنہگار ہیں، جو صالحین ہیں ان کو تو الگ پیش کر دیتا ہوں کہ ان پر بھی سلام ہو ان کی تو سفارش کھلے ہوئے انداز میں کرسکتا ہوں کہ ان پر بھی سلام ہو۔ لیکن اس وقت یہ مناسب نہیں ہے کہ جو گنہگار ہیں، جو بدکار ہیں ان کا بھی نام لے کر ساتھ ہی ان کی بھی سفارش کروں۔ ان کا علیحدہ نام نہیں لیتا۔ الگ نام نہیں لیتا۔ ان کی تخصیص نہیں کرتا۔ صالحین کا نام لیتا ہوں گنہگاروں کو اپنے ساتھ ملا کر کہتا ہوں کہ رب ہمارے اوپر سلام ہو۔

کافر کے سوال کا جواب کیا ہوگا

میرے دوستو! میں عرض کر رہا تھا کہ محبوب نے اتنا قریب کیا اور تمہارے ساتھ حقیقی پیار کیا کہ وہاں بھی نہ بھولے...... اور صرف نہ بھولنا نہیں بلکہ اتنا قریب کیا کہ اپنے لئے صیغہ جمع کا استعمال فرمایا...... جب بات کو کھولا گیا تو یہ نکلا کہ محبوب اکیلے واقعی ہیں (تصوراتی دنیا میں) وہ سب کو ساتھ لئے اپنی کملی مبارک کو اوپر ڈالے ہوئے کھڑے ہوں گے۔ اللہ! میرے اوپر بھی سلام ہو، میرے ساتھ جو گنہگار ہیں ان پر بھی سلام ہو۔

جب حضورؐ نے اتنا پیار کیا تو پھر ہمیں بھی حضورؐ سے نسبت پر فخر حقیقی ہونا چاہیے، وہ فخر حقیقی کیا ہے؟ وہ نسبت حقیقی کیا ہے؟ فیصل آباد والو! مجھے ڈر لگتا ہے، بڑا شدید ڈر لگتا ہے...... تم کہتے ہو ہمارے نبی بڑی شان والے...... تم کہتے ہو ہمارے نبی کو سورج بھی سلام کرتا ہے...... تم کہتے ہو ہمارے نبی سے چاند بھی شرما جاتا ہے۔ واقعی سب باتیں صحیح ہیں۔

لیکن یہ بھی کہتے ہو کہ جب ہمارے نبی پہنچ جائیں تو کوئی بھی آگے بڑھ سکتا ہے مصلے پر......

مجھے یہ ڈر لگتا ہے کہ اگر کوئی کافر تم سے سوال کرے تو تم کہتے ہو ہمارے نبی کے اخلاق اعلیٰ ہیں...... کردار اعلیٰ ہیں...... سیرت اعلیٰ ہے...... صورت اعلیٰ ہے...... طریقہ اعلیٰ ہے...... اسوہ

حسنہ اعلیٰ ہے..... طرز زندگی اعلیٰ ہے..... تو تمہیں پسند کیوں نہیں.....؟

تم کہتے ہو ہمارے نبی کا چہرہ داڑھی والا خوبصورت ہے تو پھر تم کیوں منڈاتے ہو؟

تم کہتے ہو ہمارے نبی کا طریقہ کھانے کا حسین ہے..... تم کیوں ان کے خلاف کھاتے ہو؟

تم کہتے ہو ہمارے نبی کا لباس حسین ہے! تم کیوں ان کے خلاف پہنتے ہو؟

اگر واقعی حسین ہے تو تمہیں پسند کیوں نہیں؟

تم تو امتی ہو..... تمہیں پسند کیوں نہیں پھر بتاؤ جواب کیا ہوگا؟

اور اگر یہ سوال حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا جائے کہ محبوبؐ! آپ تو کہتے ہیں کہ میں خدا کا محبوب ہوں، خدا کو بڑا پسند ہوں۔ آپؐ کا طریقہ بڑا اچھا، لیکن آپ کا طریقہ تو آپ کی اپنی پارٹی کو..... اپنی امت کو پسند نہیں..... امت آپ کی ہے جھولی پھیلائے غیروں کے دروازوں پر..... چوڑھوں، چماروں کے دروازں پر..... سکھوں آریوں کے دروازوں پر کھڑے ہیں..... اوران سے پوچھتے ہیں کہ آپ بتائیں ہم صورت کیسی بنائیں؟ آپ بتائیں میں شادی کیسے کروں؟ آپ بتائیں میں کھاؤں کیسے؟ آپ بتائیں میں لباس کیسے پہنوں؟ آپ ﷺ کا طریقہ ہوتے ہوئے، اسوہ حسنہ ہوتے ہوئے، آپ کے طرز زندگی ہوتے ہوئے پھر یہ غیروں کے دروازوں پر کیوں ہیں؟ اگر یہ سوال حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو تو آپؐ کیا جواب دیں گے۔

اگر کسی لیڈر سے سوال کیا جائے کہ آپ کو اپنی پارٹی نہیں مانتی تو کتنی خفت محسوس کرتا ہے؟

اگر استاد سے کہا جائے آپ کو آپ کے شاگرد بھی نہیں مانتے

باپ سے کہا جائے میاں آپ کو تو اپنے بیٹے نہیں مانتے کتنی خفت محسوس کرتا ہے؟ اور ان بیٹوں پر کتنا ناراض ہوتا ہے کہ انہوں نے میری عزت پر حملہ کروادیا۔

وہ استاد جس سے یہ سوال ہو کہ آپ کو اپنے شاگرد نہیں مانتے وہ شاگردوں پر کتنا غصے ہوتا ہے؟ کہ میں نے اتنی محنت کی۔ ان کے ساتھ اتنی محنت کر کے ان کو تعلیم دی اور انہوں نے میری عزت پر حملہ کروادیا۔

جس لیڈر سے یہ سوال ہو کہ آپ کو تو اپنے ورکر نہیں مانتے تو کتنی خفت محسوس کرتا ہے۔

آپ اپنے دل پر ہاتھ رکھیں آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کتنا ظلم کیا؟

اگر کوئی کافر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتا ہے کہ حضورؐ! آپ تو بڑے حسین و جمیل ہیں آپ تو سارے انبیاء کے سردار اور افسر ہیں...... اور سب سے بہتر ہیں لیکن آپ کا طریقہ تو اپنی امت کو پسند نہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر کیا گزرے گی؟ میں سمجھتا ہوں کہ ابو جہل کی گالیاں، ابولہب کے پتھر، حضور کو اتنا تنگ نہیں کرتے جتنا یہ آپ کی بدعملی، میری بدعملی، حضورؐ کو تنگ کرتی ہے۔ اگر نسبت پہ فخر ہے اور ہم حضورؐ کی شان بیان کرتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ حضورؐ کا اسوہ حسنہ ہے، حضورؐ کا طریقہ حسین ہے، حضورؐ کا کردار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت حسین ہے۔ تو پھر آیئے ہم بھی عزم کریں۔

فیصل آباد والو! یہ مقبولیت کا وقت ہے آؤ توبہ کرلو اور آج سے عہد کرلو کہ ہم اپنی سیرت کو، صورت کو، کردار کو، اطوار کو، عادات کو، حالات کو حضورؐ کی سنت کے مطابق بنائیں گے۔ یہ کیا ظلم ہے کہ تین بجے تک جلسہ سنیں گے صبح کی نماز بھی نہیں پڑھیں گے۔ یہ کیا ہے؟ شکل دیکھو تو انگریز نظر آتا ہے دیکھو تو ہندو نظر آتا ہے۔

صحابہؓ نے حضور ﷺ سے محبت کا حق ادا کیا

حضورؐ سے پیار کر کے دکھایا تو صحابہ کرام نے حضورؐ سے پیار کر کے دکھایا...... کہ جن کے پیار پر رب نے بھی فخر کیا۔ اور قرآن کریم کی دستاویز میں آج تک ان کے پیار کی داستانیں مرقوم ہیں اور قیامت تک محفوظ رہیں گی۔ کیسے پیار کیا انہوں نے کہ اگر محبوب کے گریبان میں بٹن نہیں کانٹے لگے ہوئے ہیں...... تو اپنے گریبان میں کانٹے لگائے۔

جو چیز حضورؐ کو پسند آئی...... وہ انہیں پسند آئی

جس طرح حضورؐ بیٹھے...... اسی طرح بیٹھنے کی کوشش کی۔

جہاں حضورؐ رکے...... وہاں رکنے کی کوشش کی۔

جس سے حضورؐ نے پیار رکھا۔ اس سے پیار رکھنے کی کوشش کی، حتیٰ کہ پیغمبرؐ نے فرمایا۔

كُنْتُ اَنَا وَ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرَ...... فَعَلْتُ اَنَا وَ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرَ...... اِنْطَلَقْتُ اَنَا وَ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرَ...... دَخَلْتُ اَنَا وَ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرَ...... خَرَجْتُ اَنَا وَ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ...... اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ.

صحابہ نے یہ بھی بتلایا کہ حضورﷺ یوں کیا کرتے تھے۔ صرف بتلایا نہیں کر کے دکھایا کہ یوں کیا کرتے تھے۔ نماز پڑھ کر صحابی بتلاتے ہیں۔

هٰكذا كَانَ يُصَلِّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلىَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم

اسی طرح حضورﷺ ہمیں نماز پڑھایا کرتے تھے۔

صحابہؓ نے محبت کی ہے تو اس کا حق ادا کیا ہے۔ مجھے بتلائیں کوئی ایک صحابی جس نے حضورﷺ سے محبت کا دعویٰ کیا ہو اور پھر عمل نہ کیا ہو۔

اگر کوئی ہندو سوال کرے کہ میں اگر گائے کو پوجوں تو مشرک کافر...... اور کوئی لعنتی گھوڑے کو پوجے وہ تیرا مسلمان بھائی۔؟

اگر عیسائی آ کر سوال کرے کہ میں اگر عیسیٰ کو اللہ کہوں یا اللہ کا بیٹا کہوں تو میں کافر اور تیرا دین کہتا ہے کہ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَم. میں اگر عیسیٰ کو اللہ کہوں تو میں لعنتی...... اور اگر کوئی علیؓ کو اللہ کہے وہ تیرا مسلمان بھائی؟

اگر کوئی مرزائی، قادیانی آ کر سوال کرے کہ اگر محمد عربیﷺ کے بعد میں نے ایک آدمی کو نبوت کے درجے پہ پہنچایا تو جناب آپ نے مجھے کافر کہا، لعنتی کہا، واجب القتل کہا...... لیکن جو حضورﷺ کے بعد بارہ اماموں کو نبوت سے بھی اعلیٰ درجے پر لے جائے اور کہے۔

مرتبہ امامت بالا تر از مرتبہ پیغمبر است

جو واضح الفاظ میں لکھے اپنی کتاب ''حکومت اسلامی'' میں...... کہ

اَنَّ لِاَئِمَّتِنَا مَقاماً مَعْنوِيًّا لا يَبْلُغُهُ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَل

''

کہ ہمارے ائمہ کے مقام کو کوئی ''ملک مقرب'' اور کوئی نبی نہیں پہنچ سکتا، کوئی رسول نہیں پہنچ سکتا، اگر میں ایک آدمی کو حضورﷺ کے بعد نبی کہوں یا رسول کہوں یا اس درجے پہ پہنچاؤں تو میں کافر لیکن اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان۔ لِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُول کہ ہر امت کے لیے ایک سول اللہ نے بھیجا ہے۔ ہر امت کے لیے ایک رسول ہے اور اس کی تفسیر کرتے ہوئے ''عیاشی''

لکھے کہ نہیں نہیں۔ لِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْل کا مطلب یہ ہے۔

لِكُلِّ قَرْنٍ مِنْ قُرُوْنِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِمَامٌ

یعنی ہر قرن کے لیے ایک امام ہے۔

وَهُمُ الْاَئِمَّةُ وَهُمُ الرُّسُل

کہ یہ (بارہ) امام جو ہیں یہی سارے رسول ہیں۔ اب بتایئے میں اگر ایک کو رسول کہوں...... میں اگر ایک کو نبی کہوں...... محمد عربی ﷺ کے بعد...... تو میں کافر ہوں۔

اگر کوئی تیرے سامنے بارہ تیرہ کو نبوت کے درجے پر پہنچا دے، نبوت سے اعلیٰ بھی کہے اور انہیں رسول بھی کہے اسے تو کیسے بھائی کہتا ہے؟ اسے تو کیسے مسلمان کہتا ہے۔ مجھے بتایئے کہ یہ سکالر، یہ مذہبی راہنما اور یہ مولوی یہ مسلمان کیا جواب دے گا...... کہ ہندو میں نے تجھے کیسے کافر کہا کہ تو گائے کو پوجتا ہے۔ گھوڑے پوجنے والے کو کیسے بھائی کہتا ہوں؟ اوئے عیسائی میں نے تجھے عیسیٰؑ کو اللہ کہنے پر کیسے کافر کہا؟ اور علیؓ کو اللہ کہنے والے کو کیسے بھائی بنایا؟...... وہ کیا جواب دے گا مرزائی کو کہ میں نے تجھے کیسے کافر کہا ایک نبی بنانے پر اور بارہ تیرہ بنانے والے کو کیسے مسلمان کہا۔؟ کیا جواب دے گا؟

میرے پاس تو جواب موجود ہے عیسائی کو کہوں گا جیسے تو لعنتی...... ویسے وہ لعنتی،

جو عیسیٰؑ کو اللہ کہے وہ بھی کافر......

جو علیؓ کو اللہ کہے وہ بھی کافر، ......

جو ایک نبی حضور ﷺ کے بعد بنائے وہ بھی کافر......

جو بارہ بنائے وہ بھی کافر،......

جو گائے پوجے وہ بھی کافر......

جو گھوڑا پوجے وہ بھی کافر،

مسلمان وہ ہے جو لا الہ الا اللہ بھی مانتا ہو محمد رسول اللہ بھی مانتا ہو۔ حضور ﷺ کو خاتم یین مانتا ہو، حضور کی ختم نبوت کا عقیدہ رکھتا ہو اور حضور کے بعد قیامت تک کسی کو نبوت کے جے پر نہ پہنچاتا ہو...... کھلی بات ہے کھلی بات! اس میں کوئی رورعایت نہیں، اس میں کوئی لچک

پیدا نہیں کی جاسکتی۔ کوئی مداہمت نہیں کی جاسکتی۔ کوئی مفاہمت نہیں کی جاسکتی۔ کوئی چشم پوشی نہیں کی جاسکتی۔

اور اگر میں کہوں بھی، کوئی اور کہے بھی۔ اگر ختم نبوت کے منکر کو میں نہ بھی کہوں، تو نہ بھی کہے، مولوی نہ بھی کہے، پیر نہ بھی کہے، وزیر نہ بھی کہے، مشیر نہ بھی کہے تب بھی کافر ہے...... اگر کوئی خنزیر کو خنزیر نہ کہے تو کیا وہ خنزیر بکرا بن جائے گا؟

کوئی کہے تب بھی خنزیر، خنزیر رہے گا کوئی نہ کہے تب بھی خنزیر خنزیر...... بلکہ اگر بہت بڑی تسبیح لے کر کوئی شروع ہو جائے، خنزیر سامنے کھڑا ہو اور یہ کہے کہ یہ "خنزیر نہیں بکرا ہے" "یہ بکرا ہے، یہ بکرا ہے، یہ بکرا ہے" بن جائے گا؟

کھلی بات ہے۔ تیرے میرے کہنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ فیصلہ رب نے کر دیا ہے، فیصلہ قرآن نے کر دیا ہے، فیصلہ مصطفےٰ نے کر دیا ہے اور کوئی بھی رب اور رسول کے فیصلے کو رد کر سکتا نہیں ہے۔ تمہاری مرضی، تمہاری مرضی، جیل میں رکھو، باہر چھوڑو، یہاں بھی بات وہی، وہاں بھی بات وہی (للکار ہے للکار ہے، شیر کی للکار ہے)

ہم نے آج تک وہی بات کی ہے جو کل کیا کرتے تھے۔

اور آئندہ وہی بات ہوگی جو کل تھی

اور جب تک زبان چلے گی بات یہی چلے گی،

جب تک دم میں دم ہے بات وہی ہوگی۔

امن وامان کا مسئلہ

جہاں تک بات ہے امن وامان کی، لاکھ مرتبہ تعاون کیا تھا کرتے ہیں اور کریں گے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ صدیقؓ کی عظمت کا سودا کریں گے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ حضور ﷺ کی ختم نبوت کا سودا کریں گے۔ میں نے کہا ان کے کافر ہونے سے جھگڑا نہیں ہوتا، ملک میں ہندو رہتے ہیں...... عیسائی رہتے ہیں...... یہودی رہتے ہیں...... سکھ رہتے ہیں۔ جھگڑا ہوتا ہے؟ نہیں...... تو پھر ان سے کیوں ہوتا ہے؟ ہندوؤں سے جھگڑا نہیں ہوتا ہے لیکن ہندوؤں میں جو راجپال بنتا ہے، جھگڑا اس سے ہوتا ہے۔

فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَ مَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُر

مان نہ مان تیری مرضی،...... بھونکے گا تو زبان کھینچ لی جائے گی انشاء اللہ، بھونکنے نہیں دیا جائے گا اور ایسا قانون بنوا کر چھوڑیں گے کہ تیری زبان گدی سے کھینچ جائے اگر تو بھونکے ،...... اگر حکومت نے قانون بنایا تو مسئلہ آسان ہے نہ بنایا خود کھینچ لیں گے۔ مجھے گالیاں دو، برداشت ہوں گی ...... لیکن صدیق کو بھونکو گے نہیں برداشت ہوں گی۔ کھلی بات ہے مانو نہ مانو گستاخی نہ کرو۔

ایک بات مولانا لدھیانوی موجود تھے جب میں نے ''قائد ملت جعفریہ'' کے سامنے یہ تین باتیں پیش کی تھیں بھری محفل میں ...... مانو نہ مانو گستاخی نہ کرو، تمہارے ایران میں آج بھی جواذان ہوتی ہے، تمہاری آئیڈیل اسٹیٹ میں اس میں تبرا نہیں ہوتا،...... ''خلیفۃ بلافصل'' کا لفظ نہیں ہوتا تم کیوں کہتے ہو۔؟ کیونکہ اس کا معنی یہ ہے ''خلیفہ بلافصل'' کا کہ حضور کے بعد بغیر فاصلے کے خلافت کا حق علیؓ کا ہے،

بنے ابوبکرؓ ہیں لیکن آپ کہتے ہیں، نہیں یہ حق علی کا ہے،
بیٹھے فاروق اعظمؓ ہیں آپ کہتے ہیں نہیں یہ حق علیؓ کا ہے۔
بیٹھے حضرت عثمانؓ ہیں لیکن تم کہتے ہو یہ حق حضرت علیؓ کا ہے۔

اس کا مطلب تو یہ ہوا نا کہ جو بیٹھے ہیں وہ ظالم ہیں ...... ناحق بیٹھے ہیں ...... غاصب ہیں ...... غلط بیٹھے ہیں۔

تم صدیق کو ظالم کہو گے ...... ہم تمہیں کافر کہیں گے
اور اگر تمہیں بچنا ہے تو صدیقؓ کو ظالم کہنا چھوڑ دو۔

تم انہیں ظالم سمجھو، ہم تمہیں کافر سمجھیں گے، جھگڑا نہیں ہوگا، تم انہیں ظالم سمجھو، کافر ہو، تم ظالم نہیں کہو گے جھگڑا نہیں ہوگا، تم انہیں ظالم کہو گے ہم تمہیں کافر کہیں گے۔ کوئی مائی کا لعل نہیں روک سکتا۔

آؤ تیسری بات، وہ یہ کہ اگر تمہارے ہاں ماتم عبادت ہے میں تمہیں تمہاری عبادت سے نہیں روکتا' صرف شرارت نہ کرو۔ آپ سب کو بتلا رہا ہوں، آپ سب یاد کریں اور یہ آگے

پہنچائیں...... ہر فورم پر...... ہر محفل میں...... ہر میٹنگ میں...... ہر ڈیپارٹمنٹ میں اور ہر جگہ پر یہ بات پہنچنی چاہیے، ہر محفل میں...... ہر کمپنی میں یہ بات پہنچنی چاہیے کہ ہماری طرف سے کوئی شرارت نہیں، ہم ان کی عبادت بھی نہیں روکتے، کہتے ہیں جی! ہم اپنے آپ کو مارتے ہیں یہ کیوں ہم پر اعتراض کرتے ہیں یہ خواہ مخواہ ہماری عبادت بند کرانا چاہتے ہیں نہیں نہیں ہم تمہاری عبادت بند نہیں کرانا چاہتے، ہمیں کوئی اعتراض نہیں تمہاری عبادت پر...... اپنے آپ کو مارتے ہو! ہمیں کیا اعتراض ہوگا؟ تم خنجر سے نہیں، پستول سے ماتم کرو، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم تمہیں تمہاری عبادت سے نہیں، تمہاری شرارت سے روکتے ہیں اور شرارت کیا ہے؟ ہم کہتے ہیں کہ ہمارے دروازے پر نہ آؤ...... بس اپنے آپ کو مارو پیٹو، جو مرضی کرو، ہمارے دروازے پر نہ آؤ، ہماری مسجد، میری مسجد، میرا مدرسہ، میرا مکان، میرا گھر، میرے دروازے پر نہ آؤ اپنے گھر جو مرضی اپنے آپ کو مارتے رہو، مجھے کیا ہے؟ اب تم بتاؤ کہ تمہارے ہاں ماتم عبادت ہے یا میرے دروازے پر حاضری دینا عبادت ہے؟ یہ تھے سوالات کہ تین شرارتیں بند کر دو ہماری طرف سے جو کچھ ہے وہ ری ایکشن ہے۔ ہماری طرف سے پہل نہیں ہو سکتی، شرارت نہیں ہو سکتی کیونکہ سنی سب کو مانتے ہیں۔ ہم سنی سب کو مانتے ہیں، سنی سپاہی بھی سب کو مانتا ہے، سنی عوام بھی سب کو مانتے ہیں، سنی علماء بھی سب کو مانتے ہیں جب سب کو مانتے ہیں تو شرارت کیسے ہوگی شرارت یہ ہوتی ہے کہ تم مانتے بھی نہیں ہو، پھر بھونکتے ہو، جب تم گستاخی کرتے ہو، مسلمانوں کو جوش آتا ہے، پھر اشتعال پھیلتا ہے اور یہ جوتا اتارتے ہیں، تم بھونکتے ہو یہ جوتا اتارتے ہیں، جھگڑا یہاں سے ہوتا ہے۔ نہ بھونکو! گستاخی نہ کرو!' تم گستاخی نہیں کرو گے تو یہ جوتا نہیں اٹھائیں گے۔ جھگڑا نہیں ہوگا اور حکومت سے کہتا ہوں کہ میرا جوتا اتارنے سے پہلے تم انہیں قانون کے شکنجے میں پکڑ لو کوئی بھی جھگڑا نہیں ہوگا۔

مجھے تو تب جوتا اتارنا پڑے گا تاکہ جب تمہارے تیور نہ دیکھوں۔ جب ایک گستاخی کرتا ہے اور قانون اسے پکڑ لیتا ہے تو مجھے پھر ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ یہ سارا کچھ، جو کچھ ہو رہا ہے، تخریب کاری ہو، دہشت گردی ہو، منافرت کا اتنے درجے پر پہنچنا ہو یہ حکومت کی فرض ناشناسی کی وجہ سے ہے۔ اگر حکومت قاتل کو پکڑ لیتی، حکومت مسجد میں نماز پڑھنے والوں اور قرآن

پڑھنے والے بچوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے والوں کو پکڑ لیتی اگر حکومت قرآن جلانے والوں کو پکڑ لیتی۔ اگر حکومت صحابہ کرامؓ اور اہل بیتؓ کو بھونکنے والوں کو پکڑ لیتی اور انہیں خود سزا دیتی تو معاملہ یہاں تک نہ پہنچتا۔ بہر حال یہ تین باتیں ہیں، ہم نے کہا (۱) مانو نہ مانو گستاخی نہ کرو۔ (۲) وہ اذان دو جو تمہاری آئیڈیل اسٹیٹ ایران میں دی جاتی ہے اور (۳) ماتم اگر تمہارے یہاں عبادت ہے تو بڑے شوق سے کرو لیکن ہمارے دروازے پر نہ آؤ،...... روڈ بلاک نہ کرو،...... ساری حکومت کو پریشان نہ کرو،...... بازاروں کو بند نہ کرو۔

اپنی مرضی سے اپنے گھر میں پیٹتے کوٹتے رہو۔ ہمارا کوئی واسطہ نہیں، یہ گالیاں ہیں؟ (نہیں) مانو نہ مانو گستاخی نہ کرو یہ گالیاں ہیں (نہیں) جو تمہاری اپنی اسٹیٹ سے اذان آئی ہے' وہ دو۔ یہ گالی ہے؟ (نہیں) اور تمہاری اگر عبادت ہے تو بڑے شوق سے کرو، ہمارے دروازے پر نہ آؤ۔

جب ہم قرآن لے کر تمہارے دروازے پر نہیں آسکتے،...... تم خنجر لے کر ہمارے دروازے پر کیوں آتے ہو؟

جب ہم تمہارے دروازے پہ آکر نماز نہیں پڑھ سکتے...... تم ہمارے دروازے پر آکر مشرکانہ نعرے کیوں لگاؤ۔ یہ گالی ہے؟ لیکن ساجد نقوی نے کہا کہ ابھی نہیں دوسرے اجلاس میں پھر جواب دیں گے۔ میں نے کہا یہ پھر نہیں آئیں گے اور وہی ہوا...... یا تو ہفتے میں اجلاس رکھا جا رہا تھا یا پھر کہاں سات آٹھ اپریل اور آج یہ پندرہ جولائی۔ یہاں تک اجلاس دکھائی نہیں دیا آئندہ بھی دور دور تک دکھائی نہیں دیتا۔ کہتے ہیں ہم نہیں آئیں گے۔ کیوں؟ کہتے ہیں ہمیں گالیاں دی جاتی ہیں۔ یہ لفظ ہلکا نہیں ہے

اگر باپ کہے بیٹوں سے کہ فلاں نے مجھے گالیاں دی ہیں تو کیا مطلب ہوتا ہے؟
لیڈر کہے پارٹی سے کہ فلاں نے مجھے گالیاں دی ہیں تو کیا مطلب ہوتا ہے؟ یہ قتل و قتال پر اکسانا' اشتعال دلانا، تاکہ پھر قتل و غارت شروع ہو جائے تاکہ توجہ حکومت کی قانون سازی سے ہٹ جائے،

بہر حال میں واضح کہتا ہوں کہ تمہارا فریب، دجل، دھوکا، جھوٹ، شیطنت، منافقت

واضح ہو چکی ہے اور پیغمبر ﷺ کی جماعت پر بھونکنے والو! اب تمہارا کفر نہیں چھپے گا اور اب تمہارا دجل نہیں چھپے گا۔ قوم بھی تمہیں پہچان چکی ہے۔ الحمد للہ اب حکومت بھی تمہیں پہچان چکی ہے۔ اپنے تمام احباب کو، آپ کو، استقامت پر، جر ات پر، محنت پر، غیرت پر، ہمت پر، مولانا محمد اعظم طارق کی آزادی پر مبارک دیتا ہوں۔ اسی طرح آپ نے ہمت کا مظاہرہ ہمیشہ کیا تو آپ کی منزل دور نہیں ہے۔ ان شاء اللہ اس ملک میں نظام خلافت راشدہ نافذ ہو کر رہے گا۔ لیکن آپ وعدہ کریں کہ آپ کو حکومت مل جائے تو آپ نظام مصطفیٰ، نظام خلافت راشدہ نافذ کریں گے؟ (انشاء اللہ)

وقت دیکھو، ٹائم دیکھو اور اس ٹائم کا بھی خیال کرو، رب کی رحمت بھی متوجہ ہے، فرشتے بھی متوجہ ہیں۔ جھوٹا وعدہ نہ کرنا اگر آپ کو حکومت ملے، خلافت راشدہ کا نظام نافذ کرو گے؟

ہاتھ کھڑے کر کے وعدہ کریں کہ اگر ملک پہ حکومت مل جائے تو ملک پہ نظام خلافت راشدہ نافذ کریں گے؟ (انشاء اللہ) اگر آپ میں سے کسی کو صوبے پہ حکومت ملتی ہے۔ وہ صوبے پہ نافذ کرے گا (انشاء اللہ) آپ میں سے کسی کو ضلعے پہ حکومت ملتی ہے وہ ضلعے پہ نافذ کرے گا؟ (انشاء اللہ) آپ میں سے کسی کو گھر پہ حکومت ملی ہے وہ گھر پہ نافذ کرے گا؟ (انشاء اللہ) تو آج سے جہاں پہ آپ کو حکومت ملے، اپنی اپنی جان پہ تمہیں حکومت ملی ہوئی ہے اگر سچے ہو تو آج سے تمہاری جان پہ نظام مصطفیٰ ہونا چاہیے۔ (انشاء اللہ) سارے ہاتھ بلند رکھنا۔ اللہ گواہ رہنا اور توفیق دینا۔ شیطان بڑا مکار ہے وہ روکے گا یا اللہ تو توفیق دینا۔ میرے دوست میں عرض کر رہا ہوں آپ سچے بنیں، پکے بنیں، محنت کریں، ہمت کریں جرات کریں، جہاں جہاں تمہارا حکم چلتا جائے وہاں وہاں نظام مصطفیٰ، نظام خلافت راشدہ نافذ کرتے جایئے انشاء اللہ العزیز کوئی وجہ نہیں کہ کامیابی آپ کے قدم نہ چومے۔ بس اللہ تعالیٰ شرف قبولیت سے نوازے۔

وَ آخِرُ دعوانا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

پیغمبر انقلاب ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن ○ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ○ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابہ الطیّبینَ الطّاہِرِیْن ○ لاَ سِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھدِیّینَ ○ وَ لَعنۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعدآئِھِم الرَّافِضین الکٰفِرِیْنَ الْمُرتَدِّیْن ○ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہ وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلاَنَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّم ○ اَمَّا بَعْدُ فَا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرجِّیم ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمَانِ الرَّحِیْم ○ قَدْ جَآءَ کُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتَابٌ مُّبِیْنَ ○ یَھْدِیْ بِہِ اللّٰہُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَہٗ سُبُلَ السَّلاَمِ ○ وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلاَ فَخر اَوْ کَمَا قَالَ سَیِّدُ الْبَشَرِ ﷺ ○ صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہٗ النَّبِیُّ الْکَرِیْم ○

پیغمبر انقلاب صلی اللہ علیہ وسلم

محمد کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نا مکمل ہے
محمدؐ سے جس کو محبت نہیں ہے
سمجھ لو کہ قسمت میں جنت نہیں ہے
بھٹکتا رہا ہے ، بھٹکتا رہے گا
محمدؐ سے جس کو عقیدت نہیں ہے

واجب الاحترام علماء کرام! سپاہ صحابہ کراچی کے غیور' جیالے ساتھیو اور معزز سامعین عظام۔ آج 1993ء کے اگست کی 30 تاریخ گزری ہے اور ۱۴۱۴ھ کے ماہ مبارک ربیع الاول کی بارہویں شب ہے۔ یہاں اللہ پاک کے فضل وکرم سے کراچی کے اس اہم مقام برنس روڈ پر پیغمبرِ انقلاب کانفرنس میں ہم اور آپ سب شریک ہیں۔ دعا فرمائیں اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کی حاضری کو قبول ومنظور فرمائے! عزیزان گرامی قدر! آج کی اس کانفرنس کا عنوان ہے'' پیغمبر انقلاب صلی اللہ علیہ وسلم''

انقلاب کا آسان مفہوم

انقلاب کا آسان مفہوم عرض کروں، پیغمبر انقلاب کا جو لفظ ہے اس کا مطلب ہے کہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ...... کہ جن کی تشریف آوری سے دنیا کی کایا پلٹ گئی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف

آوری نے دنیا کی کایا پلٹ دی۔

فرمان حق سبحانہ وتعالیٰ ہے کہ پہلے کا نقشہ یہ تھا۔

وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ○

پہلے لوگ گمراہی میں' ضلالت میں گھرے ہوئے تھے، اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔

يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ.

یہ کام کرنے کہ...... اندھیروں سے نکال کر مخلوق خدا کو روشنی میں لائیں۔ پہلے کئی اندھیروں میں مخلوق خدا گھری ہوئی تھی جہل کا اندھیرا تھا، کفر کا اندھیرا تھا، ظلم کا اندھیرا تھا، شرک کا اندھیرا تھا، ہر برائی، ہر گندگی کا اندھیرا تھا، اور جب حضور ﷺ تشریف فرما ہوئے تو ایک روشنی کی کرن بن کر اس دنیا میں رونما ہوئے۔ اللہ پاک نے دو انتظام فرمائے۔ ان اندھیروں کو ختم کرنے کے لیے۔

۱۔ اللہ پاک نے ایک تو اپنی کتاب نازل فرمائی۔

۲۔ حضور انور ﷺ کی ذات کو بھیجا۔

وہ کتاب قرآن مجید ہے، جس کے ذریعے سے اللہ پاک نے انسانوں کو اندھیروں سے نکالا ہے۔ لیکن اس کتاب کو اندھیروں میں نہیں پڑھا جا سکتا تھا، اس کتاب کو اندھیروں میں نہیں سمجھا جا سکتا تھا، بظاہر معجزانہ صورت بھی تھی، کہ قرآن پاک مدون مکتوب شکل میں، ایک کتاب کی شکل میں، فرشتوں کے جھمگھٹ میں نازل ہوتا، اور کچھ لکھا ہوتا، بظاہر یہ صورت زیادہ مؤثر نظر آ رہی ہے، لیکن خداوند عالم کو یہ صورت پسند نہیں آئی، اور خداوند عالم کو یہ بات پسند آئی اور یہی بات صحیح معلوم ہوئی کہ کتاب ہو تو کتاب کے ساتھ معلم ضرور ہو۔ وہ کتاب پڑھی جائے تو اس کے لیے پہلے روشنی کا بندوبست ہو۔

کتاب پڑھنے کیلئے روشنی کی ضرورت

میرے عزیزو! کتاب جب بھی آپ پڑھتے ہیں اندھیرے میں کتاب آپ کبھی نہیں کھولیں گے۔ آپ پہلے روشنی کریں گے، لائٹ جلائیں گے، چراغ جلائیں گے اور اس کے بعد

کتاب کھولیں گے۔ خداوند عالم نے بھی یہی بندوبست فرمایا کہ قرآن کریم پڑھنے کے لیے، قرآن عظیم سمجھنے کے لیے، خداوندی کتاب کو سمجھنے کے لیے بھی ایک روشنی چاہئے، میرے عزیزو! ان ظاہر آنکھوں کو، کتاب ظاہری کو پڑھنے کے لیے اس روشنی کی ضرورت ہے، سورج کی روشنی کی ضرورت ہے، لائٹ کی ضرورت ہے، لیکن دل کی آنکھوں کو ہدایت دینے کے لیے اور سمجھنے، پڑھنے کے لیے...... باطنی روشنی کی ضرورت ہے...... اندر والی روشنی کی ضرورت ہے...... اور وہ روشنی، نور نبوت ہے...... اللہ پاک نے پہلے نبوت والی روشنی بھیجی...... پہلے نور نبوت بھیجا...... پہلے قَدْ جَآءَكُمْ من اللّٰہ نور فرمایا...... پہلے مصطفائے کریم ﷺ کو مبعوث فرمایا...... فرمایا اب روشنی ہوگئی ہے، بعد میں قرآن نازل فرمایا، کہ قانون قرآن میں ہوگا...... اور وہ تمہیں پڑھنا اور سمجھنا محمدؐ کے نور نبوت پر ہوگا۔

مصطفیٰ ﷺ کا عمل

قرآن کہے گا کہ اپنے رب کو مصیبتوں میں پکارو، قرآن کہے گا کہ مصیبت آئے تو اپنے رب کو پکارو۔ اور مصطفیٰ ﷺ پکار کے دکھائیں گے، اور میدان بدر ہوگا۔ اسباب ظاہر نہیں ہو ں گے، سربسجود ہو کر عمل کر کے دکھائیں گے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن میں حکم فرمایا، رب کو پکارنا ہے، محمد عربی عمل کر کے دکھائیں گے، قرآن کہے گا......

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَهُنَّ.

کہ کسی کے سامنے جھکنا نہیں ہے، اگر جبین نیاز کو جھکانا ہے تو ذوالجلال کے سامنے جھکانا ہے، مصطفائے کریم ﷺ اللہ کی اس وحدت کا عملی ثبوت پیش کریں گے، قرآن کریم کہے گا کہ لَا يَنْفَعُ وَلَا يَضُرّ

خدا کے سوا کوئی بھی نفع نہیں دیتا، نقصان نہیں دیتا،

وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ وَ اِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ.

کہ اللہ کے سوا کوئی مصیبتیں نہیں ٹالتا...... اللہ کے سوا کوئی حاجت روا مشکل کشا نہیں ہوتا، مصطفائے کریم ﷺ اس کا عملی ثبوت پیش کریں گے۔

قرآن کہے گا، نماز قائم کرو...... مصطفیٰ نماز قائم کر کے دکھائیں گے۔

قرآن کہے گا، روزہ رکھو، مصطفیٰ روزہ رکھ کے دکھائیں گے۔

قرآن کہے گا حج کرو...... مصطفیٰ حج کر کے دکھائیں گے۔

قرآن کہے گا، اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان کو قربان کرو، مصطفیٰ قربانیاں دے کر دکھلائیں گے۔

قرآن کہے گا...... اپنے ساتھیوں کو قربان کر دو...... مصطفیٰ قربان کر کے دکھائیں گے۔

قرآن کہے گا...... اللہ کی راہ میں اپنے گھر کو قربان کر دو...... مصطفیٰ کر کے دکھائیں گے۔

قرآن کہے گا۔ قُوْلُوْ لِلنَّاسِ حُسْنًا...... مصطفیٰ حسن اخلاق پیش کریں گے، حسن معاشرت پیش کریں گے،

قرآن پاک علم ہوگا، مصطفیٰ عمل ہوں گے،

قرآن پاک علم ہوگا، مصطفیٰ معلم ہوں گے،

قرآن پاک جو کہے گا...... اس کی عملی صورت نور نبوت ہوگا۔

میرے دوستو! حضور اکرم ﷺ آئے...... اللہ نے فرمایا:

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ

لوگو! اب تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی آ گئی ہے۔

اور کتاب مبین آ گئی ہے۔ اب...... اس روشنی پر اس کتاب کو پڑھو! اگر قرآن کہتا "وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ" (نماز قائم کرو) تمہیں پتہ نہ چلتا کہ وہ کس طرح! حضور پاک ﷺ کی طرف دیکھ لیجئے تمہیں پتہ چل جائے گا۔

قرآن کہتا "قُوْلُوْ لِلنَّاسِ حُسْنًا"...... تو آپ (لوگوں کی طرف دیکھ کر) کہتے...... اس کی طرح؟ اس کی طرح؟ لیکن حضور کی طرف دیکھ لو۔

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَة"

قرآن جو کچھ کہتا جائے اس کو سمجھتے جاؤ محمد عربی ﷺ کی روشنی میں۔ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی آ گئی ہے۔

سب لوگ مسلمان کیوں نہ ہوئے؟

میرے دوستو! اب سوال یہ ہے کہ کفر کا اندھیرا ہے اور ایمان کی روشنی ہے۔ حضورؐ کے آنے کے بعد بھی لوگ کافر کیوں رہے؟ جب حضورؐ آئے تو اس کے بعد بھی کئی لوگ کافر رہے یا سارے مسلمان ہو گئے؟ کئی لوگ کافر رہے نا؟

میرے بھائی روشنی کا کام کیا ہے؟ جب تک روشنی نہ ہو تب تک اندھیرے میں سب کے سب برابر نظر آتے ہیں۔ اور جب روشنی آ جاتی ہے تو پھر ہر ایک کا اصلی رنگ ظاہر ہو جاتا ہے۔ کمرے میں اندھیرا ہو دیواروں کا رنگ سفید ہے، کتاب کا رنگ سفید ہے اور آپ کے کپڑوں کا رنگ سبز ہے، کسی کپڑے کا رنگ زرد ہے۔ کمرے کے اندر بلب بند ہے، رات کا ٹائم ہے، دروازہ بند ہے، اندھیرے میں کوئی معلوم نہیں ہوتا کہ کس چیز کا رنگ کیا ہے، کس چیز کا رنگ کیا ہے۔ دیوار بھی کالی نظر آتی ہے، کپڑوں کا رنگ بھی کالا نظر آتا ہے۔ ہر چیز...... کسی کا اصلی رنگ معلوم نہیں ہوتا۔ بلب جلا دو، ٹیوب لائٹ جلا دو، روشنی کا بندوبست کر دو...... پھر کیا ہوگا؟ ......وہ کالے کپڑے سفید نہیں ہو جائیں گے، لیکن ہر ایک کا رنگ اصلی ظاہر ہو جائے گا۔

اللہ پاک نے کئی لوگوں کو جنت کے لیے پیدا فرمایا، کئی لوگوں کو جہنم کے لیے پیدا فرمایا، حضور تشریف نہیں لائے تھے اندھیرا تھا، جنتی، جہنمی میں کوئی تمیز نہیں تھی۔ حضور تشریف نہیں لائے ......حضور سے پہلے ابوبکرؓ بھی موجود ہے، ابولہب بھی موجود ہے، حضور پاک ﷺ کے اعلان نبوت سے پہلے ابوبکر بھی موجود ہے، ابولہب بھی موجود ہے۔ لیکن کوئی پتہ نہیں چلتا۔ جنتی کون ہے، جہنمی کون ہے، سچا کون ہے، جھوٹا کون ہے، جب حضور پاک ﷺ اعلان نبوت فرماتے ہیں اور نور نبوت نے اپنی روشنیاں پھیلانی شروع کر دیں، معلوم ہو گیا، دنیا کے سامنے اصلی رنگ کھل آیا۔ پتہ چل گیا کہ......

ابوبکر صدیقؓ ہے...... ابولہب زندیق ہے۔

ابوبکر سچا ہے...... ابولہب جھوٹا ہے،

ابوبکر وفادار ہے، ابولہب غدار ہے،

ابوبکر جنتی ہے ابولہب جہنمی ہے،

ہر ایک کا اصلی رنگ نظر آ گیا۔ روشنی کا کام یہی ہوتا ہے اور اللہ پاک نے واضح طور پر فرمایا کہ ہدایت کا راستہ کون سا ہے، گمراہی کا راستہ کون سا ہے، اسی کو قرآن نے ان الفاظ میں بیان فرمایا۔

يَهْدِیْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلَامِ۔

میرے دوستو! حضور اکرم ﷺ جوں تشریف لے آئے، کفر کے اندھیرے ظلم کے اندھیرے، شرک کے اندھیرے ٹوٹ گئے اور روشنی آئی۔ اللہ پاک جل جلالہ کی رضا کے راستے معلوم ہوئے، اب حضور ک کا مشن یہی تھا، جو قرآن نے بتایا۔

يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لانا، حضور کا مشن یہی تھا۔

يَهْدِیْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلَامِ

حضور پاک ﷺ کے سامنے حق و باطل کو واضح کرنے آئے تھے۔ درجہ خداوند عالم نے اتنا عطا فرمایا کہ جتنے انبیاء پہلے آئے، وہ سب کے سب محمد ﷺ کے تشریف لے آنے کی صورت میں سب کے سب مقتدی بنیں گے، امامت...... حق مصطفیٰ کا ہوگا۔ یہ اللہ نے درجہ دیا اور کام یہ دیا، مشن یہ دیا کہ حق اور باطل کو واضح کرنا ہے۔ یہ حضور پاک ﷺ کا مقصد بعثت ہے۔ مقصد ولادت ہے۔

میلاد کے معانی

سنو! ولادت کا معنی ہے "پیدا ہونا" میلاد کا معنی ہے "پیدا ہونا" ہر کوئی مانتا ہے، میلاد کا منکر دنیا میں کوئی بھی نہیں۔ پوری دنیا میں کوئی نہیں نہ کافر، نہ مسلمان! کھولو دنیا کی کوئی لغت، کوئی ڈکشنری۔ میلاد کا معنی ہے، پیدا کرنا! اس کا منکر کوئی نہیں۔

میلاد کو ابوبکرؓ نے بھی مانا، ابوجہل نے بھی مانا، ابولہب نے بھی مانا، سب نے مانا۔ آج کسی سکھ سے پوچھ لو کہ محمد بن عبداللہ ﷺ مکہ میں پیدا ہوئے؟ سکھ بھی مانتا ہے، یہودی بھی مانتا ہے، عیسائی بھی مانتا ہے۔ ہندو بھی مانتا ہے، سب کے سب میلاد کو مانتے ہیں، حضور کی پیدائش کو مانتے ہیں۔ کوئی انکار نہیں کرتا، آ کر بات جو رکتی وہ مقصد میلاد پر۔ بات جو آ کر رکتی ہے میلاد پر

کہ حضور پیدا تو ہوئے، پیدائش تو ہوئی، اللہ نے پیدا تو فرمایا، کیوں؟...... بات ہے یہ! پیدا ہوئے ابولہب نے بھی کہا کہ ہاں میرے بھائی کے گھر بیٹا پیدا ہوا ہے۔ ابو جہل نے بھی مان لیا کہ عبدالمطلب کا پوتا پیدا ہو گیا ہے۔ سکھوں، یہودیوں نے بھی مانا کہ عبداللہ کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ تو میرے بھائیو! پیدا اس لیے کیا ہے کہ:

یُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّور

لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائیں

اور درجہ یہ دیا ہے، عملی ثبوت، عملی نمونہ بیت المقدس میں شب معراج دیکھ لو۔ ساری کائنات میں سے افضل ترین جماعت انبیاء کرام ہیں اور وہ سب کے سب صفوں میں مقتدی بنے ہوئے ہیں اور امامت مصطفےٰؐ فرما رہے ہیں۔ یہ بنا کر بھیجا...... وہ مقصد دے کر بھیجا۔ اب ساری کائنات میں حضور پاک کا ہم رتبہ، ہم درجہ، ہمسر نہ پہلے خدا نے پیدا کیا اور نہ بعد میں کسی نے ہونا ہے۔

مقصد میلاد

میرے دوستو! جو کوئی مقصد میلاد کو نہ مانے، وہ میلاد لاکھ مرتبہ مانے' کچھ نہیں ہوتا۔ ابو لہب نے مان لیا کہ حضور ﷺ پیدا ہو گئے ہیں، جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی منزل پر پہنچ کر اعلان فرماتے ہیں سب سے پہلے توحید کا دشمن ابولہب تھا، سب سے پہلے توحید پر اٹیک کرنے والا ابولہب تھا، اور اس نے حضور کی میلاد پر اپنی لونڈی کو آزاد کیا، جشن بھی کیا تھا اور توحید کا بھی انکار کیا۔ مجھے بتاؤ اسے کوئی فائدہ ہوا یا دونوں جہان تباہ ہوئے؟

میرے دوستو! آ کر بات رکی مقصد میلاد پر...... مقصد میلاد ہے حق و باطل کو واضح کرنا! تو حضور اکرم ﷺ اس مقصد میں کامیاب ہوئے یا ناکام ہوئے؟ کامیاب ہوئے نا! اور جو کوئی حضورؐ کو اپنے مقصد میں ناکام کہے وہ مسلمان ہے یا کافر ہے؟ کافر! ایجنسیوں والو، سی آئی ڈی کے دوستو! انتظامیہ والو میں اس ذمہ دار اسٹیج پر ذمہ دار حیثیت میں کھڑا ہوں اور یہ میرے ہاتھ میں کتاب ہے، اس کتاب کا نام ہے "اتحاد و یک جہتی" یہ اس کے اوپر فوٹو لگا ہوا ہے کہ یہ الفاظ جس کے ہیں، یہ اس کا فوٹو ہے۔ یہ کون ہے؟ خمینی ہے نا! یہ نام لکھا ہوا ہے، حضرت آیت اللہ العظمیٰ،

روح اللہ امام خمینی۔

یہ خمینی کا فوٹو اوپر موجود ہے اور سنو' سنو' سنو! کراچی والو اس کتاب کے صفحہ نمبر 15 پر لکھا ہوا ہے، اللہ پاک نے جتنے بھی نبی بھیجے ان میں سے ایک نبی بھی کامیاب نہ ہوسکا، حتیٰ کہ محمد رسول اللہ بھی اپنے مقصد میں، اپنے مشن میں کامیاب نہ ہوئے۔

توجہ! خداوند عالم نے جو فرمایا۔ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰهِ اَفۡوَاجاًo

خدا نے جو فرمایا۔ اِنَّا فَتَحۡنَا لَکَ فَتۡحاً مُّبِیۡنًاo

خدا نے جو فرمایا۔ اِنَّ ذَالِکَ هُوَ الۡفَضۡلُ الۡعَظِیۡمo

خداوند عالم نے تو حضورؐ کے غلاموں کے لیے فرمادیا۔ اُوۡلٰئِکَ هُمُ الۡفَائِزُوۡنo

ہاں ہاں! لیکن یہ کہتا ہے حضورؐ خود بھی کامیاب نہ ہوئے۔ توجہ اور یہ وہ کتاب ہے میرے سامنے جس کے اوپر نام لکھا ہوا ہے ''صحیفہ انقلاب'' اور اس کے ہر صفحے کے اوپر خمینی کا فوٹو موجود ہے۔ یہ کتاب خمینی نے مرتے وقت لکھی تھی، اس کو سیل کر کے رکھا تھا' اور خمینی کے مرنے کے بعد کھولی گئی، اس کتاب میں لکھا حضورؐ کامیاب نہیں ہوئے، اس کتاب میں کہتا ہے'' میں کامیاب ہوں''

خمینی پہ لعنت.......بے شمار

توجہ! توجہ! انتظامیہ والو نوٹ کرو، افسرو! نوٹ کرو! حکمرانو نوٹ کرو، یہ کتاب میرے ہاتھ میں ہے اس کا نام صحیفہ انقلاب ہے۔ یہ خمینی کا وصیت نامہ ہے اور اس وصیت نامے میں کھلے الفاظ میں وہ دعویٰ کرتا ہے اور کیا دعویٰ کرتا ہے؟......توجہ سے سنو! میرے نبیؐ کو اللہ نے جو فوج دی' اللہ نے فرمایا۔ اُوۡلٰئِکَ هُمُ الرَّاشِدُوۡنo

میرے نبیؐ کو اللہ نے جو فوج دی، اللہ نے فرمایا۔ اُوۡلٰئِکَ هُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقاً

میرے نبیؐ کو اللہ نے جو حکم دیا فوج دی، اللہ نے فرمایا۔ اُوۡلٰئِکَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنo

میرے نبیؐ کو اللہ نے جو فوج دی' اللہ نے فرمایا۔ کَاَنَّهُمۡ بُنۡیَانٌ مَّرۡصُوۡصo

لیکن یہ کہتا ہے۔'' جو فوج میں نے بنائی ہے، جو فوج مجھے ملی ہے......ایسی فوج محمد عربی ﷺ کو بھی نہیں ملی۔''

آخر! میں اسے اسلام کا ہیرو مان لوں' جو میرے نبی کو نا کام کہے۔ سنو! سنو! جو میرے نبی کی اتنی توہین کرے میں کیسے اسے اسلام کا ہیرو مان لوں؟

اور حضور انور ﷺ کی ذات گرامی کو تو اللہ تعالیٰ نے اتنا نوازا کہ اعلان فرمایا۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ.

کہ محمد عربی ﷺ خاتم النبیین ہیں، محمد عربی ﷺ کے تشریف لانے کے بعد قیامت تک کسی نئے نبی کے آنے کی کوئی ضرورت نہیں، کوئی گنجائش نہیں۔ حضورؐ کے اعلان نبوت کے بعد کوئی بھی مقام نبوت تک نہیں پہنچ سکتا۔ مرزائی کافر ہیں' مسلمان ہیں؟ کافر ہیں نا! کیوں کافر ہیں؟ وہ کہتے ہیں کہ حضورؐ کے بعد گھسیٹی کا بیٹا غلام احمد گورداسپوری...... وہ نبوت کے مقام پر پہنچ گیا۔ کتنوں کے لیے کہا؟ ایک کے لیے! کہ یہ ایک غلام احمد قادیانی نبوت کے درجے تک پہنچ گیا۔ تو اس کہنے کی وجہ سے قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے۔

قادنیوں کے ساتھ کوئی ذاتی دشمنی ہے یا یہ شرعی مسئلہ ہے دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا پھر غلام احمد قادیانی کے لیے کہے تب بھی، لیکن اگر کسی بزرگ کے لیے، کسی ولی کے لیے، کسی اللہ والے کے لیے کہے تب بھی۔

اگر کوئی کہتا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نبوت کے درجے پر پہنچ گئے تو ایسا شخص مسلمان رہے گا؟ نہیں! کیا ہو جائے گا؟ کافر!

اگر کوئی کہے کہ اما اعظم ابوحنیفہ نبوت کے درجے پر پہنچ گئے تو ایسا کہنے والا شخص...... کافر ہے!

اگر کوئی کہے کہ حضرت ابوھریرہؓ یا حضرت جابرؓ نبوت کے مقام پر پہنچ گئے تو ایسے کہنے والا کافر ہے۔

اگر کوئی کہے کہ حضرت حسن یا حضرت حسین مقام نبوت پر پہنچ گئے تو ایسے کہنے والا...... کافر ہے۔

اگر کوئی کہے کہ حضرت علیؓ یا حضرت عثمانؓ یا حضرت فاروق اعظمؓ یا حضرت ابو بکر

صدیقؓ مقام نبوت پر پہنچ گئے...... تو ایسا کہنے والا...... کافر ہو جائے گا۔

او ئے حضور پاک ﷺ کے اعلان نبوت کے بعد تو خداوند کا اعلان ہے کہ:

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖن

محمد عربی ﷺ کے اعلان نبوت کے بعد کوئی مقام نبوت تک نہیں پہنچ سکتا۔

یہ بات پکی ہے نا؟ ''حکومت اسلامی'' یہ میرے ہاتھ میں ہے۔ توجہ! آؤ اگر قادیانیوں نے کہا کہ مقام نبوت تک پہنچا کوئی ایک شخص...... ایک کو پہنچانے والے ہو گئے کافر؟ اور اگر کوئی کسی دوسرے کے لیے کہہ دے، ابو بکرؓ کے لیے کہہ دے کہ ابو بکر صدیق اکبرؓ بھی مقام نبوت تک پہنچے ہوئے تھے...... اور وہی مقام تھا جو نبی کا مقام تھا۔ ابو بکرؓ نبیوں کے برابر ہیں۔ تو ایسے کہنے والا شخص مسلمان رہے گا؟ (نہیں)۔ پھر سنو! یہ کتاب میرے ہاتھ میں ہے ''حکومت اسلامی'' اور اس کا لکھنے والا وہی خمینی ہے، اس کتاب کے صفحہ 40 پر یہ خمینی لکھتا ہے کہ ایک نہیں، دو نہیں، پانچ نہیں دس نہیں بلکہ ہمارے جتنے امام ہیں (حضورؐ کے بعد پیدا ہونے والے) ان سب کا درجہ، سارے نبیوں سے اوپر ہے۔ اور کوئی نبی کوئی رسول ان کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا۔

کراچی کے دوستو! اگر قادیانی ایک آدمی کو نبوت کے درجے پر پہنچاتا ہے تو قادیانی کافر ہے، دائرہ اسلام سے خارج ہے، واجب القتل ہے، جو شخص بارہ تیرہ اشخاص کے لیے یہ عقیدہ رکھے کہ نہ صرف نبوت کے مقام پر پہنچے...... بلکہ نبوت و رسالت سے بھی ان کا درجہ اوپر ہے۔ تو میں کیوں نہ کہوں کہ قادیانی سے بارہ تیرہ گنا بڑا کافر یہ ہے، قادیانی کافر ہے، تو یہ کالا کافر ہے، قادیانی کافر ہے، تو یہ بدترین کافر ہے۔

توجہ! توجہ! میرے دوستو! حضور پاک ﷺ کی گستاخی کوئی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔ کچھ ہو جائے اور یہ صرف میں نے نہیں کہا کہ شیعہ مسئلہ امامت میں ختم نبوت کا منکر ہے۔ تفہیمات الٰہیہ کھول کر دیکھیں کہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہی لکھا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا مشن

تو میں نے عرض کیا کہ اللہ نے حضور پاک ﷺ کو مشن یہ دیا کہ حق اور باطل میں تفریق ہو' حق ظاہر ہو جائے' باطل ظاہر ہو جائے اور درجہ یہ دیا کہ سارے نبی، سارے رسول اللہ نے ان

کے مقتدی بنائے۔

حضور پاک ﷺ کا درجہ یہ ہے کہ اللہ تو اللہ ہے، مخلوق میں حضورؐ کے برابر نہ کوئی ہوا ہے نہ ہوگا۔ تو میرے دوستو! مجھے آپ یہ بتائیں، علماء بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ مسلمانوں کا عقیدہ کیا ہے کہ حضور کے برابر کوئی دوسرا ہے؟ حضور کے برابر کوئی ہوا ہے؟ ہوسکتا ہے؟ ہوگا؟ ہونے والا ہے؟ نہیں! اللہ نے نہ پہلے کسی کو بنایا نہ آئندہ بنائے گا۔ اللہ ہر چیز پہ قادر ہے لیکن نہیں بنایا، نہیں بنائے گا۔

میرے دوستو! آج کوئی نمازیں پڑھے، روزے رکھے، حج کرے، قرآن کی تلاوت کرے، ذکر اذکار کرے...... کتنی محنت کرے...... وہ حضورؐ کے غلاموں کا غلام تو بن سکتا ہے۔ حضورؐ کے برابر...... نہیں بن سکتا۔ جو کوئی بدمعاش یہ کہے کہ آج بھی محمد عربی ﷺ کا درجہ کوئی پاسکتا ہے، مجھے بتاؤ وہ مسلمان رہے گا؟ نہیں۔ یہ برہان متعہ اور منہاج الصادقین شیعہ کی دو کتابیں میرے ہاتھ میں ہیں۔ منہاج الصادقین جلد 2 صفحہ 493 اور برہان متعہ صفحہ نمبر 52 پر واضح الفاظ میں لکھا ہے سنو! نوٹ کرو۔ لکھا ہے کہ آج بھی شیعہ محمد رسول اللہ ﷺ کے درجے پر پہنچ سکتا ہے...... پھر نماز سے نہیں، روزوں سے نہیں، قرآن پڑھ کر نہیں، تلاوت کر کے نہیں، ذکر کر کے نہیں...... بیت اللہ کا طواف کر کے نہیں، لکھا ہے "چار مرتبہ جو متعہ کرے...... اس کا درجہ محمد رسول اللہ سے برابر ہے"

میرے دوستو! یہ میرے ہاتھ میں کتاب ہے۔ شیعو! شیعو! سنو! اگر تمہارے اندر کوئی بھی اپنے آپ کو اپنی ماں کا حلالی بیٹا سمجھتا ہے۔ (میں تو تمہیں نہیں سمجھتا) جذبات میں نہیں تحقیق سے کہہ رہا ہوں، جس مذہب میں ماں، بہن، بیٹی کے ساتھ زنا جائز ہو...... وہاں کوئی حلالی بچہ ممکن ہے؟ (نہیں)

شیعہ کا علامہ نوبختی لکھتا ہے کہ مفوضہ (شیعہ کا ایک فرقہ ہے مفوضہ) جو مفوضہ ہیں ان کے مذہب میں ماں، بہن، بیٹی کے ساتھ نکاح کرنا، شادی کرنا جائز ہے۔ توجہ! توجہ لکھا ہے کہ مرد مرد سے شادی کرسکتا ہے۔ مفوضہ فرقے کے ہاں۔

اب یہ مفوضہ فرقہ کون سی بلا ہے؟ "من لایحضرہ الفقیہ" جلد اول باب الاذان میں

لکھا کہ مفوضہ فرقہ وہ ہے جو اذان میں ''اشھدان علیاً ولی اللّٰہ'' کہتا ہے۔ اب مجھے بتاؤ کہ کراچی کا شیعہ اذان میں ''اشھدان علیاً ولی اللّٰہ'' کہتا ہے کہ نہیں؟ کہتا ہے، تو یہ مفوضہ ہوا نہ ہوا۔ یہ مفوضہ ہوا تو نوبختی شیعہ خود لکھتا ہے کہ ان کے ہاں ماں، بہن، بیٹی سے شادی جائز ہے اور مرد، مرد سے شادی کر سکتا ہے۔ اس لیے میں نے کہا کہ میں نہیں سمجھتا لیکن اگر کوئی شیعہ اپنے آپ کو حلالی سمجھتا ہے تو وہ مجھے عدالت میں چیلنج کرے اور اگر عدالت میں میں یہ حوالہ ثابت نہ کر سکوں، عدالت کے کٹہرے میں مجھے گولی سے اڑا دیا جائے حکومت پاکستان پہ میرا خون معاف ہے۔ اور آج پہلی بار نہیں ملتان میں، پشاور میں، لاہور میں، راولپنڈی میں، کراچی میں کئی بار میں یہ چیلنج دے چکا ہوں، شیعہ کو نہ جرأت ہوئی ہے اور نہ آئندہ جرأت ہوگی۔ یہ گولی لے کر پیچھے آ سکتا ہے، یہ چور کتے والا حملہ کر سکتا ہے، لیکن اسے اپنے کرتوت معلوم ہیں، کبھی وہ عدالت میں میرا سامنا نہیں کر سکتا۔ انشاء اللہ

جب عدالت میں نہیں آتا...... پھر ذرا سوچو! اس نے کیا لکھا کہ جو چار مرتبہ متعہ کرے اس کا درجہ محمد رسول اللہ کے برابر ہے...... جو بازارحسن کا سنگار بنی ہوئی ہیں، بازارحسن کی زینت بنی ہوئی ہیں...... جو ہیرا منڈی کو سجائے ہوئے بیٹھی ہیں۔ عورتیں...... انہوں نے کتنی کتنی بار متعہ کیا ہوگا؟ ہزاروں بار کیا ہوگا نا؟ اور یہ کیا کہتا ہے...... جو چار مرتبہ متعہ کرے اس کا درجہ محمد رسول اللہ کے برابر ہے......

اب کراچی والو سوچو! جو مذہب میرے نبی کو چکلے کی رنڈی سے کمتر بنائے...... میں کس منہ سے اسے مسلمان مانوں۔ اوئے حکومت بے نظیر کی ہو، حکومت نواز شریف کی ہو، حکومت جام کی ہو، حکومت معین قریشی کی ہو، کوئی ہو، کوئی نہیں روک سکتا...... شیعہ کل بھی کافر تھا، شیعہ آج بھی کافر ہے۔ جس کو جلن ہوتی ہو، اگر شیعہ یہ جرأت نہیں کرتے تو جسے جلن ہوتی ہے، جو ہمیں دہشت گرد کہتا ہے، جو ہمیں سخت کہتا ہے، تشدد پسند کہتا ہے، کوئی سنی ہی یہ دعویٰ کر دے...... اور نہیں، حکومت اپنی طرف سے دعویٰ دائر کرے اور اس طرح ریفرنس بنائے کہ یہ مسلمانوں کو کافر کہہ رہے ہیں، یہ باتیں سچی نہیں ہیں، شیعہ کتابوں میں نہیں ہیں، یہ جھوٹی باتیں کر کے ملک میں فساد اور بغاوت پھیلا رہے ہیں۔ اگر عدالت میں یہ کتابیں ثابت نہ کر دیں...... ہماری سزا

گولی......اور اگر یہ کتابیں عدالت میں پیش ہوتی ہیں، علی مدن شاہ یہ مقدمہ دائر کرے اور میں بحیثیت جوابدار کے پیش ہوں، اگر یہ باتیں ثابت نہ کروں مجھے گولی سے اڑا دو، اگر یہ باتیں ثابت ہیں تو عدالت کو وہیں فیصلہ دینا پڑے گا کہ شیعہ کائنات کا بدترین کافر ہے۔ اور اپنے تجربے کی بناء پر پیشین گوئی کے طور پر یہ کہتا ہوں کہ یہ نہ ان سے کل ہوا، آج ہوگا، نہ کل ہوگا، نہ ہوا ہے، نہ ہوگا۔ بالکل نہیں ہوگا۔

یہ کہیں گے جی فرقہ واریت، جناب یہ، جناب وہ، کچھ نہیں آگ لگاؤ فرقہ واریت کو' جو میرے نبی کی بے عزتی کرے' میرے نبی کی توہین کرے، اسے کافر کہنا کوئی فرقہ واریت نہیں۔ صحیح کہہ رہا ہوں......غلط کہہ رہا ہوں؟ (صحیح) شیعہ مسلمان ہے......کافر ہے؟ (کافر ہے)

شیعہ کو ووٹ دو گے؟ نہیں۔ اگر شیعہ کو ووٹ دو گے تو کل قیامت کے دن میرے نبی کو کیا منہ دکھاؤ گے؟؟؟

ہاتھ کھڑے کر کے بتائیں شیعہ کو ووٹ دو گے؟ نہیں، کسی پارٹی کا ہو' دو گے؟ نہیں کلمہ پڑھ لو۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین٥

سیرت سیّد الکونین ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن o وَالصَّلوٰتُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن o وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحابہ الطیّبینَ الطَّاھِرِیْن o لاَ سِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھدِیّینَ o وَ لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعدآئِھِم الرَّافِضین الکٰفِرِیْنَ الْمُرتَدِّیْنَ o وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہ وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنا وَ مَوْلاَنَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہ o صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیہٖ وَ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّم o اَمَّا بَعْدُ فَا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرجِّیم o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمَانِ الرَّحِیْمo تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِنْھُمْ مَنْ کَلَّمَ اللّٰہُ وَ رَفَعَ بَعْضَھُمْ دَرَجٰت o صدق اللّٰہُ وَ صدق رَسُوْلُہ النَّبِیُّ الْکَرِیْمَ o اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلاَنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلاَنَا مُحَمَّدٍ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ بَعَدَدِ مَعْلُوْمٍ لَّکَ دَائِماً اَبَداً اَبَداًo

سیرت سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم

برادران اسلام، عزیزان ملت! آج ۱۹۹۴ء کی ۲۲ اکتوبر کو آپ کے شہر میاں چنوں میں یہ سالانہ سیرت سید الکونین کانفرنس کے عنوان سے ایک عظیم الشان اجتماع انعقاد پذیر ہے۔ دعا فرمائیں اللہ تبارک تعالیٰ ہماری حاضری کو قبول و منظور فرمائے۔ آمین۔ مجھ سے پہلے کافی علماء نے آپ کے سامنے بارگاہ رسالت میں نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے۔ چند ایک باتیں میں بھی عرض کروں گا۔ آپ حضرات سے التجا ہے کہ کامل توجہ سے ان معروضات کو سماعت فرمائیں اور دعا بھی کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حق سمجھنے اور حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میرے عزیز دوستو! آج کے اس پروگرام کا عنوان ہے ''سید الکونین'' علیہ السلام اور آپ تمام حضرات جانتے ہیں کہ جب لفظ سید الکونین کہا جائے...... دونوں جہانوں کا سردار کہہ کر یاد کیا جائے تو اس سے مراد ہی بڑی ہستی ہے، اس لفظ سے مراد ایک ہستی ہی ہے، اور کوئی نہیں ہے۔ نہ ہی ہو سکتا ہے، اور وہ ہستی سید الاولین والآخرین' راحت العاشقین' مراد المشتاقین' خاتم النبیین' شفیع المذنبین ، رحمت اللعالمین، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ میرے دوستو! خلاق عالم نے مخلوق میں درجات بنائے ہیں اور تمام مخلوق کی کل اجناس میں سے اللہ پاک نے ''ولقد کرمنا بنی آدم'' فرما کر انسان کو اشرف' افضل بنایا ہے، اور پھر انسانوں میں سب سے افضل اور برتر انبیاء کی جماعت ہے...... رسولوں کی جماعت ہے...... ان کی عزت و عظمت کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ اور عاشق رسول یہاں پر ایک عجیب نکتہ بیان کرتے ہیں کہ:

گر نہ بودے نور احمد در وجود
نے ملائک کرد آدم را سجود
گر نہ بودے محمد از بشر
بشر نہ بودے از ملائک نیک سر

فرماتے ہیں کہ انسان کو مسجود ملائک بنایا گیا کہ یہاں اصل سلام جو ہے، وہ عظمت مصطفیٰ ﷺ کو ہے، میرے دوستو، انسان کو اللہ نے اشرف بنایا اور تمام انسانوں میں سے اللہ نے انبیاء کو، رسولوں کو، اشرف بنایا،

انبیاء میں تفریق کفر ہے

پھر رسولوں میں اللہ نے درجات رکھے، انبیاء میں اللہ نے درجات رکھے، دو چیزیں ہیں، ایک ہے تفریق، ایک ہے تفضیل۔ رسولوں میں تفریق کفر ہے، اور تفضیل ایمان ہے۔ تفریق یہ ہے کہ بعضوں کو ماننا۔ بعضوں کا انکار کرنا، تو اس کے متعلق سبق یہ ہے۔

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِنْ رُسُلِهٖ

کہ ہم اللہ کے رسولوں میں تفریق نہیں کرتے، اللہ کے رسولوں میں تفریق کرنا یعنی بعضوں کو ماننا، بعض کو نہ ماننا...... یہ کفر ہے، لیکن رسولوں میں تفضیل صحیح ہے، یعنی بعض رسولوں کو اللہ نے باقی رسولوں سے برتر اور بالا شان عطا فرمائی ہے، یہ تفضیل ہے اور یہ ایمان ہے۔

قرآن مجید نے فرمایا۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ۝

تفریق بین الرسل...... کفر ہے۔......

اور تفضیل بین الرسل...... ایمان ہے،

محمد ﷺ تمام انبیاء کے سردار ہیں

رسولوں میں اللہ نے بعض رسولوں کو باقی رسولوں سے افضل بنایا ہے، پھر تمام نبیوں، تمام رسولوں علیہم الصلوٰۃ والتسلیم میں اللہ پاک نے باہمی جتنی تفضیل رکھی ہے۔ لیکن سب نبیوں

اور رسولوں کی سرداری کا تاج اللہ نے ایک ہستی کے سر پر رکھا ہے، جس کا نام نامی' اسم گرامی محمد رسول اللہ ﷺ ہے۔ (نعرہ تکبیر...... اللہ اکبر)

تکبیر کے بعد رسالت کا نعرہ

آپ نعرے لگاتے ہیں، نعرہ تکبیر کے بعد نعرہ رسالت بھی ہونا چاہیے۔

ہم ''لا الہ الا اللہ'' پڑھنے والے کو مسلمان نہیں مانتے جب تک ''محمد رسول اللہ'' نہ کہے۔

''اشهد ان لا اله الا الله '' سے اذان مکمل نہیں ہوتی...... جب تک ''اشهد ان محمد الرسول الله'' نہ کہے۔

ہمارا ایمان ہے، عقیدہ ہے۔ وَ رفعنا لک ذکرک

کہ اللہ کی کبریائی کا نعرہ ہوگا' اللہ کی وحدت کا نعرہ ہوگا، تو محمد عربی کی رسالت کا نعرہ ہو گا...... لڑو نہیں، مرو نہیں، میں سن رہا ہوں، کچھ ''محمد رسول اللہ'' کہہ رہے ہیں' کچھ ''یا رسول اللہ'' کہہ رہے ہیں۔ جھگڑا نہیں کرو'' رسول اللہ'' تو دونوں کہہ رہے ہو نا! بس جس کو ''یا'' پسند ہے ''یا'' کہے' جس کو محمد کا نام پسند ہے، محمد کہے...... پسند اپنی اپنی، نصیب اپنا اپنا،

نعرہ تکبیر...... اللہ اکبر

نعرۂ رسالت...... محمد رسول اللہ

محبت کا اور اتحاد کا پتہ بھی چلے نا! اللہ کرے یہ امت متحد ہو جائے۔

انبیاء کے بعد صدیق اکبرؓ کا مقام

میں عرض یہ کر رہا تھا کہ ساری کائنات میں درجہ بلند ہے انبیاء کا۔ اور انبیاء میں درجہ بلند ہے رسولوں کا، تمام رسولوں میں اللہ پاک نے ایک کو سرداری بخشی، جس کا نام نامی محمد عربی ﷺ ہے، اور سنو! ایک سردار نبیوں میں، ایک سردار امتوں میں، نبیوں میں ایک سردار' اور امتوں میں ایک سردار' میں عرض کر رہا ہوں، کلمہ پڑھانے والوں میں محمد عربی ﷺ کے برابر کوئی نہیں اور کلمہ پڑھنے والوں میں' صدیق اکبرؓ کے برابر کوئی نہیں۔

میرے دوستو! یہ مناسبت آج کی نہیں ہے، شروع سے آ رہی ہے، فرماتے ہیں' سردار دو عالم ﷺ اللہ پاک نے میرے اور ابوبکر صدیقؓ کے نور کے درمیان مطابقت رکھی ہے، نور مصطفیٰ

اور نور صدیق اکبرؓ روح مصطفیٰ اور روح صدیق اکبرؓ کے درمیان مسابقت ہوئی...... عالم ارواح کی بات ہے۔ روحوں نے دوڑ لگائی اور وہ یہ ظاہری دوڑ نہیں تھی، عالم ارواح میں وہ درجات کی مسابقت تھی' آقا فرماتے ہیں...... فَسَبَقْتُ بِدَرَجَةٍ

فرمایا کہ میں ایک قدم، ایک سیڑھی' ایک درجہ آگے بڑھ گیا۔ بس! اور ایک درجے کا فرق رہتا ہے۔ کہ آگے مصطفیٰ ہے اور اور پیچھے صدیق اکبرؓ ہے۔

وَالذی جآءَ باالصدق مصطفےٰ ﷺ ہیں، ''و صدق بہ'' ابوبکر ہیں۔ کلمہ پڑھانے والے مصطفیٰ ہیں...... اور پہلے پڑھنے والے ابوبکر صدیقؓ ہیں، بس ایک قدم کا وہ فرق وہاں سے چلا، اور چلا ہی آیا کہ

مصطفیٰ مصلے پر ہیں' تو صف اول پہ صدیقؓ ہے،

مصطفیٰ مصلے سے آگے روضے میں جاتے ہیں...... اسی مصلے پر صدیق اکبرؓ ہے۔

ایک قدم کا فرق چلا آ رہا ہے، بیچ میں کوئی وہاں بھی نہیں...... کوئی یہاں بھی نہیں۔

مصطفیٰؐ کے ہم سفر...... ابوبکرؓ ابوبکرؓ

میرے دوستو! بیچ میں کوئی وہاں بھی نہیں آ سکا، یہاں بھی نہیں آ سکا، عرض کر رہا تھا کہ ساری کائنات کی سرداری کا تاج مصطفےٰ ﷺ کے سر ہے۔ ساری کائنات کی سروری کا تاج، وہ سر مصطفیٰ پر ہے۔ میرے دوستو! اب میں اپنا عقیدہ بیان کرتا ہوں، اپنے اساتذہ کا، اپنے پیرو مرشد کا، اور اپنا ایمان بیان کرتا ہوں۔ بغیر کسی خوف وخطر کے، بغیر کسی ہچکچاہٹ کے، بانگ بلند اعلان کرتا ہوں، عقیدہ اور ایمان ہے کہ مصطفیٰ کا ہمسر رب نے پیدا نہیں کیا، اور قیامت تک نہیں کرے گا، جو کوئی اپنے آپ کو مصطفیٰ کے برابر سمجھے، اپنے آپ کو نہیں...... کسی اور کو...... کسی ولی کو...... کسی پیر کو...... کسی قطب کو...... کسی ابدال کو...... کسی غوث کو...... بلکہ کسی نبی اور کسی دوسرے رسول کو محمد عربی کا ہمسر...... ہم رتبہ سمجھے' میرے عقیدہ میں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور کافر ہے۔ آپ کا بھی یہ عقیدہ ہے؟ جن کا یہ عقیدہ ہے ہاتھ کھڑا کریں۔

نعرۂ تکبیر...... اللہ اکبر

نعرۂ رسالت...... محمد رسول اللہ

خلافت راشدہ......حق چار یار

حضور ﷺ مختار ہیں

میرے دوستو! عظمت مصطفیٰ ﷺ کا موضوع تو اتنا وسیع ہے اور اگر میں اسی پہ چلتا جاؤں تو صبح کی اذانیں ادھر ہی ہوں گی اور آپ اٹھ بھی نہیں سکیں گے، مٹھاس ہی اتنی ہے، لطف ہی اتنا ہے، لذت ہی اتنی ہے نا!

عرض یہ کر رہا ہوں کہ آقا کائنات کے سردار ہیں، ان کا ہمسر کوئی پہلے ہوا نہیں......اور ہوگا بھی نہیں۔ جو کوئی کہتا ہے کہ حضورؐ کا ہمسر پیدا ہوا ہے، یا ہوگا......وہ کافر ہے، کافر ہے، کافر ہے، دنیا کا کوئی آدمی اسے مسلمان کہہ کر خود مسلمان نہیں رہتا۔

حضور انور ﷺ کو اللہ نے منتخب فرمایا ہے، حضورؐ مختار ہیں' توجہ! میں نے کہا حضورؐ مختار ہیں، لڑو نہیں، جھگڑو نہیں،

حضورؐ نے خود فرمایا......اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَنِی اللہ نے مجھے اختیار فرمایا اب اسم مفعول کا صیغہ بناؤ اختیار سے مختار ہی بنتا ہے......مختار کا معنی ہے، پسندیدہ، منتخب، چنا ہوا، چیدہ، کائنات میں ایک لعل' کائنات میں در یتیم جو رب کا مختار ہے، جو رب کا چنا ہوا ہے، اس کا نام نامی محمد عربی ﷺ ہے......معنی نہیں سمجھا جھگڑے میں پڑے گئے۔ کسی نے کہا مختار کا معنی ہے جس طرح چاہے کرے؟......اور کون بے وقوف ہے جو کہے کہ حضور انور اللہ کے محتاج نہیں ہیں؟...... ہے کون جو کہے کہ حضور اکرم ﷺ اللہ کے محتاج نہیں ہیں؟......کیا قرآن نے واضح نہیں کہا۔

لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَکَ

کیا قرآن نے نہیں کہا؟

لَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ

کیا قرآن نے نہیں کہا؟

وَاْمُرْ اَهْلَکَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْهَا

قرآن نے جب یہ بات واضح بیان فرمائی ہے کہ رب اپنے محبوب کو حکم جو دے رہا ہے، رب فلاں فلاں باتوں کا اپنے محبوب کو حکم دے رہا ہے......فلاں فلاں چیزوں سے رب منع کر رہا

ہے...... تو بات واضح ہے، وہ حاکم ہے یہ محکوم ہے...... وہ مالک ہے...... یہ مملوک ہے...... وہ خالق ہے...... یہ مخلوق ہے...... بات واضح ہے وہ رب ہے...... یہ بندہ ہے...... وہ اللہ ہے...... یہ عبد ہے...... میرے دوستو! بات تو واضح ہوگئی کوئی کہتا ہے کہ مصطفیٰ اپنی مرضی کے مالک ہیں...... نہیں نہیں رب کی مرضی...... مصطفےٰ کی مرضی ہے۔

ہاں! لیکن مختار کا معنی ہے پسندیدہ' سب سے پسندیدہ' کتنا پسندیدہ؟...... میرے محبوب کے مختار ہونے پہ لڑتے ہیں' جو اللہ کے محبوب کو ساری کائنات میں پسندیدہ نہ مانے...... اسے میں تو مسلمان نہیں مانتا۔ کتنا پسندیدہ! کتنا پسندیدہ!! وہاں منگوایا' وہاں بلوایا...... اتنا پسندیدہ! اتنا پسندیدہ!! معراج کی رات ہے! آج رات انبیاء منتظر نظر آ رہے ہیں...... آدم علیہ السلام منتظر ہیں...... نوح علیہ السلام منتظر ہیں...... حضرت شیث علیہ السلام منتظر ہیں...... حضرت ادریس علیہ السلام منتظر ہیں...... یحییٰ علیہ السلام منتظر ہیں...... داؤد علیہ السلام منتظر ہیں...... موسیٰ علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام...... اسماعیل علیہ السلام...... عیسیٰ علیہ السلام...... کتنے نام لوں...... آدم علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک...... سارے رسول منتظر ہیں' کس کا انتظار ہے؟ فرمایا حضور آ رہے ہیں!!! آقا...... تشریف لا رہے ہیں۔ مسئلہ تو واضح ہے، تم جھگڑتے پھرو...... آج آقا آ رہے ہیں' کون کہتا ہے؟...... انبیاء کہتے ہیں...... کون کھڑا ہے؟ رسول کھڑے ہیں' کہ آج آقا تشریف لا رہے ہیں۔ ہمیں انتظار ہے، ابھی تک نہیں آئے، ہم کھڑے ہیں۔

وہ آ گئے...... جب آ گئے...... تو امامت حق مصطفےٰ کا ہے، مصطفیٰ ﷺ جہاں پہنچ جائیں، وہاں کسی مائی کے لعل کو حق نہیں ہے کہ پھر قیادت کر سکے۔ آقا آ گئے' سب پیچھے کھڑے رہو، آگے بڑھنے کی جو کوشش کرے گا...... اس کا ایمان نہیں رہتا۔ نبی ہوں تو پیچھے کھڑا ہونا ہے۔ جب جماعت انبیاء کی ہو...... کوئی ایسی ہستی اور بھی ہے کہ جب پہنچ جائے تو کسی کو حق امامت نہیں؟ ایسی ہستی...... آؤ چلیے چلیے کسی کو امامت کا حق باقی نہیں...... کوئی اور بھی ہے؟...... فرمایا ہے۔

مَا يَنْبَغِيْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ اَنْ يُّؤُمَّهُمْ غَيْرُه'

جب جماعت نبیوں کی ہو تو...... ابوبکرؓ کے استاذ سے آگے کوئی نہیں بڑھ سکتا' اور جب

جماعت امت کی ہو صحابہ کی ہو تو...... ابو بکرؓ سے آگے کوئی نہیں بڑھ سکتا۔

مصطفیٰ کا ہمسفر...... ابو بکرؓ ابو بکرؓ

حضور اکرم ﷺ کائنات کے سردار ہیں اور سیدنا صدیق اکبرؓ ساری امت کے سردار ہیں۔

حضور کی پوری امت کے سردار ہیں۔
نبیوں میں ان (حضور اکرمؐ) کا ہمسر کوئی نہیں۔
امت میں ان (صدیق اکبرؓ) کا ہمسر کوئی نہیں۔
انہیں رب نے جو سروری عطا کی...... اس کا انکار کفر ہے۔
اور انہیں رب نے جو دست نبوت سے سروری دلائی...... اس کا انکار بھی کفر ہے۔

صدیقؓ کی امامت کا انکار کفر ہے

میں اپنی طرف سے نہیں کہتا' یہ خطیبانہ تعلی نہیں ہے، فتویٰ کی کتابیں کھولیں' مخدوم محمد جعفر بو بقانی رحمۃ اللہ علیہ ''الاتامہ فی مرحمت الخزانہ'' صفحہ نمبر ۲۰۵ پہ لکھتے ہیں۔

مَنْ اَنْکَرَ اِمَامَۃَ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقؓ فَھُوَ کَافِرٌ.

''کہ جو سیدنا صدیق اکبر کو امام برحق نہ مانے...... وہ کافر ہے۔
جو ابو بکرؓ کے استاذ کو نہ مانے وہ بھی کافر ہے اور جو ابو بکرؓ کو نہ مانے وہ بھی کافر ہے۔''

میں عرض کر رہا ہوں عقیدہ ہے...... ایمان ہے...... کہ آقا کی اتنی بڑی شان ہے، جو انکار کرے بے ایمان ہے جو بھی انکار کرے، جو بھی اس میں کسی کو شک نہیں ہے اور کوئی مسلمان کہلاتے ہوئے اس بات کا انکار نہیں کر سکتا۔ جاؤ جا کر پوچھو ان سے جو ہمیں کہتے ہیں دہشت گرد ہیں' ان سے پوچھو' کسی کو پکڑ لو' کسی منسٹر کو پکڑ لو' اس سے پوچھو کہ اگر کوئی آدمی کہے کہ فلاں آدمی محمد رسول اللہ کے برابر ہے......

اے سی کیا کہے گا؟...... کافر ہے
ڈی آئی جی کیا کہے گا...... کافر ہے
آئی جی کیا کہے گا؟...... کافر ہے

کمشنر کیا کہے گا؟...... کافر ہے۔

منسٹر کیا کہے گا؟...... کافر!

پرائم منسٹر کیا کہے گا؟...... کافر!

سب کہیں گے کہ جو کوئی کہے فلاں شخص کا درجہ محمد رسول اللہ ﷺ کے برابر ہے، وہ کافر ہے۔ ایسے کہہ دیتے ہیں، لیکن جب چادر اٹھا کر دکھاؤ گے کہ یہ کہتا ہے تو فوراً چونک جاتے ہیں، پھر کہتے ہیں نہیں نہیں ہم نہیں کہتے، ہم نہیں کہتے۔

ابھی جو کہا تھا کتاب "حکومت اسلامیہ" دکھانے سے پہلے جو کہا تھا...... حق الیقین دکھانے سے پہلے جو کہا تھا...... حیات القلوب دکھانے سے پہلے جو کہا تھا...... اصول کافی دکھانے سے پہلے جو کہا تھا...... ہم نے تم سے پوچھا جو کوئی کہے کہ فلاں کا درجہ محمد الرسول اللہ کے برابر ہے، تم نے کہا ایسا کہنے والا کافر ہے۔

جب ہم نے تمہیں کھل کر دکھایا کہ جناب واضح الفاظ میں یہ شیعہ لکھتے ہیں، اصول کافی میں کہ

> "ہمارے تمام ائمہ کو اللہ نے وہ درجہ عطا کیا ہے، ان کی اتنی بڑی شان ہے جتنی شان محمد پاک کی ہے"

یہ محمد عربی ﷺ کے برابر جو کہتے ہیں باقی لوگوں کو جو نبی بھی نہیں ہیں...... رسول بھی نہیں ہیں...... ان میں سے بعض تو صحابی بھی نہیں ہیں...... انہیں کہتے ہیں کہ ان کا درجہ...... ان کی منزلت...... ان کی شان...... ان کی عظمت...... محمد عربی ﷺ کے برابر ہے، اب بتاؤ نا یہ کون ہیں؟ کافر!

یہ کتابیں کس کی ہیں؟ شیعہ کی......! یہ لکھتے ہیں...... نہ لکھتے ہوں تو میں گولی کا حق دار ہوں...... اگر لکھتے ہیں تو اپنا فتویٰ اب بتاؤ نا! اب منہ کیوں بند ہے۔

یہ میرے ہاتھ میں کتاب ہے، "برہان متعہ" اس کا نام ہے، اور میاں چنوں والو! دل پہ ہاتھ رکھو، پہلے تو انہوں نے یہ بھونکا تھا کہ "حضرت علیؓ کی شان محمد عربی ﷺ کے برابر ہے" پھر "حضرت حسنؓ کی شان محمد عربی کے برابر ہے" پہلے انہوں نے یہ بکا تھا پھر "حضرت حسینؓ کی شان محمد عربی کے برابر ہے" پہلے انہوں نے یہ لکھا تھا کہ محمد باقر کی...... جعفر صادق کی...... زین

العابدین کی...... موسیٰ کاظم کی...... علی رضا کی...... محمد تقی کی...... علی نقی کی...... حسن عسکری کی شان محمد رسول اللہ کے برابر ہے۔ لیکن اب تو انہوں نے کچھ آگے بھونکا۔

یہ کتاب میرے ہاتھ میں ہے ''برہان متعہ'' اور اس کے باون صفحے پہ واضح الفاظ میں تحریر ہے۔ میاں چنوں والو! میں چیلنج کرتا ہوں، اگر بات غلط ہے، کسی کو شک ہے، مجھے عدالت میں بلا لیا جائے، حوالہ پیش نہ کروں، کتاب شیعہ کی نہ ہو، حوالہ موجود نہ ہو، اس کتاب میں نہ ہو، اس صفحے پہ نہ ہو، عدالت کے کٹہرے میں مجھے گولی سے اڑا دیا جائے، حکومت پاکستان پہ میرا خون معاف ہے۔ لیکن اگر یہ کتاب دکھاتا ہوں، کتاب شیعہ کی ہے، حوالہ موجود ہے، تو پھر یہ سوچو کہ ہمارا نعرہ دہشت گردی نہیں ہے، ہمارا یہ نعرہ فرقہ واریت نہیں ہے...... ہمارا یہ نعرہ حق ہے...... برحق ہے...... لاشک ہے...... لاریب ہے...... واضح طور پر شیعہ لکھتے ہیں، اس کتاب کے اندر کہ ''آج بھی! ہر شیعہ کوشش کرے تو محمد رسول اللہ کے درجے پر پہنچ سکتا ہے۔'' لعنت! لعنت! لعنت!

ٹھہریئے! اور وہ کیسے؟ کہتے ہیں ''کوئی شیعہ آج اگر محمد رسول اللہ کے درجے پر پہنچنا چاہے...... تو وہ کسی عورت سے چار مرتبہ متعہ کرے،...... اس کا درجہ محمد رسول اللہ کے برابر ہو جائے گا۔''

سنیو! سنیو! محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھنے والو، یہ کیا بک دیا ہے انہوں نے، کہ کوئی چار مرتبہ متعہ کر لے، اس کا درجہ محمد عربی کے برابر ہو جاتا ہے، دیکھیں یہ حوالہ دیکھیں، ڈی سی دیکھے...... اے سی دیکھے...... جج دیکھیں...... منسٹر دیکھیں...... چیف منسٹر دیکھیں...... پرائم منسٹر دیکھے...... پریذیڈنٹ آف پاکستان دیکھے...... اگر شیعہ متعہ باز ملنگ کو، متعہ باز بدمعاش کو، محمد رسول اللہ کے برابر کہے، میں پھر بھی اسے کافر نہ کہوں، ہم پھر بھی اسے کافر نہ کہیں...... کیوں؟ محمد عربی کا کلمہ پڑھنے والے سارے مر جائیں؟

اور عشق رسول کا نعرہ بلند کرنے والے دوستو! آؤ عشق رسول کی صداقت یہی ہے عشق رسول سچا تب ثابت ہوتا ہے، جب اس گستاخ رسول کے خلاف ہم سد سکندری بن جائیں۔ یہ عشق رسول نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ کہ مر جائیں گے، مٹ جائیں گے...... زبان سے نہیں کہتے،

آؤ دیکھو،

رسول پاک کی جماعت کی عزت وآبرو کی خاطر،

رسول پاک کی ازواج مطہرات کی عفت وطہارت کی خاطر،

مصطفےٰ کریم کی عزت وعظمت کی خاطر'

میرے قائدین نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا......نہیں کیا؟ کیا!!

وہ گولیوں کا نشانہ بنے نہیں بنے؟!!

انہوں نے اپنی جان کو نچھاور کیا نہیں کیا؟ کیا!!

ہاں کیا ہے، اور ہم بھی کر جائیں گے، جان دے جائیں گے، ریزہ ریزہ ہو جائیں گے، اپنے خون کا آخری قطرہ تک قربان کر جائیں گے، لیکن مصطفےٰ کی عزت وعظمت کا پہرہ دے جائیں گے، انشاءاللہ۔

نعرہ تکبیر......اللہ اکبر

نعرہ رسالت......محمد رسول اللہ

آؤ، دیکھو تمہیں کون لڑا رہا ہے؟ میں نے دیکھا کئی جگہوں پر سنی کہلانے والوں کے جھگڑے ہوئے، لوگ پکڑے گئے تو ان میں کئی شیعہ نکلے، کئی عیسائی اور ہندو نکلے۔ دیکھو تمہیں کون لڑا رہا ہے، آؤ گستاخ رسول کے خلاف اکٹھے ہو جائیں۔ سب کو دعوت دیتا ہوں اور ہمارا عقیدہ ہے کہ نبی کا گستاخ کافر ہے، لیکن دیکھو سہی کہ گستاخ ہے کون! دیکھو ضرور گستاخ یہ ہے بے ایمان جو حضور کی بیویوں کے نام لے کر لعنتیں کرتا ہے۔

گستاخ یہ ہے ملعون......جو کہتا ہے کہ چار مرتبہ متعہ کرنے سے حضور کا درجہ مل جاتا ہے۔

گستاخ یہ ہے ملعون......جو حضور کے مقرر کردہ اماموں پہ لعنت کرتا ہے۔

گستاخ یہ ہے ملعون......جو آج بھی حضور کے روضے پہ لعنت بھیجتا ہے۔

سیدنا ابوبکر کہاں ہیں؟ حضور کے روضے میں ہی ہیں، گنبد خضریٰ میں ہی ہیں۔ جو جنت سے اعلیٰ جنت ہے، سیدنا فاروق اعظمؓ کہاں ہیں؟ آج یہ بے ایمان جو سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظمؓ پہ لعنتیں بھیجتا ہے، کس جگہ پر بھیجنا چاہتا ہے؟ یہ حضور کے روضے کی طرف جو

لعنتیں بھیجنا چاہتا ہے اس سے بڑا گستاخ کون ہوگا؟

یہ دیکھو، یہ دیکھو، اگر واقعی محبت ہے اولیاء سے تو یہ دیکھو، آپس میں نہ لڑو، یہ جو کہتا ہے آپ میں سے کوئی بے مرشد نہیں ہے، میں تو مرید ہوں حضرت ہالیجوی کا، حضرت ہالیجوی مرید ہیں حضرت امروہوی کے، میرا یہ سلسلہ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچے گا، وہاں سے آگے جناب رسول اللہ ﷺ تک پہنچے گا، میں الحمدللہ اس شجرے سے ہوں، نسب سے ہوں' سند سے ہوں، نہ بے اصل ہوں' نہ بے نسل ہوں' نہ بے نسب ہوں' جہاں سے آپ جائیں گے، تعلق کا سلسلہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچے گا۔ وہ ہمارے مرکزی مرشد ہیں۔

یہ میرے ہاتھ میں کتاب ہے، اس کا نام ہے ''کلید مناظرہ'' اردو میں ہے، آپ پڑھ سکتے ہیں، اسے دیکھ سکتے ہیں' حوالہ اس میں موجود ہے۔ یہ شیعہ اس کتاب کے اندر سرتاج اولیاء، قطب ربانی، محبوب سبحانی، سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا نام لے کر لکھتا ہے کہ

''عبدالقادر بت پرست اور یہودیوں کا چوہدری تھا''

واضح الفاظ میں اس مردود نے میرے مرشد کو گالی دی ہے اور لکھا ہے کہ ''عبدالقادر جیلانی سید نہیں تھا، وہ نبی کی نسل میں سے نہیں'' واضح الفاظ میں یہ بھونکا ہے کہ ''جس طرح غلام احمد قادیانی تھا ویسے عبدالقادر جیلانی تھا''

تمہیں یہ نظر نہیں آتا؟ اس کے خلاف جہاد نہیں ہوتا؟ اس کے خلاف ایکشن نہیں لیا جا سکتا؟...... آؤ اگر صرف چوری خور مجنوں نہیں ہو، اگر واقعی مرشد سے محبت ہے، عقیدت ہے، اور واقعی عشق رسول ہے تو آؤ اس کفر کے خلاف مل کر سد سکندری بن جاؤ۔ آؤ کوئی جھگڑا نہیں، کوئی اختلاف نہیں' کوئی بات نہیں' سارے شہروں والو، ساری زبانوں والو' سارے ملک والو، جن کا کلمہ ایک ہے، جو محمد عربی ﷺ کو سید الاولین والآخرین مانتے ہیں، جو حضورؐ کے صحابہ کی عزت وعظمت کرتے ہیں' جو حضورؐ کی ازواج مطہرات کو اپنی روحانی مائیں سمجھتے ہیں، جو قرآن کو سچا سمجھتے ہیں' آؤ مل کر اس کفر کے خلاف جہاد کریں' اس کفر کا راستہ روک لیں' مصطفیٰ اور مصطفیٰ کی جماعت کی عزت وعظمت کا پہرہ دیں۔

دنیا جہان میں شیعہ جیسا گستاخ رسول کوئی نہیں! یہ میرے ہاتھ میں کتاب ہے، حق

الیقین اس کا نام ہے، ابھی میں نے عرض کیا ہے کہ مصطفےٰ کریم کا اتنا درجہ رب نے رکھا ہے۔ جہاں پہنچ جائیں' کوئی نبی بھی امامت نہیں کر سکتا۔ قیادت نہیں کر سکتا' لیکن شیعوں نے ایک مصطفےٰ کریم کی گستاخی کرنے کے لیے، فرضی، جھوٹا، جعلی، بکواس، عقیدہ بنایا ہوا ہے، وہ کہتے ہیں کہ بارہ سو سال ہو گئے، ہمارا امام مہدی پیدا ہوا تھا، لیکن اس کو اس کے گھر والے بھی نہیں دیکھتے تھے۔ وہ چھوٹی سی عمر میں بڑا استر گز کا قرآن، جو اونٹ کی ران سے موٹا تھا، وہ بھی لے کر، تورات بھی لے کر' انجیل بھی لے کر' زبور بھی لے کر' اور موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی بھی لے کر، سلیمان علیہ السلام والی انگشتری لے کر...... اور بنی اسرائیل کا تابوت بھی لے کر...... اور تمام چیزیں انبیاء کی نشانیاں...... حضور کی زرہ لے کر...... حضور کی تلوار لے کر...... وہ چلا گیا ہے۔ غار میں چھپ گیا ہے، عمر دو سال ہے، دوسری روایت کے مطابق عمر سات سال ہے، یہ سارا سامان چرا کر وہ غار میں بھاگ گیا ہے۔

اس وقت سے اب تک بارہ سو سال گزر چکے ہیں شیعہ ڈھونڈتے پھر رہے ہیں' اس کا نام ونشان نہیں ملتا، کوئی سراغ نہیں ملتا، وہ ہے کہاں؟ آج تک اس کو نکال نہیں سکے۔ دنیا میں اتنے شیعہ بھی نہیں ہوئے؟ پھر کہتے ہیں جب تین سو تیرہ شیعہ ہو جائیں گے تو نکل آئے گا۔ پھر کسی نے کہا اتنے بھی نہیں ہوئے؟ تو کہا کبھی نہ کبھی تو نکل آئے گا......!!! ہو بھی سہی تو نکلے!! جو پیدا ہی نہیں ہوا نکلے کہاں سے؟ ہے ہی نہیں، جھوٹ ہے، بکواس ہے، حسن عسکری وہ شخص ہے، جو بے اولاد فوت ہو گیا ہے، انہوں نے ان کا جھوٹا بیٹا بنایا اور کہا کہ وہ چھپ گیا ہے۔

بہر حال یہ حضور کی گستاخی کرنے کے لیے انہوں نے یہ عقیدہ بنایا، حضور کو گالیاں دینے کے لیے انہوں نے یہ عقیدہ بنایا کہ جناب وہ جو بیٹھا ہے، چھپا بیٹھا ہے، وہ ہمارا امام مہدی ہے، اور یہ فرضی عقیدہ بنا کر، فرضی مجسمہ بنا کر، اس کو غائب کر کے، حضور کو گالیاں دینے لگ گئے، کہ یہ پھر نکلے گا اور نکل کر، حضور علیہ السلام کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی قبر کو کھودے گا، قبر کھود کے ان کی نعش کو نکالے گا، سیدہ عائشہ کی نعش مبارک کو نکال کر، اس کو زندہ کر کے، انہیں کوڑے مارے گا۔

یہ میرے ہاتھ میں کتاب حق الیقین ہے، صفحہ ۳۴۷ ہے، واضح طور پر یہ بکواس موجود

ہے کہ ''مہدی غار سے نکل کر، سیدہ عائشہ کو زندہ کر کے ان کے جسم پر کوڑے مارے گا'' بتاؤ اس سے بڑا گستاخ رسول کون ہے، میں کہتا ہوں بنیاد گستاخی ایک طرف' اس کافر کی گستاخی ایک طرف، یہ کائنات کا بدترین گستاخ رسول ہے!!!

میرے دوستو! اسی کتاب میں اسی صفحہ پر لکھا کہ ''محمد رسول اللہ روضے سے نکلیں گے اور وہ ننگا مہدی کھڑا ہوگا، اور محمد رسول اللہ آ کر اس کے ہاتھ پر بیعت کر کے، اس کے مرید بنیں گے۔'' لعنت! لعنت! لعنت!

اس کفر کا راستہ روکنا چاہیے نہیں روکنا چاہیے؟ یہ گستاخ ہیں نہیں ہیں؟ ان کے خلاف اتحاد کرو گے نہیں کرو گے؟ سر پہ کفن باندھ کر میدان میں نکل آؤ گے؟ (آئیں گے)۔ بتاؤ جان قربان کرو گے، نہیں کرو گے؟ (کریں گے!) جو کہتے ہیں ہم جان قربان کرنے کے لیے تیار ہیں اور ہم سارے اختلاف مٹا کر اس کفر کے خلاف سد سکندری بننے کے لیے تیار ہیں' وہ کھڑے ہو جائیں۔

اللہ پاک ہم سب کو گستاخ رسول کے خلاف متحد ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

و آخر دعوانا انِ الحمد للّٰہ رب العالمین٥

عظمتِ قبلہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن ٥ وَالصَّلوٰتُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ٥ وَ عَلیٰ اٰلِہٖ وَ اَصْحابہ الطیّبینَ الطَّاھِرِیْن ٥ لاَ سِیّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ اَلْمَھدِیّینَ ٥ وَ لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلیٰ اَعدآئِھِم الرَّافِضین الکٰفِرِیْنَ الْمُرتَدِّیْنَ ٥ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہ وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلاَنَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہ ٥ صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیْہُ وَ عَلیٰ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّم ٥ اَمَّا بَعْدُ فَا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرجِّیم ٥ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمَانِ الرَّحِیْم٥ قَدْ نَریٰ تَقَلُّبَ وجْھِکَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَ لِیَنَّکَ قِبْلَۃً تَرْضٰھا. صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلَہٗ النَّبِیُّ الْکَرِیْم ٥ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدَنَا وَمَولاَنَا مُحَمَّد وَ عَلیٰ آل سَیِّدنَا وَ مولاَنَا مُحمد وَ بَارَکَ وَ سَلِّم٥

عظمت قبلہ

برادران اسلام عزیزان ملت، واجب الاحترام علمائے کرام! آج ۱۹۹۵ء کے اکتوبر کی آخری تاریخ گزر رہی ہے اور خانپور میں اس عظیم الشان دینی درسگاہ، جامعہ عبداللہ ابن مسعودؓ میں اس پروگرام کو آج تیسرا روز ہے، میں نہایت شکر گزار ہوں اپنے بزرگوں اور ساتھیوں کا، جنہوں نے ذرہ نوازی فرماتے ہوئے اس عظیم الشان پروگرام میں مجھ جیسے ناچیز کو شریک ہونے کے لیے فرمایا ہے۔ تین دن سے علماء کرام آپ حضرات کے سامنے بہت کچھ بیان فرما چکے ہیں اور میرے بعد بھی میرے مقتدر عزیز اور بزرگ تشریف لائیں گے، وقت میں وسعت نہیں کہ میں تفصیل سے کچھ عرض کرسکوں، بہر حال جو آیت کریمہ میں نے تلاوت کی ہے، اس مناسبت سے چند ایک باتیں عرض کروں گا، دعا فرمائیں کہ رب العزت مجھے صحیح سچ اور حق بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین، اور اللہ تعالی ہم سب کو حق سچ سمجھ کر اور حق کی خاطر سب کچھ لٹانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

میرے عزیزو!

قبلہ کی اہمیت

قرآن پاک کا جو حصہ میں نے تلاوت کیا ہے، دوسرے پارے کی ابتدائی دو آیتیں ہیں جن میں قبلے کا بیان ہے، قبلہ اسے کہتے ہیں جس کی طرف توجہ کرنا، جدھر منہ کرنا لازم ہو اور اسلام میں کلمے کے بعد سب سے اہم ترین عبادت نماز ہے، حتیٰ کہ فرمایا گیا:

بَیْنَ الْعَبْدِ وَالْکُفرِ تَرکُ الصَّلٰوۃ

جب نماز چھوٹ جائے تو پھر بندے اور کفر کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں رہتی، یہ بندہ کبھی بھی کفر کو پہنچ کر سکتا ہے۔ سب سے اہم ترین فریضہ، اہم ترین عبادت جسے مومنوں کے لیے

معراج کہا گیا اور خداوند قدوس نے بطور تحفہ عطا فرمائی۔ جس میں بندہ اپنے خالق سے ہم کلام ہوتا ہے، وہ عبادت نماز ہے، نماز کی اہمیت اور حقیقت، نماز کے سبق' نماز کے اثرات، یہ ایک بہت ہی طویل الگ موضوع ہے، سردست جو مجھے عرض کرنا ہے وہ یہ ہے کہ نماز کے ارکان میں سے، نماز کے فرائض میں سے، شرائط میں سے ایک اہم فریضہ یہ ہے کہ نمازی کا منہ قبلہ کی طرف ہو۔ اور حضور کریم ﷺ جب معراج پہ تشریف لے گئے، واپس تشریف لائے...... نماز بھی لائے۔ پنج وقت اور ساتھ یہ حکم بھی کہ اب قبلہ بیت المقدس رہے گا، نماز پڑھنی ہوگی...... منہ بیت المقدس کی طرف کر کے...... سولہ، سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے۔ آقا بھی اور صحابہ کرام بھی...... یہودی طعن کرتے تھے کہ دیکھو کہتے ہیں کہ میں خاتم الانبیاء ہوں، لیکن قبلے میں یہ ہمارے تابع ہیں...... اور مشرکین مکہ کہتے تھے کہ دیکھو کہتے ہیں ہم ابراہیمی ملت ہیں، لیکن ابراہیمی قبلے کی بجائے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے ہیں۔ تو یہ بات دل پہ شاق گزرتی اور آقا کا دل یہ چاہتا کہ خداوند حکم بھیج دے اور ہمارا قبلہ وہی بیت اللہ مقرر فرمادے۔ حضور بار بار توجہ فرماتے' آسمان کی طرف منہ اٹھا اٹھا کر دیکھتے کہ فرشتہ کب حکم لا رہا ہے...... کیونکہ وہاں سے حکم آئے بغیر یہاں کچھ نہیں کہا جاتا...... وہاں سے حکم آئے بغیر یہاں کچھ نہیں ہوتا...... کیونکہ مختیار کل ذات وہی ہے۔ یہاں وہی کیا جائے گا جو وہاں سے حکم آئے گا...... خداوند قدوس نے حضور ﷺ کی اس ادا کو اتنا پسند فرمایا کہ اپنے کلام مقدس میں حضور کا بار بار آسمان کی طرف توجہ کرنا بھی بیان فرمادیا۔ فرمایا۔

قَدْ نَرىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِکَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَ لِیَنَّکَ قِبْلَةً تَرْضٰها.

محبوب! آپ جو بار بار آسمان کی طرف منہ اٹھا کر توجہ فرماتے ہیں، نظر فرماتے ہیں، ہم بھی دیکھ رہے ہیں، اور پھر وعدہ فرمایا۔

فَلَنُوَ لِیَنَّکَ قِبْلَةً تَرْضٰها.

ضرور ضرور یہ ہو کے رہے گا کہ ہم آپ کو وہی کعبۃ اللہ قبلہ بنا کے دینگے، آپ کو یہ حکم دے دیا جائے گا کہ آپ بیت المقدس کی بجائے کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں...... آخر انتظار کی گھڑیاں ختم ہوگئیں اور وہ وقت آیا' اور فرمان ایزدی نازل ہوا کہ:

فَوَلِّ وَجْهَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَام

کہ محبوب اپنا رخ اب بیت المقدس کی بجائے مسجد اقصیٰ کی بجائے بیت الحرام، بیت اللہ، کعبۃ اللہ کی طرف پھیر لیجئے۔ بنی سلمیٰ کی مسجد میں آقا ظہر کی نماز کی امامت فرمار ہے ہیں، اور جبرئیل امین حاضر ہوئے، حکم ایزدی پہنچایا کہ:

فَوَلِّ وَجْهَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوْهَكُم شَطْرَه.

حکم نازل ہوا، آقا ظہر کی دو رکعت پڑھا چکے تھے، وہیں سے رخ پھیرا اور بجائے بیت المقدس کے کعبہ کی طرف منہ کیا، حضور نے بھی اور تمام صحابہ نے بھی...... قبلہ تبدیل ہو گیا، سب کے لیے، قیامت تک کے لیے، اب یہ حکم ہو گیا کہ:

وَ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوْهَكُم شَطْرَه.

اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ کیا اللہ پاک پہلے بیت المقدس کی طرف اور اب بیت الحرام میں رہتے ہیں؟ صرف ذات خداوندی کا یہ مسکن ہے؟ تو قرآن عظیم نے پکار کے کہا نہیں۔

اَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ

تم جدھر بھی توجہ کرو، جدھر بھی منہ کرو، اللہ کی توجہ میں کوئی فرق نہیں...... اللہ جس طرح مشرق میں ہے اسی طرح مغرب میں ہے...... جس طرح جنوب میں ہے اسی طرح شمال میں ہے۔

وَ هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ

تم جہاں بھی ہو، وہ ذات تمہارے ساتھ ہے۔

حاضر ناظر کون ہے؟

وَ هُوَ مَعَكُمْ

ایک، وہ ایک ذات تمہارے ساتھ ہے، تم جہاں بھی ہو۔

مَا يَكُوْنُ مِنْ نَجْوىٰ ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا اَدْنىٰ مِنْ ذَالِكَ وَلَا اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ.

فرمایاتم اگر تین ہو،چوتھی ذات وہ ہے......تم چار ہو، پانچویں ذات وہ ہے......تم پانچ ہو،چھٹی ذات وہ ہے......تم دو ہو، تیسری ذات وہ ہے......تو بندہ ایک ہے،دوسری ذات وہ ہے،

وَ هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ.

وہ ہر جگہ تمہارے ساتھ ہے......تو باپ سے علیحدہ ہوسکتا ہے......تو ماں سے الگ ہو سکتا ہے......دوستوں سے علیحدہ ہوسکتا ہے۔لیکن وہ ذات ہر وقت تجھے نظر میں رکھے ہوئے ہے، جہاں تو ہے، وہاں وہ ہے......وہ ذات ہر جگہ حاضر و ناظر ہے اوراس کے سوا کوئی ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں ہے، تیری عجیب حالت ہے،تو اللہ کے سوا نبی کو بھی حاظر ناظر کہتا ہے،اور پھر تیرے کہنے کا انداز بھی عجیب ہے۔تو پہلے کہتا ہے،

پڑھو دم بدم درود......!
حضرت بھی ہیں، یہاں موجود

کچھ دیر کے بعد کہتا ہے۔

محبوب خدا کی سواری آ رہی ہے۔

پھر کچھ دیر کے بعد کہتا ہے۔

کدی ساڈے دل پھیراپا سوہنڑیاں
اب نہیں آئے چلو پھر بھی......پھر ٹھہر ٹھہر کے کہتا ہے۔

جاں کنی کے وقت آنا
کلمہ طیب پڑھانا،
اپنے دامن میں چھپانا
یا نبی سلام علیک

پھر کہتا ہے۔

پہنچا دے یا اللہ تو ہمارے سلام کو
اپنے حبیب سید خیر الانام کو
مصری میں وہ مٹھاس کہاں ہو

جو ہے مٹھاس پیارے محمدؐ کی بات میں

بہر حال مجھے اس طرف جانا نہیں، میں عرض کر رہا تھا کہ وہ ذات ہر جگہ حاضر بھی ہے، ناظر بھی، وہ ہر وقت اور ہر جگہ اور ہر طرف ہے، اب حکم یہ ہے کہ وہ ہر جگہ ہے، لیکن اب تمہارے لیے یہ قانون ہے، قاعدہ ہے، دستور ہے کہ جب عبادت اس کی کرنی ہے، اس کے سامنے سجدہ کرنا ہے وہ ہر جگہ ہے ہر طرف ہے، لیکن تمہیں حکم دیا ہے کہ:

وَ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَه.

کہ تم جہاں بھی ہو جب بھی تمہیں وہ عبادت خاصہ کرنی پڑے گی، تمہیں منہ قبلے کی طرف کرنا پڑے گا،

عبادت کس کی؟ اللہ کی، لیکن منہ قبلے کی طرف،

سجدہ کعبۃ اللہ کا نہیں ہے، اللہ کا ہے..... سجدہ بیت اللہ کا نہیں ہے، اللہ کا ہے۔

سجدہ اللہ کا اور منہ بیت اللہ کی طرف۔

میرے دوستو! یہاں تک جب مسئلہ پہنچا اور کعبۃ اللہ قبلہ مقرر ہو گیا، تو کچھ لوگوں نے پھر اعتراض کرنے شروع کر دیے، وہ کون تھے؟ یہ بات عرض کرتا ہوں لیکن اتنی بات ذہن میں رکھ لیجئے کہ عبادت اللہ کی اور منہ کرنا ہے بیت اللہ کی طرف، اللہ نے فرمایا۔ وَ كَذٰلِكَ اسی طرح،

توجہ! توجہ، کیا؟ اسی طرح، ادھر کیا ہے کہ عبادت اللہ کی اور منہ کرنا ہے..... قبلہ کی طرف ..... بیت اللہ کی طرف، فرمایا اسی طرح..... قرآن نازل ہو رہا ہے، مجلس کون سی ہے؟..... مجلس حضور کی ہے۔ قربان جایئے ان پاک مجلس کے شرکاء پر کہ جن کے میر مجلس مصطفیٰ ہوں، کیا قسمت ان شاگردوں کی ہے کہ جن کے استاذ محمد الرسول اللہ ﷺ ہوں اور ممتحن خود خدا ہو اور نتیجہ بتائے۔

أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى.

امتحان کا اعلان کرتے ہوئے، پھر رزلٹ بتلائے کہ،

أُولٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُوْنَ٥

أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ٥

اُولٰئِکَ ھُمُ الفَائِزُونo

اُولٰئِکَ ھُمُ الْوَارِثُوْنo اَلَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ھُمْ فِیْھَا خَالِدُوْنo اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُؤمِنُوْنَ حَقّاًo

امتحان خود خدا لے..... کیوں؟ مدارس والے بیٹھے ہوئے ہیں، اساتذہ اور مھتممین حضرات موجود ہیں' آپ تمام حضرات جانتے ہیں کہ امتحان وہ لیتا ہے، جو شاگرد سے بھی اعلیٰ ہو اور اس کے استاذ سے بھی اعلیٰ ہو' اگر استاذ سے اعلیٰ نہیں ملتا، بصورت مجبوری استاذ کے برابر تو ہو!.....اب آیئے دیکھتے ہیں صدیقؓ کا امتحان کون لیتا ہے، اب فاروقؓ، عثمانؓ، حیدرؓ، معاویہؓ کا امتحان کون لیتا ہے، اگر اصحاب رسول کا امتحان مقصود ہے تو پھر کوئی ایسی ہستی ڈھونڈ کر لاؤ' جو صدیقؓ کے استاذ سے بڑھ کر ہو' یا اس کے برابر ہو۔ ہے کوئی؟ نہیں، صحابہ کے استاذ سے بڑھ کر یا برابر؟ ہے کوئی؟ نہیں۔

انبیاء کے دل میں امامت کا خیال

آپ دیکھ لیں پوری کائنات میں سے افضل طبقہ،

اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفیٰ آدَمَ وَ نُوحاً وَّ آلَ اِبْرَاھِیْمَ وَ آلَ عِمْرَانَ عَلَی الْعَالَمِیْنَo ذُرِّیَّۃً بَعْضُھَا مِن بَعْضٍ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌo

انبیاء کرام کا طبقہ' جو سب سے اعلیٰ اور افضل ہے، جب وہ سب موجود ہیں، وہ بھی انتظار میں ہیں کہ آقا تشریف لا رہے ہیں، دیوبندی، بریلوی کا جھگڑا نہیں ہے، انبیاء انتظار میں کھڑے ہیں' معراج کی رات ہے..... کہ آقا تشریف..... لا رہے ہیں۔ ابھی تک پہنچے نہیں ہیں۔ سب انبیاء انتظار میں کھڑے ہیں..... یہ تمہارا جھگڑا نہیں ہے، نہ دیوبند کا نہ بریلی کا (یہ مت کہو کہ) نوح علیہ السلام کے دل میں خیال تھا کہ امامت میں کروں گا؟

ابراہیم علیہ السلام کے دل میں خیال تھا کہ امامت میں کروں گا؟

میں کہتا ہوں حضرت معاف کرنا! میں پوچھتا ہوں اگر آپ کے مرشد تشریف لائیں..... مثلاً آج صبح کی نماز میں حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ تشریف لائیں، سب بتاؤ کسی کے دل میں یہ خیال آئے گا کہ شاید امامت میں کروں گا، کیوں؟ سب کہیں گے حضرت

صاحب جو آ گئے، امامت وہی کرائیں گے...... انبیاء کرام نے اتنا انتظار کیا، اور انہیں وہ میثاق یاد تھا۔

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ.

نبوت بعد میں ملی تھی، نصرت کا وعدہ پہلے لیا گیا تھا، آج ان کے دل میں خیال آ سکتا ہے کہ امامت میں کروں گا؟ عقل ماری گئی ہے تمہاری، اور پھر میں پوچھوں گا ملا جی! او میاں صاحب! آپ کی ملاقات آدم علیہ السلام سے کہاں ہوئی؟ نوح علیہ السلام سے، موسیٰ علیہ السلام سے؟ کہ انہوں نے کہا یار میرے دل میں بڑی تمنا تھی کہ امامت میں کروں گا، لیکن امامت مجھے نہیں ملی...... آپ کو کب بتایا انہوں نے؟ ایسی کوئی بات نہیں ہے، کسی نبیؑ کے دل میں یہ خیال نہیں تھا کہ امامت میں کروں گا، سب جانتے تھے کہ جہاں محمد الرسول اللہ ہوں وہاں کوئی آ گے ہو ہی نہیں سکتا۔

فاتحہ خلف الامام پر ایک نکتہ

میرے دوستو! بات آ گئی امامت کی تو عرض کر ہی دوں کہ آقا امامت پر کھڑے ہیں پیچھے سارے انبیاء کرام ہیں، اللہ اکبر! یہ عظیم جماعت ہے ان کے برابر دنیا میں کوئی نہیں نہ فرش پر نہ عرش پہ، یہ بے مثل جماعت آج کھڑی ہے، محمد رسول اللہ ﷺ امام ہیں تمام اللہ کے رسول مقتدی ہیں، اور نماز پڑھی جا رہی ہے...... اور عرض کروں؟ ناراض تو نہیں ہوں گے؟ قرآن مجید میں جتنی سورتیں ہیں، قرآن پاک کا کچھ حصہ وہ ہے کہ:

اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى ۝

پہلی کتابوں میں بھی وہ باتیں تھیں

اور کچھ حصہ وہ ہے جو پہلے کسی نبی پر نازل نہیں ہوا، صرف حضور پہ نازل ہوا۔ اور فاتحہ ان میں سے ہے، سورۃ الفاتحہ صرف حضور پہ نازل ہوئی ہے...... پہلے کسی نبی پر فاتحہ نازل نہیں ہوئی۔ خانپور والو میں آپ ساتھیوں سے کہتا ہوں کہ بھائی لڑو نہیں، یہ بتاؤ کہ حضورؐ پر تو فاتحہ نازل ہوئی تھی، باقی انبیاء پر نازل نہیں ہوئی تھی، اب آپ پہلے یہ ثابت کر کے بتائیں کہ حضورؐ نے سب

انبیاء کو بٹھایا کہ بھئی پہلے فاتحہ یاد کرو پھر نماز پڑھیں گے، کیونکہ فاتحہ کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں؟؟ اس لیے کہ مجھے تو فاتحہ یاد ہے آپ پہ نازل نہیں ہوئی تھی، ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو بٹھا کر پہلے حضورؐ نے فاتحہ یاد کرائی ہو، پھر امامت کرائی ہو...... آپ ثابت کریں میں مان لیتا ہوں' اور اگر ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی نماز با جماعت ہو جاتی ہے، (صرف امام کے فاتحہ پڑھنے سے) تو میری بھی ہو جائے گی۔

صحابہ کرامؓ بھی قبلہ ہیں

بات آگے نکل گئی، میں عرض کر رہا تھا کہ وہاں امتحان لے تو وہ لے جو...... یا صحابہ کے استاذ سے بڑھ کر ہو' یا برابر ہو...... آخر کوئی ڈگری تو ہو، اور جب کوئی اور نہیں ہے، ایک ذات ہے، جو اس ذات کی بھی استاذ ہے، جس کا اعلان ہے۔

عَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمْ○

اَلرَّحْمٰنُ○ عَلَّمَ الْقُرْآنَ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ○

توجہ! خداوند قدوس نے فرمایا امتحان لینے کا حق مجھے ہے اور امتحان میں نے لے لیا ہے۔

اُولٰئِکَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى

اور رزلٹ بھی بتلا دیا ہے کہ:

اُولٰئِکَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ○

اُولٰئِکَ هُمُ الْمُوْمِنُوْنَ حَقًّا○

وَكَذَالِکَ: . بات یہ تھی کہ سامنے صحابہ کرام بیٹھے ہوئے ہیں، پڑھنے والے صحابہ کرام......اور پڑھانے والے سید الامام ﷺ...... یہ مجلس ہے اور قرآن آ رہا ہے۔

وَ كَذَالِکَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا○

صحابہ کی محفل ہے، حضورؐ استاذ ہیں صحابہ رضی اللہ علیہم اجمعین شاگرد ہیں' اس پاک محفل نبوی میں، قرآن آتا ہے کہ قبلہ مقرر ہوا ہے۔

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَيْهَا اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ

مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِo

ادھر ہے ,, جَعَلْنَا الْقِبْلَه......اور ادھر ہے...... جَعَلْنٰكُمْ ......

قبلے کو ہم نے مقرر کیا ہے......اسی طرح فرمایا: جَعَلْنٰكُمْ...... تمہیں بھی ہم نے مقرر کیا، تمہیں بھی!

کسے کہا جارہا ہے؟......صحابہ کو،

حضور کے سامنے بیٹھے ہیں صحابہ......اور قرآن کہتا ہے۔

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا.

قبلے کو ہم نے مقرر کیا......اسی طرح تمہیں بھی ہم نے مقرر کیا ہے، (اصحاب رسول کو اللہ نے فرمایا) ''ہم نے مقرر کیا ہے''

وہ بھی قبلہ ہے، ادھر منہ کرنا پڑے گا......

یہ بھی قبلہ ہیں ان کی طرف بھی منہ کرنا پڑے گا،

عبادت خدا کی ہوگی، منہ کعبۃ اللہ کی طرف کرنا ہوگا،

اطاعت مصطفیٰ ﷺ کی ہوگی، منہ صحابہؓ کی طرف کرنا ہوگا۔

اطاعت کے لیے قبلہ......اور عبادت کے لیے قبلہ،!

اللہ کی عبادت کے لیے قبلہ اور محمد رسول اللہ کی اطاعت کے لیے بھی قبلہ،

اللہ کی عبادت کرنی ہے تو منہ کعبۃ اللہ کی طرف کرنا پڑے گا......

اور اطاعت حضورؐ کی کرنی ہے......تو منہ حزب اللہ کی طرف کرنا پڑے گا۔ حزب اللہ لقب ہے صحابہ کرام کا۔ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِo

کیوں؟ کیا ضرورت پیش آئی؟ توجہ کریں، کلمہ آپ پڑھتے ہیں۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، آپ کلمہ پڑھتے ہیں، حضورؐ بھی کلمہ پڑھتے تھے کس طرح؟

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنِّىْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

انی رسول اللہ، کا معنی ہے میں اللہ کا رسول ہوں۔

اور ابوبکر صدیقؓ پڑھتے تھے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ،
عمر، عثمان، علی، معاویہ، ابوذر رضی اللہ عنہم اور تمام صحابہ پڑھتے تھے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اب آیئے دیکھیں آپ کلمہ حضورؐ والا پڑھتے ہیں، یا صحابہ والا؟...... کلمہ حضورؐ کا پڑھنا ہے، لیکن دیکھنا صحابہؓ کو ہے کہ یہ کس طرح پڑھتے ہیں، اگر کوئی صحابہ کو چھوڑ کر حضورؐ والا کلمہ پڑھے تو ایمان بچے گا؟ نہیں،

آج اگر کوئی پڑھے لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ اِنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ...... (اور کہے)
میں تو اللہ کے رسول کے سوا کسی کو نہیں مانتا...... میں تو صحابہ کے قول و فعل کو حجت نہیں مانتا...... اگر آج کوئی یہ کہہ دے تو کلمہ اس کو پڑھنا پڑے گا۔ لاَ اِلٰـهَ اِلاَّ اللّٰـهُ اِنـی رَّسُوْلُ اللّٰـهِ...... بتاؤ اس کا ایمان بچے گا یا مرتد ہوگا؟...... رسالت کا دعویٰ کر کے ختم نبوت کا منکر اور کافر ہوگا۔

کلمہ حضور کا پڑھنا ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ صحابہ نے کس طرح پڑھا تھا؟ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شریعت میں حکم ہے۔
فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِسَّآءِ مَثْنیٰ وَثُلٰثَ وَ رُبٰعَ......!
اَلنِكَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَيْسَ مِنِّیْ......!
تَنَـاكِحُـوا وَ تَـوَالِـدُوْا وَ تَـكَـاثِـرُوا فَـاِنّی اُبَـاهِـي لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَه......!

آقا فرماتے ہیں، نکاح کرو، شادیاں کرو اور بچے جنو، اولاد جنو، بڑھو، کثیر بنو، بہت بنو...... (تھوڑے بنو بہت؟...... دو بچے ہی اچھے......!! اور میں کہا کرتا ہوں اگر حزب اختلاف عمل نہیں کرتی...... تو کم از کم حزب اقتدار اپنی پارٹی کو کہے کہ آپ خاندانی منصوبہ بندی پر عمل کریں، اس طرح کوئی راضی نہیں ہوتا۔ سب کہتے ہیں کہ اس پارٹی والے خاندانی منصوبہ بندی کریں، میری پارٹی کے ووٹ بڑھیں گے، ان کو ٹیکے لگاؤ میری پارٹی بڑھے) میں کہتا ہوں تم سب سے محمدؐ کی جماعت بڑھے۔

آ قا کی شریعت میں نکاح کا حکم ہے، نکاح، شادی حضور کی سنت ہے۔

النکاح من سنتی

نکاح آپؐ کی سنت ہے...... شادی حضور کی سنت ہے، لیکن حضور کی شادیاں کتنی ہیں بھلا؟ حضورؐ کے حرم میں نکاح کتنے تھے۔ حضورؐ کے گھر میں گیارہ ازواج مطہرات تھیں۔ بیک وقت گیارہ حرم محترم موجود ہیں' کرو سنت پر عمل...... کرو گیارہ شادیاں میں دیکھتا ہوں، گیارہ کرو، نو، آٹھ، دس کرو، نہیں سنت؟...... شادی حضور کی سنت ہے لیکن دیکھنا پڑے گا کہ سنت پہ عمل صحابہ نے کس طرح کیا۔

عبادت خدا کی...... منہ کعبۃ اللہ کی طرف،

سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی...... منہ صحابہؓ کی طرف،

دیکھنا پڑے گا کہ صحابہ کرامؓ نے کس طرح عمل کیا،

حضور علیہ السلام نے روزہ رکھ لیا...... روزہ ہے، شام کو افطار نہیں...... صبح کو پھر سحری نہیں، پھر کل روزہ ہے، پھر افطار نہیں، پھر سحری نہیں، پھر افطار نہیں، پھر سحری نہیں، پھر افطار نہیں، پھر سحری نہیں، وقت گذر گیا، کئی دن گزر گئے...... ہفتے گزر گئے، یہاں مہینے گزرنے کو آرہے ہیں، یہاں سحری ہے نہ افطار...... ایک صحابی تشریف لاتے ہیں اور آتے ہوئے گر جاتے ہیں، حضورؐ پوچھتے ہیں کیا ہوا؟ عرض کی حضورؐ! روزہ رکھا آپ کو دیکھ کر...... آپ نے افطار نہیں کی، میں نے بھی نہیں کی، آپ نے سحری نہیں کی، میں نے بھی نہیں کی...... آج تیسرا چوتھا دن ہے، اب تو چل بھی نہیں سکتا، اب برداشت نہیں ہوتا، اب بالکل سکت نہیں رہی، حضور فرماتے ہیں۔

اَیُّکُمْ مِثْلِی؟ اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ فَیُطْعِمُنِیْ وَ یَسْقِیْنِیْ ○

بھائی تم میں سے میری طرح کون ہو سکتا ہے...... یہ بات ہے درجے کی...... یہ بات ہے عزت کی...... یہ بات ہے عظمت کی...... یہ بات ہے نبوت کی...... ورنہ ''بشرٌ مثلکم'' بھی ہوتا ہے۔

جب بات ہے جنس کی...... تو قرآن کہتا ہے ''مثلکم''

جب بات ہے رفعت کی...... تو (حضورؐ فرماتے ہیں) اَیُّکُمْ مِثْلِی؟

کون مقابلہ کر سکتا ہے؟

فرمایا میرا جو تعلق ہے اللہ سے اس کو آپ نہیں پہنچ سکتے ...... اللہ تعالیٰ غیبی طور پر میری غذا کا بندوبست فرماتے ہیں ...... اور مجھے وہ قوت ملتی ہے جو طعام سے جو کھانے پینے سے ملتی ہے، اللہ مجھے وہ قوت دیتا ہے، تم اس میں میرا مقابلہ نہیں کر سکتے' صوم الوصال نہ رکھا کرو ...... لگا تار روزے نہ رکھا کرو، (یہ رمضان کی بات نہیں ہے، نفل روزے کی بات ہے۔) حضورؐ فرماتے ہیں اگر تمہیں شوق ہے روزے رکھنے کا ہر مہینے میں ایام بیض کے تین روزے رکھ لیا کرو ...... اس سے زیادہ شوق ہے، ہر ہفتے میں پیر اور جمعرات کا روزہ رکھ لیا کرو ...... اگر اس سے زیادہ شوق ہے پھر ایک دن روزہ رکھو، ایک دن افطار کرو ...... ایک دن کھاؤ پیو، ایک دن روزہ رکھو، یہ لگا تار جو روزے رکھتے ہیں نفلی یہ نہ رکھا کرو، اب منع کر رہے ہیں، خود صوم الوصال رکھ رہے ہیں، اب سنت حضور کی ...... قبلہ صحابہ ہیں۔

عرض کر رہا تھا میں ...... نکاح سنت حضور کی، دیکھنا صحابہ کی طرف پڑے گا ...... کلمہ حضور کا، دیکھا صحابہ کی طرف جائے گا، اولوگو!

وَ كَذَالِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطاً لِتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْداً.

اطاعت مصطفیٰ ﷺ کی، منہ صحابہ کرامؓ کی طرف

عبادت خدا کی ہوگی ...... منہ کعبۃ اللہ کی طرف ہوگا،

اطاعت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہوگی ...... منہ صحابہؓ کی طرف ہوگا۔

سنت مصطفیٰؐ کی اپنانا ہوگی ...... منہ صحابہؓ کی طرف ہوگا۔

ہمیں کلمہ وہ پڑھنا ہوگا، جو حضورؐ کے حکم پر صحابہؓ نے پڑھا تھا ......

اذان وہ دینی ہوگی جو صحابہ نے حضور کے حکم پر دی ہوگی ......

نماز وہ پڑھنی ہوگی جو حضورؐ کے حکم پر صحابہ نے پڑھی ہوگی ......

روزہ وہ رکھا جائے گا جو حضورؐ کے حکم پر صحابہ نے رکھا ہوگا ......

حج اس طرح کرنا ہوگا جو حضورؐ کو دیکھ کر صحابہ نے کیا ہوگا ......

شادی اس طرح کرنی ہوگی، جس طرح حضورؐ سے سیکھ کر صحابہ نے کی ہوگی......
صلح اس طرح کرنی ہوگی، جس طرح حضورؐ سے سیکھ کر صحابہ نے کی ہوگی......
جنگ اس طرح کرنی ہوگی، جس طرح حضور سے سیکھ کر صحابہ نے کی ہوگی،
پوری زندگی میں اطاعت مصطفیٰ کی ہوگی...... لیکن قبلہ صحابہؓ ہوں گے۔ فرمایا!

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلاً مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَاناً وَ يَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ط اُولٰئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ o وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَرَجاً مِّمَّا اُوْتُوْا وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ط وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ o وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ o

اور

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ
مُهَاجِرِيْنَ...... اُولٰئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ o
اَنْصَار...... اُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ o

ہم اور آپ نہ مہاجرین بن سکتے ہیں، نہ انصار بن سکتے ہیں، تو کہاں جائیں؟ آج اگر ایمان چاہیے، آج اگر اسلام چاہیے، دین مصطفیٰ چاہیے تو کہاں جائیں؟ تو فرمایا!

وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ

ایک درجہ اب بھی ہے...... ایک دروازہ اب بھی ہے کہ ان کی غلامی میں آتے جاؤ، ان کی تابعداری میں آتے جاؤ،

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ

ان صحابہ کرام کے لیے رفع درجات کی، رحمت کی دعائیں کرتے کرتے ساتھ یہ دعا کرنا کہ اے اللہ!

وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

ان ایمان داروں کے لیے، جنہیں تو نے کہا۔

اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا

ان کے لیے ہمارے دلوں میں کوئی غیض وغضب، بغض پیدا نہ کرنا...... تو یہ دروازہ کھلا ہے...... کہ ان کے تابعدار بنتے آؤ جنتی بنتے جاؤ گے۔

قبلہ وہ بھی اور...... قبلہ یہ بھی،

وہاں عبادت خدا کی اور منہ...... کعبۃ اللہ کی طرف،

اور یہاں اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور منہ...... صحابہ کی طرف،

وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا۔

قبلہ پر طعن کرنے والے کا انجام

تفصیل میں گئے بغیر واپس آتا ہوں کہ وہاں پر جب قبلہ مقرر ہوا تو کچھ لوگوں نے طعنہ زنی کی...... اور اس قبلے پر بھی کچھ لوگوں نے طعنہ زنی کی، وہ کون تھے؟...... قرآن اس بات پر بولا، قبلے پہ، کعبۃ اللہ پہ، قبلہ ابدان پہ، جنہوں نے طعن زنی کی...... میں نے قرآن سے پوچھا...... وہ کون لوگ تھے؟ قرآن نے فرمایا۔ سَیَقُوْلُ السُّفَھَآءُ مِنَ النَّاسِ سفہاء تھے،...... بے وقوف تھے۔

اور اس قبلے پر بھی لوگوں نے طعن کیا۔ صحابہ کرامؓ پر بھی لوگوں نے طعن کیا میں نے پوچھا خداوندا یہ کون؟ تو قرآن نے کہا۔

اَلآ اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَھَاء

خبر دار! بلا شک وشبہ، کوئی شک نہیں، کوئی شبہ نہیں

وہ بھی سفہاء، یہ بھی سفہاء......

وہ بھی بے وقوف...... یہ بھی بے وقوف......

جو بیت اللہ پہ بھونکیں وہ بھی سفہاء......

جو حزب اللہ پہ بھونکیں...... یہ بھی سفہاء......

جیسے وہ...... ویسے یہ۔

جو قبلے پر طعن کرے، قبلے کو ڈھانے کی کوشش کرے، قبلے پر حملہ کرے، اس کا مقابلہ مسلمانو ہم پر فرض ہے یا نہیں ہے؟ جو قبلے کو گرانا چاہے...... اس کا مقابلہ ہم پر فرض ہے۔

اس قبلے کو جو گرانا چاہے...... اس کا مقابلہ بھی فرض ہے۔

اور اُس قبلے کی عظمت کی دیوار کو جو گرانا چاہے...... اس کا مقابلہ بھی فرض ہے، بات سمجھ آئی ہے؟ آؤ اس قبلے پہ حملہ ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا؟ ہو رہا ہے۔

میرے دوستو! اصحاب رسول کی عزت وعظمت کا پہرہ اگر نہیں دیں گے، تو گواہ مجروح ہو گئے...... مدّعا مجروح ہو جائے گا۔

اصحاب رسولؐ کی عظمت نہ بچی...... قرآن نہیں بچے گا،

اصحاب رسول کی عظمت نہ بچی...... دین کا کوئی حصہ نہیں بچے گا

کیونکہ حضورؐ سے لینے والے...... باقی سب تک پہنچانے والے وہی ہیں اور...... آج کتنا حملہ ہے ان پاک ہستیوں پر...... کوئی کسی کے خلاف پمفلٹ چھاپ لیتا ہے کوئی کسی کے خلاف زبانی طور پر بھونک لیتا ہے لیکن اتنا ظلم...... کہ قرآن کے اوراق پر نام لے کر جہنمی لکھا جائے، ''ترجمہ مقبول'' آپ پڑھ کر دیکھیں، حضورؐ کے صحابہ کا نام لے لے کر لکھا جائے کہ فلاں جہنمی ہے فلاں صحابی نعوذ باللہ لعنتی ہے حضورؐ کے صحابہ پر......

آج ہمیں کہا جاتا ہے کہ جناب آپ شیعوں کو کافر کہتے ہیں ہم شیعوں کو کافر کہتے ہیں ہم شیعوں کو کافر کہتے ہیں، اور یہ زبان تو دیکھو...... کتنی لمبی نکل آئی ہے، پیغمبر کے گھر پہ حملہ

پیغمبر کی مجلس پہ حملہ...... پیغمبر کے صحابہ پہ حملہ، پیغمبر کے شاگردوں پہ حملہ...... غور کریں باقر مجلسی ''عین الحیات'' کے صفحہ 3 پہ تحریر کرتا ہے کہ لوگو محمد رسول اللہ کے تین چار کے علاوہ سارے صحابہ مرتد اور کافر تھے۔

توجہ! توجہ! یہیں پر بس نہیں، آپ علماء کے پاس جائیں، مشائخ کے پاس جائیں آپ وظیفہ پوچھیں گے وہ آپ کو وظیفہ بتلائیں گے، نماز پڑھو، اس کے بعد اللہ کا یہ اسم پڑھو، نماز پڑھو، سبحان اللہ پڑھو، الحمدللہ پڑھو، اللہ اکبر پڑھو، باقر مجلسی شیعہ بھی اپنے مریدین کو، اپنے معتقدین کو، اپنے شیعوں کو وظیفہ بتلاتا ہے، ''عین الحیات کے صفحہ 599 پہ تحریر کرتا ہے...... کہتا ہے باید کہ بعد از ہر نماز بگوید،

اللهم العن ابابكر و عمر و عثمان و معاوية و عائشة و حفصة و هند

سنو! سنو! تحریر کرتا ہے، کہتا ہے کہ ہر نماز کے بعد ابوبکر، عمر عثمان، معاویہ اور پیغمبر کی پاک بیویوں عائشہ اور حفصہ پر نام لے کر لعنت کیا کرو......

اصحاب رسول پہ...... ازواج رسول پہ...... پیغمبر کے وزیروں پہ...... جو بے ایمان اتنا ظلم کرے، جو کفر...... اتنا سر پہ چڑھ جائے...... اس کا مقابلہ کرنا...... فرض بنتا ہے نہیں بنتا؟ بنتا ہے...... اس کا مقابلہ فرض عین ہے اور یہیں پر بس نہیں، میرا ضمیر آگے کچھ بولنے کی اجازت نہیں دیتا، دیکھیے تو سہی بھونکنے والا اتنی لمبی زبان کر کے اتنا بھونکتا ہے کہ ''کلید مناظرہ'' یہاں میرے پاس موجود ہے...... نہ بتلاتا لیکن نہ بتلاؤں تو پتہ کیسے چلے کہ ہم آگ کیوں بن گئے، انگارے کیوں بن گئے ہتھکڑیاں کیوں برداشت ہیں، گولیاں کیوں برداشت ہیں، ہر قسم کا ظلم کیوں برداشت ہے، یہ کتاب ''کلید مناظرہ'' ہے، اردو میں ہے اس میں بکواس موجود ہے لکھتا ہے ''امیہ کا فر شام کو چلا گیا، میدان قبولہ پہ ٹھہرا وہاں ایک یہودن لونڈی سے زناء کیا جس سے ابوبکر پیدا ہوا...... لعنت! لعنت......

تحفۃ الشیعہ میں غلام حسین نجفی واضح الفاظ میں یہ بکواس کرتا ہے او عائشہؓ کے روحانی بیٹو! تم سے نہ کہوں تو کسے کہوں؟ تمہیں نہ بتاؤں تو کسے بتاؤں؟ اگر آپ نہیں ہیں تو مجھے عائشہ

کے روحانی بیٹو بتاؤ میں اپنی امی کے ان بیٹوں کے دروازوں پر جاؤں، جو دجال میری امی کے خلاف اس طرح بھونکتا ہے؟ اگر تم روحانی بیٹے ہو تو تمہیں بتلاؤں گا، غیرت تمہیں دلاؤں گا میدان میں نکلنے کے لئے تمہیں کہوں گا، سر پہ کفن باندھ کر میدان میں نکلنے کے لئے تمہیں کہوں گا تحفہ الشیعہ میں غلام حسین نجفی بکواس یہ کرتا ہے تحریر کرتا ہے کہ "عائشہ! نعوذ باللہ، نعوذ باللہ، نقل کفر کفر نہ باشد" کہتا ہے نعوذ باللہ مردوں کو ننگا جسم دکھاتی تھی۔

شیعوں پہ لعنت...... بے شمار

کافر کافر......نجفی کافر

آپ کا تعلق چاہے جس جماعت سے ہو، میں نہیں جانتا...... میرا تعلق سپاہ صحابہ سے ہے کھلی بات کرتا ہوں سپاہ صحابہ سیاسی جماعت نہیں ہے نہیں ہے، نہیں ہے، ہمارے فارم پہ لکھا ہوا ہے، "آپ کا تعلق کس سیاسی جماعت سے ہے" اس کا مطلب ہے اجازت ہے جس سے بھی ہو، اور میں کھل کر کہتا ہوں میرا سیاسی تعلق جمیعت علماء اسلام سے ہے کسی کا مسلم لیگ سے کسی کا پیپلز پارٹی سے ہوگا، میرا یہ مقصد نہیں ہے میں صرف یہ کہتا ہوں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا کلمہ پڑھا ہے یا نہیں پڑھا؟ اگر پڑھا ہے، اور یقیناً پڑھا ہے، تو ہم صحابہ کرام کی عزت وعظمت کی حفاظت اپنا فرض سمجھتے ہیں نہیں سمجھتے؟ سمجھتے ہیں، امی عائشہ کو روحانی ماں سمجھتے ہیں یا نہیں؟ سمجھتے ہیں! تو پھر ان کی عزت وعظمت کے لئے میدان میں آنا پڑے گا۔ اب دعا کرو، اے اللہ ہم سب کو اپنے پیاروں کی عزت وعظمت پہ قربان ہونے کی توفیق عطا فرما۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

سنت اور بدعت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن o وَالصَّلوٰتُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن o وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْن o لَا سِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْن اَلْمھدِیِّیْن o وَ لعنۃُ اللّٰہِ علیٰ اَعدآئِھِم الرَّافِضین الْکٰفِرِیْنَ الْمُرتَدِّیْنَ o وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ o صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّم o اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم o لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیہ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَّحِیْم o فَاِنْ تَوَلَّوا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَ ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم o وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّمَا وُلِدْتُ مُطَھَّرا o وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّماً o وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاق o وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ اللّٰہِ اخْتَارَنِیْ وَ اخْتَارَلِیْ اَصْحَابِی o وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخر o اَوْ کَمَا قَالَ سَیِّدُ الْبَشَرِ ﷺ o صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہٗ النَّبِیُّ الْکَرِیْم o

سنت اور بدعت

صدر گرامی قدر! قابل صد احترام علماء کرام! سپاہ صحابہ کے سرفروش ساتھیو! اور کراچی کے باشعور اور غیرت مند مسلمانو! شان مصطفیٰ کے عنوان سے یہ کانفرنس 1999ء کے جولائی کی چوتھی شب اپنے اختتامی مراحل میں پہنچ رہی ہے۔ یہ ماہ مبارک ربیع الاول کی نسبت سے جناب سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت وتشریف آوری کے ذکر خیر اور آ قا ﷺ کے مقصد ولادت اور مقصد آمد کو سمجھ کر اپنے عزم کی تجدید کے لیے منعقد کی گئی۔ میں قابل صد تحسین سمجھتا ہوں ان ساتھیوں کو جنہوں نے محنت سے یہ پروگرام ترتیب دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو شرف قبولیت سے نوازیں اور رات بہت زیادہ بیت چکی ہے میں کہہ رہا تھا مولانا سے کہ بارہ بجے کے بعد نہ سننے کا وقت ہوتا ہے نہ سنانے کا، سونے کا وقت ہوتا ہے اور بے چارے جو سننے کے لیے ہوتے ہیں وہ مجبور ہوتے ہیں وہیں بیٹھے بیٹھے سو رہے ہوتے ہیں، اور صرف ثواب کے لیے بیٹھے ہوتے ہیں۔

اچھا درود شریف پڑھ لیجیے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ ٥

بیان تو کافی ہو چکا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حق ادا نہیں ہو سکتا: باقی

آں جا کہ کس است

یک حرف بس است

• نیت عمل کی ہو...... تو تھوڑی بات بھی کافی ہے۔ اور اگر ہم یہ کہیں کہ آ قا ﷺ کی پوری تعریف بیان کر دی جائے...... تو یہ ممکن نہیں ہے۔

لَا یُمْکِنِ الثَّنَآءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ

بس عقیدے کی بات ہے کہ:

"بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر"

نعروں کی ترتیب

تو میرے دوستو! بات تو بہت زیادہ ہوچکی ہے۔ چند ایک باتیں عرض کرنے کی کوشش کروں گا۔ لیکن وہ تب ہونگی جب آپ جاگیں گے اور میرے ساتھ بولیں گے۔ جو جاگیں اور بولیں گے وہ ہاتھ کھڑا کریں۔

نعرۂ تکبیر.........اللہ اکبر

شان صحابہ.........زندہ باد

ترتیب نہ بگاڑیں۔ اللہ کے نام کے بعد رسول پاک ﷺ کا نام آتا ہے۔ آقا کے بعد پھر صحابہ کا نمبر آتا ہے۔ یہ نعرۂ تکبیر سے سیدھا جو آپ "شان صحابہؓ" پر جاتے ہیں نا اس سے غلط فہمی پیدا کرنے والوں کو موقع ملتا ہے۔ اگر چہ صحابہؓ سے سوائے اس کے کوئی تعلق نہیں ...... کہ وہ آقا ﷺ کے غلام ہیں...... وہ آقا کا پیغام پہنچانے والے ہیں...... وہ آقاؐ کے شاگرد ہیں، وہ آقا کے فیض یافتہ ہیں...... اس وجہ سے ان کے ساتھ پیار ہے ورنہ　جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے کوئی پلاٹ لیے ہیں؟ جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے کسی نے کوئی پرمٹ لیے ہیں۔ جناب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوئی ہمارا نسبی رشتہ ہے۔ جناب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہمارا کوئی مال کا تعلق ہے، معاملات کا تعلق ہے؟ نہیں! فرمایا آقا ﷺ نے

مَنْ اَحَبَّھُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّھُمْ وَ مَنْ اَبْغَضَھُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَھُمْ

فرمایا جو ان سے پیار رکھتا ہے...... اصل اس کا پیار میرے ساتھ ہے۔ میرے ساتھ چونکہ پیار ہے...... اس لیے میرے شاگردوں سے پیار ہے۔ میرے ساتھیوں سے پیار ہے، اس وجہ سے میری مجلس کے ارکان سے پیار ہے۔ میرے ساتھ چونکہ پیار ہے...... اس لیے میرے تلامذہ سے پیار ہے۔ میرے ساتھ چونکہ پیار ہے...... اس لیے میرے خلفاء سے پیار ہے۔ میرے ساتھ چونکہ پیار ہے...... اس لیے میری کھیتی سے پیار ہے۔

صحابہ کرامؓ کی مثال

مصطفیٰ ﷺ کے صحابہ سے مصطفائے کریم ﷺ کی کھیتی سے پیار ہے۔

(یہ کھیتی کا لفظ) میں نہیں کہتا...... قرآن نے کہا۔

کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْکُفَّارَ ______ (الخ)

صحابہ کرامؓ کی شان کا فیصلہ بھی کر دیا اور جو صحابہ کرامؓ سے جلتے ہوں...... ان کی حیثیت کا تعین بھی فرما دیا۔ فرمایا کہ محمد عربی ﷺ کے صحابہ کی تمثیل پہلی کتابوں میں بھی ہے اس قرآن میں بھی کہہ دی ہے۔

کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ

جس طرح ایک اچھی، بہت بھلی کھیتی ہوتی ہے۔ وہ مختلف ادوار سے، مختلف حالات سے گزرتی ہے، پہلے پہل وہ کونپل نکالتی ہے، وہ کمزوری ہوتی ہے۔ پھر پودا مضبوط ہوتا ہے۔ چلتے چلتے اس حال میں پہنچتی ہے کہ:

فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْکُفَّارَ

کہ کھیتی کے مالک کو، کھیتی والوں کو، زراع کو، زراعین کو، بونے والوں کو تو بہت بھلی لگتی ہے، بہت اچھی لگتی ہے۔ تخم ریزی کرنے والا خوش! پانی دینے والا خوش اور رکھوالا خوش!! فرمایا۔

لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْکُفَّارَ

یغیظ کا فاعل خود رب ہے۔ فرمایا کہ رب نے یہ مثال اس لیے دی ہے۔ صحابہ کو مصطفیٰ کی کھیتی اس لیے فرمایا ہے! صحابہ کو مصطفیٰ کا باغ...... اس لیے فرمایا ہے۔ تا کہ ان کے ذریعے سے اللہ کفار کو جلائے۔ کفار کو اللہ غصہ دلائے۔ توجہ! صحابہؓ کی شان بیان کر کے...... کفار کو جلانا...... یہ اللہ کی سنت ہے اور یہ بھی بات صاف ہوگئی کہ جلنے والا کون ہوتا ہے؟ کافر ہوتا ہے جو جلتا ہے...... کیوں؟ کہ آقا ﷺ کا سچا مرید ہوگا...... سچا امتی ہوگا...... تو وہ آقا کی کھیتی سے جل سکتا...... نہیں۔

صحابہ کرامؓ کا امتیاز

خیر! میں عرض کر رہا تھا کہ اور ہمیں کیا تعلق ہے؟ یہی تو تعلق ہے نا! کہ ہم دیکھتے ہیں۔

جب ہمارے آقا ﷺ نے پیغام پہنچایا...... اس پیغام کو صحابہؓ نے وصول کیا۔ ہمارے پاس چودہ سو برس سے زیادہ گزر جانے کے باوجود آج تک آپ ﷺ کی پوری سیرت محفوظ ہے، صورت محفوظ ہے، سنت محفوظ ہے، کردار محفوظ ہے، رفتار محفوظ ہے، گفتار محفوظ ہے، آقا ﷺ کی زندگی کے جس شعبے، اسوۂ حسنہ کے جس شعبے کو ہم تلاش کرنا چاہیں وہ ہمیں مل جاتا ہے۔ ہم نے آقا ﷺ کو نہیں دیکھا...... لیکن آج ہمارے سامنے آقا کی ساری زندگی موجود ہے۔ آقا کی ساری تعلیم موجود ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ ہم تک یہ تعلیم کیسے پہنچی، ہم تک آقا کی یہ تبلیغ کیسے پہنچی، ہم تک یہ کلمہ کیسے پہنچا۔ ہم تک یہ اذان کیسے پہنچی، ہم تک یہ ادائیں کیسے پہنچیں، ہم تک یہ معجزات کیسے پہنچے۔ ہم تک یہ دلائل کیسے پہنچے، ہم تک یہ براہین کیسے پہنچے؟ پھر ہمیں صدیقؓ کا احسان یاد آتا ہے۔ جب ہم یہ سب کچھ دیکھتے ہیں...... تو پھر ہمیں فاروق اعظمؓ کی جلالی محبت یاد آتی ہے پھر عثمانؓ کی قربانیاں یاد آتی ہیں، پھر علیؓ کی شجاعت یاد آتی ہے۔ پھر خالدؓ و حمزہؓ کی قربانیاں یاد آتی ہیں، میرے دوست!...... پھر حضرت ابوھریرہؓ کی حفظ و روایت یاد آتی ہے، پھر سیدہ عائشہؓ کی محنت یاد آتی ہے، پھر صحابہ کرامؓ کی محنت یاد آتی ہے...... کہ اگر وہ اتنی حفاظت نہ کرتے...... پہلے انبیاء گزرے ہیں، پہلے اللہ کے رسول گزرے ہیں، وہ بھی سچے رسول تھے، وہ بھی سچے انبیاء تھے...... لیکن آج ہمیں کسی نبی کی سیرت محفوظ نہیں ملتی، کسی نبی کا آج ہمیں حلیہ محفوظ نہیں ملتا جو مستند طور پر، ہم صحیح طور پر بیان کر سکیں کہ فلاں نبی کی صورت یوں تھی، فلاں نبی کی سیرت یوں تھی، جو حصہ ہمیں قرآن نے دیا وہ تو ملا۔ لیکن مستقل طور پر کوئی مستند روایات نہیں ملتیں، مستقل سیرت نہیں ملتی، مستقل تذکرہ جو مستند بھی ہو، نہیں ملتا۔ ہاں ہاں ان کے صحابی بھی تھے، ان کے دوست بھی تھے، ان کے بھی شاگرد تھے، لیکن ان سے یہ محنت نہ ہو سکی...... یہ امتیاز رب نے مصطفیٰ کے شاگردوں کو دیا، اس لیے آج مصطفیٰ کی ساری زندگی ہمارے سامنے یوں موجود ہے کہ جس حصے کو ہم معلوم کرنا چاہیں...... وہ معلوم کر سکتے ہیں...... جس حصے کو دیکھنا چاہیں ہم دیکھ سکتے ہیں آج ہمیں معلوم ہو سکتا ہے۔ ہم تک یہ بات محفوظ پہنچی ہے کہ آقا کی صورت مبارک کیسی تھی؟...... آقا ﷺ کی ناک مبارک کیسی تھی...... آقا ﷺ کے دانت مبارک کیسے تھے...... آقا ﷺ کا رنگ مبارک کیسا تھا...... آقا ﷺ کی زلفیں مبارک کیسی تھیں...... آقا ﷺ کے پاؤں مبارک کیسے تھے...... آقا ﷺ کے ہاتھ مبارک کیسے

تھے۔ ہاتھوں کی تلیاں کیسی تھیں...... تلیوں پر انگلیاں کیسی تھیں۔ انگلیوں پر ناخن کیسے تھے...... آقا کے بال مبارک کیسے تھے...... آقا ﷺ کا چلنا مبارک کیسے تھا...... آقا ﷺ کا کھڑا ہونا کیسا تھا...... آقا ﷺ کا بیٹھنا کیسے تھا...... آقا ﷺ کا سونا کیسے تھا...... آقا ﷺ کا بولنا کیسے تھا۔ آقا ﷺ کا فیصلہ کس طرح تھا...... آقا ﷺ کی عبادت کس طرح تھی...... آقا ﷺ کی ریاضت کس طرح تھی...... آقا ﷺ کی مصلے پر امامت کس طرح تھی...... جہاد میں استقامت کس طرح تھی ...... آج ہمیں واضح طور پر یہ ملتا ہے کہ آقا ﷺ کی محبت کیسے تھی...... آقا ﷺ کی عداوت کیسے تھی ...... دوستی کس طرح کی تھی...... دشمنی کس طرح کی کرتے تھے...... اپنوں سے برتاؤ کیسا تھا...... بیگانوں سے برتاؤ کیسا تھا...... تعلیم کا انداز کیا تھا...... تبلیغ کا انداز کیا تھا۔ تحریر کا انداز کیا تھا...... آج معلوم کرنا چاہیں...... یہاں تک معلوم ہوسکتا ہے...... آقا کا پیراہن مبارک کیسا تھا...... آقا کی عصا مبارک کیسی تھی...... آقا ﷺ کا عمامہ مبارک کیسا تھا...... ہاں ہاں نعلین مبارک کیسی تھی ...... بلکہ آپ معلوم کرنا چاہیں آج یہ بھی معلوم ہوسکتا ہے آقا ﷺ کی داڑھی مبارکہ میں سفید بال کتنے تھے!!!

پیغمبر ﷺ کیلئے اللہ اور صحابہ کرامؓ

جب یہ سب کچھ دیکھتے ہیں...... تو پھر...... صحابہ کی محنت یاد آتی ہے کہ یہ سب کچھ انہوں نے محفوظ کیا اور آگے امت تک پہنچایا...... اور اللہ کا وعدہ یاد آتا ہے جب محبوب کو بھیج کے رب نے فرمایا۔

یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ٥

حفاظت کے لیے بھی! جانی حفاظت کے لیے بھی اور پروگرام کی حفاظت کے لیے بھی۔ اللہ کافی ہے اور جو آپ کے تابعدار ہو چکے ہیں مومنین! یہ کافی ہیں۔

کراچی کے دوستو! یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ٥ پر غور کیجئے۔ اللہ کیا فرما رہے ہیں؟ آقا کو بھیج کر، محبوب کو بھیج کر، سب کچھ دے کر، مکارم الاخلاق کی تکمیل کروا کر...... اور قیامت تک ختم نبوت کا اعلان کر کے...... کہ بس اب اتنا دے دیا ہے کہ قیامت تک کسی نئے نبی کی ضرورت باقی نہیں ہے۔ پیش نظر ضرورت کو رکھیں

وسعت بھی، گنجائش بھی ...... نہیں ہوگی۔ اس کے بعد ...... جب یہ سوال اٹھا کہ کیا اس دنیا میں، اس حیات ظاہریہ کے ساتھ آقا کو ہمیشہ رہنا ہے؟ تو جواب دیا کہ یوں نہیں ہوگا۔

اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّھُمْ مَیِّتُوْنَo

یہ وقت آنا ہے کہ محبوب ﷺ کو بھی یہ جہان چھوڑنا ہے، یہ حیات ظاہریہ ختم ہونی ہے۔ یہ وقت آئے گا کہ ڈائریکٹ یوں امتی کھڑا ہو کر سوال نہیں کر سکے گا! جیسے آج بلالؓ کھڑا ہو کر سوال کر لیتا ہے۔ جیسے آج طلحہؓ کھڑا ہو کر سوال کر لیتا ہے، جیسے آج ابوبکرؓ و عمرؓ پوچھ لیتے ہیں۔ مسئلہ پیش آئے تو آج عثمانؓ و علیؓ سوال کر لیتے ہیں۔ ایسا وقت آئے گا کہ یہ سوال نہیں ہو سکے گا۔ آقا کو یہ حیات ظاہریہ چھوڑنی پڑے گی اور موت کا مزہ چکھنا پڑے گا۔ پھر کیا ہوگا؟؟ ...... یہ پیغام، یہ پروگرام ...... اس کا کیا ہوگا؟ پہلے بھی انبیاء آئے، انہوں نے ہدایت کی، لوگوں کو طریقہ بتلایا، وہ چلے گئے، ساتھ ان کا پروگرام بھی چلا گیا۔ وہ چلے گئے پیچھے امت نے بگاڑ دیا، تحریف کر دی، ساری بات بدل ڈالی، شریعت بدل ڈالی، طریقہ بدل ڈالا، اب کیا ہوگا۔ اللہ نے فرمایا کہ ان کے بعد انتظام میں نے نہیں کیا تھا اس لیے کہ دوسرے نبی نے آنا تھا اور اب میں ذمہ لے لیتا ہوں۔ آقا ﷺ کی زندگی میں وعدہ ہو گیا کہ محبوب! اب اس دین کی حفاظت کا ذمہ میرا ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَo

حفاظت قرآن بھی ہوگی اور......

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَ مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَo

اے نبی! آپ کے لیے اللہ ہی کافی ہے اور جو آپ کے تابعدار ہو چکے ہیں مومنین وہ کافی ہیں۔

میرے دوستو! اللہ نے محبوب کی جان کی حفاظت بھی کروائی کہ اللہ پاک کی طرف سے جب وقت مقررہ آئے گا، طبعی انداز سے وہ آئے گا لیکن کافر آپ پر کوئی دست درازی کر کے آپ کی زندگی کا چراغ گل نہیں کر سکیں گے۔ اور پھر آقا کے پیغام اور پروگرام تعلیم، درس، تبلیغ کی حفاظت بھی رب نے کروا دی۔ اس ساری حفاظت کا ذمہ اٹھاتے ہوئے رب نے فرما دیا کہ:

حَسْبُکَ اللّٰہُ وَ مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَo

اللہ آپ کے لیے کافی ہے، اور آپ کے تابعدار مومنین کافی ہیں۔

جس وقت یہ آیت نازل ہو رہی ہے، بھئی قیامت تک کے مومنین شامل ہو جائیں، لیکن جس وقت یہ آیت نازل ہو رہی ہے، اس وقت حضور کے تابعدار بھی ہوں، ایماندار بھی ہوں، وہ کون ہیں؟ وَ مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُومِنِیْنَ o کے مصداق اول کون ہیں! صحابہ کرامؓ ہیں! تو مصداق اول میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ رب نے وعدہ فرمالیا کہ:

یَآاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُومِنِیْنَo

محبوب فکر نہ کریں آپ کے لیے اللہ کافی ہے اور آپ کے صحابہؓ کافی ہیں۔ مصداق اول میں یہ معنی کیا جا سکتا ہے۔ اللہ پاک جل شانہ انتظام کرنے کے لیے کافی ہیں اور صحابہ کرامؓ اس کو سنبھالنے کے لیے کافی ہیں...... اللہ ڈیوٹی لگانے کے لیے کافی ہے اور صحابہؓ نبھانے کے لیے کافی ہیں...... اللہ ڈیوٹی لگائیں گے اور صحابہؓ ڈیوٹی نبھائیں گے اور انہوں نے ڈیوٹی نبھائی...... کہ آج تک ہمارے پاس مصطفےٰ کا پہنچایا ہوا پیغام جوں کا توں باقی ہے۔

میرے دوستو! صحابہ کرامؓ نے مصطفائے کریم ﷺ کی صورت، سیرت حسن و جمال، ایک ایک کمال، آیات بینات، معجزات، دلائل، براہین...... اس انداز سے پہنچائے کہ محدث (شیخ الحدیث) جب حدیث پہ نظر کرتا ہے، حدیث کا مطالعہ کرتا ہے...... اسے محسوس ہوتا ہے جیسے محمد عربی ﷺ کی مجلس میں بیٹھا ہو۔ اللہ آپ کو ہم سب کو شوق حدیث نصیب فرمائے۔ (آمین) ہمیں تو ڈائجسٹ، دوسری کتابیں، ناول پڑھنے کا شوق ہے نا! وقت گزاری کرتے ہیں جی! اللہ کے بندو! اس کا مطلب ہے وقت تمہارے پاس فاضل ہے، اتنا فضول ہے، اتنا زائد ہے کہ گزرتا نہیں اور اس طرح کی بے کار چیزوں میں صرف کرتے ہو! وقت تو بڑا قیمتی ہے۔ اس کی قدر تب پڑے گی جب گزر جائے گا اور پھر کہنے والا کہے گا۔

رَبِّ ارْجِعُوْنِo

مولا اب لوٹا دے، اب سدھر جاؤں گا۔ لیکن حکم ہوگا۔

اَوَ لَمْ نُعَمِّرْ کُمْ مَا یَتَذَکَّرُ فِیْهِ مَنْ تَذَکَّرَ وَ جَآءَ کُمُ النَّذِیْرُo

کیا ہم نے تمہیں وہ زندگی نہیں دی جس میں سدھرنے والے سدھر گئے، نصیحت

حاصل کرنے والے نصیحت حاصل کر گئے...... اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی پہنچا، تمہیں ہدایت، نصیحت کرنے والے بھی پہنچے تم نے اس وقت نصیحت حاصل نہ کی، آج تمہیں کوئی مہلت نہیں ہے۔ اللہ اکبر!!!

اللہ نے محبوب ﷺ کو سب کچھ دے کر بھیجا

دوستو! اللہ نے محبوب کریم ﷺ کو بھیجا اور صحابہ کرامؓ نے حضور سے وہ امانت لی اور ہم تک پہنچائی جو اللہ نے محبوب کو دیکر بھیجی۔ چونکہ آقا ﷺ کو اللہ نے بھیجا...... تو میں عرض کیا کرتا ہوں کہ باقیوں کو کچھ کچھ دے کر بھیجا اور آقا ﷺ کو سب کچھ دے کر بھیجا۔ باقیوں کو کچھ کچھ جتنا اسی وقت مناسب تھا...... وہ دے کر بھیجا، جب آقا ﷺ کی باری آئی تو اللہ نے ...... سب کچھ دے کر بھیجا۔ جو دینا تھا، جو دنیا کی طرف بھیجنا تھا،...... وہ سب کچھ دے کر بھیجا اور آقا نے مکارم الاخلاق کی تکمیل کی تمیم کی اور تمیم تکمیل ایسی کہ نہ صرف بات بلکہ ایک ایک بات پر جماعت بنا کر دی۔

حضور کریم ﷺ نے صدق وصداقت کی تعلیم ایسی دی کہ صدیق بنا کر دیے۔

آقا نے ''شدت علی الکفار'' کی تعلیم ایسی دی، غیرت کی تعلیم ایسی دی کہ فاروق اعظمؓ بنا کر دیے۔

آقا ﷺ نے حیاء کی تعلیم ایسی دی...... کہ عثمان ذوالنورین بنا کر دیئے آقاؐ نے شجاعت کی تعلیم ایسی دی کہ ''اقضاھم علی'' بنا کر دیے۔

آقا ﷺ نے شجاعت کی تعلیم ایسی دی...... کہ سیف اللہ بنا کر دیے، اسد اللہ بنا کر دیے۔

آقا نے قناعت اور توکل کی تعلیم ایسی دی کہ ابوذر غفاریؓ بنا کر دیے۔

آقا نے علم کے ساتھ شیفتگی اور والہانہ محبت کی تعلیم ایسی دی، روایت کی تعلیم ایسی دی، حفاظت علم کی تعلیم ایسی دی کہ عائشہؓ، ابن عمرؓ اور ابوھریرہؓ بنا کر دیے۔

اللہ کے نبی نے سارے مکارم الاخلاق کی تکمیل کی اور کیوں نہ ہو کہ پوری کائنات کو استفادہ حضورؐ سے کرنا تھا، پوری کائنات کو روشنی حضور ﷺ سے لینی تھی اب قیامت تک کوئی نیا نبی تو نہیں آئے گا یہ روشنی حضور ﷺ کی ہی چلنی ہے۔

مسئلہ نور و بشر

لوگ لڑتے ہیں آپس میں نور کے مسئلے پر، ایک جگہ مناظرہ ہوا تو میں نے پوچھا کہ آپ کیا کہتے ہیں؟ کہا جی میں کہتا ہوں دیوبندی حضور ﷺ کو نور نہیں مانتے، اچھا! پھر کہتا ہے میرے پاس ثبوت ہے کہ حضور پاک نور ہیں۔ میں نے کہا وہ پیش کرو۔ کہتے ہیں مولانا اشرف علی تھانویؒ نے لکھا ہے کہ اللہ نے سب سے پہلے حضور ﷺ کا نور پیدا کیا۔ میں نے کہا ظالم! ابھی تو تو نے کہا تھا کہ دیوبندی حضور کو نور نہیں مانتے یہ اشرف علی تھانویؒ کون ہے؟ ابھی تو آپ نے کہا کہ دیوبندی حضور ﷺ کو نور نہیں مانتے اور پھر ثبوت یہ دے رہے ہو کہ مولانا تھانویؒ نے ''نشر الطیب'' کو شروع یہاں سے کیا ہے کہ اللہ نے سب سے پہلے حضور ﷺ کے نور کو پیدا کیا۔

دروغ گورا حافظہ نہ باشد

صرف لڑانا مقصود ہے! اس لڑائی کا تعلق ادھر نہیں ادھر ہے۔ (پیٹ کی طرف اشارہ کر کے) ورنہ بات سیدھی ہے...... جب آپ خود فرما رہے ہیں کہ اشرف علی تھانویؒ نے حضور ﷺ کو نور لکھا ہے اور فرمایا ہے کہ سب سے پہلے اللہ نے حضور ﷺ کا نور پیدا فرمایا تو پھر اب جھگڑے کی بات رہ کیا گئی؟ مسئلہ تو حل ہے یہ آپ بھی کہتے ہیں، میں بھی کہتا ہوں، مجھے آپ نہ مانیں مولانا تھانوی رحمتہ اللہ علیہ کا آپ نے حوالہ دے دیا کہ اللہ نے سب سے پہلے حضور ﷺ کے نور کو پیدا فرمایا...... جب آپ بھی یہ بات پیش کرتے ہیں۔

یَا جَابِرُ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَآءِ نُوْرَ نَبِیِّکَ مِنْ نُوْرِہٖ.

جب تم بیان کرتے ہو کہ اللہ نے قبل الاشیاء سب سے پہلے حضور پاک کے نور کو پیدا فرمایا۔ تو جھگڑا کیا رہا۔

یہ نور اس وقت بن رہا ہے جس وقت آسمان نہیں بنے۔

یہ نور اس وقت بن رہا ہے جس وقت ستارے نہیں بنے۔

یہ نور اس وقت بن رہا ہے...... جس وقت سورج نہیں بنا۔

یہ نور اس وقت بن رہا ہے...... جب چاند نہیں بنا، جب رات نہیں بنی۔

یہ نور اس وقت بنا رہا ہے...... جب مہینے نہیں بنے۔

یہ نور اس وقت بن رہا ہے...... جب دن نہیں بنے۔ جب ہفتے نہیں بنے۔ جب سال نہیں بنے۔

یہ نور اس وقت بن رہا ہے...... جب یہ نظام کائنات قائم نہیں ہوا۔

اس میں جھگڑا تھوڑی ہے کہ یہ نور ہے یا نہیں ہے...... یہ نور ہے یا بشر ہے اس میں کوئی جھگڑا نہیں ہے اختلاف تو اس میں ہے کہ بارہ ربیع الاول کو کیا آیا؟؟ ربیع الاول بھی تھا۔ تو کہتا ہے نا بارہ ربیع الاول کو، بارہ ہو، نو ہو...... مطلب ہے ربیع الاول میں جو آیا...... بات تو یہ ہے کہ بارہ ربیع الاول بھی پہلے تھا چاند بھی پہلے تھا، سورج بھی پہلے تھا، دن بھی پہلے تھا، رات بھی پہلے تھی آسمان بھی پہلے تھا، زمین بھی پہلے تھی، اور چھوڑیے...... سب پہلے تھے، جو پہلے گزر گئے وہ پہلے تھے، سارے انبیاء بھی پہلے تھے۔ اور چھوڑیے حضرت عبدالمطلب پہلے ہیں۔ خواجہ عبداللہ پہلے ہیں۔ سیدہ آمنہ پہلے ہیں۔ عرب والے پہلے موجود ہیں، ابولہب بھی پہلے موجود ہے اب جو پیدا ہو رہے ہیں۔ بات تو یہاں ہے جو سب سے پہلے پیدا ہوئے اس نور میں کسی کو اختلاف ہے؟؟ اب جو تشریف لائے، وہ نور جو سب سے پہلے پیدا ہوا تھا وہ روح جو سب سے پہلے بنی تھی...... وہ جس جسم میں آئی اس جسم کے لئے روضہ اقدس والی جگہ سے مٹی مبارک لی گئی ہے یا نہیں؟ اب تو بات یہ ہے نا! اگر وہ اس پیدائش کی بات ہے...... تو پھر میلاد نہ کرو، پھر ولادت نہ کہو۔ جب ولادت کی بات کرتے ہو تو جھگڑا نہ کرو۔ پھر جھگڑا فضول ہے میں عرض کر رہا تھا اس جھگڑے کا تعلق ادھر نہیں ہے، ادھر ہے۔ (دماغ سے نہیں پیٹ سے ہے) اور کتنی آسان سی بات ہے کہ حضورؐ اللہ کے نور سے...... اور پوری مخلوق حضورؐ کے نور سے...... مسئلہ تو ختم ہو گیا۔ کسی کا ختم ہو گیا۔ کہ حضورؐ اللہ کے نور سے اور پوری مخلوق حضورؐ کے نور سے...... مولوی صرف؟ صحابہ صرف؟

وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ.

پوری مخلوق۔ کون؟ میں پوچھتا ہوں پھر بشر کون ہے؟ پوری مخلوق آقاؐ کے نور سے...... میں مانتا ہوں...... حضورؐ اللہ کے نور سے...... پوری مخلوق حضورؐ کے نور سے...... تمام انبیاء حضورؐ کے نور سے...... آسمان بھی حضورؐ کے نور سے...... زمین بھی، ستارے بھی، چاند بھی، سورج بھی، تمامی رسل، سارے پیغمبر...... سارے صحابہ...... سارے اولیاء...... سارے قطب...... سارے غوث...... سارے علماء، سارے مومنین، سارے مسلمان...... صرف مومن کی بات نہیں ہے۔

وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ.

مولانا سلطان حیدری بھی؟ نوری صاحب بھی؟ قصوری صاحب بھی؟ یہ سارے حضورؐ کے نور سے...... میں پوچھتا ہوں پھر بشر کون ہے؟ مسئلہ یہیں ختم ہوا!...... جھگڑتے کیوں ہو؟ کہ صرف مسلمان یا صرف ایماندار، یا اولیاء یا بزرگ...... ساری مخلوق...... اس میں میں بھی موجود ہوں آپ بھی ہیں، یا آپ مخلوق سے باہر ہیں؟ مخلوق نہ ہوتو خالق ہوگا! جو موجود ہے وہ مخلوق نہ ہو تو خالق ہوگا۔ کیا ہیں آپ؟ اگر آپ مخلوق ہیں اور یقیناً مخلوق ہیں تو

وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ مِنْ نُوْرِهٖ

سارے ہوئے نوری!! سب نور ہوئے، بشر کون ہے؟

''فتاویٰ افریقہ'' اور ''بہارِ شریعت'' کا حوالہ

میرے بھائی بات تو سیدھی سی ہے، اگر اس طریقے سے آؤ گے تو پھر کوئی بشر ہے ہی نہیں! بات ختم کردو، یہ نہ کہو کہ آپ نے اپنے جیسا کہا۔ تم نے تو اپنے جیسا کہا نا! کہ حضور بھی نور ہیں، تم بھی نور ہو اور وہی نور...... اسی نور میں سے بنے...... ورنہ سیدھی بات کرو، نور کا معنی اجالا کرو، روشنی کرو، اللہ کی روشنی پہ حضورؐ چلتے ہیں اور پوری مخلوق حضور کی روشنی پہ چلتی ہے، پوری مخلوق کو راستہ تب نظر آئے گا۔ جب حضور کی نبوت کو مانیں گے، حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے نور سنت کو مانیں۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے نور پیغام کو مانے۔ اگر نہیں مانے گی وہ قوم کچھ دیکھ نہیں سکے گی...... انہیں یہ قرآن بھی اندھا کہے گا تو میرے دوست! کتنی واضح بات ہے اور اس پر خواہ مخواہ قوم کو لڑایا جاتا ہے۔ حالانکہ واضح الفاظ میں خود لکھا۔ جیسے وہاں سے بیان کیا جاتا ہے کہ جناب مولانا اشرف علی تھانویؒ نے لکھا کہ اللہ نے سب سے پہلے حضورؐ کے نور کو پیدا فرمایا۔ میں بھی کہہ سکتا ہوں کہ جناب علامہ احمد رضا خاں بریلوی نے لکھا فتاویٰ افریقیہ صفحہ نمبر 100 پہ اللہ پاک نے جہاں سے حضورؐ کے لئے مٹی مبارک اٹھائی، جس پاک مٹی سے حضور کا جسد اقدس بنا اسی پاک مٹی سے ابوبکرؓ عمرؓ کا جسم اقدس بنا۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو دیوبندی بھی نور مانتے ہیں، بریلوی بھی بشر مانتے ہیں جھگڑا فضول ہے۔

''بہار شریعت'' بہت موٹی کتاب ہے، اس کے صفحہ 10 پر لکھتے ہیں ''نبی سب بشر

ہوتے ہیں اور مرد" نہ کوئی جن نبی ہوا نہ عورت!

تم کہتے ہو۔ حضورؐ کی شان نہیں مانتے اور کہتے ان کے لئے ہو جو کہتے ہیں۔

آقا جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں

تیرے کمال کسی میں نہیں ، مگر دو چار

کہتے ہو ادب نہیں کرتے اور کہتے ان کے لئے ہو جو مدینہ کی حدود میں داخل ہونے سے پہلے جوتی اتار دیں۔ کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے یہاں حضورؐ کے قدم مبارک لگے ہوں گے۔

کہتے ہو یہ اپنے جیسا سمجھتے ہیں...... اور کہتے ان کے لئے ہو...... جو کہتے ہو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس سے، قدم مبارک سے، جو مٹی لگتی ہو۔ اس مٹی کی شان کعبہ اور عرش اعظم سے بھی زیادہ ہے۔

گستاخ تو وہ ہیں جو سارے انبیاء کو نا کام لکھتے ہوئے حضورؐ کو بھی نا کام لکھیں۔ جو حضورؐ کی محفل پہ تبرا کریں...... حضورؐ کی مجلس پہ تبرا کریں...... حضورؐ کے گھر پہ تبرا کریں...... حضورؐ علیہ السلام کی ازواج مطہرات پہ لعن طعن کریں...... گستاخ تو وہ ہیں جو لکھیں کہ جو چار مرتبہ متعہ کرے اس کا درجہ...... محمد رسول اللہ کے برابر ہے...... یہ گستاخ تمہیں نظر نہیں آتے......؟ کیونکہ وہاں سے چھولے ملتے ہیں، شربت ملتا ہے، چائے ملتی ہے، سبیل ملتی ہے، نیاز ملتی ہے۔

عشق مصطفیٰ اثاثہ ایمان ہے...... محبت مصطفیٰ شرط ایمان ہے۔ لیکن محبت یہ ہے تیری کہ جو گستاخ ہے اسے تو گلے لگاتا ہے اور جو آقاؐ کی ختم نبوت پہ سب کچھ وار دے اس پر لعن طعن کرتا ہے!

دین میں کوئی نقص نہیں

میرے دوستو! کھلی بات ہے کہ اللہ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں عقل سلیم دی ہے اللہ پاک نے ہمیں راہ ہدایت نصیب فرمائی

وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ.

اگر اللہ ہدایت نصیب نہ کرتا کئی لوگ...... دیکھنے میں وہ بھی انسان ہیں بلکہ دیکھنے

میں وہ بھی مولوی ہیں ...... اور انہیں رب نے نصیب نہیں کی۔ تو بیچارے جو بات خود کہتے ہیں اسے خود ہی رد کرتے ہیں، کبھی عشاق کو گستاخ کہتے ہیں، کبھی گستاخوں کو بھائی کہتے ہیں ...... اللہ نے ہمیں ہدایت عطا فرمائی۔ اللہ کا بڑا احسان ...... کہ اہل حق کے ساتھ رب نے ہمارا واسطہ جوڑا ، رابطہ جوڑا۔ اہل حق کے ساتھ نسبت نصیب فرمائی اور یہ نسبت سیدھی مصطفےٰ تک ملتی ہے ہمارے پاس اصلی چیزیں ہیں اصلی دین ہے اصلی ایمان ہے، اصلی کلمہ ہے۔ اصلی نماز ہے اصلی اذان ہے ، نہ ہم بیچ میں ملاتے ہیں نہ ہم پہلے ملاتے ہیں نہ آخر میں ملاتے ہیں کہیں کسی جگہ جوڑ لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں کہیں نقص نظر آیا ہی نہیں۔ عاشق کو بھلا محبوب کی کسی چیز میں نقص نظر آ سکتا ہے؟ ...... نہیں۔ وہاں ہو بھی تو نظر نہیں آتا یہاں تو ہے ہی نہیں۔ لیکن جو اپنی طرف سے جوڑ لگاتا ہے ...... وہ کیا سمجھتا ہے کہ یہاں تھوڑی سی کمی ہے۔ ...... حضورؐ نے جو سکھایا ہے اس میں تھوڑی سی کمی ہے اسے میں پورا کر دوں؟ حضورؐ نے جو کلمہ سکھایا ہے ...... اس میں تھوڑی سی کمی ہے اس کو میں پورا کر دوں!۔ اس کو تو آدھے سے زیادہ کمی نظر آئی تھی، حضورؐ نے سکھائے دو حصے۔ اس نے تین اور ملا کر پانچ کئے۔ اس دوسرے کو اتنی زیادہ نہیں لیکن تھوڑی تھوڑی کمی نظر آتی ہے۔ حضورؐ نے جو اذان سکھائی اس میں تھوڑی سی کمی نظر آئی، وہ اس نے پوری کر دی۔ تھوڑی کمی اس کو نظر آئی، اس کو بیچ میں نظر آئی ...... یہ کہتا ہے پہلے تھوڑی سی کمی بھی تو ہونی چاہیے تھی اور چلو درود پاک پڑھنا منع نہیں ہے۔ درود پاک سے بڑی سعادت کون سی ہے؟ آپ فضائل درود شریف دیکھیں مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ...... پتہ چلے کہ یہاں درود پاک کے متعلق کیا عقیدہ ہے اور کیا تعلیم ہے؟ لیکن یہاں کہا جاتا ہے کہ درود پاک نہیں پڑھتے۔ درود پاک کے منکر ہیں، بھائی کیسے؟ ثبوت کیا ہے آپ کے پاس؟ کہتے ہیں جی وہ اذان سے پہلے نہیں پڑھتے۔ میں پوچھتا ہوں ...... جو اذان سے پہلے درود نہیں پڑھتا، وہ درود کا منکر اور جو اذان سے پہلے یٰسین نہ پڑھے ...... وہ یٰسین کا منکر ہوا نا! اور جو اذان سے پہلے سورہ الرحمان نہ پڑھے ...... وہ رحمان کا منکر! تو مجھے بتاؤ ...... سورۃ فاتحہ سے لے کر سورۃ الناس تک ...... اذان سے پہلے کون سی سورۃ پڑھتے ہو؟ جب ایک بھی سورۃ نہیں پڑھتے ...... تو سارے قرآن کے منکر ہوئے ...... اب تمہارا معیار ہی یہ ہے میں کیا کروں؟ تمہارے پاس دلائل ایسے ہوتے ہیں نا! کیوں جی! اذان سے پہلے درود نہیں

پڑھتے ...... لہٰذا درود کے منکر!

یعنی تشہد میں پڑھیں بھی، تقریر میں پڑھیں بھی، تبلیغ میں پڑھیں بھی، تحریر میں لکھیں بھی، خطبے میں پڑھیں بھی، نماز میں پڑھتے رہیں ...... لیکن کیونکہ اذان سے پہلے نہیں پڑھتے ...... لہذا یہ منکر ہیں۔ روزانہ ہزار مرتبہ درود پڑھیں لیکن اذان سے پہلے نہیں پڑھتے ...... سورۃ بقرہ نہیں پڑھتے، آل عمران نہیں پڑھتے، نساء نہیں پڑھتے، مائدہ نہیں پڑھتے، سورۃ توبہ نہیں پڑھتے، سورۃ مجادلہ نہیں پڑھتے، سورۃ حاقہ نہیں پڑھتے، سورۃ واقعہ نہیں پڑھتے، سورۃ اخلاص نہیں پڑھتے ...... کچھ بھی ...... سورۃ الناس تک نہیں پڑھتے ...... تم نے کیا پڑھا؟ ...... تم اذان سے پہلے کلمہ بھی نہیں پڑھتے ...... ناراض نہ ہونا! آپ نے استدلال کا انداز جو بنایا ہے دلیل ایسے نہیں ہوتی، عقیدے ثابت نہیں ہوتے۔

اہل حق کا طرز استدلال

اگر عقیدے کے اثبات کا طریقہ سیکھنا ہو ...... تو علماء اہل سنت سے یوں سیکھو۔ جب وہ کہتے ہیں، اللہ وحدہ لاشریک ہے ...... تو پھر دلیل یوں پیش کرتے ہیں کہ اَللّٰهُ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ جب وہ کہتے ہیں کہ آقا محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو پھر دلیل یوں پیش کرتے ہیں۔

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَ کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا o مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ.

جب وہ کہتے ہیں کہ آقا خاتم النبیین ہیں تو دلیل یوں پیش کرتے ہیں

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ.

جب وہ کہتے ہیں کہ آقا سید الانس اور سید الرسل ہیں، آقا صلی اللہ علیہ وسلم رسول بھی ہیں، تو وہ دلیل یوں پیش کرتے ہیں

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ کُنْتُ اِلاَّ بَشَرًا رَّسُوْلاً o

جب وہ عقیدہ پیش کرتے ہیں کہ محمد عربی ﷺ کے سارے صحابہ اور ان کے تابعدار جنتی ہیں تو وہ دلیل یوں پیش کرتے ہیں

وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْ هُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّلَهُمْ جَنّٰت.

یہ ہوتا ہے انداز ان کے دلائل کا......اور جناب نے تو اپنے دلائل کا حال دیکھا ہے۔ دلیل ایسی ہوتی ہے کہ یا خود انسانیت سے نکل جاتے ہیں، یا پھر خود کلمہ چھوڑ بیٹھتے ہیں......نہ کرو ! یہ کمزور کمزور طریقے رہنے دو ان کے پاس، جن کا ایمان کمزور ہے۔

سنت اور اہل سنت ضعیف نہیں ہوتے

جن کا مسلک کمزور، جن کا مذہب کمزور، جن کا نظریہ کمزور، اہل سنت بہت مضبوط......بہت مضبوط طریقہ ہے......بہت مضبوط راستہ ہے......بہت کھلا، واضح راستہ ہے، اہل سنت کے پاؤں ریت کے ٹیلے پر نہیں، پتھر کی چٹان پر ہوتے ہیں۔ اہل سنت اتنے کمزور دلائل والے نہیں ہوتے......نہ سنت کمزور ہوتی ہے۔ نہ اہل سنت کمزور ہوتے ہیں۔ سنت ضعیف ہوتی ہے؟ نہیں! آپ نے روایت ضیعف سنی ہوگی کہ یہ روایت ضعیف ہے، یہاں تک بھی کہہ دیا ہوگا کہ یہ حدیث ضعیف ہے کبھی آپ نے سنت ضعیف سنی؟ نہیں: نہ سنت ضعیف ہوتی ہے نہ اہل سنت ضعیف ہوتے ہیں......نہ سنت کمزور ہوتی ہے، نہ اہل سنت کمزور ہوتے ہیں! کیوں کہ سنت اسے کہا جاتا ہے۔ جو حضور نے سکھایا ہو اور صحابہ نے کر کے دکھایا ہو۔ ایک آدھ مرتبہ ہو گیا۔ وہ نہیں، ایک مرتبہ ہو گیا پھر شک ہو گیا کہ ہوا یا نہیں ہوا؟ کسی نے کہا' ہوا، کسی نے کہا نہیں ہوا۔ ایک آدھ مرتبہ ہوا، پھر ختم ہو گیا منسوخ ہو گیا یہ نہیں۔ وہ روایت میں آئے گا، حدیث میں آئے گا، سنت نہیں کہلائے گا۔ یعنی یوں سمجھئے حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے ایک چیز منقول آ گئی، اب دیکھنا پڑے گا، صحابہ کرامؓ کی طرف کہ انہوں نے عمل کیا یا نہیں کیا۔ آقا کی زندگی میں اور آقا کے تشریف لے جانے کے بعد اس پہ عمل کیا یا نہیں کیا۔ اگر آپ کو نظر آئے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے یہ روایت ہمیں ملی، لیکن صحابہ اس پر عمل نہیں کرتے تو یہ نہیں کہا جائیگا کہ صحابہؓ نے حضورؐ کی سنت کو چھوڑ دیا، بلکہ یہ کہا جائیگا کہ یہ بات منسوخ ہو گئی یا یہ کہا جائیگا کہ یہ حضور کا خاصہ تھا۔ مثلاً حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے بیک وقت اپنے حرم میں، اپنے گھر میں نو بیویاں رکھیں۔ اب جب دیکھا کہ صحابہ کرام میں سے کسی نے نو بیویاں رکھیں؟ نہیں! بیک وقت کی بات

کرر ہاہوں، رکھیں؟ نہیں رکھیں! تو اب یہ سنت نہیں۔ اب یہ سنت نہیں! حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے کیا، لیکن صحابہ کرامؓ نے اس پر عمل نہیں کیا۔ اب یہ نہیں کہہ سکتے کہ صحابہ نے سنت کو چھوڑ دیا بلکہ یہ کہا جائے گا کہ یہ سنت ہی نہیں۔ یہ حضور کا خاصہ ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ کیا وہ سنت نہیں بنتا، جو سکھایا وہ سنت بنتا ہے۔ جو حضورؐ نے کیا وہ حضور کا خاصہ بھی ہوسکتا ہے...... جو حضور نے کیا وہ امر عادی بھی ہوسکتا ہے...... جو حضورؐ نے کیا وہ تقاضہ طبعی بھی ہوسکتا ہے...... جو حضورؐ نے کیا وہ امر منسوخ بھی ہوسکتا ہے...... لیکن جو حضورؐ نے صحابہ کرامؓ کو سکھایا اور صحابہ کرامؓ نے کر کے دکھایا اور کرتے رہے...... یہ سنت ہے، یہ کبھی کمزور نہیں ہوتی۔ اور اھل سنت کبھی کمزور نہیں ہوتے کیونکہ اہل سنت بناتے نہیں ہیں، بتاتے ہیں، اپنی طرف سے بناتے نہیں ہیں بلکہ کہتے ہیں۔

نَحْنُ نَقْتَدِیْ وَلَا نَبْتَدِیْ ' نَحْنُ نَتَّبِعُ وَّلَا نَبْتَدِعُ ، نَحْنُ اَقْرَبُ اَمر الشَّرِیْعَه.

یہ بناتے نہیں ہیں، بتاتے ہیں...... جو انہیں ملتا ہے۔ وہ فوراً آگے پہنچاتے ہیں...... آقا سے ملا آگے پہنچایا...... رب نے بھیجا آگے پہنچایا...... وحی کے ذریعے آیا...... وحی متلو سے آیا آگے پہنچایا...... غیر متلو سے آیا آگے پہنچایا...... قیاس شرعی سے وہ چیز بھی وہاں سے آتی ہے...... وہ بھی وہاں سے آتی ہے...... وہ بھی بتلانے والے کی بات ہے......

میں عرض کرر ہاہوں کہ اہل سنت بناتے نہیں ہیں بتاتے ہیں...... جو بناتے ہیں وہ اہل بدعت ہوتے ہیں...... جو بناتے ہیں وہ اہل ضلالت ہوتے ہیں، دین کو بناتے ہیں، وہ کفر والے ہوسکتے ہیں، بدعت والے ہوسکتے ہیں...... سنت والے نہیں ہوسکتے! سنت والے حضور ﷺ کا لایا ہوا، حضور کا سکھایا ہوا، صحابہ کا عمل کر کے دکھایا ہوا دین آگے بتاتے ہیں نیا بناتے نہیں ہیں۔

بنانے والے جس جس حد تک بناتے جائیں گے، اتنے ہدایت سے دور ہوتے جائیں گے۔

جتنا سنت سے دور ہوتے جائیں گے، اتنا ہدایت سے دور ہوتے جائیں گے۔

جس حیثیت کی بات بنائیں گے، اس حیثیت کی ان سے ہدایت چھوٹ جائے گی۔

اگر یہ اپنی طرف سے کوئی مستحب بنائیں گے تو یہ بدعتی بن جائیں گے...... بدعت چھوٹے درجہ کی۔

اگر یہ اپنی طرف سے کوئی مسنون کہہ کر بنائیں گے اور اپنی طرف سے اس پہ زیادہ تاکید دیں گے تو بدعت کا درجہ بڑھ جائے گا۔ اگر اپنی طرف سے کوئی ایمانی حصہ بنالیا، کوئی ایمانی علامت بنالی، اپنی طرف سے کوئی فریضہ بنالیا، کوئی چیز زیادہ ہی لازم کر لی اس کو واجب یا فرض قرار دے دیا تو پھر بدعت کفر تک پہنچے گا۔

یوں سمجھئے کوئی بنا لیتا ہے کوئی پہلا بنا تا ہے، اس کی گمراہی وہاں تک رہتی ہے، اور کوئی کلمہ بنا تا ہے، اس کی گمراہی آگے بڑھ کر کفر تک پہنچتی ہے۔ بنانے والے ہدایت سے دور ہوتے ہیں۔ اور بتانے والے ہدایت پر رہتے ہیں۔ کیونکہ حضور ﷺ نے دین پہنچایا۔ ہاں اس کا اظہار ہوسکتا ہے، استنباط ہوسکتا ہے۔ افتراء نہیں ہوسکتا۔ افتراء جو کرتے ہیں، بناتے ہیں...... وہ سنت سے دور ہوتے ہیں ...... ہدایت سے دور ہوتے جاتے ہیں۔

جنہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریقے کو اپنا کے رکھا...... وہ حضور ﷺ کے سچے غلام!

جنہیں حضور ﷺ کے طریقے میں کوئی عیب نظر نہ آیا...... وہ حضور کے سچے غلام! دنیا کہے ہم چاند سے آگے نکل گئے...... دنیا کہے ہم مریخ تک پہنچ گئے...... دنیا کہے ہم نے اتنی ترقی کر لی...... دنیا کہے ہم نے پوری کائنات کو عاجز کر ڈالا...... مسخر کر ڈالا...... لیکن یہ پھر بھی کہتے ہیں (تبلیغی جماعت والے)' دوستو! بزرگو! ہماری دونوں جہان کی کامیابی صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تابعداری میں ہے۔'' یہ ہیں بتانے والے، بنانے والے نہیں ہیں...... یہ کہتے ہیں تمہاری مرضی جہاں پہنچو...... جتنی تحقیقات کرلو...... جتنی ریسرچ کرلو...... سائنسدان کچھ کہیں...... دنیا والے کچھ کہیں...... عقل کے پجاری کچھ کہیں...... اور ہم تو صرف یہی کہیں گے کہ آقا ﷺ کو اللہ نے بھیجا تو کمال دے کر بھیجا اور اتنا کمال دے کر بھیجا کہ اس کے آگے یا اس کے برابر کسی اور کو نہ دیا ہے، نہ دیا جائے گا۔ اب ہماری کامیابی صرف حضور علیہ السلام کے نورانی طریقوں میں ہے۔ اب وہ طریقے بتاتے ہیں...... اپنی طرف سے طریقے بناتے نہیں ہیں۔ وہ کہتے ہیں بھائی چوبیس گھنٹے کی زندگی ہماری حضورؐ کے طریقے کے مطابق ہو جائے۔ بس اس میں ہماری کامیابی ہے، اس جہان کی بھی کامیابی، اس جہان کی بھی کامیابی...... ہماری زندگی

کامیاب...... موت کامیاب اللہ راضی ہو جائیں گے...... ہمیں دونوں جہانوں کی کامیابی اور کامرانی نصیب ہو جائے گی، بس یہ بتاتے ہیں کہ آقا یوں کھایا کرتے تھے، یوں پیا کرتے تھے، یوں بولا کرتے تھے، آقا یوں بیٹھا کرتے تھے، آقا یوں چلا کرتے تھے، آقا ﷺ یوں سویا کرتے تھے، اور ہماری کامیابی حضور ﷺ کی تابعداری میں ہے۔ ہمیں کچھ بنانا نہیں ہے، صرف وہی بتانا ہے جو وہاں سے آیا ہے۔ اور بنانے والے بنانے بیٹھتے ہیں...... آؤ جی! نیا کلمہ لے لو! کلمے قلعی کرالو، پرانے نئے کرالو، کلمے قلعی کرالو...... کچھ قلعی کرتے ہیں اور کچھ نئے بنا کے دیتے ہیں۔ نئے بنانے والے انہیں چھوڑ دیتے ہیں۔

میں جب جیل میں تھا ایک گروپ آیا Invesseecation کے لیے...... انہوں نے کہا جو مسلمانوں کو لڑائے وہ کون ہوتا ہے؟ شیطان نہیں ہوتا؟ میں نے کہا جی بالکل شیطان ہوتا ہے، بہت بڑے شیطان ہوتے ہیں، جو مسلمانوں کو لڑائیں وہ واقعی شیطان ہوتے ہیں۔ کہنے لگا پھر تم کیوں لڑاتے ہو ہم مسلمانوں کو............ اللہ اللہ کرو! ہم کہاں لڑاتے ہیں؟ ہم تو کہتے ہیں ...... مسلمانو! تمہاری زبان جو بھی ہے آؤ پنجابی، سرائیکی ایک ہو جاؤ...... اردو، سندھی والے ایک ہو جاؤ...... بلوچ اور پختون ایک ہو جاؤ...... ہم کہاں لڑاتے ہیں، ہم تو کہتے ہیں مسلم لیگ والو، پی پی والو۔ آؤ مل جاؤ۔ ہم تو کہتے ہیں کہ سندھ والو، پنجاب والو آؤ مل جاؤ...... علاقے تمہارے جو بھی ہوں...... زبان تمہاری جو بھی ہو...... قبیلہ تمہارا جو بھی ہو...... پارٹی تمہاری جو بھی ہو...... مسلک فروعی اختلافات کے باوجود تمہارا جو بھی ہو......

ہم تو کہتے ہیں جناب رفع یدین کرنے والے بھی آجاؤ......

نہ کرنے والے بھی آجاؤ......

آٹھ والے بھی آجاؤ......

بیس والے بھی آجاؤ......

درود پڑھنے والے بھی آجاؤ......

انگوٹھے چومنے والے بھی آجاؤ......

میں نے کہا یہ اسٹیج تو گلدستہ لگتا ہے۔ یہاں تو کالی پگڑیاں ہوتی ہیں، سفید پگڑ...

ہوتی ہیں، سبز پگڑیاں ہوتی ہیں...... ہم تو اکٹھا کرتے ہیں، ہم کہاں لڑاتے ہیں...... کہنے لگے نہیں نہیں۔ تم شیعہ کو کافر کہتے ہو۔ (اصل بات کرو نا پھر) میں نے کہا جی میں نے بڑا تلاش کیا ہے بڑا تلاش کیا ہے، لیکن مجھے ان میں مسلمانوں والی کوئی بات ملی نہیں۔ نہیں ملی، تو اب میں مجبور ہوں۔ مسلمان کے لیے تو کوئی علامت ہوتی ہے، کوئی خاصہ مسلمانوں والا ان میں مجھے ملا نہیں۔ لہٰذا میں مجبور ہوں۔ اگر آپ کوئی خاصہ بتا دیں کہ مسلمانوں والا فلاں خاصہ ان میں ہے...... تو میں مان لوں گا۔

تو جناب وہ ارد گرد دیکھتے ہیں۔ آٹھ افسران تھے۔ ابھی تو ان میں بڑا جوش تھا۔ اب سوچ رہے تھے کہ ان میں کوئی مسلمانوں والی بات ڈھونڈیں۔ انہیں سوچ سوچ، دیکھ دیکھ کر ایک نہ ملا، ایک کہتا ہے، پٹھان افسر کہتا ہے۔ ,,کلمہ جو پڑھتے ہیں'' میں نے کہا۔ خان صاحب مسلمانوں والا پڑھتے ہیں، کہتا ہے نہیں وہ دوسرا کلمہ پڑھتے ہیں۔ میں نے کہا میں بھی یہی تو کہتا ہوں کہ وہ دوسرے ہیں۔ دوسرا کلمہ جو پڑھتے ہیں، تو وہ دوسرے ہیں۔ یہ جو انہوں نے اپنا کلمہ بنایا ہے، ہمیں تو ہمارے بزرگوں نے بتایا ہے۔ جو حضور نے سکھایا ہے، اور تمامی صحابہؓ نے پڑھ کر دکھایا ہے، ہمارے پاس تو وہ کلمہ ہے اور ہمارے بزرگ بتاتے ہیں، بناتے نہیں۔ انہوں نے اپنا بنایا ہے اس لیے میں کہتا ہوں جیسے ان کا کلمہ دوسرا ہے، ویسے یہ خود بھی دوسرے ہیں۔ کہنے لگا، بات تو صحیح ہے۔

مسلمانوں کی بد عملی

تو میرے دوستو! اب ہمیں اپنے گریبان میں منہ ڈالنا چاہیے۔ کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ جو حضور ﷺ کا طریقہ ہمیں بتایا گیا ہے۔ اس پر عمل کر رہے ہیں یا اپنے اپنے طریقے بنا رہے ہیں......

آج مجھے مسلمان نظر آتا ہے، بھنگی کے دروازے پہ......
آج مسلمان نظر آتا ہے، یہودی کے دروازے پہ......
آج مسلمان نظر آتا ہے...... عیسائی کے دروازے پہ......
آج مسلمان نظر آتا ہے...... ہندو کے دروازے پہ......

وہاں جھولی پھیلا کے مانگ رہا ہوتا ہے۔ کیوں؟ جھولی پھیلا کے مسلمان مانگ رہا ہے کافر سے کہ تو اپنی زندگی کا طریقہ مجھے سکھا دے...... میں صورت ویسی بناؤں، جیسے تیری ہے...... یہ جھولی پھیلائے ہوئے ہے کافر کے دروازے پر کہ تیرا طریقہ شادی کا...... تیرا طریقہ لباس کا......، وہ میں اپنانا چاہتا ہوں...... میری ترقی اسی میں ہے، آج مسلمان کافر کے دروازے پہ کھڑا ہے کہ تیرے کھانے کا طریقہ مجھے پسند ہے...... میں سمجھتا ہوں کہ اب میں ترقی کر گیا ہوں، اور اس محروم دور کا بندہ میں ترقی یافتہ ہوں اور میں اب تیرے طریقے پر کھایا کروں گا۔ جیسے کھوتا (گدھا) کھڑے ہو کر کھائے، میں کھڑے ہو کر کھاؤں گا...... ہندو سے کہتا ہے تو سکھا...... یہودی سے کہتا ہے تو سکھا...... عیسائی سے کہتا ہے تو سکھا...... سکھ سے کہتا ہے تو سکھا...... دوسرے کافروں سے کہتا ہے تم سکھاؤ۔ ایک ایک بات ایک ایک کافر سے سیکھتا ہے اور اس میں اپنی ترقی سمجھتا ہے۔

کافر اگر سوال کرے' جواب کیا ہوگا؟

میں کہتا ہوں کہ اگر وہی کافر تجھ سے سوال کرے کہ میاں تم تو کہتے ہو، ہمارے نبی کا طریقہ سب سے اچھا ہے...... تم تو کہتے ہو ہمارے نبی کی صورت اچھی...... تم تو کہتے ہو ہمارے نبی کی سیرت اچھی...... تم تو کہتے ہو ہمارے نبی کی خوشی اچھی...... تم تو کہتے ہو ہمارے نبی کی غمی اچھی...... تم تو کہتے ہو ہمارے نبی کا خلق عظیم، تم تو کہتے ہو ہمارے نبیؐ کے معاملات اچھے...... تم تو کہتے ہو ہمارے نبی کا بولنا اچھا...... تم تو کہتے ہو ہمارے نبی کا سونا اچھا...... تم تو کہتے ہو ہمارے نبی کا کھانا اچھا...... تم تو کہتے ہو ہمارے نبی کا طریقہ اچھا...... پھر تمہیں وہ طریقہ اچھا کیوں نہیں لگا......؟ تمہیں وہ گفتار پسند کیوں نہیں آئی......؟ تمہیں وہ انداز پسند کیوں نہیں آیا......؟ تمہیں وہ صورت پسند کیوں نہیں آئی......؟ تمہیں وہ کردار پسند کیوں نہیں آیا......؟ مسلمان بتا...... پھر تیرے پاس اس کا جواب کیا ہوگا؟

سوال سمجھ آیا ہے؟ اپنا منہ گریبان میں ڈال کر سوچو کہ پھر اس کا جواب آپ کے پاس کچھ ہے؟ اگر نہیں کوئی جواب' تو پھر حضور ﷺ کے دین کو شرمندہ تو آپ نے کیا۔ اگر حضور ﷺ سے سوال کرے کوئی کافر کہے...... جناب ﷺ! ہر کسی پارٹی کو اپنے لیڈر کا انداز اچھا لگتا ہے۔ ہر

مقتدی کو اپنے مقتدا کا انداز اچھا لگتا ہے۔ آپ ﷺ کے مقتدی کیسے ہیں! آپ کا انداز تو اپنوں کو ہی اچھا نہیں لگتا...... اگر حضورؐ سے پوچھ لیں، کافر پوچھ لیں کہ آپ کی امت کو آپ کا انداز اچھا نہیں لگتا۔ تو حضور ﷺ...... آپ کی طرف سے کیا جواب دیں گے؟ تم حضور ﷺ کو...... لا جواب کرنا چاہتے ہو؟ کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک جب یہ بات پہنچے گی کہ انہوں نے میرا کہا نہ مانا۔

میں نے تو معراج میں بھی ان کے لیے دعائیں مانگی تھیں۔

میں نے تو ساری ساری رات رو رو کر گڑ گڑا کر رب سے ان کے لیے مغفرت مانگی......

لیکن میں نے جتنی تاکید کی ...... انہوں نے اتنا ہی میری سنت کے خلاف زندگی گزاری۔

جتنی میں نے تاکید کی...... اتنی انہوں نے نمازیں چھوڑی۔

جتنی میں نے تاکید کی...... اتنی انہوں نے داڑھی منڈائی۔

جتنی میں نے تاکید کی...... اتنے ہی لعب ولھو سے بچنے کی بجائے مشغول رہے۔

جہاں سے میں نے روکا...... وہاں انہوں نے زور بھرا۔

جہاں میں نے جانے کے لیے کہا' وہاں یہ بالکل نہ گئے۔

آپ بتائیں...... حضور ﷺ کے دل پہ کیا گزرتی ہو گی۔ ابوجہل نے، ابولہب نے، عتبہ، شیبہ نے، حضور ﷺ کے دل کو کم...... حضور ﷺ کو کم تنگ کیا تھا؟ کہ اب کلمہ پڑھنے والو...... تم بھی حضور ﷺ کو تنگ کرنے لگے ہو؟

طریقہ ہم اپنائیں حضور ﷺ کا...... نام لیتے ہیں صحابہؓ کا...... ہیں سپاہ صحابہ...... صحابہؓ نے حضور کی غلامی دی ہے۔ اور پھر حفاظت کی ہے۔ عملی غلامی دی ہے۔ عملی اتباع کیا ہے اور انہوں نے کائنات کو دعوت دی کہ آؤ...... ہمارے نبی ﷺ کی تابعداری کرو، کیسے؟ جیسے ہم کرتے ہیں۔

سپاہ صحابہ والو! تم لوگوں کو دعوت دو صحابہ کرام کی تابعداری کرو حضور ﷺ کی مجلس کی

تابعداری کرو...... پہلے خود کرو، پھر کہو جیسے ہم کرتے ہیں۔ عملی نمونہ پیش کرو نا! یہ کیا ہے زبان پہ کچھ ہو دل میں کچھ ہو: یہ تو دوسروں کا طریقہ ہے، ہمارا تھوڑی ہے۔ آپ کہیں گے کہ دل میں بھی یہی ہے کہ حضور ﷺ کا طریقہ اچھا ہے۔ صحابہؓ کا طریقہ اچھا ہے۔

اگر زبان سے بھی کہتے ہو، دل میں بھی یہی ہے تو تمہاری داڑھی کوئی دوسرا زبردستی مونڈ لیتا ہے؟

اگر تمہارے دل میں بھی نماز کی اہمیت ہے، پھر دوسرا کوئی تمہیں مسجد سے کھینچ کے لیے آتا ہے؟

اپنے عمل کی طرف توجہ دو...... دشمن ہر وقت تاک میں رہتا ہے۔ دشمن یہ بھی سوال کر سکتا ہے کہ تمہیں اگر حضور ﷺ کا طریقہ اچھا لگتا...... تو تم خود کیوں نہ کر لیتے؟ حضور ﷺ کی تعلیم پہ سوال ہو سکتا ہے کہ جناب آپ کی تعلیم اتنی اچھی ہوتی تو آپ کی امت کو تو پسند آتی۔

آؤ مفتیو! مولوی صاحبان! بزرگو! آپ سے بھی سوال ہو سکتا ہے، مسلمانو! تم سب سے بھی سوال ہو سکتا ہے، قادیانی سوال کر سکتا ہے کہ میں نے حضور ﷺ کے بعد ایک آدمی کو نبوت کے درجے پر پہنچایا، تو میں کافر ہو گیا اور جنہوں نے بارہ کو پہنچایا وہ کیسے مسلمان ہو گئے؟ پھر کیا جواب دو گے؟ وہ کہیں گے ہمارے ساتھ تمہاری ذاتی دشمنی تھی؟ ہم نے تو ایک آدمی کو حضور ﷺ کے بعد نبوت کے منصب پہ پہنچایا...... ہمیں تو کہتے ہو کافر! اور جو بارہ تیرہ کو حضور ﷺ سے بھی آگے، تمامی انبیاء کے آگے پہنچاتے ہیں انہیں کیا کہتے ہو؟

شیعہ کی طرف سے قرآن مجید کی غلط تفسیر

قرآن کریم میں اللہ نے فرمایا۔

وَ لِکُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْل

اور تفسیر عیاشی میں لکھتا ہے کہ

لِکُلِّ قرن من ھٰذا الامۃ اِمام

اللہ نے فرمایا ہر امت کے لیے ایک رسول ہے، ہر امت کے لیے ایک رسول ہوا۔ یہ کہتا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس امت میں ہر قرن (زمانے) کے لیے ایک امام ہو گا۔ کہتا

ہے۔

وَ هُوَ الامام وَ هُوَ الرَّسُول

وہی امام ہوتا ہے، وہی رسول ہوتا ہے۔

وَ هُمُ الائِمَة وَ هُمُ الرُّسل

کہتا ہے''جو امام ہیں یہی رسول ہیں''اب کافر تم سے سوال کرسکتا ہے، قادیانی تم سے سوال کرسکتا ہے کہ جناب ہم نے ایک آدمی کو نبی کہا، ظلی کہا، بروزی کہا، یہ کہا، وہ کہا، جو کچھ بھی کہا، لیکن پھر بھی تم نے نہ چھوڑا...... تم کہتے ہو یہ کافر ہیں...... لاہوری آجاتا ہے، وہ کہتا ہے میں نے تو مرزے کو نبی بھی نہیں مانا تھا۔ مرزے نے نبوت کا دعویٰ کیا...... میں نے کہا تو نبی نہیں ہے، لیکن تو مصلح ہے، اچھا آدمی ہے...... تم نے کہا مرزا کافر ہے اور لاہوری اور قادیانی تو بھی کافر ہے۔ کیوں؟ میں نے کہا۔ تم نے کہا وہ کافر ہے اور جو نہ مانے وہ بھی کافر ہے۔ یہی بات ہے نا! وہاں پہ تم نے کہا قادیانی کافر اور جو نہ مانے وہ بھی کافر...... تو یہاں تمہیں کون سا سانپ سونگھتا ہے۔ وہاں ایک کو نبوت کے منصب پہ پہنچانا چاہا، یہاں بارہ کو پہنچایا، یہاں کیوں تمہیں جرات نہیں ہوتی؟ اس لیے کہ وہ تھوڑے تھے، یہ زیادہ ہیں۔

لاَ تَتَّخِذُوا الٰهَيْن اثنَين اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

تفسیر عیاشی میں لکھا ہے۔ لاَ تَتَّخِذُوا الٰهَيْن اثنَين کا مطلب ہے۔ لاَ تَتَّخِذُوا اِمَامَيْنِ......

یعنی''الٰہ''جو ہے، وہ امام ہوتا ہے۔ امام جو ہے، وہ''الٰہ''ہوتا ہے، کیا عیسائی تم سے سوال نہیں کرسکتا؟ کہ اگر ہم نے عیسیٰ کو الٰہ کہا' مریم کو الٰہ کہا اور وہ بھی مستقل الٰہ نہیں کہا تھا، یہ کہا تھا کہ یہ بھی الٰہ ہیں، یہ بھی الٰہ ہیں، یہ مل کر پھر ایک الٰہ ہے، وہاں تو تم نے ہمیں کہہ دیا کہ

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابنُ مَرْيَمَ.

ہمارے لیے تم نے کفر کا فتویٰ دے دیا، ہمارے لیے قرآن میں بھی آگیا کہ یہ کافر ہیں۔ ہم نے ایک عیسیٰ کو خدا کہا تو کافر ہوگئے...... وہاں جو ہر امام کو الٰہ کہا جاتا ہے...... وہاں تمہیں کیا ہوتا ہے؟ کیا جواب دو گے؟

میرے پاس تو جواب صاف ہوگا۔ میں کہوں گا تو نے اگر ایک کو الٰہ کہا تو تو ایک درجے میں کافر ہوا، انہوں نے بارہ کو کہا، تجھ سے بارہ گنا کافر انہیں سمجھتا ہوں......

اور مرزائی نے سوال کیا، قادیانی نے سوال کیا تو میں اسے کہہ دوں گا کہ تو نے محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد ایک آدمی کو نبوت کے درجے پہ پہنچایا، تجھے کافر سمجھتا ہوں، لعنتی سمجھتا ہوں، قرآن کا منکر سمجھتا ہوں، ختم نبوت کا منکر سمجھتا ہوں اور جنہوں نے بارہ کو پہنچایا، انہیں میں تجھ سے بارہ گنا بڑا لعنتی سمجھتا ہوں۔ بڑا جہنمی سمجھتا ہوں، بڑا کافر سمجھتا ہوں، میرے پاس تو جواب ہے، نرمی نرمی کی تلقین کرنے والو، تمہارے پاس کیا جواب ہے؟ تمہیں سارا اخلاق یہیں یاد آتا ہے؟ عقائد میں، اعمال میں اتباع ہے سنت سے۔ سنت کا معنی حضور ﷺ کا طریقہ، جو حضور ﷺ نے طریقہ سکھایا، صحابہ نے عمل کر کے دکھایا...... جو حضور ﷺ نے سکھایا، صحابہ نے اپنا کر دکھایا، وہ عقیدے سے لے کر عمل تک، فرائض سے لیکر مستحبات تک، مصلّے سے لے کر میدان تک سارے کو ملا کر، سارے اسوۂ حسنہ کا نام سنت رسول ﷺ ہے۔

حدیث کا صحیح مفہوم

کہتے ہیں جی! جو ایک سنت پر عمل کرے اسے سو شہیدوں کا ثواب ہے اور پھر کہتے ہیں جی پانی پینے کی کتنی سنتیں ہیں؟ پانی پینے کی چھ سنتیں ہیں۔ اب ایک گلاس پانی پیا اور چھ سو شہیدوں کا ثواب آ گیا، روزانہ پتہ نہیں کتنے ہزار شہید لیتے ہیں۔ کیا ضرورت ہے پھر میدان میں جانے کی!!

مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِي فَلَهٗ اَجْرُ مِاَۃِ شَهِيْدٍ.

توجہ! اس کا معنی یہ نہیں ہے کہ ایک مسنون کام کو کیا تو سو شہیدوں کا ثواب ہے۔ بلکہ فرمایا جو کوئی چمٹا رہے میرے طریقے کے ساتھ۔

مَنْ تَمَسَّکَ...... جو چمٹا رہے

بِسُنَّتِي...... میرے طریقے کے ساتھ

عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِي...... میری امت میں بگاڑ پیدا ہونے کے وقت

فَلَهٗ اَجْرُ مِاَۃِ شَهِيْدٍ...... اسے سو شہیدوں کا ثواب ہے،

حضور کے اسوۂ حسنہ سے..... حضور ﷺ کی سنت سے چمٹا رہے..... دنیا کچھ کہے..... لوگ کچھ کہیں..... برادری کچھ کہے..... قوم کچھ کہے..... اہل محلہ کچھ کہیں..... شہر والے کچھ کہیں..... وطن والے کچھ کہیں..... دوست کچھ کہیں..... دشمن کچھ کہیں..... لیکن جو بھی موڑ زندگی کا آئے..... یہ پہلے دیکھے کہ سنت کیا ہے؟ امر مسنون ایک ایک پہ نظر رکھے..... ہر شعبے میں دیکھے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طریقہ کیا ہے..... سنت کہا جائے گا پوری زندگی کو..... کہ

جب وقت آیا بولنے کا..... سنت کے مطابق بولا......

جب وقت آیا پیار کا..... سنت کے مطابق پیار کیا......

وقت آیا مقابلے کا..... سنت کے مطابق مقابلہ کیا......

وقت آیا امامت کا..... سنت کے مطابق امامت کی......

وقت آیا قیادت کا..... سنت کے مطابق قیادت کی......

وقت آیا دوستی کا..... سنت کے مطابق دوستی رکھی......

وقت آیا دشمنی کا..... سنت کے مطابق دشمنی رکھی......

وقت آیا شادی کا..... سنت کے مطابق شادی کی......

وقت آیا غمی کا..... سنت کے مطابق غمی کی......

وقت آیا لباس پہننے کا، سنت کے مطابق لباس پہنا......

وقت آیا اٹھنے کا' سنت کے مطابق اٹھا......

وقت آیا سونے کا..... سنت کے مطابق سویا......

وقت آیا بیٹھنے کا..... سنت کے مطابق بیٹھا......

ہاں ہاں! اس میں حضور ﷺ کی زندگی کے تمام شعبے آ جائیں گے۔ فرائض بھی آ جائیں گے، واجبات بھی آ ئیں گے۔ نوافل بھی آ جائیں گے، خلوت بھی آ جائے گی، جلوت بھی آ جائیگی۔ دوستی بھی آ جائے گی، دشمنی بھی آ جائے گی، محفل بھی آ جائے گی، میدان بھی آ جائے گا۔ قیادت بھی آ جائے گی، سیادت بھی آ جائے گی، امامت بھی آ جائے گی۔ سب کچھ..... حضور ﷺ کی ساری زندگی اسوۂ رسول اکرم ﷺ کا نام سنت رسول ہے..... جو پورے اسوۂ حسنہ کو اپناتا ہے،

کسی کی کوئی پرواہ نہیں کرتا، اسے کئی مقامات پر یوں سمجھئے اپنے جذبات کو ذبح کرنا پڑتا ہے۔ لیکن ساری چیزیں چھوڑ کر...... کسی کی پرواہ نہ کر کے، حضور ﷺ کی سنت پہ زندگی گزار جاتا ہے فرمایا اسے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔ یہ تھوڑی ہے کہ دیکھ کر پینے پر سو شہید ہو گئے، سانس لینے پر الگ سو شہید ہو گئے، بیٹھنے پر الگ سو شہید ہو گئے۔ اللہ بڑا کریم ہے لیکن حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کیوں؟

النکاح من سنتی

نکاح میری سنت ہے۔ ترجمہ تو یوں کیا جاتا ہے نا! نکاح میری سنت ہے۔ میں پوچھتا ہوں یہ ''من'' کیوں فرمایا۔ یہ ''من'' بھی تو ہے نا!

النکاح من سنتی

یہ ''من'' جو موجود ہے۔ یہ ''من'' تبعیضیا من بعض جو موجود ہے۔

النکاح من سنتی

نکاح میری سنت کا حصہ ہے۔

تو ساری زندگی حضورؐ کی وہ سنت ہے، اب نکاح اس کا حصہ ہے، تو ایک ایک کام جو حضورؐ کے طریقے کے مطابق ہو، وہ سنت کا حصہ ہے اور پوری زندگی، اسوۂ رسول اکرمؐ...... یہ سنت رسول ہے۔ اگر کہیں مجازاً کہا گیا کسی ایک کام کو سنت وہ تسمت الجزا ءسمل کوئی ہوتا ہے ورنہ سنت تو پورے اسوۂ رسول اکرم ﷺ کو کہا جاتا ہے۔

تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریقے کو عقیدے میں، عمل میں اپنا لیجئے اور عمل کر کے پھر دعوت دیں پھر میدان میں اتریں، پھر دیکھیں کہ اللہ کی مدد کیسے آتی ہے؟

فضائے بدر پیدا کر ' فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے ، قطار اندر قطار اب بھی

فضائے بدر کیا ہے؟ پتہ ہے؟ یہی کہ حضور ﷺ فرماتے رہیں ہم نہ مانیں؟ زندگی اپنی حضورؐ کی تعلیم کے خلاف ہو یہی فضائے بدر ہے؟ وہاں کچھ پیروں ننگے نظر آتے ہیں، کچھ نے قمیض نہیں پہنی ہوئی، کچھ سر سے ننگے ہیں، کچھ کے ہاتھ میں تلوار نہیں۔ کچھ کے ہاتھ میں چھڑیاں ہیں، کچھ خالی ہاتھ ہیں۔ میں دیکھتا ہوں یہ جنگ پر آرہے تھے۔ تو کچھ تو تیاری کر کے آتے، ہوا نہ ...

کے آتے ،قرضہ لے کر آتے ، تیار تو ہو کر آتے لیکن جب میں نے سیرت نگار کے قلم کو دیکھا تو بات کچھ اور نکلی ۔ کہ نہیں نہیں تیاری کرتے تو کر سکتے تھے ،بات یہ نہیں تھی ،بات یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے تیار نہیں کیا ،حضور علیہ السلام نے فرمایا ،اٹھو چلو ،اور جب فرمایا چلو ،تو کسی نے معمولی سی تاخیر نہیں کی ...... جو جوتی پہن کے نہیں آیا تھا اس نے یہ نہیں کہا آقا ٹھہر جایئے میں جوتے پہن کر آ جاؤں ...... جس نے قمیض نہیں پہنی ہوئی تھی اس نے یہ نہیں کہا کہ آقا ٹھہریئے میں قمیض پہن کر آ جاؤں ۔

جس کے سر پر پگڑی نہیں تھی ،اس نے یہ نہیں کہا ٹھہریئے میں پگڑی پہن لوں ۔

جس کے پاس تلوار نہیں تھی ،اس نے یہ نہیں کہا میں تلوار لے کر آؤں ۔

بس جو جس حال میں تھے ،حضورؐ نے فرمایا آؤ چلیں ۔وہ چل پڑے ۔

فضائے بدر پیدا کر، فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے ، قطار اندر قطار اب بھی

آیئے حضور کے ہر حکم پر ،حضور کی ہر سنت پہ عمل کرنے کے لیے یوں تیار ہو جائیں کہ جو چیز حضور کی سنت ہے جو کچھ حضور کا طریقہ ہے ۔اس کو اپنانے کے لیے آپ فوراً تیار ہو جائیں ۔

جب حضور کی سنت ہے مصلے پہ کھڑا ہونا ...... تو مصلے کے لیے تیار ہو جایئے ۔

حضور کی سنت ہے شمشیر بکف میدان میں آنا ،تو میدان میں آنے کے لیے تیار ہو جایئے ۔ پھر دیکھو اللہ کی نصرت کیسے آتی ہے ؟ ہیں آپ تیار ؟ جو تیار ہے حضور کی سنت پہ زندگی گزارنے کے لیے ، دیکھئے بھئی جھوٹی قسم نہ کھائیں یہ وقت کون سا ہے ،تہجد کا وقت ہے ۔حضور کی سنت کے مطابق زندگی گزارنے کا ارادہ ہے ؟ جن کا ارادہ ہے ،وہ ہاتھ کھڑا کریں ۔اللہ ...... گواہ بھی رہنا اور توفیق بھی دینا ۔(آمین) اگر آپ واقعی اس بات میں سچے ہیں تو پھر اللہ کی مدد آئی ہی سمجھو ......

پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ نظام خلافت راشدہ نافذ نہ ہو ......
پھر کوئی وجہ نہیں ہے قرآن وسنت کا نوری قانون نہ ہو ......
پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ یہاں اسلامی شریعت نافذ نہ ہو ......

پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ علماء اندر رہیں......

پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ ''اعظم طارق'' کے لیے مطالبے کرنے پڑیں......

پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہمیں حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ کو چھڑانے کے لیے مطالبے کرنے پڑیں۔

پھر کوئی ضرورت نہیں پڑے گی۔ یہ سب ہمارے قصور ہیں۔ مطالبے نہیں کرنے پڑیں گے...... جب اسلامی شریعت نافذ ہوگی تو پھر صحابہؓ پر بھونکنے والا اندر ہوگا، صحابہ کرامؓ کا دفاع کرنے والا اندر نہیں ہوگا...... جب شریعت مطہرہ نافذ ہوگی تو پھر ظالم اندر ہوگا، مظلوم اندر نہیں ہو گا۔ پھر ظالم کا بازو ٹوٹے گا، مظلوم کا نہیں ٹوٹے گا۔ آیئے اور عزم کیجئے کہ ہم انشاء اللہ بقایا زندگی سنت کے مطابق گزاریں گے۔

ربیع الاول کی نسبت سے میں نے عرض کیا ہے کہ آقا کی تشریف آوری کے مہینے پر ہم سب یہ عزم کرلیں کہ ہم لاوارث نہیں ہیں کہ ہم ہندو، یہودیوں اور عیسائیوں کے دروازے پر جائیں، وہاں سے بھیک مانگیں کہ ہمیں طریقہ سکھاؤ، ہمارے نبی کا طریقہ زندگی وہ ہے...... جسے اللہ نے بھی حسین کہا ہے۔ ہم جو زندگی گزاریں گے تو اس طریقے پر گزاریں گے۔ سپاہ صحابہ نے تو قسم کھا رکھی ہے کہ انشاء اللہ، انشاء اللہ انشاء اللہ یا حضور کی جماعت پہ بھونکنے والی زبان نہیں رہے گی یا ہم نہ رہیں گے۔ لیکن اس کا طریقہ میں یہ بتا رہا ہوں۔ دوستو! کہ پہلے اپنی زندگی میں دیکھ لیجئے، کوتاہیاں نکال لیجئے اور انشاء اللہ العزیز پھر آپ دیکھیں گے کہ اللہ کی مدد کیسے آتی ہے۔

خواتین سیدہ خنساءؓ کی پیروی کریں

آپ ثابت کریں کہ ہمیں جہاں بھی بلایا جاتا ہے عظمت اصحاب رسول کے نعرے کو بلند کرنے کے لیے۔ اس مشن اور موقف کے لیے، ہم وہاں پہنچتے ہیں، ہم بزدل ماؤں کے بچے نہیں ہیں۔ میری ماؤ اور بہنو اپنے بچوں کو بھی یہ تربیت دو، یہ نہ کہنا کہ بیٹا میں تو رو رہی تھی ابھی تک تو باہر تھا، مجھے تو ڈر تھا کہ کہیں کچھ ہو نہ جائے۔ نہ نہ! میری ماؤ، بہنو اور بیٹیو! سیدہ خنساء رضی اللہ عنہا کا نمونہ پیش کرو۔

جنگ کی رات ہے اور سیدہ خنساء رضی اللہ عنہا اپنے بیٹوں کو بلاتی ہیں اور فرماتی ہیں کہ

بیٹا، صبح جنگ لگے گی۔ اور سنو! میں نے تمہارے ابا جی سے خیانت نہیں کی۔ تم حلالی بیٹے ہو اور صبح اپنے حلالی بیٹے ہونے کا عملی ثبوت تم نے پیش کرنا ہے۔ صبح جب جنگ کی آگ بھڑکے، تمہیں صف اول میں ہونا چاہیے اور پھر ابھی سے میں الوداع کہتی ہوں، تم میں سے کوئی واپس میرے پاس نہ آئے۔ میرے پاس تمہاری لاشیں پہنچنی چاہئیں اور پھر میں یہ دیکھوں گی کہ تم میں سے کسی کی پیٹھ پر نشان نہیں ہونا چاہیے۔ سارے زخم سینے پر ہونے چاہئیں جب تم شہید ہو جاؤ گے۔ میں اللہ کے حضور سجدہ شکر ادا کروں گی۔ کہ میں شہید بیٹوں کی ماں ہوں اور جب تم قیامت میں جنت میں جاؤ گے تو مجھے چھوڑ کر نہ جانا۔

تو میری ماؤ بہنو! تمہیں یہ نمونہ پیش کرنا چاہیے۔ اور آپ جوان اور بوڑھے حضرات۔ آپ تو صحابہ کرامؓ کی قربانیاں سنتے ہی رہتے ہیں۔ آپ وہ نمونہ پیش کریں کہ ہمارے تمام تعلقات اس لیے ہیں کہ ہم حضور پاک ﷺ کی، اور حضور کی محفل کی عزت وعظمت پہ قربان کر دیں۔

وقت کیونکہ بہت ہو چکا ہے اس لیے آپ واپس جاتے ہوئے خیال رکھیں کہ کوئی کتا نہ آپ کو کاٹے۔ اللہ پاک ہمارا اور آپ کا حامی و ناصر ہو۔ (آمین)

وَآخِرُ دعوانا اَنِ الحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِ الْعَالَمِیْنo

فضائل رمضان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ o وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ o وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ o لَاسِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ o وَ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعْدَآئِھِمُ الرَّافِضِیْنَ الْکٰفِرِیْنَ الْمُرْتَدِّیْنَ o وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ o صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ o اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ o وَ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِیْ مَقَامٍ آخَر o اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ o وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ قَدْ اَظَلَّکُمْ شَھْرٌ اَوَّلُہٗ رَحْمَۃٌ وَسَطُہٗ مَغْفِرَۃٌ وَ آخِرُہٗ عِتْقٌ مِنَ النِّیْرَانِ o وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَ سُلْسِلَتِ الشَّیٰطِیْنُ o اَوْ کَمَا قَالَ سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ ﷺ o صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہٗ الْکَرِیْمُ o

فضائل رمضان

بزرگان محترم! میرے عزیز دوستو! بزرگو بھائیو! اور سپاہ صحابہ کراچی کے جیالے ساتھیو! آج ۱۹۹۴ء کے فروری کی گیارہ تاریخ ہے اور ۱۴۱۴ ہجری کے شعبان المعظم کی ۲۹ تاریخ ہے۔ اور ہوسکتا ہے کہ کل کا دن رمضان شریف کا ہو۔ ورنہ پرسوں تو انشاء اللہ ہے ہی ہے۔ اس نسبت سے میں نے قرآن عظیم اور مصطفائے کریم ﷺ کے فرمان مبارک کا بھی وہ حصہ پیش کیا ہے، جس کا تعلق رمضان المبارک سے ہے۔ ماہ مبارک رمضان شریف کے روزے مسلمانوں پر فرض ہیں، کیونکہ اللہ پاک نے مسلمانوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ

اے ایمان والو! تمہارے اوپر روزہ رکھنا فرض ہے

روزہ ایک عمل ہے اور عمل کا مکلف مسلمان ہے...... عمل کا ثواب بھی مسلمان کو ملتا ہے۔

کس کے اعمال تولے جائیں گے

قیامت کے دن اعمال تولے بھی مسلمانوں کے جائیں گے...... قیامت میں تین گروہ ہوں گے، دو کے اعمال نہیں تولے جائیں گے۔ ایک گروہ کے اعمال تولے جائیں گے۔

ایک گروہ انبیاء کرام کا ہے، جن کے اعمال تولے نہیں جائیں گے، اور اس کی وجہ یہ ہوگی' اعمال تولے اس لیے جائیں گے کہ:

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ وَ اَمَّا مَنْ

خَفَّتْ مَوَازِيْنُه' فَأُمُّه' هَاوِيَه○

جس کے اچھے اعمال وزنی ہوں، وہ جنت میں جائے ، اور جس کے برے اعمال کا وزن زیادہ ہو وہ سزا پائے۔

تو میرے دوستو! یہ تب تولا جا سکتا ہے، جب ایک پلڑے میں اچھے اعمال ہوں اور دوسرے پلڑے میں برے اعمال ہوں، یہ تب ہی متصور ہے...... جب اچھے اعمال بھی موجود ہوں برے اعمال بھی موجود ہوں...... ثواب کے کام بھی موجود ہوں اور گناہ بھی موجود ہوں...... لیکن انبیاء کرام برے اعمال سے پاک ہیں...... انبیاء کرام گناہوں سے پاک ہیں انبیاء کرام ذنوب سے پاک ہیں...... جب گناہ ہے ہی نہیں، جب گناہ کا تصور ہی نہیں جب ذنوب موجود ہی نہیں تو پھر تولنے کا تصور کیا؟...... برے اعمال نبیوں کے پاس نہیں ہیں...... گناہ نبیوں کے پاس نہیں ہیں...... اس لیے نبیوں کے اعمال تولے نہیں جائیں گے، اور دوسرا وہ طبقہ جن کے اعمال تولے نہیں جائیں گے، اللہ نے فرمایا:

فَلاَ نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْناً.

ایک وہ طبقہ ہے، جس کے لیے قیامت کے دن ترازو نہیں لگائی جائے گی وہ...... وہ لوگ ہیں...... جن کا عقیدہ صحیح نہیں...... جن کا ایمان صحیح نہیں...... جو بے ایمان ہیں...... جو کافر ہیں...... مشرک ہیں...... ان کے اعمال تولے نہیں جائیں گے، کیونکہ

اُولٰئِکَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَه.

ان کے اعمال رائیگاں ہو چکے ہیں ان کے اعمال محبوط ہیں ان کے اعمال چٹ ہو چکے ہیں ان کے اعمال کا کوئی فائدہ نہیں...... کوئی عمل قابل اعتبار نہیں...... بے ایمان کی نماز کام کی نہیں...... بے ایمان کا روزہ کام کا نہیں...... بے ایمان کا حج کام کا نہیں...... بے ایمان کی دیانت داری کام کی نہیں...... کافر کی پگڑی کام کی نہیں...... کافر کی زکوٰۃ کام کی نہیں...... کافر کی خیرات کام کی نہیں...... کافر کا ذکر کام کا نہیں...... کافر کی تسبیح کام کی نہیں...... کافر کی لڑائی کام کی نہیں کافر کا کوئی عمل کسی کام کا نہیں۔

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا

اسی دنیا میں ان کے اعمال چٹ ہو چکے ہیں' دنیا میں ان کے اعمال تباہ ہو چکے ہیں' کافر کے کسی عمل کا کوئی اعتبار نہیں۔

ریگستان میں پیاسے کی مثال

میرے دوستو! انبیاء کے پاس جس طرح گناہ کوئی نہیں...... اسی طرح کافر کے پاس ثواب کوئی نہیں۔

انبیاء کے پاس برا عمل کوئی نہیں...... اسی طرح کافر کے پاس اچھا عمل کوئی نہیں، انبیاء کرام کے اعمال تولے نہیں جائیں گے، بغیر ترازو کے، بغیر اعمال تولنے کے، وہ جنت کے وارث ہیں۔ اسی طرح کافر بغیر تولے جانے کے، بغیر کسی عملوں کے حساب کے وہ سیدھے' سیدھے جہنم کے حقدار ہیں۔

انبیاء کے اعمال نہیں تولے جائیں گے۔

کافروں کے اعمال نہیں تولے جائیں گے۔

انبیاء کرام ایسے ہی جنتی ہیں' اور کافر ایسے ہی جہنمی ہیں' ہاں تیسرا طبقہ ایسا ہے جو

خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحًا وَّ آخَرَ سَیِّئًا

جن کے پاس اچھے اعمال بھی ہیں' برے اعمال بھی ہیں' ان کے اعمال تولے جائیں گے' اور پھر جن کے اچھے اعمال غالب ہوئے، وہ جنتی ہیں جن کے برے اعمال غالب ہوئے، ان کا معاملہ رب کے حوالے ہے، مرضی ہے سزا دے، اور مرضی ہے معاف کر دے۔ عمل کا اعتبار تب ہی ہے، جب عقیدہ صحیح ہو، میں نے عرض کیا کہ کافر کا کوئی عمل کام کا نہیں ہے۔ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا، قرآن پاک کو کھول کر دیکھ لیجئے، فرمایا:

اَعْمَالُهُمْ کَسَرَابٍ بِقِیْعَةٍ یَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً

دور سے ریگستان میں ریت کو دیکھ کر، یہاں آدمی یوں سمجھتا ہے کہ وہ پانی کا دریا بہہ رہا ہے۔

حَتّٰی اِذَا جَآءَهٗ لَمْ یَجِدْهُ شَیْئًا وَّ وَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰهُ حِسَابَهٗ

جب وہ آدمی وہاں تک پہنچتا ہے، دیکھتا ہے، تو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہیں ہے، فرمایا

اسی طرح کافر دیکھتا ہے کہ میں نے نماز پڑھی ہے، قیامت میں اس کا ثواب ہوگا' یہ یہاں سے دور سے منتظر ہے کہ میں نے داڑھی رکھی ہے، اس کا ثواب بڑا ہوگا' کافر سمجھتا ہے میں نے روزہ رکھا ہے، اس کا اجر بڑا ہوگا' میں نے زکوٰۃ دی ہے، اس کا اجر بڑا ہوگا' لیکن جس طرح پیاسا آدمی ریگستان میں اس جگہ پر پہنچتا ہے، جہاں اس نے پانی سمجھا تھا تو پانی کا کوئی گھونٹ بھی نہیں ملتا، اسی طرح جب کافر قیامت میں' رب کے سامنے پیش ہوگا تو اس کا ایک عمل بھی کام کا نہیں ہوگا' کیونکہ عمل ہے زیرو کی طرح' چیک بک سے آپ ایک چیک نکالیں اور اس پر ایک زیرو لکھیں' صفر لکھیں، آپ پھر بینک میں بھیج دیں کیش کرنے کے لیے، کتنے ملیں گے؟ ہزار روپیہ؟ سو روپیہ؟ دس روپے؟ پانچ روپے؟ ایک روپیہ؟ آٹھ آنے؟ چار آنے؟ ایک پیسہ؟ نہیں کچھ بھی نہیں ملتا، لکھا کیا تھا؟ زیرو...... زیرو لکھا تو کچھ بھی نہیں ملے گا' دس زیرو ہوں تو؟...... سو زیرو ہوں تو؟...... کچھ بھی نہیں ملتا۔ لیکن آپ ہندسہ ایک کا لگا دیں' ہندسہ ایک کا لگا دیں اور پھر زیرو لگائیں تو کتنا آئے گا؟ دس! دوسرا زیرو لگائیں تو؟...... سو' تیسرا زیرو لگائیں تو.... ہزار، چوتھا زیرو لگائیں تو ....دس ہزار، واہ اب زیرو کام دکھاتا ہے،......اب ایک زیرو دس گنا دلواتا ہے اب یہ زیرو کام دکھاتا ہے، جب ہندسہ لگا ہے، میرے دوستو! جب تک ہندسہ نہیں ہے، تب تک زیرو کوئی کام نہیں دکھاتا، اور جب ہندسہ لگتا ہے تو ایک ایک زیرو دس دس کا کام دکھاتا ہے۔

ایمان کے بغیر اعمال...... صفر

میرے بھائیو! بالکل یہی نمونہ ہے جب تک ایمان والا ہندسہ نہیں ہے تو عمل کسی کام کا نہیں......نماز زیرو ہے...... تلاوت زیرو ہے...... ذکر زیرو ہے...... تسبیح زیرو ہے...... حج زیرو ہے ......زکوٰۃ زیرو ہے...... جنگ زیرو ہے...... کچھ کسی کام کا نہیں' لیکن جب عقیدے والا ہندسہ لگ گیا اللہ کی توحید والا ہندسہ لگ گیا' محمدﷺ کی ختم نبوت والا ہندسہ لگ گیا' قرآن کی حقانیت والا ہندسہ لگ گیا...... اصحاب رسولؐ اور اہل بیت رسول کی عزت وعظمت والا ہندسہ لگ گیا...... صحیح عقیدے والا' ایمان والا ہندسہ لگ گیا پھر عمل ایک کرو' نیکیاں دس ملیں گی۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا

پھر ایک عمل کرو گے تو دس نیکیاں ملیں گی' ایک زیرو سے دس گنا ہوتا ہے نا مسئلہ؟! جب

عقیدے والا ہندسہ موجود ہے تو میرے بھائیو ایک ایک عمل کی بجائے دس دس نیکیاں ملتی ہیں' یہ عام روٹین ہے لیکن رمضان المبارک میں اس میں برکت پڑتی ہے' اور فرمایا رمضان شریف میں۔

مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِنَفْلَةٍ ...... جس نے ایک نفل ادا کیا' اس کو اتنا ثواب ملتا ہے' جتنا کہ اس نے غیر رمضان میں ایک فرض ادا کیا۔ لیکن فرض اور نفل کا ہمیں کیا پتہ کہ فرض اور نفل میں کتنا فرق ہے۔ ہمیں تو دنیا کے معاملات کا پتہ ہوگا...... ہمیں تو کاروبار کا پتہ ہوگا...... ہمیں کیا تعلق ہے فرض اور نفل سے...... ہم کیا جانیں کہ فرض کیا ہے...... اور نفل کیا ہے...... ان میں کتنا فرق ہے آج مسلمانوں کی جہالت' مسلمانوں کی لاعلمی' اس حد پر پہنچی ہے' کہ مسلمان اپنے ضروری عقائد کو نہیں جانتے

رمضان کے تین عشرے

میرے بھائیو! حضور پاک ﷺ نے مزید وضاحت فرمائی' فرمایا اگر کوئی ایک فرض ادا کرتا ہے رمضان میں تو اتنا ثواب ملتا ہے' جیسے غیر رمضان میں ستر فرض ادا کیے۔ لیکن یہ کس کے لیے ہے' مسلمان کے لیے۔ مسلمانوں کے لیے تو رمضان شریف بڑا برکتوں والا مہینہ رحمتوں والا مہینہ ہے' آقا فرماتے ہیں۔

اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهٗ عِتْقٌ مِنَ النِّيْرَانِ ۝

فرمایا اول اول ماہ رمضان آتا ہے' تو اللہ کی رحمت کی بارش شروع ہو جاتی ہے

وَ اَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ ..... اور رمضان کا عشرہ وسطی شروع ہوتا ہے' اللہ پاک عام معافی کا ملان فرمانے لگتے ہیں...... اور رمضان جاتے جاتے میری امت کو جہنم سے آزادی کے سرٹیفکیٹ الاٹ کر جاتا ہے...... لیکن میرے دوستو!

جہنم سے آزادی ہے اہل ایمان کے لیے......

مغفرت ہے اہل ایمان کے لئے......

رحمت ہے، اہل ایمان کے لیے......

بے ایمان کے لیے کچھ نہیں، اس کے لیے وہی زیرو۔

رمضان المبارک کی اہمیت

رمضان المبارک کا تعلق اللہ کے قرآن سے ہے۔ اور قرآن میں یہ کمال ہے، کہ قرآن

جس کے پاس آیا ہے، اس کو رنگ لگ گیا ہے۔ جس کے پاس آیا ہے اسے رنگ لگا دیا گیا ہے۔

،قرآن پاک جس نبیؑ کے پاس ہے۔ وہ نبیؑ انبیاء کے سردار ہیں۔

قرآن جس امت کے پاس ہے، وہ امت ساری امتوں کی سردار ہے

قرآن پاک جس رات نازل ہوتا ہے، وہ رات راتوں کی سردار ہے

قرآن پاک جس مہینے میں آتا ہے وہ مہینہ مہینوں کا سردار ہے

پھر میں کیوں نہ کہوں کہ قرآن پاک جن کو اول اول نصیب ہوا محمد عربی کی ساری امت میں سے، جس طبقے کو اول قرآن نصیب ہوا، وہ سارے طبقوں کا سردار ہے۔

رمضان المبارک میں قرآن کا نزول ہے۔ رمضان المبارک میں پہلی پہلی اسلامی جنگ، جنگ بدر ہوئی ہے، جس میں اللہ پاک جل جلالہ کی نصرت کا واضح مظاہرہ ہوا ہے...... کہ چند ناتواں اور بے سروسامان اللہ والے میدان میں نکل آئے، اور ادھر کافروں کا پورا لشکر، ساز و سامان سے لیس ہے...... لیکن اللہ نے فرمایا کہ فتح میرے ہاتھ میں ہے، طاقت میری چلتی ہے ......ساز وسامان دیکھنے میں ضرور آتا ہے، لیکن فتح دینا میرا کام ہے۔

اگر وہ ساز وسامان لے کر آئے ہیں تو کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

تم بے سروسامان ہو تو کوئی بڑی بات نہیں......

وہ کھاپی کر آئے ہیں تو کوئی بڑی بات نہیں......

تم بھوکے آئے ہو، کوئی بڑی بات نہیں......

لیکن تم پھر بھی تم میدان میں آؤ، میدان میں آنا تمہارا کام ہے، محمد عربی ﷺ کے یارو ،محمد عربیؐ کے صحابیو! میدان میں آنا تمہارا کام ہے، جو کچھ ہے، اسکولانا تمہارا کام ہے...... اور پھر مجھ سے دعا مانگنا تمہارا کام ہے، ذکر کرنا تمہارا کام ہے...... جو ہو سکے اتنا ہتھیار چلانا تمہارا کام ہے...... اتنے بڑے لشکر کو پسپا کر کے، فتح و نصرت کو تمھارے حوالے کرنا...... میں رب کا کام ہے۔

میرے دوستو! رمضان المبارک میں اللہ پاک کی نصرت کا اتنا بڑا مظاہرہ ہوا، اب میں میدان بدر بیان کروں...... بدر میں پیغمبر ﷺ کی دعا کو بیان کروں، صدیق اکبر کا پیغمبر ﷺ کو

گلے سے لگا کر اٹھانا بیان کروں، پیغمبر کا...... صحابہ کرام کے متعلق رب کی بارگاہ میں درخواست کرنا بیان کروں، تو ٹائم میرا ساتھ نہیں دے سکتا۔ اور رمضان المبارک میں سیدہ عائشہؓ کی وفات ہے، میں امی عائشہ کی عظمت بیان کروں جنکی عظمت رب کے قرآن نے بیان فرمائی ہے، وقت میرا ساتھ نہیں دیتا رمضان المبارک میں سیدنا علیؓ کی شھادت ہے، میں شان علی بیان کروں، وقت میرا ساتھ نہیں دے سکتا...... میں کیا کیا بیان کروں میں بس اتنا عرض کرتا ہوں کہ رمضان المبارک رب کی رحمتوں کا مہینہ ہے، رمضان المبارک برکتوں کا مہینہ ہے، رمضان المبارک اللہ پاک جلا جلالہ کی طرف سے خصوصی مغفرت کا مہینہ ہے، اور آؤ...... اگر قصور ہے بھی اگر غلطیاں ہیں بھی، توبہ کرلو...... کافرو! تم کفر سے توبہ کرلو...... فاسقو! تم فسق سے توبہ کرلو فاجرو! تم فجور سے توبہ کرلو، میرے رب کی رحمت کا دروازہ کشادہ ہے، توبہ کا دروازہ کھلا ہے، اب بھی توبہ کر کے رب کے دروازے پہ سربسجود ہو جاؤ، میرا رب تمھاری معافی کا اعلان کردے گا۔

حضرت ابوبکرؓ کی غیرت ایمانی

رمضان المبارک میں بھی ...... کئی لوگ ہیں جنہیں معافی نہیں ہوتی، ماں باپ کا نافرمان ...... رمضان میں مغفرت نہیں ہوتی' جائز کام ماں باپ کہتے ہیں، اگر نہیں مانتے ہو، مغفرت نہیں ہوگی ...... ہاں ماں باپ اگر شریعت کے مقابلہ میں آئیں تو ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ بات آگئی ذھن میں ...... کرتا چلوں، سیدنا محمد الرسول اللہ ﷺ کی خدمت عالیہ میں درخواست آتی ہے کہ آقا! آپ کے چہیتے، آپ کے پیارے آپ کے رفیق اور آپ کے ساتھی ابوبکرؓ نے اپنے باپ کو تھپڑ مارا ہے...... کس کو؟ اپنے باپ کو...... تھپڑ ماردیا ہے، ابوبکر صدیقؓ بھی حاضر ہوئے، حضورؐ نے فرمایا ابوبکر! باپ کو تھپڑ مارا ہے؟، ہاں یارسول اللہ تھپڑ مارا ہے، بیٹھے ہوئے تھے (ابھی تک انہوں نے کلمہ نہیں پڑھا تھا ابوقحافہ نے کلمہ نہیں پڑھا تھا، بعد میں کلمہ پڑھا، حضور کے صحابی بنے، پہلے کی بات ہے) ابھی کلمہ نہیں پڑھا، ابھی کافر بیٹھے ہوئے تھے، میں بیٹھا ہوا تھا، وہ میرے باپ ضرور ہیں لیکن آپ میرے نبیؐ ہیں، وہ میرے باپ ہیں، آپ میرے رسول ہیں، آپ میرے محبوب ہیں، بیٹھے بیٹھے انہوں نے جب آپ کی شان میں نازیبا گستاخانہ الفاظ کہے ...... اور پھر میں ابوبکر بیٹھا تھا میرے سامنے انہوں نے جب آپ کی شان میں گستاخی کی ...... میرا

جی یوں نہیں چاہا کہ میں آرام سے انہیں سمجھاؤں کہ ابا جی! میرے نبی کے خلاف نہ بولو! میرے لیے یہ مناسب مجھے نظر نہیں آیا کہ میں انہیں کہوں آئندہ نہ کہنا، بلکہ میرے جی نے یہی فیصلہ کیا ......لکھا یوں ہے کہ جیسے انہوں نے نازیبا الفاظ گستاخانہ الفاظ، پیغمبر کے متعلق نکالے، تو ابوبکرؓ کو جوش آ گیا، یہ نہیں دیکھا بوڑھا ہے، یہ نہیں دیکھا باپ ہے، یہ نہیں دیکھا لوگ کیا کہیں گے؟ آرام سے نہیں سمجھایا، آئندہ کے لیے نصیحت نہیں کی، ہاتھ اٹھایا تھپڑ دے مارا.....ابوقحافہ جا کے گرا ہے ......پیغمبر نے جب پوچھا، ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ۔

لَوْ كَانَ السَّيْفُ مِنِّي قَرِيْبٌ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ

آقا! اس وقت میرے ہاتھ میں تلوار نہیں تھی، قریب بھی تلوار نہیں تھی تو میں نے اس کو تھپڑ مارا ہے لیکن آپ کی گستاخی کرتا، میرے ہاتھ میں تلوار ہوتی، آپ کی وہ گستاخی کرتا اور تلوار قریب ہوتی، تو میں اس کی گردن اڑا دیتا!!...... باپ ہے تو اپنی جگہ، لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ صدیقؓ باپ کی زبان سے پیغمبر کی گستاخی برداشت کر لے۔

نعرہ تکبیر......اللہ اکبر

مصطفٰے کا ہم سفر......ابوبکرؓ ابوبکرؓ

بات سمجھ آئی ہے؟ باپ ہے تو اپنی جگہ، لیکن اللہ اور اللہ کے رسول کی بات تو بلند ہے۔

جن کی بخشش نہیں ہوتی

بس عرض کر رہا تھا ماں باپ کے نافرمان کی بخشش نہیں ہوتی، اور "مُدمنُ الخمر" کی...... عادی شرابی کی مغفرت نہیں ہوتی...... بوڑھے زانی کی، توبہ نہیں قبول ہوتی، اگر بوڑھا ہو گیا، اب بھی شرم نہیں آتی، بخشش نہیں ہوتی متکبر کی بخشش نہیں ہوتی...... اگر یہ گناہ ہمارے اندر ہیں.....توبہ کر لیں، رب کی رحمت بڑی وسیع ہے

پیغمبرؐ کی دعا

میں عرض کر رہا تھا، کہ رمضان المبارک میں اللہ جل شانہ نے بدر کے موقع پر اپنی نصرت کا مظاہرہ کیا، اپنی طرف سے غیبی امداد کا اظہار فرمایا، اور باوردی فرشتے اللہ نے بھیجے حضور دعا فرما رہے ہیں سربسجود ہیں، دعا فرما رہے ہیں، دیکھیے پیغمبر نے رو کر دعا کی ہے۔ پیغمبر نے

......سجدہ کر کے دعا کی ہے، یوں نہیں کہ سب کچھ میرے ہاتھ میں ہے..کافر دمر جاؤ! کیونکہ مختار کل، بے پرواہ ذات رب کی ہے۔پیغمبر نے رو کر دعا کی ہے۔اور اللہ پاک نے نصرت فرمائی ہے۔لیکن پیغمبر کی دعا میں الفاظ کیا تھے! رب العالمین! اگر تو چاہتا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت نہ ہو، تو ان کو ختم کروادے...... میں اپنی محنت، کی ساری پونجی، یہاں لے کر آیا ہوں...... سارا سرمایہ یہاں لے کر آیا ہوں...... میری پوری محنت...... میری کوشش...... میری پوری جدوجہد آج یہاں میدان میں ہے، میری ساری محنت کا سرمایہ، یہ صحابہ کرام کی جماعت ہے...... میری محنت کا مکھن، یہ صحابہ کرام کی جماعت ہے۔اگر آج ان کو تو محفوظ رکھتا ہے...... آج ان کی تو مدد فرماتا ہے قیامت تک تیرا نام زندہ رہے گا قیامت تک تیرا دین زندہ رہے گا، قیامت تک تیری یاد چلے گی ،لیکن اگر آج ان کو ختم کروادیا، رب العالمین! میں محمد عربی کہتا ہوں، رب العالمین! میں خاتم النبیین عرض کرتا ہوں، میری وہ زبان جو...... مَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى

آسمان پھٹ جائے، اور سورج روشنی چھوڑ جائے...... ستارے جھڑ جائیں...... زمین پھٹ جائے...... پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائیں...... لیکن اس زبان سے غلط بات نہیں ہوسکتی، آج میں محمدؐ اس زبان سے رب العالمین بڑی ذمہ داری کے ساتھ تیری بارگاہ میں عرض کرتا ہوں کہ اگر آج یہ صحابہ ختم ہو گئے...... آج یہ صحابہ شہید ہو گئے...... آج ان صحابہ کی تو نے مدد نہ کی تو پھر قیامت تک تیرا نام لینے والا کوئی نہیں رہے گا

میرے بعد نبی کوئی نہیں...... ان کے بعد امت کوئی نہیں

اگر تو نے ان کی حمایت کی، اگر تو نے ان کو فتح دی، اگر تو نے ان کی نصرت کی تو پھر قیامت تک تیرا دین زندہ رہے گا۔

میرے دوستو! اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں سربسجود ہو کر، پیغمبر نے یہ اعلان فرمایا ہے کہ اگر میرے صحابہ کی عزت محفوظ ہے، صحابہ کی جماعت محفوظ ہے، تو رب کا دین محفوظ ہے، صحابہ محفوظ نہیں ہیں.....تو خدا کا دین محفوظ نہیں رہ سکتا۔صحابہ دین کی بنیاد ہیں۔

حضورؐ سے کلمہ صحابہؓ نے سن کر ہم تک پہنچایا۔کس نے پہنچایا؟....صحابہ نے

قرآن حضورؐ سے کس نے سیکھا؟......صحابہ نے

نماز حضورؐ سے کس نے سیکھی؟......صحابہ نے

کلمہ حضور سے کس نے سیکھا؟......صحابہؓ نے

اور دوستو! صحابہ کرام کے ذریعے سے ہم تک حضورؐ کا پیغام پہنچا

صحابہ کے ذریعے سے ہم تک حضورؐ کا پروگرام پہنچا

صحابہ کے ذریعے سے ہم تک حضور کا کلمہ پہنچا

صحابہ کے ذریعے سے ہم تک حضورؐ کا دین پہنچا

صحابہ کے ذریعے سے ہم تک پیغام توحید پہنچا

صحابہ کے ذریعے سے ہم تک پیغام رسالت پہنچا

صحابہ کے ذریعے سے ہم تک پیغام ختم نبوت پہنچا......اور

صحابہ کے ذریعے سے ہمیں رب کا نام معلوم ہوا

صحابہ نہ ہوتے......آج ہمیں کلمہ نصیب نہ ہوتا

صحابہ نہ ہوتے......آج اسلام اور مسلمان نام کی کوئی چیز نہ ہوتی۔

تو جب صحابہ کے ذریعے حضورؐ کا دین محفوظ ہے' تو پھر حضورؐ کے عاشقوں کو صحابہ پیارے کیوں نہیں ہوں گے؟ میں نہیں کہتا دربار رسالت سے پوچھ لیجئے' آقا فرماتے ہیں۔

مَنْ اَحَبَّهم فَبِحُبِّی

جو صحابہ سے پیار رکھتا ہے' اصل میں وہ میرا عاشق ہے۔ صحابہؓ اس لیے پیارے ہیں کہ انہوں نے محمد عربی ﷺ کی چوکیداری کی ہے......انہوں نے قربانیاں دی ہیں' حضورؐ کے پیغام پر۔

بلالؓ نے گلیوں میں گھسیٹے جانے کے باوجود اپنے جسم جان پر زخم کھانے کے باوجود اپنی جان پر ہر قسم کی تکلیف برداشت کر کے' محمد عربی کا سبق یاد کیا ہے

زنیرہؓ نے اپنی آنکھیں نکلوا کر محمد رسول اللہ کا سبق یاد کیا ہے

عمار بن یاسرؓ نے ساری تکلیفیں برداشت کر کے' محمد رسول اللہ کا سبق یاد کیا ہے۔

حضرت خبابؓ نے تختہ دار پہ کھڑے ہو کر محمد عربی کا سبق یاد کیا ہے۔
سمیہؓ نے دو ٹکڑے ہو کر محمد عربی کا سبق یاد کیا ہے
حضرت حمزہؓ نے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر محمد عربی کا سبق یاد کیا ہے۔
جن لوگوں نے اپنی جان کے ٹکڑے کرا دیئے جنہوں نے اپنا وطن قربان کر دیا...... جنہوں نے اپنا مال لٹا دیا...... جنہوں نے اپنے بچے قربان کر دیئے جنہوں نے اپنی جان کے ٹکڑے کرا دیئے...... جنہوں نے اپنی جان کا قیمہ کرا دیا...... محمد عربی کا ساتھ نہیں چھوڑا' میں کیسے ان کی عزت وعظمت کو سلام نہ کروں۔

حضرت طلحہؓ کا ایثار

میرے بھائیو! صحابہ کرام نے حضور علیہ السلام کی چوکیداری کی ہے! طلحہؓ سے پوچھو! کہ آپ کا ہاتھ کیسے شل ہو گیا؟ حضرت علیؓ نے دیکھا...... طلحہ کی لاش پڑی ہے حضرت علیؓ نے شل ہاتھ' حضرت طلحہؓ کا اپنے ہاتھ میں لیا...... چوم کر آنکھوں پہ رکھتے ہیں...... پوچھا گیا حضرت! یہ کیا کر رہے ہو! حضرت علیؓ فرماتے ہیں...... میں جانتا ہوں کہ حضرت طلحہ کا ہاتھ کسی بیماری میں شل نہیں ہوا...... پیغمبر پر تیروں کی بارش ہو رہی تھی' طلحہؓ نے اپنا ہاتھ آگے کیا تھا' کہ سارے تیر میرے بازو پہ لگیں' میرے نبی کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔

صحابہ نے حضور کی چوکیداری کی ہے۔ تو پھر اگر کوئی مصیبت کے وقت میں میرے باپ کا ساتھ دے' اگر میں حلالی بیٹا ہوں تو فرض بنتا ہے کہ اس پر مصیبت آئے تو میں اس کا ساتھ دوں......

اگر کوئی مصیبت کے وقت میں میرے استاذ کا ساتھ دے' تو جب اس پر مصیبت آئے اگر میں حلالی شاگرد ہوں...... میرا حق بنتا ہے کہ اس کا ساتھ دوں
میرے بھائیو! حضور پر پتھر آئے' ساتھ صحابہ نے دیا۔
حضور پر تیروں کی بارشیں ہوئی' ساتھ صحابہ نے دیا۔
حضور پر تلواروں کی بارش ہوئی' ساتھ صحابہ نے دیا
حضور پر ہر قسم کی مصیبتیں آئیں' ساتھ صحابہؓ نے دیا۔

اگر آج ہم پیغمبر کے سچے اور حلالی امتی ہیں' اور روحانی بچے ہیں اور پیغمبر کا دل سے کلمہ پڑھنے والے ہیں تو اگر آج صحابہ پر مصیبت آئے تو چوکیداری ہمیں کرنی پڑے گی۔

میرے بھائیو! اگر میں پاگل ہوں' تو مجھے سمجھا دو' میں سپاہ کے ساتھیوں کو خود سمجھا دوں گا اگر میری عقل کام نہیں کرتی' میں آپ کا مسلمان بھائی ہوں' مجھے سمجھاؤ' میں اپنے ساتھیوں کو خود سمجھا دوں گا...... آخر گھر ہمارے بھی ہیں...... بچے ہمارے بھی ہیں...... ہر ایک کو اپنا گھر پیارا ہے...... ہر ایک کو بچے پیارے ہیں...... ماں باپ ہمارے بھی ہیں' میرے دوستو! کاروبار ہمارے بھی ہیں...... کوئی نہیں کہتا کہ میرے بچے پریشان رہیں...... کوئی نہیں کہتا کہ میرے ماں باپ میرے لیے پریشان رہیں...... کوئی نہیں کہتا کہ میرا گھر ویران ہو جائے...... کوئی نہیں کہتا' میرا کاروبار تباہ ہو جائے...... اور جیل میں جانا کسی کو پسند نہیں آتا' کوڑے کھانا کسی کو پسند نہیں آتا' داڑھی نوچوانا کسی کو پسند نہیں آتا...... اور میری داڑھی کیوں نوچی جاتی ہے؟ میں جیل کیوں جاتا ہوں؟ میرے ساتھیوں کو گولیوں کا نشانہ کیوں بنایا جاتا ہے' تمہیں پتہ بھی ہے' بات کیا ہے' اگر میں پاگل ہوں' مجھے سمجھا دو' میرا علاج کرواؤ' میں تمہارا مسلمان بھائی ہوں' اگر میری بات صحیح ہے' تو پھر تمہیں ساتھ دینا پڑے گا...... میں کہتا یہ ہوں کہ میرے نبی پر جب مصیبتیں آئیں' ساتھ صحابہؓ نے دیا' کراچی والو! آج ان صحابہ کرام پر ظلم ہو رہا ہے۔ آج صحابہ کرامؓ کو ماں بہن کی ننگی گالی دی جا رہی ہے' آج صحابہ کرامؓ کو جہنمی کتا تحریر کیا جا رہا ہے...... آج صحابہ کرامؓ کو نام لے لے کر لعنتیں کی جا رہی ہیں...... میں اپنی طرف سے نہیں کہتا ''کشف الاسرار'' کتاب خمینی کی میرے پاس یہاں موجود ہے اور یہ میرے ہاتھ میں ہے تحریر کرنے والا یہ خمینی ہے...... واضح الفاظ میں صفحہ **119** پر تحریر کرتا ہے لکھتا ہے کہ پیغمبر کے وزیر' پیغمبر کے مشیر' پیغمبر کے سسر' پیغمبر کی مراد' حضرت عمرؓ کا نام لے کر کہتا ہے ''عمر کافر اور پکا بے دین تھا''

خمینی پہ لعنت...... بے شمار

ایک منٹ اپنے جذبات پہ کنٹرول کرو' مجھے بتاؤ یہ خمینی حضرت عمرؓ کو کافر کہے...... تم مجھے بتاؤ کہ میں کیا کروں؟؟؟

پڑھے لکھے دوستو! مسلمان افسرو! پولیس افسرو! فوج کے افسرو! تم مجھے بتاؤ محمد الرسول

اللہ کا کلمہ تم بھی پڑھتے ہو...... حضرت عمر کا غلام تم بھی اپنے آپ کو کہلواتے ہو، اوئے آج کا خمینی عمرؓ کو کافر کہے، تو تو خاموش رہے...... بتا تیری جوانی کس کام آئے گی...... تیری دولت کس کام آئے گی...... تیری افسری کس کام آئے گی'؟ اور یہ خمینی...... جس کو کئی پڑھے لکھے سنی نہ جاننے نہ پہچاننے کی وجہ سے کہتے ہیں کہ شیعہ سنی اختلاف سے بالاتر نظریات کا مالک اور ایک ہیرو ہے ، کہتے ہیں جی! وہ کہتا ہے''لاشیعہ ولاسنیہ، اسلامیہ، اسلامیہ، اسلامیہ...... کئی پڑھے لکھے نوجوان خمینی کی یوں تعریف کرتے ہیں، اور کئی خرید شدہ کاسہ لیس، بدمعاش، ٹاؤٹ جو مولویت کا لیبل بھی لگائے ہوتے ہیں...... میں نے یہ کیوں کہا؟...... شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے لکھا ہے ''تحفہ اثناعشریہ'' میں کہ کئی شیعہ ظاہر میں سنیوں کے مولوی، مسجدوں کے متولی، مدرسوں کے مفتی بن کر رہتے ہیں

اور سینوں کے لیڈر بن کر رہتے ہیں...... اندر سے شیعہ ہوتے ہیں، میں اس کو رافضیت کا ٹاؤٹ نہ کہوں جو یہ سب کچھ جانتے ہوئے خمینی کو اپنا باپ مانے...... خمینی کی پھر بھی تعریف کرے۔ یہ خمینی اپنی اس کتاب کشف الاسرار میں صفحہ ۱۲۱ پر لکھتا ہے۔

''فارسی کتابیں جو باقر مجلسی نے لکھی ہیں وہ پڑھو، تم رسوائی سے بچ جاؤ گے، ذلت سے بچ جاؤ گے''

کراچی کے دوستو! خمینی نے کہا کہ باقر مجلسی کی فارسی کتابیں حق الیقین وغیرہ پڑھو...... میں حق الیقین کو کھولتا ہوں...... اس حق الیقین کو کھولتا ہوں اس حق الیقین میں لکھا ہے واضح الفاظ میں صفحہ 509 اور 510 میں کہ ''شیطان بھی اتنا بڑا جہنمی نہیں' اتنا بدبخت نہیں' جتنا بدبخت اور جتنے گندے جہنمی ابوبکر و عمر ہیں'' لعنت:۔

خمینی پہ لعنت...... بے شمار

باقر مجلسی پہ لعنت...... بے شمار

اوسنیو! سنی افسرو! سنی مولویو! سنی پیرو' سنی نوجوانو' سنی پڑھے لکھے دوستو! باشعور دوستو! مجھے بتاؤ' مجھے سمجھاؤ' مجھے راستہ بتلاؤ' کہ اب کیا کرنا چاہیے؟ کیا یہ کفر چلتا رہے؟...... نہیں! صرف یہیں تک نہیں' تیرے پاکستان میں گند ہوتا ہے' یہ میرے ہاتھ میں کتاب ہے' لاہور سے

چھپی ہے...... لاہوران کا بہت بڑا غنڈہ' بہت بڑا بدمعاش' میں کیا کہوں؟...... میں غنڈہ کہہ کے کیا کروں گا؟ میں بدمعاش کہہ کے کیا کروں گا؟ میں کافر اور خنزیر کہہ کے کیا کروں گا؟ اپنے جذبات پر کنٹرول کرتے ہوئے حقیقت تیرے سامنے رکھتا ہوں...... تو اپنے دل پہ ہاتھ رکھ...... فیصلہ تو کر...... غور تو کر فکر تو کر...... پھر میری راہ مجھے متعین کر کے دے...... یا مجھ سے پوچھ کیا کرنا چاہیے...... یا پھر مجھے بتا کیا کرنا چاہیے؟ کلمہ تو نے بھی پڑھا ہے...... محمد عربی کا امتی تو بھی ہے...... محمد رسول اللہ ﷺ کے روضے میں ابوبکرؓ و عمرؓ کو تو بھی مانتا ہے...... حضرت عثمانؓ کو ذوالنورین تو بھی مانتا ہے یہ میرے ہاتھ میں کتاب ''تحفہ حنفیہ'' ہے نقل کفر کفر نہ باشد کے اصول پر یہ بات کرتا ہوں' اپنے جذبات پر کنٹرول کرو' اور بات جذبات پر کنٹرول کی نہیں ہے...... لیکن پھر بھی میں بار بار اپنے دل پہ سل رکھ کر آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں...... نبی پاک کو کافروں نے گالیاں دیں' اللہ نے قرآن میں وہ بتلائی ہیں...... تاکہ لوگوں کے سامنے کافروں کی حقیقت کھل جائے...... صرف اسی وجہ سے...... اس کافر کے کفر سے پردہ ہٹانے کے لیے...... اس بدمعاش کی بدمعاشی سے پردہ ہٹانے کے لیے...... حقیقت حال تیرے سامنے واضح کرنے کے لیے...... ایک مرتبہ حوالہ پڑھتا ہوں...... کان کھول، توجہ کر! نظر ادھر کر' یہ کتاب ''تحفہ حنفیہ'' اردو میں ہے...... عربی میں نہیں' اردو میں ہے انگلش میں نہیں' اردو میں ہے...... فارسی میں نہیں...... خود پڑھ...... خود دیکھ...... لاہور سے چھپی...... اور واضح الفاظ میں صفحہ نمبر ۲۵۰ پر لکھا ہے'' کہ جب اپنی بیوی سے ہمبستری کی جائے تو اپنی شرمگاہ پر ابوبکر، عمر اور عثمان کا نام لکھا جائے۔''

کافر کافر...... شیعہ نجفی کافر

شیعوں پر لعنت...... بے شمار

توجہ! اب بتاؤ سلمان رشدی والی کتاب کے خلاف تو مولوی بھی...... پیر بھی...... افسر بھی...... چھوٹے بھی...... سب جوش میں آئے تھے...... آنا چاہیے تھا! لیکن میں پوچھتا ہوں' یہ سلمان رشدی سے کم ہے؟ نہیں!

یہ رشدی تیرے ملک میں ہے، وہ باہر تھا۔

وہ کتاب انگلش میں تھی' یہ کتاب اردو میں ہے۔

وہ کتاب نایاب تھی، یہ کتاب عام ملتی ہے۔
پاکستان میں چھپی، پاکستان میں تقسیم ہوئی۔
اب تو بتا! اب بھی مجھے تو نرمی کا درس دیتا ہے؟ یہ کافریوں پیغمبر کی جماعت کو گالیاں دیتا رہے۔
تو مجھے نرمی کا درس دیتا ہے، اب بھی میں اس کے ساتھ نرمی کروں؟

کاش! ذرا یوں بھی سوچ تیرے باپ کو...... میرے باپ کو کوئی گالی دے...... پھر کتنی نرمی یاد ہوگی؟ کیا لاوارث ابوبکر صدیقؓ ہے؟...... میرے بھائیو! بس میں اتنا پوچھتا ہوں کہ اس کے بعد سنیو! تمہارے اوپر کیا حق بنتا ہے کہ اب بھی شیعوں کو ووٹ دو؟ دینا چاہیے؟...... نہیں! کیا اب بھی میں ان کو مسلمان کہوں؟...... نہیں! جو پیغمبر کی جماعت پہ اس طرح حملہ کرتے ہیں، بتاؤ...... بتاؤ...... میں ان کو مسلمان مان لوں؟...... نہیں! ہے کوئی جوان کو اب بھی مسلمان کہے؟...... نہیں، تو کیا کہتے ہو؟ کافر! جو کافر کہتے ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں؟
توجہ! اس کفر کے سامنے بند باندھنا چاہیے؟...... باندھنا چاہیے! اس کفر کا راستہ روکنا چاہیے، نہیں روکنا چاہیے؟...... روکنا چاہیے؟ میرے دوستو! سپاہ صحابہ نے یہی بیڑہ اٹھایا ہے، یہی قسم اٹھائی ہے کہ:

ہم مدح صحابہ کی اک دھوم مچا دیں گے
یہ جذبہ ایمانی عالم کو دکھا دیں گے

سپاہ صحابہ نے یہی عزم کیا ہے کہ پیغمبر کی جماعت کی عزت وعظمت کو عام کریں گے، اور پیغمبر کی جماعت پہ جو زبان بھونکتی ہے...... وہ انشاء اللہ ہمیشہ، ہمیشہ کے لیے گنگ کر دیں گے...... آپ اس مشن پر سپاہ صحابہ کے نہتے ساتھیوں کا ساتھ دیں گے؟ انشاء اللہ!
شیعوں کے ساتھ لین دین رکھو گے...... انہیں ووٹ دو گے...... ! کلمہ پڑھو، یا اللہ تو گواہ رہنا!......
اللہ پاک ہمیں اس وعدہ پر قائم رکھے۔ آمین

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ٥

فضائل رمضان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ o وَ عَلیٰ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ لاَ سِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنِ وَلَعْنَةَ اللّٰهِ عَلیٰ اَعْدَآئِهِمُ الرَّافِضِیْنَ الْکٰفِرِیْنَ الْمُرْتَدِّیْنَ o وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِیْکَ لَهٗ o وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ o اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیاً اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجاً مُّنِیْراً o صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَ عَلیٰ آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَ سَلَّمْ.

اَمَّا بَعْدُ ! اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o
شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ o وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَ سُلْسِلَتِ الشَّیٰطِیْنُ o اَوْکَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ o
صَدَقَ اللّٰهُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلیٰ آلِهٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ o

فضائل رمضان

بزرگان محترم ! میرے عزیز ساتھیو اور سپاہ صحابہ لاہور کے باشعور غیور نوجوانو رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ چل رہا ہے اور یہ بڑی ہی برکتوں اور رحمتوں والا مہینہ ہے دعا کیجئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں صحیح طور پر اس ماہ مبارک کے فیض کو فائدے کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین! یہ دعا بھی کریں ساتھ ہی محنت بھی کریں۔

شعبان المعظم کے آخری جمعہ پر حضورؐ کا خطاب

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے شعبان المعظم کے آخری جمعہ پر خطاب فرمایا اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

" قداظلکم شهر اوله رحمة واوسطه مغفرة و آخره عتق من النيران .

کہ وہ مہینہ آنے والا ہے جس کے شروع ہوتے ہی اللہ پاک جل جلالہ کی رحمتوں کی بارشیں شروع ہو جاتی ہیں......اور وہ مہینہ جب اپنے عنفوان پر آتا ہے......اپنے جوبن پہ آتا ہے۔۔۔تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی طرف سے مغفرت اور گنہگاروں کی عام معافی کے اعلانات ہونے لگتے ہیں اور وہ مہینہ جاتے جاتے تمام گنہگاروں کو......جنہوں نے اپنے رب کے دروازے پہ توبہ کی۔۔۔بخشوا کر جاتا ہے فرمایا۔

اذا دخل رمضان

کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے

فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب النار و سلسلت الشیطین ٥

جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور بڑے بڑے شیاطین کو شیطانوں کو بند کر دیا جاتا ہے' ان کے گلے میں طوق ڈال کر انہیں ایک مہینہ معطل کر دیا جاتا ہے...... وہ کوئی حرکت نہیں کر سکتے۔

اگر شیطان بند ہیں تو شیطانی کیوں ہوتی ہے؟

یہ الگ بات ہے کہ پھر کوئی سوال اٹھے اگر شیطان بند ہو جاتے ہیں تو پھر بھی شیطانی کیوں ہوتی ہے؟؟

شیطانی والے نہیں باز آئے...... رمضان میں بھی۔ شیطان بند ہو جاتے ہیں' لیکن پھر بھی شیطانی چلتی رہتی ہے۔ تو یہ سوال آپ کے ذہن میں نہ اٹھے۔۔۔ آخر گیارہ مہینے کی محنت بھی تو ہے گیارہ منٹ اگر بڑے زور سے سائیکل چلایا جائے...... اور بارہویں منٹ میں آپ پیڈل نہ بھی لگائیں' پیڈل نہ بھی ماریں...... تو سائیکل چلتی رہے گی یا بند ہو جائے گی؟ چلتی رہے گی نا' تو آخر جن کو شیطان نے گیارہ مہینے پیڈل لگایا ہے اگر وہ رمضان میں اپنا پیڈل نہ ہی استعمال کرے ......تو یہ کام تو چلتا رہے گا نا اس کا؟ یہ الگ بات ہے۔

شیطان کو قید کرنے کا کیا فائدہ؟

پھر ایک سوال ہوتا ہے کہ اگر کام وہی چلتا رہنا ہے۔۔۔ تو پھر شیطان کے بند کرنے کا فائدہ کیا ہوا؟ تو بھائی بات یہ ہے کہ اگر ادھر سے پیڈل بھی چلتا رہا' پیڈل چل رہا ہو تو بریک لگانا مشکل ہوتا ہے...... جب پیڈل لگنا بند ہو جائے تو پھر بریک لگنا آسان ہو جاتا ہے...... جب ریس دینا بند کر دو پھر بریک لگانا آسان ہو جائے گا...... ریس کے ساتھ ساتھ بریک مشکل ہوتا ہے......تو گیارہ مہینے تو شیطان اپنی طرف سے ریس لگاتا ہے۔۔۔ شیطان اپنی طرف سے پیڈل لگاتا ہے اگر بریک لگانے کی آپ کوشش بھی کریں گے تو اتنا جلدی شیطان کی گاڑی نہیں رکے گی...... لیکن رمضان میں آپ تھوڑی سی کوشش کریں گے ہلکا بریک بھی کام دے جائے گا اور یہی

آپ نے دیکھا ہوگا کہ رمضان آتے ہی کئی بے نمازی نمازی ہو جاتے ہیں اور کئی داڑھی منڈانے والے داڑھی رکھ لیتے ہیں اور کئی وہ جنہوں نے گیارہ مہینے قرآن پاک کی زیارت بھی نہیں کی ہوگی ۔۔۔ وہ روزانہ تلاوت شروع کر دیتے ہیں..... تو مطلب ہے انہوں نے بریک لگا دی ہے نا آسانی سے.....اور بریک لگ گئی ہے۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے ۔۔۔ تو اللہ پاک کی طرف سے مغفرت عام ہوتی ہے۔

زیرو کی مثال

میرے بھائیو مغفرت، رحمت، جہنم سے آزادی کے جتنے مواقع ہوتے ہیں ۔۔۔ ان کے متعلق ایک خاص بات آپ ذہن میں رکھ لیں کہ یہ عام مواقع اور یہ تمام رعایتیں صرف اور صرف اہل ایمان کے لئے ہوتی ہیں۔

ایمان نہ ہو تو نماز کام کی نہیں ہے۔

ایمان نہ ہو تو روزہ کام کا نہیں ہے۔

ایمان نہ ہو تو جس طرح دوسرے مہینے ہیں اس طرح رمضان ہے۔

ایمان نہ ہو، عقیدہ صحیح نہ ہو تو کوئی عمل کام کا نہیں ہے۔

ایمان نہ ہو عقیدہ صحیح نہ ہو تو کوئی موقع مفید نہیں ہے۔

اس طرح سمجھ لیجئے کہ عمل جتنے بھی ہیں وہ زیرو کی مثال ہیں اور ایمان جو ہے وہ ہندسے کی مثال ہے۔ اگر چیک پر آپ زیرو لکھ کر بینک میں جائیں تو کتنے روپے ملیں گے؟ کچھ نہیں ملے گا نا! ایک روپیہ، دو روپے، آٹھ آنے، چار آنے، کچھ نہیں، ایک پیسہ بھی نہیں ملے گا! آپ کے کروڑوں روپے بینک میں جمع ہوں لیکن چیک پر زیرو لکھنے سے کچھ بھی نہیں ملے گا لیکن ایک کا ہندسہ لگالو اب اگر زیرو لکھو تو دس، دوسرا زیرو لگاؤ تو سو، تیسرا زیرو لگاؤ تو ہزار.....! اب زیرو کام دکھا رہا ہے یا نہیں؟ اب زیرو کام دکھا رہا ہے یہ وہی زیرو ہے جو پہلے بے کار تھا اور اب

کام کا ہو گیا ہے ہندسہ مٹادو تو یہ سارے زیرو کسی کام کے نہیں ہیں، ہندسہ لگادو تو ایک زیرو بھی کام کا ہے۔

ایک کے دس گنا، کس طرح؟

میرے دوستو! بالکل اسی طرح ایمان صحیح نہ ہو عقیدے والا ہندسہ نہ ہو، تو آپ کے اعمال کام کے نہیں ہیں آپ کی نماز کام کی نہیں، روزہ کام کا نہیں ہے، حج کام کا نہیں ہے، داڑھی کام کی نہیں ہے، پگڑی کام کی نہیں ہے، صدقہ کام کا نہیں ہے۔ لیکن عقیدے کا ہندسہ لگالو...... تو پھر ایک ایک عمل کام کا ہے پھر ایک ریت کے دانے کے برابر عمل بھی ضائع نہیں جاتا۔

فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یره

کا منظر پھر نظر آتا ہے اور قرآن پاک میں واضح اعلان ہے یہی زیرو والی مثال جو میں نے عرض کی ہے ایک زیرو دس گنا کر دیتا ہے، ایک کو زیرو ملاؤ دس ہو جائیں گے، دس کو زیرو لگاؤ سو ہو جائیں گے، سو کو زیرو لگاؤ ہزار ہو جائیں گے، ایک زیرو دس گنا کر دیتا ہے قرآن کہتا ہے۔

من جآء باالحسنة فله عشر امثالها

کہ جب کوئی ایماندار جب کوئی مومن ایک نیکی کرتا ہے وہ ایک نہیں دس ہو جاتی ہیں، لیکن یہ شرط ہے کہ

من عمل صالحاً من ذكرٍ او انثى وهو مومن

عمل صالح کرے لیکن شرط یہ ہے کہ ایمان ہو،

کافر کے اچھے اعمال بے فائدہ ہیں

ایمان نہیں، ایمان تیرے کو شرک کھا گیا...... تیرے ایمان کو کفر کھا گیا...... تیرے ایمان کو ختم نبوت کا انکار کھا گیا...... تیرے ایمان کو بغض صحابہ کھا گیا...... تیرے ایمان کو انکارِ قرآن کھا گیا...... تو پھر تیرا کوئی عمل کسی کام کا نہیں۔

کافر کی بخشش ہے ہی نہیں جب تک کفر نہ چھوڑے۔ کیونکہ

حبطت اعما لهم فى الدنيا والآخره

ان کے اعمال چٹ ہیں

اعمالهم کسراب بقیعة یحسبه الظمئان مآءً ا حتٰی اذا جآء ہ لم یجدہ شیئاً ووجدالله عندہ فوفاہ حسابه.

فرمایا کہ کوئی پیاسا آدمی دور سے دیکھتا ہے ریگستان میں کھڑا ہو کر ریت کو دور سے سمجھتا ہے کہ یہ پانی کا دریا بہہ رہا ہے' لیکن جب وہاں تک پیاس میں مرتا مرتا پہنچتا ہے تو پانی کا تو ایک گھونٹ بھی نہیں ہوتا ساری ریت ہوتی ہے......

اسی طرح مشرک کافر' بے ایمان' بدعقیدہ' وہ کوئی عمل کرتا ہے دیکھتا ہے میری نماز۔۔۔وہ قیامت میں! میرا روزہ۔۔۔وہ قیامت میں۔۔۔ثواب کی صورت میں اس کی امید ہوتی ہے اس کو نظر آتا ہے لیکن جب قیامت میں پہنچے گا نہ نماز کام کی ہوگی' نہ روزہ کام کا ہوگا' نہ داڑھی کام کی ہوگی نہ پگڑی کام کی ہوگی نہ زکواۃ کام کی ہوگی' نہ خیرات کام کی ہوگی......! کوئی عمل کام کا نہیں ہوگا۔

بعض بدنصیب' جن کے لئے رمضان المبارک بھی بے فائدہ ہے

میرے دوستو! کافر کی تو بخشش ہے ہی نہیں جب تک وہ اپنے کفر کو شرک کو چھوڑ نہ دے لیکن میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ ذرا اپنے گریبان میں جھانکیں' مسلمانو! نوجوانو! آپ سے عرض کر رہا ہوں آپ ذرا اپنے گریبان میں جھانک لیجئے بعض مسلمان بھی ایسے ہیں جن کی رمضان میں بخشش نہیں ہوتی اگر ہم میں ہیں تم ہم کوشش کریں کہ وہ عیب اپنے آپ سے نکال لیں تا کہ ہماری بخشش ہو جائے۔

(۱)...... بوڑھا مرد ہو یا عورت ہو' بوڑھا انسان...... وہ بوڑھا ہو گیا ہے، تب بھی زناء سے باز نہیں آتا...... اس کی بخشش رمضان میں نہیں ہوتی' بڑھاپا یہ سیٹیج اللہ کی طرف سے قاصد ہوتی ہے کہ اب تیرا بلاوا قریب ہے' تجھے چلنا ہے' اللہ کا قاصد آجائے پھر بھی اس کو اللہ کا ڈر نہ ہو' پھر بھی اس کو حیاء نہ آئے۔۔۔اس کی بخشش نہیں ہوتی۔

(۲)......عادی شرابی۔۔۔کی بخشش رمضان میں نہیں ہوتی

(۳)......متکبر! بڑائی کرنے والا۔ اس کی بخشش رمضان میں نہیں ہوتی' انسان ہے آخر تو بڑائی کرتا کس لئے ہے تو سونے کا بنا ہوا ہے؟ اتنی گندی چیز سے تو بنا ہے جس کا نام لیتے ہوئے بھی شرم آتی ہے' تو چاندی سے بنا ہے؟ تو سونے سے بنا ہے؟ تو سلور سے بنا ہے بڑائی کس لئے کی؟

(۴) ...اور ماں باپ کے نافرمان کی بھی رمضان میں بخشش نہیں ہوتی نوجوانو! سن لو! اگر یہ مرض ہے تو نکال ڈالو۔

والدین کے حقوق

رب العالمین نے اپنے حقوق کے بعد والدین کے حقوق بتائے ہیں۔

وقضٰی ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احساناً

والدین کے نافرمان کی بخشش رمضان میں بھی نہیں ہوتی......اور اس کے ساتھ یہ بات بھی نوٹ کرلو کہ والدین کی تابعداری تب ہے جب وہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی نہ سکھائیں اگر ایک طرف اللہ کی بات ہے اللہ کے رسول ﷺ کی بات ہے والدین دوسری طرف بلاتے ہیں تو وہاں والدین کی بات نہیں مانی جائے گی......والدین جیسے لاکھ انسان ہوں۔۔۔وہ پیغمبر اسلام ﷺ اور اللہ رب العزت کے نام پہ قربان ہوں۔

میرے دوستو! ماں باپ کی فرمانبرداری کرنی ہے' لیکن یہاں کئی باپ بیٹھے ہوں گے۔ تو میں تھوڑا یہ بھی عرض کردوں کہ اولاد سے تو کہہ دیا کہ ماں باپ کی نافرمانی کرو گے تو رمضان میں بھی تمہاری بخشش نہیں ہوگی۔ جو باپ بیٹھے ہیں ان سے بھی کچھ عرض کرلوں......قبلہ آج شکایت ہوتی ہے کہ مولوی صاحب بیٹا ماں کی عزت نہیں کرتا' میری عزت نہیں کرتا' تعویذ لکھ دو' میں پوچھتا ہوں آج تعویذ کیا کرے اور میری جھاڑ پھونک کیا کرے؟؟ کل آپ نے اس کا حق کھایا تھا......آج اس نے آپ کا حق کھانا شروع کیا ہے......آج تمہیں یاد آتا ہے کہ میرے لئے اس پر

حق ہے کہ میری عزت کرے۔ یہ بھی یاد تھا کہ بیٹے کے بھی کچھ حق ہیں؟؟ آج تم کہتے ہو بیٹی میری عزت کرے' بیٹی ماں کی عزت کرے' بیٹا میری عزت کرے' بیٹا ماں کی عزت کرے' لیکن کل تمہیں یہ یاد تھا۔۔۔ کہ جب یہ بچہ پیدا ہوا ہے' تو اس کے میرے اوپر کیا حقوق ہیں؟؟

اولاد کے حقوق

حضور ﷺ فرماتے ہیں

من ولدله ولد فليحسن اسمه وادبه فاذا بلغ فليز وجه

فرمایا کہ اولاد کے تین حقوق ہیں ماں باپ پہ!!! کتنے؟۔۔۔ تین! فرمایا

من ولد له ولد فليحسن اسمه

بچہ پیدا ہو تو نام اچھا رکھو۔

آج تلاش کر کے دیکھتے ہیں کسی ایکٹر کا نام ہو...... کسی بدمعاش کا نام ہو کسی غنڈے کا نام ہو اور کسی ڈاکو کا نام ہو' تلاش کر کر کے گندے سے گندے انسان کا نام رکھتے ہو اور پھر کہتے ہو' اس کو اچھا بننا چاہئے۔

کیا تم نے نام صحابہ کے نام پہ رکھے ہیں؟

تم نے نام انبیاء کے ناموں پہ رکھے ہیں؟

تم نے نام اولیاء کے ناموں پر رکھے ہیں؟

نام تم نے ایکٹروں کے رکھے' نام تم نے ڈاکوؤں کے رکھے' نام تم نے کمینے لوگوں کے رکھے نام تم نے بدمعاشوں کے رکھے۔۔۔ اب کس طرح امید کرتے ہو کہ اس کو نیک بننا چاہئے۔

فليحسن اسمه

پہلا حق ہے بچے کا' بچہ ہو' بچی ہو نام اچھا رکھو' پیغمبر کے صحابہؓ پر ان کے نام رکھو صحابیات کے نام رکھو' انبیائے کرام سے نسبت کے نام رکھو' وعدہ کرتے ہو اپنے بچوں کے نام صحابہ کرام کے ناموں پر رکھو گے؟۔۔۔ (جی ہاں)

(۲)...... دوسرا حق ہے جب بچہ سن تمیز کو پہنچے۔۔۔ تو اس کی تربیت اچھی کی جائے اس کو

دینی تعلیم دی جائے' اس کو دینی تربیت دی جائے آپ نے اپنے بچوں کو کونسی دینی تربیت دی ہے؟ آپ نے کونسا دین پڑھایا؟...... قرآن تم نے نہیں پڑھایا' حدیث تم نے نہیں پڑھائی' جو تم نے پڑھایا۔۔۔ اس سے تو وہ یہ سیکھا ہے جو تم نے پڑھایا اس سائنس سے تو یہ وہ سیکھ چکا ہے جو آج تیرے نقصان میں ہے اس نے یہ پڑھا اس نے کتابوں میں یہ دیکھا کہ انسان جو ہے وہ آکسیجن کھاتا ہے اور کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج کرتا ہے یہی ہے نا! انسان آکسیجن یعنی اچھی ہوا کھاتا ہے اور گندی ہوا نکالتا ہے۔۔۔ تو یہ ہوا کو گندا کہتا ہے' آج وہ دیکھتا ہے ابا جی بوڑھے ہو چکے ہیں (ابا تو میں کہتا ہوں وہ نہیں کہتا) آج وہ تجھے ابا جی کہنے کو تیار نہیں ہے آج وہ کہتا ہے کہ یہ بوڑھے ہو چکے ہیں ماں کو کہتا ہے یہ بھی بوڑھی ہو چکی ہے' نہ دکان چلانے کے قابل ہیں نہ کوئی کاروبار چلانے کے قابل ہیں کسی کام کے نہیں رہے' اب تو صرف کاربن ڈائی آکسائیڈ نکالنے کو بیٹھے ہیں' اب تو صرف ہوا خراب کرنے کو بیٹھے ہیں اب کسی کام کے نہیں رہے جب وہ تمہیں نقصان کار سمجھتا ہے جب تم سے اسے کوئی فائدہ نظر نہیں آتا۔۔۔ پھر تمہاری عزت کیوں کرے گا؟ تمہیں اچھی نگاہ سے کیوں دیکھے گا؟؟ وہ تمہیں نقصان کار سمجھ کر خاموش رہتا ہے لوگوں کے طعنوں کے ڈر سے...... لوگوں کی انگشت نمائی کے ڈر سے تمہارا گلہ نہیں دباتا...... اس کا دل تو یہ کرتا ہے گلا دبا دوں...... آج مر جائیں کل دوسرا دن ہو یہ صرف میرے گھر کی ہوا خراب کرتے ہیں...... فرش پہ تھوکتے ہیں' اسے کیا پتہ۔ یہ قرآن پڑھتا تمہاری عزت کا پتہ لگتا' یہ حدیث پڑھتا اس کو پتہ ہوتا کہ ماں باپ کی طرف ایک نظر محبت سے دیکھ لو۔۔۔ مقبول حج کا ثواب مل جائے گا۔

اگر وہ حدیث پڑھتا اس کو پتہ چلتا باپ بوڑھا بے کار نہیں' ماں بوڑھی بے کار نہیں' ایک نظر محبت سے عزت سے عظمت سے ان کے چہرے کی طرف ڈال لو...... مقبول حج کا ثواب ملتا ہے...... لیکن بھائی یہ تو تب ہے جب ان کو یہ پڑھایا ہوگا نا دین! وعدہ کرتے ہو؟ اپنے بچوں کو دین پڑھاؤ گے؟۔۔۔ (انشاءاللہ)

(۳)..... میرے بھائیو تیسرا حق اولاد کا۔۔۔فرمایا۔

من ولد له ولد فليحسن اسمه وادبه واذابلغ فاليزوجه

فرمایا جب بچہ بالغ ہو جائے' بچی بالغ ہو جائے فوراً اس کی شادی کردو یہ تیسرا حق ہے۔

اسلام میں شادی پر کوئی خرچہ نہیں

اور سب سے سستا کام اسلام میں شادی ہے اور آج تم نے سب سے مہنگا اس کو بنالیا ہے ..... آج تم کہتے ہو اتنے لاکھ ہوں تب بچے کی شادی ہوگی..... اتنے لاکھ ہوں تب بچی کی شادی ہوگی..... آخر وی سی آر بھی دینا ہے..... ٹیلی ویژن بھی دینا ہے یہ بھی دینا ہے وہ بھی دینا ہے اور اتنا بڑا بندوبست بھی کرنا ہے..... کھانے پر فلاں کو بھی بلانا ہے..... فلاں وڈیرے کو بلانا ہے..... فلاں چودھری کو بلانا ہے..... سنو اسلام میں کوئی خرچ نہیں ہے شادی پر..... یہ سب کچھ تم نے اپنی طرف سے لگایا ہے..... اسلام میں خرچ صرف اور صرف مہر کا ہے..... اور وہ مہر بھی فی الفور لازم نہیں اس کی بھی ادھار ہو سکتی ہے ایک پیسے کا خرچہ بھی فی الفور نہیں ہے اسلام میں شادی پر' فرمایا۔

بچی کا گناہ باپ کے سر

من بلغت ابنته اثنتى عشرة فلكا ولم يزوجه فاصابت اثما فانما اثم ذالک على ابيها .

فرمایا جس کی بیٹی بارہ سال کی ہوگئی اور اس نے اس کا رشتہ نہیں کیا پھر اس نے کوئی گناہ کر لیا تو وہ گناہ (اس بچی کے زناء کا) بھی باپ کے سر ہوگا۔

میرے بھائیو! میں عرض کررہا تھا کہ ماں باپ کے نافرمان کی بخشش رمضان میں بھی نہیں ہوتی اگر ہمارے اندر یہ عیب ہے تو وہ مٹادیں..... تاکہ اللہ پاک کی رحمت متوجہ ہو اور پھر سب کی بخشش ہو جائے۔

رمضان المبارک کی بڑی باتیں ہیں کون کونسی بات کی جائے ہر ایک موضوع کہتا ہے مجھے لے لو، اور جس موضوع کو لے لیا جائے..... گھنٹوں وہی چلتا رہے گا رمضان المبارک میں

اللہ کی رحمت کا بیان، رمضان المبارک میں نزول قرآن، رمضان المبارک میں جنگ بدر کا بیان جس میں اللہ پاک کی مدد مسلمانوں پر نازل ہوئی اور کافروں کی فوج کو شکست فاش ہوئی جو قیامت تک ان کی توجہ کھینچ رہی ہے، میدان بدر کا بیان ہو۔

میدان بدر کی ایک جھلک

قرآن پاک نے کس انداز سے میدان بدر کو لیا ہے...... اس کے لئے پھر الگ ٹائم چاہیئے۔ بس میدان بدر میں حضورؐ کا ایک جملہ تھا وہ بیان کرتا ہوں آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان بدر میں دیکھا،

ادھر سے اتنی بڑی فوج ہے کافروں کی، اور ادھر سے یہ مٹھی بھر صحابہ ہیں
وہ مسلح ہیں، اور یہ تہی دست ہیں
وہ کھا پی کر آئے ہیں، یہ بھوکے پیاسے آئے ہیں
ان کے پاس ساز وسامان ہے ان کے پاس صرف رب کا نام ہے

حضور پاکؐ اس منظر کو دیکھ کر اُدھر سے کافروں کی تیاری کو دیکھ کر اِن کی تہی دستی کو دیکھ کر ......سر بسجود ہو گئے اور رو رو کر پیغمبر کی آنکھوں سے آج آنسو بہہ رہے ہیں۔

او مشرکو! او مشرکو! سید الکونینؐ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔ اپنی بے بسی پر...... کہ ہمارا بس نہیں، ہماری طاقت نہیں، آج فتح دینا تیرا کام ہے۔

مختار کل رویا نہیں کرتے

مختار کل رویا نہیں کرتے...... آج حضورؐ رو رہے ہیں، آنکھوں سے آنسو بہا رہے ہیں حضورؐ پاک سر بسجود ہیں اور دعا کر رہے ہیں،

"خداوندا! میرے رب! میں اپنی ساری پونجی یہاں لے کر آیا ہوں، سارا سرمایہ یہاں لے کر آیا ہوں، ساری محنت یہاں لے کر آیا ہوں، اپنی تبلیغ، اپنی تدریس، اپنی تعلیم کا نچوڑ یہاں لے کر آیا ہوں، ساری کمائی یہاں لے کر آیا ہوں، میدان میں حاضر ہے، تہی دست ہیں، خالی ہاتھ ہیں،

ادھر سے کافروں کا اتنا بڑا مسلح لشکر ہے اے رب! اگر آج تو نے ان کو تباہ کر دیا اگر آج تو نے میرے ان صحابہؓ کو شہید کر دیا ختم کر دیا...... رب العالمین! پھر میرے بعد نبی کوئی نہیں...... ان کے بعد امت کوئی نہیں قیامت تک پھر تیرے دین کا نام ونشان نہیں رہے گا''

صحابہؓ رہیں گے تو دین رہے گا

میرے دوستو! حضورؐ نے کیا دعا فرمائی......؟ رب العالمین! اگر تجھے دین باقی رکھنا ہے...... تو میرے صحابہ کی حفاظت فرما...... اور اگر یہ تباہ ہو گئے اور یہ ختم ہو گئے تو پھر قیامت تک تیرا نام لینے والا کوئی نہیں رے گا!

حضورؐ نے تو یہی اعلان کیا ہے کہ صحابہ رہیں گے...... تو دین رہے گا! صحابہ کی عظمت رہے گی...... تو دین کی عظمت رہے گی۔

میرے دوستو! میں نے عرض کیا...... سب کچھ ہمیں قرآن نے سکھایا...... ہمیں توحید قرآن نے سکھائی ...... رسالت قرآن نے بتائی...... ختم نبوت قرآن نے بتائی...... کلمہ قرآن نے بتایا...... نماز قرآن نے بتلائی...... روزہ قرآن نے سکھایا...... زکوۃ قرآن نے سکھائی...... حج قرآن نے سکھایا...... جہاد قرآن نے سکھایا ...... اور سارا دین قرآن نے سکھایا...... اور...... قرآن...... محمدؐ کے صحابہؓ نے سکھایا۔

قرآن کہتا ہے...... ''میں ہوں...... تو سارا دین ہے، میں نہیں...... تو سارا دین نہیں
لیکن پھر آگے یہ بھی کہتا ہے صحابہ ہیں تو میں بھی ہوں صحابہ نہیں تو میں بھی نہیں

لوگو! بسم اللہ سے والناس تک قرآن کو کھولو ایک حرف مجھے وہ بتلاؤ...... جو محمدؐ کے صحابہؓ کے بغیر تمہیں ملا ہو ہے کوئی ایسا لفظ......؟ نہیں!

اگر آج ہمارے پاس قرآن ہے تو صحابہ کے صدقے ہے
اگر آج ہمارے پاس کلمہ ہے تو صحابہ کی عزت سے ہے
آج اگر ہمیں اسلام کا نام نصیب ہے...... تو صحابہ کے صدقے ہے۔

میرے دوستو! صحابہؓ نے قربانیاں دیں ہیں تب ہم تک یہ قرآن پہنچا ہے۔

ہمارا سب کچھ...... صحابہ کی عظمت پر نثار

پیغمبر کی عزت پر، پیغمبر کی عظمت پر صحابہ نے قربانیاں دی ہیں اسلام پہ قرآن پہ صحابہ نے قربانیاں دی ہیں۔ میرے دوستو!

زنیرہؓ کی آنکھیں نہ نکلتیں...... آج قرآن ہم تک نہ پہنچتا

بلالؓ کو مکے کی گلیوں میں نہ گھسیٹا جاتا ہم تک آج قرآن نہ پہنچتا

خبیبؓ کو تکلیفیں نہ آتیں' عمار بن یاسرؓ کو تکلیفیں نہ آتیں...... آج ہم تک قرآن نہ پہنچتا۔

میرے دوستو! سلمانؓ ابوذرؓ کو تکلیفیں نہ پہنچتیں...... آج ہم تک قرآن نہ پہنچتا

حضرت حمزہؓ کی لاش کے ٹکڑے نہ ہوتے...... ہم تک قرآن نہ پہنچتا۔

سمیہؓ ٹکڑے نہ ہوتیں ہم تک قرآن نہ پہنچتا

صحابہ کی قربانیوں کے صدقے میں آج ہم تک قرآن پہنچا ہے ہم مسلمان کہلا رہے ہیں تو پھر ہمارے اوپر فرض بنتا ہے اگر ہم مسلمان ہیں واقعی مسلمان ہیں قرآن ماننے والے ہیں پیغمبرؐ کے سچے امتی ہیں...... ہمارا حق بنتا ہے...... کہ ہم صحابہ کی عزت وعظمت پہ اپنا سب کچھ لٹا ڈالیں۔

سپاہ صحابہ کی یہی دعوت ہے کہ مسلمانو! شیعہ کی صحابہ کے ساتھ کوئی اور دشمنی نہیں ...... یہودی اسی وجہ سے صحابہ سے جلتا ہے کہ صحابہ نے قرآن لکھ کر تمہیں دیا...... صحابہ نے قرآن کی چوکیداری کی...... صحابہ نے قرآن کی روایت کی...... صحابہ نے قرآن کی خدمت کی اور قرآن ہے...... تبھی آج تک ایمان ہے...... قرآن ہے تو قیامت تک دین ہے...... قرآن نہ ہوتا دین نہ ہوتا' صحابہ کرام نے دین کی خدمت کی...... حفاظت کی' قرآن کو تم تک پہنچایا یہی وجہ ہے کہ یہودی نسل آج تک ان سے جلتا ہے اور صحابہ کرام سے اعتماد اٹھوا کر وہ قرآن سے اعتماد اٹھوانا چاہتا ہے۔

میرے دوستو! پھر ہمارا حق بنتا ہے ہمارے اوپر فرض بنتا ہے کہ ہم پیغمبرؐ کے ان صحابہ کی عزت وعظمت کی خاطر اپنا سب کچھ وار چھوڑیں۔

میرے جھنگوی کس لیے جیلوں میں گئے؟ کس لیے گولیوں کا نشانہ بنے؟ قاسمی شہید نے کس لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا؟ اس لیے میں اپنے دوستوں کو کہتا ہوں۔

تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ختم نبوت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ o وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ لاَ سِیَّمَا عَلَى الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ وَلَعْنَةَ اللّٰهِ عَلٰی اَعْدَآئِھِمُ الرَّافِضِیْنَ الْکٰفِرِیْنَ الْمُرْتَدِّیْنَ o وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ o وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ o اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیاً اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجاً مُّنِیْراً o صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَ سَلَّمَ.

اَمَّا بَعْدُ ! اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ o وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ o اَوْ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ o
صَدَقَ اللّٰهُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَولٰنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ o

ختم نبوت

برادران اسلام' عزیزان ملت اپنے لئے نہایت ہی سعادت تصور کرتا ہوں..... قبلہ خواجہ خواجگان' رہبر کامل' حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے زیر صدارت اولیاء علماء صلحاء اور ختم نبوت کے پروانوں اور مجاہدین کے اس عظیم اجتماع میں شرکت کو اپنے لئے نجات اور سعادت کا ذریعہ سمجھتا ہوں..... اللہ رب العزت ہم سب کو حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کا صدقہ' جرات غیرت اور ہمت کے ساتھ دین حق کی چوکیداری کی توفیق بخشے۔ آمین! اور اخلاص و استقامت سے نوازے..... علماء کرام کافی کچھ بیان فرما چکے ہوں گے کافی کچھ بیان فرمائیں گے..... میں تو علماء کرام کے سامنے ایک طفل مکتب ہوں میری کوئی حیثیت نہیں ہے اور اگر یہاں کھڑے ہونے کی سعادت مل رہی ہے تو وہ بھی اہل حق علماء حق کی جوتیاں سیدھی کرنے کی برکت ہے۔

اللہ کے ہاں مقبول طرز زندگی

برادران محترم اور میرے بزرگو! ہم سب اس بات پر فخر کرتے ہیں بجا طور پر اور اللہ تعالیٰ کا عظیم ترین احسان سمجھتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے ہمیں جناب سید المرسلین ﷺ کا امتی بنایا ..... اور حضور پاک ﷺ کو بھیج کر اللہ رب العالمین نے اعلان فرما دیا کہ اب اللہ کے ہاں مقبول صرف ایک ہی طرز زندگی ہے اللہ کے ہاں مقبول صرف ایک ہی دین ہے اور وہ وہی دین ہے جو جناب محمد رسول اللہ ﷺ لے کر آئے

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِ سْلَامُ

،ورآگے فرمایا

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ

جناب خاتم النبیین ﷺ کے پیش فرمودہ اس دین اسلام کو چھوڑ کر...... کوئی دوسرا طریقہ...... کوئی دوسرا دین...... کوئی دوسری شریعت اختیار کرتا ہے'

فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ

تو بارگاہ ربوبیت میں اسے شرف قبولیت نہیں مل سکتا

اور اسلام بھی وہی ہے جو حضور پاک ﷺ لے کر آئے ہیں۔

علّمنا نبیّنا کلَّ شیئٍ

جس میں پوری زندگی کے لئے ضابطہ موجود ہے

عقائد اعمال سب پر شامل ہے...... اب نہ اسے اپنی طرف سے تبدیلی کا حق ہے...... نہ اس میں بڑھانے گھٹانے کا حق ہے...... اگر کوئی اسلام کو چھوڑ کر پہلے سے موجود کسی مذہب کو کس دین دھرم کو اختیار کرتا ہے تو وہ بھی...... **فلن یقبل منه !**

اور اگر اپنی طرف سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے سکھلائے ہوئے اور اس امت کے مسلمہ عقیدے میں کوئی تبدیلی کرتا ہے...... منصوص مسلم قطعی عقیدے کے اندر کوئی تبدیلی کرتا ہے اس کا نام اسلام رکھے۔۔۔ تب بھی کفر ہوگا۔

زندیق کے لیے کوئی مہلت نہیں

اگر کوئی اسلام کو چھوڑ کر معاذ اللہ یہودی بنتا ہے عیسائی بنتا ہے وہ تو مرتد ہے ہی !! لیکن اگر کوئی کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں لیکن اللہ پاک کو اکیلا نہیں مانتا !! نعوذ باللہ ! تو کیا فرماتے ہیں آپ کہ وہ مسلمان رہے گا ؟ ؟ نہیں ! وہ لاکھ مرتبہ اپنے آپ کو مسلمان کہے لیکن وہ مسلمان نہیں ہے اور جو مسلمان کہلائے اور اسلام کا ایک نیا ماڈل بنا کر پیش کرے' اس کافر کا نام کافر زندیق ہے اور اس کے لئے وہی احکام ہوتے ہیں جو مرتدین کے لئے ہوتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ مرتد سے کہا جائے گا' مہلت دی جائے گی کہ توبہ کر' لیکن زندیق اگر حکومت اسلامی ہو' اسے مہلت بھی نہیں ہے۔ اسے کہا بھی نہیں جائے گا فوری طور پر اس کے اوپر مرتدین والے احکام جاری کرتے ہیں۔

اسلامی قانون نافذ نہ ہونے کی نحوست

اگر کوئی کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور قرآن کریم کو میں غلط سمجھتا ہوں نعوذ باللہ لاکھ مرتبہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہے...... لیکن وہ مسلمان نہیں ہے اسی طرح حضور پاک ﷺ جو دین لائے ہیں اس دین میں واضح طور پر قرآن مجید نے صراحتاً جناب محمد عربی ﷺ کی ختم نبوت کا اعلان فرمایا ہے۔ اب اگر کوئی کسی طریقے کسی بھی طریقے سے ختم نبوت کا انکار کرتا ہے وہ لاکھ مرتبہ اپنے آپ کو مسلمان کہے لیکن وہ مسلمان...... نہیں ہے اور اس کا فر کا نام کافر زندیق ہے اس کے لئے وہی احکام ہیں جو مرتدین کے لئے ہیں اور فی الفور نافذ ہیں۔

اگر حکومت اسلامی ہو تو کوئی مسلمان کہلا کر پھر ختم نبوت کا انکار کرے ایک سیکنڈ بھی اسے مہلت نہیں دی جا سکتی...... جب ایک سیکنڈ بھی اسے مہلت نہیں دی جا سکتی تو پھر پارٹی کہاں سے بنے گی دھرم کہاں سے بنے گا؟؟...... یہ سب کچھ اسی وجہ سے ہے کہ ملک میں نظام اسلام نافذ نہیں حکومت اسلامی نہیں۔ اگر حکومت اسلامی ہو' طرز خلافت راشدہ کا ہو' اگر ملک میں قانون قرآن عظیم والا نافذ ہو' اور خلیفہ امیر المومنین سیدنا صدیق اکبرؓ کا غلام ہو تو پھر کوئی مسیلمہ کا جانشین پارٹی نہیں بنا سکتا' آج کا کوئی مسیلمہ' آج کا کوئی دجال' آج کا کوئی مدعی نبوت' آج کا کوئی متنبی' آج کا کوئی کذاب' آج کا کوئی اچکا' آج کا کوئی جہنمی' آج کا کوئی ابلیس' آج کا کوئی شیطان' آج کا کوئی لعنتی' نبوت کا دعویٰ کر کے زندہ نہیں رہ سکتا' لیکن یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہمارے اوپر مسلط وہ لوگ ہیں نہ جو حضورؐ کی شان کو جانتے ہیں نہ اسلام کو جانتے ہیں۔

کسی نئے نبی کی ضرورت ہی نہیں

حضور نبی ﷺ کو اللہ نے مبعوث فرما کر یہ اعلان فرمایا کہ لوگو محمد رسول اللہ خاتم النبین ہیں یعنی جو درجات مجھے تقسیم کرنے تھے ان میں اعلیٰ درجہ نبوت کا تھا اور نبوت کی جتنی سیٹیں میں نے مقرر کی تھیں نبوت کی جتنی کرسیاں میں نے مقرر کی تھی ۔۔۔ کہ اتنی سیٹیں دینی ہیں اتنے نبی بنانے ہیں ۔۔۔ وہ سب بنا چکا ہوں اور آخر میں سب کی سیادت سب کی خاتمیت کا تاج جناب

محمد رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک پہ رکھ رہا ہوں اور اب قیامت تک میں کوئی نیا نبی نہیں بناؤں گا ۔۔اور حضور علیہ السلام نے فرمایا

انَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

اور حضورؐ کے بعد کوئی نیا نبی آئے تو کس لئے آئے؟ اگر آئے تو آئے کس لئے؟ نبی کی ضرورت پڑے تب آئے نا! اللہ اکبر۔ یا تو پہلا پیغام ایسا ہو کہ اب وقت کے لحاظ سے وہ مناسب نہیں' اس وقت مناسب تھا' اب مناسب نہیں' اب کوئی نیا پیغام لے کر آئے اس سے بہتر ہو یا پہلے پیغام میں کوئی اب کمی ہے اس کو پورا کرنے کے لئے آئے تو میرے دوستو! جو حضورؐ دین لے کر آئے جو حضورؐ شریعت لے کر آئے اب اس سے بہتر خدا کے پاس نہیں ہے کہ کسی اور کو دے۔

ادنیٰ سے اعلیٰ کو منسوخ نہیں کیا جا سکتا

جو اللہ نے شریعت مصطفیٰ کو عطا فرمائی ہے۔۔۔اس سے بہتر شریعت اللہ کے پاس نہیں ہے۔۔۔ کہ کسی اور کو دے اللہ پاک کو جو شرائع بھیجنی تھیں ان سب میں سے بہترین شریعت مصطفیٰ کو عطا فرمائی اب ادنیٰ سے اعلیٰ کو تو منسوخ نہیں کیا جا سکتا اب کوئی کمی رہی نہیں کہ کوئی اور پورا کرنے آئے اللہ نے فرمایا۔

الیوم اکملت لکم دینکم

تمہارا دین کامل کر دیا۔

واتممت علیکم نعمتی

میں نے اپنی نعمت (جو میرے پاس تھی تمہیں دینا چاہتا تھا) پوری کر دی ہے

اب کوئی کمی باقی نہیں رہی جب کوئی کمی باقی نہیں رہی......اور حضورؐ نے اعلان فرما دیا

بعثت لا تمم مکارم الاخلاق

کہ تمام اچھائیوں کو پورا کرنے کے لئے آیا ہوں کوئی اچھائی بچی نہیں' اب کوئی آئے گا تو کوئی اچھائی ہے ہی نہیں' اللہ کا نبی ہو تو اچھائی لائے اچھائی کوئی بچی نہیں اب کوئی متنبی آئے گا تو

۔۔۔ برائی لائے گا۔ اللہ کا نبی اچھائی لاتا ہے اور فرمایا

انما بعثت لا تمم مکارم الاخلاق

مکارم الاخلاق اور اچھائیاں ۔۔۔ وہ تو حضورؐ نے تمام فرمادیں کوئی اچھائی بچی نہیں جس سے وہ دعوٰی کرنے والا ۔۔۔ وہ برائی لاسکتا ہے اچھائی نہیں لاسکتا اور جو برائی لائے وہ شیطان ہوسکتا ہے ۔۔۔ نبی نہیں ہوسکتا جو برائی لائے وہ جہنمی ہوسکتا ہے جہنم کا داعی ہوسکتا ہے نبی نہیں ہوسکتا جو برائی لائے ۔۔۔ وہ لعنتی ہوسکتا ہے ۔۔۔ باعث رحمت نہیں ہوسکتا۔

ایک خوبصورت مثال

اللہ نے حضور پاک ﷺ کو دین وہ دیا ہے کہ نہ یہ کبھی ناقص بنے گا نہ اس میں کسی پیوند کی ضرورت ہے۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے اسے کپڑے پہنائے جاتے ہیں لیکن جب وہ بچہ مہینے دو مہینے کا ہو جائے تو وہ کپڑے اسے پورے نہیں آتے' دوسرے کپڑے آجاتے ہیں' سال کا ہو جائے تو وہ کپڑے پورے نہیں آتے دوسرا تیسرا جوڑا آجاتا ہے' دو تین سال کا ہو جائے تو اب وہ جوڑا پورا نہیں آتا اسی طرح بڑھتا جاتا ہے' پانچ سال کا ہو وہ جوڑا پورا نہیں آئے گا' دس پندرہ سال کا ہو جائے اب وہ پچھلا جوڑا پورا نہیں آئے گا...... لیکن جب عنفوان شباب پر پہنچے جب تیس پینتیس سال کی عمر ہو جائے اب جو جوڑا بنوائے گا اب جو جوڑا پہنے گا...... یہ کبھی بھی چھوٹا نہیں ہوگا۔

جو دو سال کی عمر میں ملا تھا پانچ سال کا ہوا وہ چھوٹا پڑ گیا......

جو پانچ سال کی عمر میں بنوایا دس سال کا ہوا وہ چھوٹا پڑ گیا......

جو دس سال کی عمر میں بنوایا تھا بیس سال کی عمر کا ہوا وہ چھوٹا پڑ گیا......

لیکن جب تیس پینتیس سال عمر ہے عنفوان شباب پر پہنچ گیا کمال پہ پہنچ گیا ۔۔۔ اور چالیس سال کا ہو کر جو جوڑا لے آئے...... وہ کبھی بھی چھوٹا نہیں ہوگا کبھی ناکافی نہیں ہوگا۔

میرے دوستو! اللہ پاک جل وعلا شانہ نے فرمایا

ولباس التقوٰی ذالک خیر

تقویٰ کا بھی لباس ہوتا ہے' شریعت لباس ہے' دین لباس ہے......اس میں بھی داخل ہو جاتا ہے......جس طرح لباس جسم پر مشتمل ہوتا ہے اسی طرح دین میں بھی داخل ہو جاتا ہے...... دین پورے جسم پر مشتمل ہونا چاہئے کوئی حصہ دین سے باہر نہیں ہونا چاہئے۔تقویٰ کا لباس ہوتا ہے

یہ جہان یہ عالم جب چھوٹا تھا اللہ نے ایک لباس دے کر نوح علیہ السلام کو بھیجا

اس عالم کی زندگی بڑھی اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو بھیجا

اس عالم کی زندگی بڑھی اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا

ایک ایک نام کہاں تک لیتا جاؤں......اس عالم کی زندگی بڑھی اللہ نے روح اللہ کو بھیجا

لیکن یہ عالم عنفوان شباب پر پہنچا اللہ نے سید المرسلین کو بھیجا تاجدار ختم نبوت کو بھیجا......

اب یہ عالم بوڑھا ہوسکتا ہے......مر سکتا ہے......یعنی یہ جہان ختم ہوسکتا ہے...... قیامت آسکتی ہے......محمد عربی کا لایا ہوا دین کبھی ناکافی نہیں ہوسکتا۔

ایک اور خوبصورت مثال

اب کسی نئے ہادی کی ضرورت نہیں ہے مستقل......کوئی ہادی نہیں چاہئے کوئی ہو ہی نہیں سکتا اب ہادی وہی ہوگا جو ہادی عالم کا غلام بن کر آئے گا اب کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔مستقل ہادی نہیں آسکتا......فرمایا

انا والساعة کھاتین

امام القبلتین ' سید الکونین ﷺ فرماتے ہیں (یہ دو انگلیاں دیکھ لیجئے) فرمایا میں اور قیامت یوں ہیں......اب اس انگلی اور اس انگلی کے درمیان تیسری انگلی ہے؟نہیں ہے!فرمایا میرے اور قیامت کے درمیان کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

اگر ان دونوں انگلیوں کے درمیان کوئی پیدا ہو جائے تو وہ انگلی ہوگی؟انگلی ہوگی یا پھوڑا ہوگا؟انگلی ہوگی یا پھنسی ہوگی؟اور پھر اس کا علاج چاہئے اس کو کاٹ کر پھینک دینا چاہئے......

انگلیوں کے درمیان تیسری چیز کوئی پیدا ہوتو کاٹ کر پھینک دینا چاہئے اب یہ نہیں ہے کہ وہ سخت ہوتو کاٹ دو نرم ہوتو نہ کاٹو۔۔۔سخت ہو تب بھی کاٹو' نرم ہو تب بھی کاٹو' استقلال کا دعوٰی کرے تب بھی کاٹو' طبعیت کا دعوٰی کرے تب بھی کاٹو' تشریعی تب بھی کاٹو' غیر تشریعی تب بھی کاٹو' ظلی بروزی تب بھی کاٹو' نبوت کا دعوئی کیا کیوں؟ درمیان میں آیا کیوں؟

کیا یہ ہے کہ وہ مدعی پنجاب سے ہو تو کاٹو......سندھ سے ہوتو نہ کاٹو؟

بھائی ادھر سے پیدا ہو جائے تو کاٹو ادھر سے پیدا ہو جائے تو نہ کاٹو' یوں ہے؟

نہیں جدھر سے آئے درمیان میں آتا ہے نا! کاٹ دو' اور مسیلمہ ہو......کاٹ دو' اسود ہو ......کاٹ دو' غلام احمد ہو......کاٹ دو' گورداس پوری گدھا ہو......کاٹ دو' آج کوئی ہو...... کاٹ دو' کل کوئی اٹھے......کاٹ دو۔

دیکھیں ہمیں کوئی گھسیٹی کے بیٹے سے ذاتی ٹکراؤ تو نہیں ہے نا! کیا یہ ہے......؟ کہ گھسیٹی کا بیٹا ہوتو کاٹ دو' لیکن اگر کسی فسیٹی کا ہوتو نہ کاٹو؟ ایسا تو نہیں ہے نا! کوئی ہو......کل تھا تب یہی حکم ہے......آج ہے تب یہی حکم ہے......قیامت تک ہوگا تب یہی حکم ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کی اصل ذمہ داری

اور مجلس تحفظ ختم نبوت' یہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہے' یہ صرف مرزا قادیانی کے چکر میں نہیں ہے قیامت تک جو ابلیس اٹھے گا جو دجال جو کذاب اٹھے گا جو کوئی ختم نبوت پہ حملہ کرے گا۔۔۔مجلس تحفظ ختم نبوت کے سٹیج پہ ہر مسلمان اس کے مقابلے میں آئے گا......اور یہ بات بھی واضح ہو اگر کوئی نہیں آتا لیکن کسی اور کو لاتا ہے۔۔۔تو پھر دیکھا جائے گا جس کو لاتا ہے وہ آتا ہے؟؟ اگر جس کو یہ لاتا ہے وہ آتا ہے تو دونوں لعنتی لیکن اگر کوئی لانا چاہتا ہے زور دیتا ہے اگلا نہیں آتا۔۔۔تو نہ آنے والا کا تو کوئی قصور نہیں ہے......لانے والا پھر بھی لعنتی ہے۔

اللہ اکیلا ہے اب اگر کوئی کہے کہ......اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی

کوئی کہے کہ میں بھی رب ہوں میں بھی اللہ ہوں' وہ بھی لعنتی ...... کیونکہ وہ خدائی کے سٹیج پر خود آتا ہے وہ لعنتی ہے...... فرعون نے کہا میں رب ہوں تو وہ لعنتی ہے...... لیکن کبھی آتا نہیں ہے لاتا ہے کہتا ہے میں نہیں ...... عُزَیْرُ بْنُ ابْنُ اللّٰہ ...... عزیرؑ اللہ کا بیٹا ہے۔

آنے والا اور لانے والا' دونوں لعنتی

کبھی یوں کہتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ

کہ مسیح ابن مریم جو ہے یہ اللہ ہے۔ غور کریں فرعون نے کہا میں رب ہوں وہ لعنتی ہے۔ یہ خود نہیں آتا لیکن یہ لانا چاہتا ہے اور لانا چاہتا ہے حضرت مسیحؑ کو...... لانا چاہتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور حضرت عیسیٰ آتے نہیں' فرماتے ہیں......

اِنِّیْ عَبْدُاللّٰہِ

میں تو اللہ کا بندہ ہوں

وہ نہیں آتے لہٰذا ان پر کوئی بات نہیں...... لیکن یہ لانے والا جو ہے اس کے لئے قرآن سے پوچھتے ہیں تو قرآن نے کہا

لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ

یہ جو جناب عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ کی کرسی پر لانا چاہتے ہیں...... لقد کفر! یہ کیا ہیں؟ کافر! اب دیکھئے خود بھی نہیں آئے لیکن کیا اللہ کے نبی کو اللہ کے اسٹیج پر وہ نبی بھی نہیں آئے اللہ کی کرسی پہ' یہ لعین جو لانا چاہتا تھا۔

لَقَدْ کَفَرَ

کیا بن گیا؟ ۔۔۔ کافر!

اسی طرح اب کوئی کہتا ہے میں نبی ہوں اب کوئی کہتا ہے کہ اگر تمہیں نبی دیکھنا ہو تو مجھے دیکھ لو...... وہ بھی لعنتی ہے۔ اگر کوئی خود نہیں آتا کسی اور کو لانا چاہتا ہے وہ بھی لعنتی ہے۔ برے کو لانا چاہے تب بھی لعنتی ہے اچھے کو لانا چاہے تب بھی لعنتی ہے۔ جب اللہ کی کرسی پر نبی کو لانا

چاہتا ہے وہ لعنتی ہے' اسی طرح نبوت کی کرسی پر غیر نبی...... چاہے صالح ہو' عابد ہو' ولی ہو' عالم ہو' امام ہو' صحابی ہو' خلیفہ راشد ہو۔۔۔اس کو لانا چاہے تو اس صالح کا' خلیفہ راشد کا' امام ومجتہد کا کوئی قصور نہیں ہوگا لیکن جو لانا چاہے "لقد کفر" کی طرح یہ بھی پکا لعنتی بنے گا۔

اگر کوئی آج جناب صدیق اکبرؓ کو نبوت کی کرسی پر لانا چاہے تو کافر ہے وہ لعنتی بن جائے گا

جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبوت کی کرسی پہ لانا چاہے تو کافر بن جائے گا

جناب عثمانؓ جناب علی المرتضیٰؓ' جناب حضرت امیر معاویہؓ تمام صحابہ کرام میں سے کسی کو نبوت کی کرسی پر لانا چاہے وہ کیا بن جائے گا؟ کافر......! اور لعنتی اور جہنمی اور مردود اور دجال اور ابلیس !!! اور ایک کو لانا چاہے تب بھی لعنتی' دو کو لانا چاہے تب بھی لعنتی' دس بارہ کو لانا چاہے تب بھی لعنتی بس اگر بارڈر توڑا...... لعنتی ہے۔ختم نبوت کا بارڈر توڑنا چاہا...... کیا بن گیا؟ لعنتی بنا ! کافر بنا! ایک کو لائے دو کو لائے دس کو لائے بارہ کو لائے سولہ کو لائے ۔۔۔لعنتی ہے اور چاہے وہ نہ آئیں اور وہ اپنی جگہ اچھے ہوں یہ لعنتی بنے گا۔

میرے دوستو! اگر کوئی نبوت پر لانا چاہے؟ چاہے وہ تابعدار نبی ہے' چاہے وہ ظلی بروزی نبی کہے وہ لعنتی ہے۔لیکن اگر کہے نبوت کو بھی کراس کر کے' اوور سیز کر کے نبوت سے بھی بڑا درجہ رکھتے ہیں۔۔۔ بڑا لعنتی ہے نا؟ ہاں! میرے دوستو! یاد رکھو مجلس تحفظ ختم نبوت۔۔۔حضور کی ختم نبوت کے ناموس کے تحفظ کے لئے ہے اور جو بھی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ختم نبوت کو توڑے گا...... توڑ نہیں سکتا توڑنا چاہے گا انشاء اللہ العزیز مجلس تحفظ ختم نبوت اس کی امیدوں اور تمناؤں کو ہمیشہ کے لئے توڑ کر رکھ دے گی۔ اور اس کے لئے آپ کوئی کوشش کریں گے کیا؟

ظلم کرنے والوں کا انجام

توجہ کیجئے میں نے عرض کیا کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صحیح غلام ہمارے اوپر حاکم ہو ۔۔۔تو آج کوئی مسیلمہ اٹھ کر پارٹی بنا سکتا نہیں یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہمارے اوپر وہ لوگ

مسلط ہیں جو دین ایمان کو جانتے ہی نہیں' اور ان کو بڑی غلط فہمی ہے کہتے ہیں مدارس کو یوں کر دیں گے' یوں کر دیں گے اور ظالمو! سوچو! ظلم نہ کرو اپنی جان پر' ہم پر کیا کرو گے ہم پر تو ظلم کرنے والے بڑے بڑے آئے تم سے بہت بڑے...... قرآن کہتا ہے۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ
وَلَقَدْ عَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا

تم سے بہت طاقتور تھے' تم کیا کرو گے؟ تم نے مدارس کو پہچانا ہی نہیں ہے تمہیں پتہ ہی نہیں ہے مدرسہ کسے کہا جاتا ہے...... !تم نے سمجھا بلڈنگ کا نام مدرسہ ہے! غلط ہے جہاں استاذ اور شاگرد بیٹھ جائیں جہاں معلم اور متعلم بیٹھ جائیں۔۔۔وہ جگہ مدرسہ ہے......

وہ درس کبھی مسجد نبوی میں ہوتا ہے......
وہ درس کبھی مسجد الحرام میں ہوتا ہے......
وہ درس کبھی احد و بدر میں ہوتا ہے......
وہ درس کبھی خندق و خیبر میں ہوتا ہے......
وہ درس کبھی طائف اور حنین میں ہوتا ہے......

وہ درس کبھی روضہ رسول کے سائے میں ہوتا ہے اور کبھی انار کے درخت کے نیچے ہوتا ہے' کیا اٹھا کر لے جاؤ گے؟ کہتے ہیں ہم یہ مواد اٹھا کر لے جائیں گے کیا اٹھا کر لے جاؤ گے ؟تمہیں پتہ ہے اٹھانے والے بڑے بڑے آئے' لاکھوں نسخے اکٹھے کئے اور سمندر میں پھینکے جو کتابی صورت میں باہر موجود ہوا سے تو تم لے جاؤ لیکن......

بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

جو دل میں موجود ہو تو کیسے لے جاؤ گے؟ اللہ نے اس دین کو بچانا ہے قیامت تک اسی لئے ہم چیلنج کرتے ہیں......

یہودی کوئی توریت کا حافظ نہیں لا سکتے......
عیسائی کوئی انجیل کا حافظ نہیں لا سکتے......

زو دیس کوئی زبور کا حافظ نہیں لا سکتے......

اور یہاں پر ایک کسی شہر میں تم کہہ دو ہم کئی حافظ لا کر بٹھا دیں گے...... سارے نسخے قرآن پاک کے لے جاؤ، ہم چار حافظوں کو لے کر سارا قرآن پھر لکھوا سکتے ہیں۔

اسلام کیوں نہ ہو ممتاز دنیا بھر کے دینوں میں
کہ وہاں مذہب کتابوں میں یہاں قرآن سینوں میں

و آخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمین

معلم و متعلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن ٥ وَالصَّلوٰتُ وَالسَّلاَمُ عَلیٰ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ٥ وَ عَلیٰ اٰلِہٖ وَ اَصْحابه الطیّبینَ الطَّاھِرِیْن ٥ لاَ سِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ اَلْمَھدِیّینَ ٥ وَ لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلیٰ اَعدآئِھِم الرَّافِضین الکٰفِرِیْنَ الْمُرتَدِّیْنَ ٥ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدہٗ لاَ شَرِیْکَ لہ وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلاَنَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہ ٥ صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیہُ وَ عَلیٰ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّم ٥ اَمَّا بَعْدُ فَا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرجِّیم ٥ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمَانِ الرَّحِیْم ٥ لاَ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لاَ یَعْلَمُوْن ٥ وَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّم ٥ اَلعِلْمُ ثَلاثہ. آیَۃٌ مُحْکَمَۃٌ اَوسنَۃٌ قَائِمَۃٌ اَوْ فَرِیْضَۃٌ ٥ وَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَسَلَّم ٥ خَیْرُ کُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقرآنَ وَ عَلَّمَہٗ ٥ وَ قَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہ تعالیٰ عَنْہُ کَانَ اَبُوْبَکْرٍ اَعْلَمُنَا ٥ وَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مُرُوْ اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِاالنَّاسِ ٥ وَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ لاَ یَنْبَغِی لِقَوْمٍ فِیْھِم اَبُوبَکْرٍ ان یَّآمَّھُمْ غَیْرہٗ ٥ وَ قَالَ النَّبِیُّ صَلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مَا حَسِبَ اللّٰہُ شَیْئاً فِی صَدْرِی اِلَّا عَقدتْبه فِیْ صَدْرِ اَبُوْبَکْرٍ ٥ اَوْ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَ سَلَّمٌ ٥ صَدَقَ اللّٰہ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہٗ النَّبِیُّ الْکَرِیْم ٥

معلم و متعلم

برادران اسلام! آپ حضرات کے سامنے 8 نومبر 1995ء کو رحیم یار خان کی اس مشہور دینی درسگاہ معارف اسلامیہ کا یہ سالانہ جلسہ ہے۔ جس میں حضرت قبلہ حافظ صغیر احمد صاحب دامت برکاتہم، حضرت قبلہ شیخ الحدیث مولانا شفیق الرحمان صاحب، حضرت مولانا قاری حماد اللہ شفیق اور دیگر بزرگوں کے دست مبارک سے جامعہ سے فارغ ہونے والے طلباء نے دستار بندی اور سند کی فضیلت حاصل کی ہے۔ اور علماء کرام کافی بیان فرما چکے ہیں خصوصاً حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کے بعد میرا کچھ عرض کرنا خلاف ادب معلوم ہوتا ہے لیکن استصال امر کے لیے ان کے حکم کو مانتے ہوئے چند باتیں عرض کرتا ہوں۔ آپ تمام حضرات توجہ فرمایئے گا۔

آج کا یہ پروگرام اس ادارے کی نسبت سے فضیلت علم کے ساتھ خصوصی مناسبت رکھتا ہے،

علم اور علماء کی فضیلت

عزیزو! چیزیں دو ہیں۔ ایک ہے علم اور ایک ہے عمل اور عمل تب ہوگا جب علم ہوگا۔ کسی بات کا علم ہی نہ ہو تو عمل کیا کریں گے؟ عمل موقوف ہے علم پر۔ عمل محتاج ہے علم کا۔ اس لیے ایک وجہ یہ بھی ہے عمل پر علم کی فضیلت کی۔ کہ جب تک علم نہ ہو عمل نہیں ہوسکتا۔ اور علم کو فضیلت رب نے بخشی ہے۔

لَا یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ○

اہل علم اور بے علم برابر نہیں۔

یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوْ الْعِلْمَ دَرَجٰت...... ○ لَا یَعْقِلُھَا اِلَّا الْعَالِمُوْن...... ○ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمآءُ ○

اللہ کے قرآن نے بار بار اہل علم کی فضیلت بیان فرمائی ہے اور زبان نبوت سے ارشاد ہوتا ہے کہ:۔

اِنَّ الْاَنبِیآءَ لَمْ یُوَرِّثُو دِرْھَماً وَّلَا دِیْنَاراً وَ اِنَّمَا وَرَّثُوْ الْعِلْمَ ○ فَمَنْ اَخَذَ شَیْءٍ

مِنۡهُ فَقَدۡ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ ۝ (بخاری شریف)

اور آقا فرماتے ہیں: اِنَّمَا الۡعُلَمَآءُ وَرَثَۃُ الۡاَنۡبِیَآءِ.

حضور پاک ﷺ کی احادیث مبارکہ، اللہ کا قرآن عظیم...... فضیلت علم سے بھرپور ہیں۔

اہل علم اعضاء

آپ اپنے جسم میں نظر کریں۔ اللہ پاک نے یہاں بھی یہی نظام رکھا ہے کہ علم والوں کو اللہ نے فوقیت بخشی ہے۔ توفیق سے نوازا ہے، انسانی جسم کے جتنے حصے ہیں ان میں سے کچھ حصوں کا تعلق خصوصاً علم سے ہے اور باقی جسم کا تعلق زیادہ عمل سے ہے۔ مثلاً معلومات فراہم کرنا علم دینا۔ اور پانچ حواس خصوصی طور پر انسان میں ہیں۔

(۱) قوت ذائقہ زبان میں ہے۔

(۲) قوت باصرہ، آنکھوں میں ہے،

(۳) قوت سامعہ کانوں میں ہے،

(۴) قوت لامسہ تقریباً پورے جسم میں ہے، چہرے میں زیادہ ہے۔

(۵) قوت شامہ ناک میں ہے...... اب ناک کسی چیز کی خوشبو یا بدبو کا علم فراہم کرتی ہے۔ کان کسی آواز کے سریلے یا بے سرے ہونے کا علم فراہم کرتے ہیں...... آنکھیں کسی بھی چیز کے رنگ کا علم فراہم کرتی ہیں...... زبان کسی بھی چیز کا ٹیسٹ اور ذائقہ بتلاتی ہے...... اور قوت لامسہ سے جسم کسی چیز کے وجود کو بتلاتا ہے...... تو یہ تمام چیزیں معلومات ہیں۔ علم ہے، اللہ پاک نے تمام اہل علم اعضاء ایک ہی جگہ اکٹھے کیے اور ان سب کو اللہ اگر رکھتا تو چہرے کو گھٹنے کی جگہ رکھ سکتا تھا، اللہ اگر رکھتا تو چہرے کو پیر کی جگہ رکھ سکتا تھا۔ جنہوں نے آنکھوں سے صحیح کام نہیں لیا، کانوں سے صحیح کام نہیں لیا، جنہوں نے زبان سے صحیح کام نہیں لیا، جنہوں نے اپنے اہل علم اعضاء سے صحیح کام نہیں لیا۔ یہ تو قرآن کریم میں ہے کہ قیامت کے دن انہیں اٹھایا جائے گا اور الٹا منہ کے بل چلایا جائے گا۔ ٹانگیں اوپر ہوں گی سر نیچے ہوگا۔ آج اللہ پاک نے علم والے اعضا کو نوازا ہے اوپر کیا ہے۔ اعضاء میں اللہ نے یہ ترتیب رکھی ہے کہ ان کو اوپر کیا ہے، اور پھر ان تمام کا علم جمع ہوتا ہے، دماغ میں' اور دماغ کو اللہ پاک نے ان سب سے اوپر رکھا۔ تو یہاں بھی اللہ پاک نے دانست والوں کو اوپر کیا ہے۔

خلیفۃ اللہ کا علم

اللہ پاک نے اعلان فرمایا کہ

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَہ○

میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں، میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں، نائب کیا ہوتا ہے؟ مترجم خلیفہ کیا ہوتا ہے؟ یوں سمجھئے کہ خلیفہ، جس کا خلیفہ ہوتا ہے مرتبے میں اس سے نیچے اور باقی سب سے اوپر ہوتا ہے۔ فرمایا

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَہ○

میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں، اپنا نائب بنانے والا ہوں،

خداوندوہ کون ہوگا؟ فرمایا (بشر ہوگا۔) اب بشر سب سے اوپر اور اللہ کی ذات کا نائب! اس کو شرف بخشا اور سب سے زیادہ اس کو عظمت عطا فرمائی۔ اور فرشتوں سے اس کی عزت کروائی تاکہ پوری مخلوق سے جو افضل ہیں۔ جب وہ بھی اس کی عزت کریں گے تو باقی مخلوق کو تو ازخود طوعاً و کرھاً کرنی پڑے گی۔

اب یہاں کوئی آدمی آئے، کوئی مہمان آئے اور حضرت شیخ اسے اٹھ کر ملتے ہیں اس کی تعظیم کرتے ہیں...... تو آپ اور ہم تو ازخود تعظیم کریں گے۔ کیونکہ میر مجلس نے اس کی تعظیم کی ہے تو اللہ کی مخلوق میں میر مجلس جنس تھی فرشتوں کی...... اللہ نے اسے بھی انسان کی تعظیم پر مجبور کیا۔ لیکن ان کا احسان انسانوں پر نہیں رکھوایا۔ فرشتے کل کہتے کہ ہم نے انسان کی عزت کی ورنہ انسان کو کون پوچھتا؟ اللہ پاک نے فرشتوں سے تعظیم کروائی لیکن فرشتوں کا احسان نہیں رکھوایا۔ بلکہ ایک جگہ علمی موازنہ، مقابلہ رکھوایا۔ اس میں......!

عَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْبِئُوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ○

فرشتوں سے کہا تم بتاؤ، انہوں نے جواب دیا۔

سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا

جب انہوں نے اپنی بے علمی کا اظہار کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یٰٓا آدَمُ اَنۡبِئۡهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ

آدمؑ تو بیان کر دے۔ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ علم جو اللہ تعالیٰ نے انہیں ودیعت کر رکھا تھا۔ ظاہر فرما دیا۔

فَلَمَّآ اَنۡبَاَهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكُمۡ اِنِّیۡٓ اَعۡلَمُ غَيۡبَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَ اَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَمَا كُنۡتُمۡ تَكۡتُمُوۡنَ○

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب علم بیان فرمایا۔ اللہ پاک جل جلالہ نے فرشتوں کے سامنے یہ چیز ظاہر کر دی کہ تمہارے پاس علم نہیں...... اس کے پاس علم ہے۔ اس نے تمہیں علم بتایا ہے۔ اب یہ معلم ہے، تم متعلم ہو۔

یہ بتانے والا ہے تم سننے والے ہو۔ اس نے معلوم کروایا، تم نے معلوم کیا۔ یہ استاد ہے، تم شاگرد ہو...... یہ علم میں بڑا، تم چھوٹے! لہٰذا

اُسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ

اب تمہیں اس کے سامنے سر تعظیم خم کرنا پڑے گا...... اس کے سامنے جھکنا پڑے گا...... اس کی عظمت کو سلام کرنا پڑے گا...... آج اس کو اپنا قبلہ و کعبہ مان لو...... سجدہ رب کا ہوتا ہے...... لیکن رب جس کے سامنے کرنے کا حکم دے اس کی بھی عظمت کا اظہار ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرمائے تم بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو...... سجدہ رب کو ہے۔ قبلہ بیت المقدس ہے!

اللہ تعالیٰ فرمائے۔ فَوَلِّ وَجۡهَكَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَام

اور بیت اللہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دے دیا جائے...... سجدہ رب کو ہے لیکن قبلہ بیت اللہ ہے۔

بشر...... فرشتوں پر فائق

اللہ پاک وہاں فرما رہے ہیں ,, اُسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ" کہ آج تم آدم کی طرف منہ کر کے سجدہ کر لو۔ آدم تمہارا قبلہ ہے۔ آدم تمہارا کعبہ ہے۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے سجدہ کیا۔

فَسَجَدَ الۡمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمۡ اَجۡمَعُوۡنَ○

سب نے سجدہ کرلیا......اب سجدے کرنے والے کون؟

جِسْمٌ نُوْرَانِيٌّ يَتَشَكَّلُ بِاَشْكَالٍ مُّخْتَلِفَه، لَا يُذَكَّرُ وَلَا يُؤَنَّثُ

یہ نور والے ہیں جو آج سجدہ کر رہے ہیں کس کے سامنے؟ بشر کے سامنے! ڈاکٹر اقبال سے کسی نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب آج تو آپ فرشتے لگتے ہیں۔ تو کہا نہیں بھائی نہیں!

فرشتہ مجھ کو کہنے سے مری توہین ہوتی ہے
میں مسجود ملائک ہوں مجھے انسان رہنے دو!

تو انسان کا نمبر اول اور آج نوری جھکے ہوئے ہیں انکا نمبر دو فرسٹ پوزیشن کس کی؟ پہلے نمبر پہ کون؟ پہلے نمبر پہ بشر ہے۔ دوسرے نمبر پہ نوری۔ سب سے بڑا بے ادب اور گستاخ وہ، جو کہے میں پہلے نمبر پہ ہوں، نبی ﷺ دوسرے نمبر پر ہے۔ اس سے بڑا بے ادب کون ہوگا؟ اس سے بڑا گستاخ کون ہوگا۔؟ رسول ﷺ کی گستاخی سے بڑی بے حیائی اور بڑا کفر کیا ہے؟ عرض کر رہا تھا۔

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝

تمام فرشتوں نے سجدہ کیا۔ نوریوں نے سجدہ کیا تھا۔ ایک کھڑا تھا، وہ نوری نہیں ناری تھا۔ نوریوں کے ساتھ تو کھڑا رہتا تھا، لیکن تھا کیا؟ ناری! قرآن کہتا ہے۔ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ایک نے سجدہ نہیں کیا۔ کس نے؟ شیطان نے۔ اس نے سجدہ نہیں کیا۔ اب یہ کہتے ہیں جناب اس نے کہا تھا میں رب کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کروں گا۔ قرآن سے پوچھتے ہیں کہ اس نے یہ کہا تھا یا کچھ اور کہا تھا؟ جب قرآن سے پوچھا تو قرآن کہتا ہے نہیں! نہیں! اس نے یہ نہیں کہا، اس نے تو یہ کہا۔

ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ۝

اس نے کہا تھا...... اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝

کہ اے اللہ میں اس کے سامنے سجدہ کیسے کروں؟...... اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ

میں اس سے بہتر ہوں۔ میں اس کی عظمت کو نہیں مانتا...... میں اس کی شان کو نہیں مانتا، میں اس کی عزت کو نہیں مانتا...... میں اس کی رفعت کو نہیں مانتا۔

اس نے بشر کی عزت سے انکار کیا، بشر کی عظمت کو ماننے سے انکار کیا، بشر کی رفعت کو ماننے سے انکار کیا، رب نے فرمایا

فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّکَ رَجِیْمٌ ○ وَ اِنَّ عَلَیْکَ لَعْنَتِیْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ○

نکل جا یہاں سے بے شک تو مردود ہے۔ اور تیرے اوپر قیامت تک میری لعنت کی بوچھاڑ ہوگی...... یہ جارہا ہے لعنتی بن کر۔ بشر کی عزت نہ ماننے کی وجہ سے۔ اللہ نے بشر کو عزت بخشی اور بنیاد کیا رکھی؟ علم! کیونکہ علم ہے اللہ کی صفت!

بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْم　ذات ہے رب کی۔

اللہ تعالیٰ خود معلم ہے

علم اللہ کی صفت ہے۔ اور اس کا پرتو جس پر پڑے، اس کی تجلی جس پر پڑے...... وہ بھی اس رنگ میں رنگا جاتا ہے...... عزیزو! اللہ پاک جل جلالہ بذات خود معلم ہے۔ علیم کے ساتھ ساتھ معلم ہے۔ معلم یعنی سکھانے والے، اللہ معلم! تو اللہ کا سبق کیا؟ اللہ جو پڑھاتے ہیں، ویسے تو ہر چیز رب نے سکھائی۔ ہر چیز کا علم رب نے دیا۔ لیکن خصوصاً رب نے ایک "مضمون" (سبجیکٹ) کا ذکر کیا ہے۔ کہ رحمٰن کا ایک خاص مضمون بھی ہے جس کا معلم خود ہے۔ جب پوچھا گیا؟ تو فرمایا

اَلرَّحْمٰنُ ○ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ○

رحمان نے قرآن سکھایا، قرآن پڑھایا، قرآن کی تعلیم دی۔ اور قرآن جو رحمان نے پڑھایا، پڑھنے والا کون تھا؟ فرمایا

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ○ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ○

اس تعلیم قرآن کے لیے، قرآن سکھانے کے لیے رب نے انسان کو پیدا فرمایا...... اور اس انسان کو قرآن کا بیان سکھایا۔ اسی انسان کو کہا۔ کہ:

لَا تُحَرِّکْ بِهٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْآنَهٗ ○ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهٗ ○ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ ○

عزیزو! اللہ پاک معلم ہے اور متعلم کون؟ انسان

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اِقْرَاْ وَ رَبُّکَ الْاَکْرَمُ ○ اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ○ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ○

معلم رحمان ہے، متعلم انسان ہے...... معلم رب ہے، متعلم بندہ ہے۔

لیکن عزیزو! استاد رحمان ہے۔ شاگرد انسان ہے پڑھانے والا رحمان ہے...... پڑھنے والا انسان ہے...... اب آیئے اس انسان کی تلاش کریں۔ کوئی حضرت حافظ صاحب کا شاگرد ہو گا...... کوئی حضرت شیخ الحدیث صاحب سے پڑھ کر آئے گا...... کوئی حضرت قاری صاحب سے پڑھ کر آئے گا۔ کوئی مولانا شبیر صاحب سے پڑھ کے آئے گا، کوئی مولانا یٰسین صاحب سے پڑھ کر آئے گا...... کوئی کہیں سے پڑھ کر آیا، کوئی کہیں سے پڑھ کر آیا۔ لیکن آج ہم وہ انسان ڈھونڈتے ہیں جس کے متعلق رب نے فرمایا کہ

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ○

آج ہم اس انسان کو طلب کرتے ہیں۔ وہ انسان کون؟ اگر میں کہوں گا کہ انسان یہ تو آپس میں لڑ پڑو گے۔ کوئی کہے گا انسان ہے، کوئی کہے گا انسان ہی نہیں۔ میں کہتا ہوں آؤ تم ڈھونڈو، تم تلاش کرو، لیکن ایک بات ذہن میں رکھنا۔ ایک بات! وہ کیا؟

جو حضرت مولانا شفیق الرحمان صاحب درخواستی دامت برکاتہم کے شاگرد ہیں وہ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمتہ اللہ علیہ کے شاگردوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

ان کے شاگرد حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمتہ اللہ علیہ کے شاگردوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے' ہمارے شاگردان کے شاگردوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے...... لیکن ان کے شاگرد حضرت نانوتویؒ کے شاگردوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے...... حضرت پیران پیر کے شاگردوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے...... اور حضرت پیران پیر، عبدالقادر جیلانی، محبوب سبحانی رحمتہ اللہ علیہ کے شاگرد، امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے شاگردوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے...... اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے شاگرد جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ صحابہؓ کے شاگردوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور صحابہؓ کے شاگرد، وہ نبیوں کے شاگردوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔!

جب چھوٹے کا شاگرد، بڑے کے شاگرد کا مقابلہ عظمت نسبت میں (دفع دخل مقدر) مقابلہ نہیں کر سکتے۔ چھوٹوں کے شاگرد، بڑوں کے شاگردوں کا اس نسبتی عظمت میں مقابلہ نہیں کر سکتے تو جو رب کا شاگرد ہو گا اس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکے گا۔

اللہ تعالیٰ کا شاگرد کون؟

اب رب کا شاگرد ڈھونڈو، ساتھ یہ بھی یاد رکھنا کہ جو رب کا شاگرد ہوگا وہ سب سے اعلیٰ ہوگا' جو رب کا شاگرد ہوگا، وہ سب سے اشرف ہوگا' جو اس کا شاگرد ہوگا، وہ سب سے اکمل ہو گا' جو رب کا شاگرد ہوگا، وہ سب سے اکرم ہوگا...... جو رب کا شاگرد ہوگا، وہ سب سے زیادہ عظمت ورفعت وشان وعزت والا ہوگا اور اس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکے گا۔

اب ڈھونڈو! تم دوسری جگہ پر ڈھونڈو! خود تلاش کرو، خوردبین لو' چشمے لگاؤ! کتابیں کھولو...... تاریخ کھولو...... دوسری کتابیں کھولو...... تراجم کھولو...... اسماء الرجال کھولو۔

میں کہیں اور نہیں جاتا، میں قرآن سے پوچھتا ہوں۔

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ○

''عَــلَّـمَ'' جب رب تعلیم دے رہے ہیں۔ آگے ''اَلْاِنْسَـانَ'' ہے میں قرآن سے پوچھتا ہوں وہ انسان کون ہے؟ تو قرآن نے اشارہ کر دیا، جناب سید الابرار، محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کی طرف اور فرمایا۔ **عَلَّمَکَ ، عَلَّمَکَ**

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ○

اب ''عَــلَّـمَ الْاِنْسَـانَ'' ''عَــلَّـمَ'' لفظ وہی ہے۔ اللہ نے تعلیم دی۔ کس کو؟ ''الانسان'' جب پوچھا وہ انسان کون؟ تو حضور اکرم ﷺ کی ذات گرامی کو مخاطب کر کے قرآن نے کہا۔ **عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ○**

عَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَم

کہ محبوب ﷺ! رب معلم ہے تو متعلم آپ کی ذات ہے' رب استاد ہے تو شاگرد آپ ہیں' رب سکھانے والا ہے، تو سیکھنے والے آپ ہیں' رب پڑھانے والا ہے تو پڑھنے والے آپ ہیں۔

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ○

عَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَم

اللہ پاک استاد ہے۔ انسان شاگرد ہے، تو اے محبوب ﷺ! جس انسان کا ڈائریکٹ استاد...... اللہ ہے وہ انسان آپ ہیں۔

اب آؤ! میں نے اللہ کا شاگرد پیش کیا ہے اور اپنے دعوے کے مطابق پیش کیا ہے کہ جو اللہ کا شاگرد ہوگا رفعت میں اس کا مقابلہ کوئی نہیں کرے گا۔ اللہ کا جو شاگرد ہوگا، عظمت میں اس کا مقابلہ کوئی نہیں کرے گا۔ اللہ کا جو شاگرد ہوگا، اس کی عزت وعظمت کا مقابلہ کوئی نہیں کرے گا۔

اب لاؤ! محمد عربی ﷺ کا مقابل لاؤ! جو حضورؐ کے سامنے ٹھہر سکے...... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیادت کا، قیادت کا امامت کا مقابلہ کر سکے۔ اگر نہیں کر سکتا تو واضح بات ہے کہ ساری کائنات کے استاد محمد عربی ﷺ ہیں اور محمد عربی ﷺ کا استاد خود رحمٰن ہے۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ۝

اللہ پاک کی شان ہے۔ ساری کائنات اس کی تسبیح بیان کرتی ہے اور وہ بادشاہ ہے۔

الملک...... وہ بادشاہ ہے۔ القدوس...... وہ پاک ہے۔ العزیز ...... وہ زبردست ہے۔ الحکیم...... وہ حکمتوں والا ہے۔

اب ایک ایک اسم خداوندی پر اگر تفصیل سے بولا جائے تو بڑا وقت چاہیے۔ بہر حال یہاں سبقاً عرض کرتا ہوں کہ اللہ پاک نے اپنی شان بیان فرماتے ہوئے پھر فرمایا۔ میں نے اپنا نائب اب بھی بھیجا ہے۔

هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ

ہاں...... (پھر سمجھئے!)

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ

کائنات ساری اس کی پاکی بیان کرتی ہے، وہ عجز سے پاک، وہ شرک سے پاک، ہمسری سے پاک، کفر سے پاک، نسل سے پاک، اس کے ساتھ کوئی نسلی ملاوٹ نہیں ہوئی، وہ کسی کا رشتہ دار نہیں، اور نسبت نہیں رکھتا۔

رسول اللہ ﷺ بحیثیت معلم

هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ

ام القریٰ والوں میں، مکہ والوں میں، امیوں میں، اس ذات نے رسول اللہ ﷺ بھیجا،

وہ رب جنس سے خود پاک ہے، اور یہ

رسولاً منھم...... یہ ان مکہ والوں کی جنس میں سے ہے۔ وہ ذات

اَلْمَلک بادشاہ ہے۔ اور جسے بھیجا ہے، وہ...... یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِه

وہ اُس بادشاہ کے احکام، اس بادشاہ کی باتیں، اس بادشاہ کی آیات پڑھ کر اس کے بندوں کو سناتا ہے اور وہ خود...... "القدوس" پاک ہے۔ وَیُزَکِّیْهِمْ

اور جس محبوب ﷺ کو بھیجا اس کے پاس جو آتے ہیں، یہ انہیں پاک کرتا ہے۔

محبوب ﷺ پاک کرتے ہیں...... محبوب نے آیات کی تلاوت عام فرمائی، وہ سب نے سنی، کچھ وہیں سے بھاگ گئے، کچھ آئے، جو آئے وہ آکر مجلس میں بیٹھ گئے۔ فرمایا وَیُزَکِّیْهِمْ

اب ان کا تزکیہ ہوتا ہے۔ ان کے قلب کی صفائی ہوتی ہے جو "مُزَکّٰی" ہو گئے وہ مُصَفّٰی ہو گئے جو پاک ہو گئے...... جو صاف ہو گئے۔

وَ یُعَلِّمُهُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ

اب ان کا داخلہ ہو گیا، جو تزکیہ اور تصفیہ کے میدان سے...... مرحلہ سے گزر کے آئے۔ اب محبوب انہیں بیٹھ کے تعلیم دیتے ہیں اس "کتاب عزیز" کی، اس حکیم کی طرف سے دی ہوئی حکمت کی۔ اب بیٹھ کر تعلیم دیتے ہیں۔

توجہ! تلاوت عام اور تعلیم خاص ہے بیچ میں تزکیہ کا مرحلہ ہے۔ تلاوت عام تھی سب نے سنی۔

ابوجہل نے بھی سنی، ابولہب نے بھی سنی۔

عتبہ، شیبہ نے بھی سنی، ابوبکرؓ نے بھی سنی۔

عمرؓ نے بھی سنی، عثمانؓ نے بھی سنی......

ماننے والوں نے بھی سنی...... نہ ماننے والوں نے بھی سنی......

آنے والوں نے بھی سنی...... جانے والوں نے بھی سنی......

اجنبیوں نے بھی سنی...... بیگانوں نے بھی سنی......

لیکن پھر جو آئے ان کا تزکیہ ہوا، تصفیہ ہوا...... جن کے دل پاک ہو گئے، جو "مُزَکّٰی مُصَفّٰی" ہو گئے۔

وَ یُعَلِّمُهُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ

محبوب ﷺ انہیں بیٹھ کر سبق پڑھاتے ہیں،

اب جو پڑھنے والے ہیں وہ مُزَکّٰی ہیں...... جو پڑھنے والے ہیں، وہ مُصَفّٰی ہیں...... جو پڑھنے والے ہیں وہ پاک ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے تمام شاگرد کامیاب!

محبوب ﷺ کے شاگردوں کا امتحان کسی اور کو لینے کی ضرورت نہیں، نہ کوئی ایران سے آئے، نہ کوئی منصورہ سے آئے، نہ کوئی کسی اور میدان سے آئے کہ جناب میں امتحان لوں گا۔

لَا تُزَکُّوْا اَنْفُسَکُمْ

تم اپنے آپ کو پاک مت سمجھو...... تم اپنے آپ کو خود پاک کہتے ہو اور محبوب ﷺ کے شاگردوں کو رب پاک کہتا ہے۔

وَ یُزَکِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَه

پہلے تزکیہ کیا، پہلے ان کے قلوب کو پاک کیا، صاف کیا، اب جو پاک ہو گئے۔

یُعَلِّمُهُمْ ان کے حضور معلم بنے...... وہ متعلم بنے...... وہ شاگرد بنے...... حضور ﷺ استاد بنے...... جو شاگردان نبوت ہیں...... جو حضور کے پاس پڑھتے ہیں...... وہ پہلے پاک ہوئے...... شاگرد بعد میں بنے، ان میں سے کسی میں کوئی خباثت...... کوئی نجاست...... کسی غلاظت کا اندیشہ ہی نہیں۔ محبوب ﷺ کے سارے شاگرد پاک ہیں۔

اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰی

امتحان ان کا بھی رب نے لیا...... اور رزلٹ بھی رب نے بتلا دیا کہ

اُولٰئِکَ هُمُ الْفَائِزُوْن...... وہ سب کے سب کامیاب ہیں

صدیق اکبرؓ...... قیامت تک ثواب کے حق دار

معارف اسلامیہ'' رحیم یار خان کا دینی ادارہ، یہ مدرسہ اور دیگر کئی مدارس لیکن وہ یونیورسٹی، جس کے مدرس، صدر مدرس۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی ہے، مہتمم خود خدا ہے۔ داخلہ جاری ہے۔ پہلے امتحان ہوتا ہے، پہلے تزکیہ ہوتا ہے۔ تصفیہ ہوتا ہے۔ پاک دل

والوں کو داخلہ ملتا ہے۔

جن کے دلوں کی پاکی ہوگئی، پہلے مرحلے تلاوت والے میں، ان کو داخلہ مل گیا، وہ پڑھتے ہیں، اب اس مدرسے میں ...... توجہ! آپ علماء سے سنتے ہیں، بھائی جو پہلے اچھا کام کرے گا بعد میں اچھے کام کرنے والے جتنے آئیں گے، ان کو اپنا اپنا ثواب ملے گا اور سب کے برابر ثواب اس کو بھی ملے گا۔ اگر ایک شخص اٹھ کر مدرسے میں ایک روپیہ خیرات دیتا ہے، ایک آدمی نے اٹھ کر ہزار روپیہ جمع کرایا، اس کے بعد سو آدمیوں نے اٹھ کر ہزار ہزار روپے جمع کرایا...... سب کو ثواب ہزار ہزار کا اور پہلے کو ثواب سب کے ہزاروں کا...... باقی کو ثواب ہزار ہزار کا اس کو ایک لاکھ، ایک ہزار کا۔

مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً كَانَ لَهٗ اَجْرُهَا وَ اَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَ لَمْ يُنْقَصْ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ ○

جس نے اچھا کام شروع کیا، اپنے عمل کا اجر تو پائے گا، ثواب تو پائے گا، لیکن بعد میں جتنے لوگ وہ اچھا کام کریں گے ان سب کا ثواب بھی اسے ملے گا۔

محمد عربی ﷺ نے نبوت کا اعلان فرمایا، مدرسے کا اجراء فرمایا۔ سب سے پہلے تصدیق کر کے، سب سے پہلے مدرسے میں داخلہ لینے والے سیدنا ابوبکر ہیں، سب کہہ دو رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اب قیامت تک جتنے لوگ محمد رسول اللہ ﷺ پر کلمہ پڑھیں گے ان سب کے کلمہ پڑھنے کا ثواب صدیق اکبرؓ کو بھی ملے گا۔

جتنے لوگ حضور اکرم ﷺ کا دین پڑھیں گے، ان سب کا ثواب صدیق اکبرؓ کو بھی ملے گا۔

قیامت تک جتنے لوگ نماز پڑھیں گے، ان سب کا ثواب صدیق اکبرؓ کو بھی ملے گا

تمام انسان حضور ﷺ کی بھی سنت پر عمل کریں گے اس کا تمام ثواب سیدنا صدیق اکبرؓ کو بھی ملے گا...... کیونکہ پہلے کلمہ انہوں نے نے پڑھا ہے۔ پہلے حضور ﷺ کی اطاعت انہوں نے کی۔ پہلے حضور ﷺ کی تصدیق انہوں نے کی۔ پہلے حضور ﷺ کی بات انہوں نے مانی۔

اَلَّذِیْ جَاءَ بِالصِّدْقِ ...... حضور ﷺ کی ذات!

وَ صَدَّقَ بِهٖ ...... ابوبکر صدیق کی ذات!

میرے دوستو! قیامت تک حضورؐ کے کروڑوں، اربوں، کھربوں امتی بنیں گے، ان سب کو اپنا اپنا ثواب ملے گا لیکن صدیق اکبرؓ کو قیامت تک کلمہ پڑھنے والے تمام امتیوں کا ثواب ملے گا۔

آپ جانتے ہیں، مانتے ہیں کہ وہاں شان، وہاں عظمت ثواب کے حساب سے ہوتی ہے۔

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ

جس کے پاس تقویٰ زیادہ، اس کی عظمت زیادہ، وہ اکرم ہے۔ وہ ''اتقی'' ہے۔ جس کے پاس تقویٰ زیادہ، اس کی عظمت زیادہ، کرامت زیادہ، عزت زیادہ، کہ کائنات پوری جتنا بھی تقویٰ اختیار کرے تو متقی اول، مومن اول، امتی اول، جناب صدیق اکبرؓ کو سب کے تقوے کا ثواب ملے گا۔

صدیق اکبرؓ...... امت کے سب سے بڑے عالم امام اور خلیفۃ الرسولؐ

اتقی صدیق اکبرؓ...... اکرم صدیق اکبرؓ...... اعلم صدیق اکبرؓ...... افضل صدیق اکبرؓ...... سیدنا فاروق اعظمؓ فرماتے ہیں۔

کَانَ اَبُوْبَکْرٍ اَعْلَمُنَا

(بخاری شریف میں ہے) کہ جناب صدیق اکبرؓ ہم سب میں سے زیادہ علم رکھنے والے تھے...... اور حضور کریم ﷺ نے جناب صدیق اکبرؓ کے لیے اعلان فرمایا کہ جہاں ابوبکرؓ موجود ہوں کسی اور کو امامت کا حق نہیں ہے۔

مُرُو اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ با النَّاسِ

ابوبکرؓ سے کہو کہ میرا مصلی سنبھالے...... میں جا رہا ہوں...... صدیق آ رہا ہے،

توجہ فرمائیے! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنا نائب بنا رہے ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم تشریف رکھتے ہیں حدیث پاک میں آتا ہے کہ ایک عورت آئی، حضور ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا۔ حضور ﷺ نے مسئلہ بتایا اور دوبارہ آنے کے لیے فرمایا۔ جب جانے لگی تو پوچھا کہ حضور ﷺ اگر میں آؤں...... اِنْ اَتَیْتُ وَ لَمْ اَجِدْکَ حضور ﷺ اگر میں حاضر ہوؤں اور آپ ﷺ نہ ہوں تو!

فرمایا...... اِئْتِ اَبَابَکْرٍ

اگر میں نہ ہوں تو پھر ابو بکرؓ کے پاس آنا!

"دو چیزیں نمازیوں کے آگے ہوتی ہیں، ایک قبلہ اور ایک امام۔ ایک آدمی امام کو پیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے۔ نماز ہو جائے گی؟ نہیں۔ اگر چہ قبلہ کی طرف منہ کیوں نہ ہو؟ مثلاً قبلہ یہاں سامنے ہے اور یہاں امام کھڑا ہے اور دوسرا آدمی آ کر یہاں کھڑا ہو جائے، قبلہ کی طرف منہ کر کے، لیکن امام کی طرف پیٹھ ہے۔ نماز ہو جائے گی؟ نہیں ہوگی! دو چیزیں آگے ہوتی ہیں، ایک قبلہ اور ایک امام۔

حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ پاک نے فرشتوں کی جماعت کے لیے قبلہ بنایا اور حضور ﷺ نے امت کے لیے صدیقؓ کو امام بنایا۔

وہاں بھی خلیفہ بنایا...... یہاں بھی خلیفہ بنایا گیا!

وہاں فرمایا...... اُسْجُدُوْ الِآدَمَ

آدم کی طرف منہ کرو اور سجدہ کرو،

اور یہاں فرمایا...... مُرُو اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ با النَّاسَ

تم پیچھے کھڑے ہو جاؤ! ابو بکرؓ کو میرے مصلے پر کھڑا کر دو،

ابو بکرؓ کے پیچھے تم سجدہ میرے رب کا کرو، سجدہ رب کا ہوگا، لیکن میرا صدیق تمہارا امام ہوگا

وہاں قبلے کی طرف منہ کروایا گیا...... وہ قبلہ آدمؑ تھا۔

یہاں امام کی طرف منہ کروایا گیا...... وہ امام صدیق اکبرؓ تھا۔

وہاں جتنے نوری تھے، سب نے مان لیا۔

یہاں جتنے نور ایمان والے ہیں، سب نے مان لیا۔

وہاں بھی نور والوں نے مانا، یہاں بھی نور والوں نے مانا۔

منکر خلافت کی حماقت

وہاں ایک بے نور کھڑا تھا، کون؟ ابلیس، شیطان......

میں نے دیکھا ایک ناری وہاں...... ایک ناری یہاں۔

میں نے دیکھا کہ اس کے نام کے ابتداء میں "ش،ی" تھا۔ اور یہاں دیکھا تو یہاں بھی "ش،ی" ہے۔ وہی نسل تو نہیں ہے؟ "ش ی" میں نے کہا "ی" کو رکھو فی الحال "ش"

''ش'' وہاں سے لیا کہ خلافت کا انکار کردیا۔

پھر ایک اس کی جنس نکلی جس نے کیا کیا؟ کہ بچھڑے کی پوجا شروع کی، چار پائے کی پوجا شروع کی۔ شیطان کی ایک نسل بہت بعد میں آئی تھی جنہوں نے ایک خلیفے سے بے وفائی کی تھی، یہودیوں نے چار پائے کی پوجا شروع کی۔ کس نے؟ یہودیوں نے۔ وہاں جس کی پوجا کی وہ بچھڑے کی شکل کا تھا، یہاں گھوڑے کی شکل کا ہوتا ہے۔ ہوتا وہاں بھی چار پایہ ہے...... ہوتا یہاں بھی چار پایہ ہے۔ خلیفہ کا انکار، شیطان کی نسبت ''ش'' لے لیا۔ یہودیوں نے چار پائے کی پوجا کی۔ انہوں نے چار پائے کی پوجا کی۔ ''ی'' لے لی۔

پھر آگے ایک جنس آئی جنہوں نے کہا کہ

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَم

کہ عیسیٰ رب ہے، عیسیٰ اللہ ہے،

جنہوں نے کہا کہ عیسیٰ اللہ ہے۔ عیسیٰ میں ''ع'' پھر میں نے دیکھا انوار نعمانیہ کو کھولا تو لکھا ہوا تھا کہ ''آدم کی توبہ کو قبول کرنے والا' نوح کی کشتی کو پار کرنے والا' ابراہیمؑ کو آگ سے بچانے والا' اسمٰعیل کو ذبح سے بچانے والا' یونس کو مچھلی کے پیٹ سے سلامت نکالنے والا' یوسف کو کنویں سے سلامت نکال کر تخت شاہی پر بٹھانے والا' تمام انبیاء کی مصیبتیں دور کرنے والا موجود ہے وہ وہی علیؓ ہے۔

انوار نعمانیہ کتاب کس کی؟ شیعہ کی۔ اس میں لکھا ہے اب یہ کام کس کے ہیں؟ اللہ کے ہیں نا۔ آدم علیہ السلام کی توبہ کس نے قبول کی؟ اللہ نے

وَ اِذْا بتلٰیٓ اِبْراَهِيمَ رَبُّهٗ بِكَلِمَاتٍ فَاَتَمَّهُنَّ قَالَ اِنِّی جَا عِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَا ماً قَالَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِی قَالَ لاَ يَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِيْنَo

ابراہیمؑ نے کس کو پکارا تھا؟

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرلَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَo

یہ حضرت آدمؑ نے کس کے سامنے دعائیں مانگی تھیں؟ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کس سے دعائیں کی تھیں اور کس نے فرمایا۔ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَم

کہ ہم نے اسے چھڑا دیا غم سے، ہم نے مصیبت سے چھڑا دیا، کس نے چھڑایا تھا؟ بولو۔

حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں سلامت کس نے رکھا تھا؟ اور کس کے سامنے حضرت یونس علیہ السلام نے کہا تھا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ○

اور کس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نار کو گلزار بنایا تھا اور فرمایا تھا۔

یَا نَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِیْمَ

یہ سارے کام کس نے کیے تھے؟ اللہ نے کیے تھے۔ اب یہ کہتا ہے نہیں یہ علیؓ نے کیے تھے۔

عیسائی نے کہا...... اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ کہ اللہ عیسیٰ ہے......

اس نے کہا نہیں اللہ علیؓ ہے۔ یہ عیسائیوں والا کام۔ "ع" عیسائی کی لے لی۔

آیئے ایک اور طبقہ نکلتا ہے۔ وہ اپنے ہاتھ سے مورتیاں بناتا ہے، ہندو! خود ہی گھڑتا ہے، خود ہی رنگتا ہے، خود ہی پوجتا ہے۔

اس کو میں نے دیکھا۔ کہ اس نے اپنے ہاتھ سے درخت کاٹا، اس کی شاخیں اپنے ہاتھ سے صاف کیں۔ اس کو رنگ اپنے ہاتھ سے کیا۔ اس پر کپڑا اپنے ہاتھ سے باندھا۔ اس کو زمین میں گڑھا کھود کے اور کمر تک اس کو دبا کر کھڑا کیا۔ پانچ فٹ کھڑا کر کے اور پھر گلے میں تین پھندے ڈال کے، تین رسیاں ڈال کے...... اور اس کو پھانسی دے کر کھڑا کیا...... تاکہ ہوا سے گر نہ جائے۔

اب یہ جو خود بن نہیں سکتا تھا، اپنے آپ کو رنگ نہیں سکتا تھا، اپنے قدموں پہ کھڑا نہیں ہو سکتا، اب یہ ہندو اس کے سامنے جس کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہاتھ جوڑ کر بیٹھا ہوا ہے کہ تو میرا مولیٰ، تو میرا مشکل کشا، تو میرا حاجت روا۔

ہندو نے اپنے ہاتھ سے بنا کر اس کی پوجا کی...... اس نے اپنے ہاتھ سے بنا کر اس کی پوجا کی، ہند کی "ھ" لے لی...... شیطان کی "ش" لے لی، یہودی کی "ی" لے لی...... عیسائی کی "ع" لے لی۔ ہندو کی "ہ" لے لی، سارے کافروں کے کفر کا مجموعہ اکٹھا کیا تو شیعہ بنا۔

خلافت کے منکر کا انجام

فرمایا فَاخْرُجْ مِنْهَا

خلیفہ کو نہیں مانا نکل جا! تو لعنتی ہے۔

اور اسے بھی کہا گیا۔

اسے نکالا گیا کہاں سے؟ ''جنت سے''

اور اسے نکالا گیا کہاں سے؟ ریاض الجنۃ سے!

اور اس کو ملعون قرار دیا گیا...... اِس کو بھی ملعون قرار دیا گیا،

مَنْ سَبَّ اَحَداً مِنْ اَصْحَابِی عَلَیه لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعُوْن٥

''مجمع الزوائد'' پڑھ رہا ہوں۔ حضور ﷺ فرمارہے ہیں' میرے صحابہ پر جو طعن کرے، میرے صحابہؓ کے خلاف جو بکواس کریں وہ لعنتی ہیں۔

اس منکر کو بھی لعنتی بنایا گیا...... اس منکر کو بھی لعنتی بنایا گیا!

اور ان کو کہا گیا تھا جنہوں نے اس چار پائے کی پوجا کی تھی کہ

فَاقْتُلُوْآ اَنْفُسَکُمْ کیا؟...... اپنے آپ کو خود مارو،

انہیں بھی کہا گیا۔ فاقتلوآ انفسکم۔ وہی نسل نہیں؟

صدیق اکبرؓ...... جانشینِ پیغمبرؐ

عزیزو! میں عرض کر رہا ہوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اعلم الصحابہ کو امام بنایا۔ اپنی یونیورسٹی' اپنے مدرسے' اپنے ادارے کے پہلے شاگرد کو اپنے مصلے پر کھڑا کیا اور فرمایا۔

مَا یَنْبَغِی لِقَوْمٍ فِیهِمْ اَبُوْبَکْرٍ اَنْ یَّؤُمَّهُمْ غَیْرُه'

جس قوم میں ابوبکرؓ موجود ہوں اس قوم کے لئے جائز نہیں کہ کسی اور کو امام بنائے۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ میرے پاس کوئی چیز لے کر آؤ تا کہ

اَکْتُبْ لَکُمْ شَیْئًا لَمْ تَضِلُّوْا بَعدی

میں تمہیں کچھ لکھ کر دوں، تا کہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جاؤ۔ لکھنے کے لیے کوئی چیز لے کر آؤ اور پھر فرمایا چلو چھوڑ دو' کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کیوں یا رسول اللہ؟ ابھی تو فرمایا تھا کہ کوئی چیز لے آؤ لکھ کر دوں' ابھی فرمار ہے ہو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آقا فرماتے ہیں لکھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے...... فرمایا میں جا رہا ہوں! ارادہ تھا کہ لکھ کر دوں۔

اَنْ یتمنیٰ متمنٍ و یقول قائل انا

شائد کوئی تمنا کرے، شائد کوئی خواہش کرے کہ میں حضور ﷺ کے مصلے پر ہوتا۔ لیکن

وَلایَاب اللّٰہُ وَالْمُؤمِنُوْنَ اِلاَّ اَبَابَکْرٍ

مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اللہ ابو بکرؓ کے علاوہ کسی اور کو میرے مصلیٰ اور مسند پر آنے نہیں دے گا۔ مسلمان کسی اور کو قبول نہیں کریں گے لکھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

میرے دوستو! بس جناب صدیق اکبرؓ کی ذات گرامی کہ جس کو میرے محبوب ﷺ نے اپنا مصلیٰ حوالے کیا،

جس کو اللہ نے محبوب ﷺ کی امت میں سنگ بنیاد بنایا، شرف اولیت بخشا۔ وہ جناب صدیق اکبرؓ جس کے جسم اقدس کے لیے اللہ نے مٹی وہاں سے لی، جہاں سے اپنے محبوب کے لیے لی...... اللہ نے وہاں ملایا جہاں اپنے محبوب ﷺ کو ملایا۔

وہ جناب صدیق اکبرؓ جس نے سب سے اول محبوب ﷺ کی تصدیق فرمائی۔

جسے قرآن نے ''اولوالفضل'' کہا...... جسے قرآن نے ''ثانی اثنین'' کہا

جسے قرآن نے ''اکرمکم'' کہا...... جسے قرآن نے اتقیٰ کہا۔

وہ جناب صدیق اکبرؓ جسے حضور ﷺ نے امام کہا......

جسے حضور ﷺ نے صدیق کہا...... جسے حضور ﷺ نے عتیق کہا۔

اس جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات گرامی کے متعلق، امت مسلمہ کا فیصلہ ہے کہ

مَنْ انکر اِمَامَةَ اَبِی بَکْرِ نِ الصِّدِیْقِ فَھُوَ کَافِرٌ

کہ جو جناب صدیق اکبرؓ کی امامت کو برحق نہ کہے وہ قطعی طور پر کافر ہے۔ ''نور الانوار'' صفحہ 222 کھول لیجیے۔ واضح طور پر اصول فقہ میں یہ بات موجود ہے۔

ثُمَّ الْاَجْمَاع عَلیٰ مَرَاتِب فالا قویٰ اِجْمَاعَ الصَّحَابَةِ رَضِی اللّٰہُ عَنْھُمْ نصاً الخ

کہ جو جناب صدیق اکبرؓ کی خلافت برحق نہ سمجھتا ہو وہ قطعی طور پر کافر ہے۔ سنو! اب کیوں نہ کہیں جو روزانہ سپیکر پر اعلان کرتے ہیں کہ محمد عربی ﷺ کے بعد خلیفہ بلافصل علی المرتضیٰ ہیں،

جو سپیکر پر اعلان کرتا ہے کہ میں ابو بکرؓ کو نہیں مانتا۔
ہم بھی ببانگ دہل کہتے ہیں کہ تو الٹا لٹک جا ہم تیرے اسلام کو نہیں مانتے۔ ہم تجھے مسلمان نہیں مانتے۔

جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات گرامی کو اللہ نے اتنی عظمت بخشی ہے اور آج آپ کے ملک میں جناب صدیق اکبرؓ کو ماں، بہن، بیٹی تک کی تحریراً گالیاں شیعہ دیتا ہے۔ اور واضح طور پر فصل الخطاب میں کرمانی لکھتا ہے، کہ...... **ابوبکر و عمر کافران و کافر من احبھما.**
کہ ابو بکرؓ "کافر" ہے عمرؓ "کافر" ہے اور جو ان کے ساتھ پیار رکھے وہ بھی کافر ہے۔

عزیزو! آج یہ ابابیل، یہ نوجوان اپنی جان ہتھیلی پہ رکھ کر اس جناب صدیق اکبرؓ اور حضور علیہ والصلوٰۃ والسلام کے مدرسے کے پہلے پہلے شاگرد اور امام الصحابہؓ، سید الصحابہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عزت و عظمت کا پہرہ دے رہے ہیں۔ آپ ان کا ساتھ دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ نہیں سمجھتے؟ (سمجھتے ہیں) آپ اپنی دعاؤں میں ان کا ساتھ دیں گے؟ دعائیں کریں گے ان کے حق میں (انشاء اللہ) صرف دعاؤں میں ساتھ دیں گے، مالی طور پر، جانی طور پر؟ (دیں گے) جو کہتا ہے کہ پیغمبر کریم ﷺ کے صحابہ کرام کی عزت و عظمت کے پہرہ میں، ان کی چوکیداری میں ہر قسم کی قربانی دیں گے اور ساتھ دینے کے لیے تیار ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔

وَآخِرُ دعوانا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ o

اللہ کی رضا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ o وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ لَاسِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنِ وَلَعْنَۃَ اللّٰہِ عَلٰی اَعْدَآئِھِمُ الرَّافِضِیْنَ الْکٰفِرِیْنَ الْمُرْتَدِّیْنَo وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗo وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗo اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیاً اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجاً مُّنِیْراًo صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَ سَلَّمْ.

اَمَّا بَعْدُ ! اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌرَّحِیْمٌ o وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ اَجْرُ مِاَۃَ شَھِیْدٌ o وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّتِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ عَضُّوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِزِ وَتَمَسَّکُوْ بِھَا اَوْ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَo

صَدَقَ اللّٰہُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْo

اللہ کی رضا

برادران اسلام، عزیزان ملت آج 1995ء کی تین نومبر جمعہ کی نماز کے لئے اور اپنی صلاح کے لئے چند باتیں کہنے اور سننے کے لئے اس دینی ادارہ جامعہ فاروقیہ ملتان میں ہم جمع ہوئے ہیں برادر عزیز مولانا قاری محمد صادق انور صاحب کے فرمان پر میں بھی حاضر ہوا ہوں دعا رمائیں کہ پروردگار عالم ہماری حاضری کو قبول و منظور فرمائے آمین اور ہمیں صحیح سچ اور حق بات سمجھنے اور اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

مالک کی عنایتیں

عزیزان گرامی قدر ہم سب چاہتے ہیں اور نمک حلال بندے کو چاہئے کہ وہ چاہے کہ اس سے مالک راضی ہو اور مالک ارحم الراحمینہے ہم راضی کرنا چاہتے ہیں تو وہ راضی ہونا چاہتا ہے۔

مالک کا فرمان ہے" دینے کے لئے تیار ہوں کوئی سلیقے سے مانگے تو سہی"

راضی ہونے اور ماننے کے لئے تیار ہوں کوئی راضی کرنے اور منوانے کی کوشش کرے تو سہی۔

قبول کرنے کے لئے تیار ہوں...... کوئی دعا کرے تو،

جنت کا وارث بنانے کے لئے تیار ہوں کوئی راستہ پکڑ کر جنت کے دروازے تک پہنچے تو

اپنی رضا کا سرٹیفکیٹ دیتا ہوں...... کوئی وہ راستہ اپنائے تو،

رب ہم سے کیا چاہتا ہے؟

ہم نے کہا خداوندا! ہم آپ کی رضا چاہتے ہیں۔

رب فرماتے ہیں۔

اگر تم میری رضا چاہتے ہو.....تو میں محمدؐ کی تابعداری چاہتا ہوں،

اور فرمایا پھر کان لگا لو...... میں نے اپنے منادی کو کھڑا کر دیا ہے اپنے حبیب سے آواز لگوالی ہے،اور میں نے خود سکھایا ہے کہ آپ یوں آواز لگائیں۔

"قل"......آپ یوں فرمائیں، یوں کہیں، کیا؟......

ان کنتم تحبون الله ......اگر اللہ سے محبت رکھتے ہو، اللہ سے پیار رکھتے ہو

بعض بے قدرے لوگوں کی محبت کا غلط محور

اللہ سے پیار ہوتا ہے مومن کا! اللہ نے فرمایا......

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ.

کچھ لوگ ایسے ہیں انسانوں میں سے' کچھ لوگ ایسے ہیں' کئی لوگ ایسے ہیں جو اوروں سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسے رکھنی خدا سے چاہئے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ

فرمایا یعنی لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے شریک قرار دے دیتے ہیں اور

يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ

ان سے محبت ایسی کرتے ہیں' جیسی محبت کرنی خدا سے چاہئے۔

یہ ان کے دروازے پہ جھک جاتے ہیں حالانکہ یہ اعزاز کرنا اور بات' تعظیم اور تکریم کرنا اور بات...... جب محبت میں جھکنے کی بات آئی...... تو پھر۔

فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ

فرمایا وہ لوگ بعض ایسے ہیں

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ

بعض لوگ ایسے ہیں کہ شریک قرار دے کر اور پھر ان کی اسی طرح محبت رکھتے ہیں ان سے اس طرح محبت کرتے ہیں "کحب اللہ" جس طرح کرنی اللہ سے چاہئے۔

ومن الناس

''ومن الناس'' کہہ کر کن لوگوں کا تعارف کرایا؟

یہ بھی ''ومن الناس'' ہے

من یقول امنا باللہ

بعض لوگ ایسے ہیں کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں۔

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَاهُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ

کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں...... لیکن میں رب گواہی دیتا ہوں۔

وَ مَاهُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ

یہ مومن نہیں ہیں۔

ان میں ایمان نہیں ہے...... کفر ہے، ان میں اسلام نہیں ہے...... معصیت ہے۔

ان میں توحید نہیں ہے...... شرک ہے، ان میں سنت نہیں ہے...... بدعت ہے۔ ان میں فرمانبرداری نہیں ہے...... نافرمانی ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَاهُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ

بعض لوگ ایسے ہیں...... شریک قرار دے دیتے ہیں اور پھر اس انداز کی محبت کرتے ہیں ان سے...... جیسی کرنی اللہ سے چاہیے۔

ہاں ادب اپنی جگہ، احترام اپنی جگہ، فرق مراتب اپنی جگہ، اقرار عظمت اپنی جگہ، سلام عظمت اپنی جگہ،...... سلام عظمت اپنی جگہ...... لیکن بات جب محبت میں عبادت تک آتی ہے...... تو

فاعبدو اللہ مخلصلین لہ الدین o

والذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذباباً

جب مدد مانگنے کی بات آتی ہے...... مشکل کشائی کا مسئلہ آتا ہے...... تو

وان یمسسک اللہ بضرٍ فلا کاشف لہ الا ھو ......

کیونکہ

وما النصر الا من عند اللہ

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ

فرمایا بعض لوگ ایسے ہیں...... وہ اوروں کو اپنی طرف سے مقرر کر کے...... اور ان کے ساتھ وہ ادائیں اپناتے ہیں جو اپنانی نہیں چاہئیں محبت کی وہ ادائیں...... خدا کے ساتھ خاص ہوں!

کبھی سجدہ ریز ہیں...... کبھی ہاتھ باندھ کر ان سے سوال کر رہے ہیں اور کبھی غائبانہ...... یعنی بن دیکھے...... ان کو بلا بلا کر...... ان سے مدد مانگ رہے ہیں۔

کبھی انہیں اپنے نفع ونقصان کا مالک سمجھے بیٹھے ہیں۔

کبھی انہیں رزق وروزی کا مالک سمجھے بیٹھے ہیں...... کبھی انہیں اولاد دینے والا سمجھے بیٹھے ہیں...... نہیں نہیں!

یحبونھم کحب اللہ

یہ اللہ سے محبت رکھنی چاہیے تھی انہوں نے ان سے رکھی...... یہ ہیں ''من الناس''

یہ کون ہیں؟...... ''من الناس''...... اور

والذین امنوا......

جو اہل ایمان ہیں جو...... اہل ایمان ہیں...... یہ اور ہیں

من الناس...... اور ہیں، وہ اور ہیں...... یہ اور ہیں

اب ''من الناس'' کی تو بات ہوگئی......

''والذین امنوا'' سے مراد کون ہیں؟

''والذین آمنوا''...... جو اہل ایمان ہیں...... ان کی کیا حالت ہے؟...... ان کی کیا صورت ہے؟

وہ کیسے ہیں؟...... فرمایا

والذین امنوآ اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ

جو اہل ایمان ہیں جن کا عقیدہ ٹھیک ہے جن کا ایمان ہے وہ ''اشد حبا للہ'' ہیں۔

اشد ہیں......شدید نہیں۔

والذین امنوا اشدُّ حبّاللّٰہ

اور جو اہل ایمان ہیں ساری کائنات سے زیادہ محبت......ساری کائنات سے اشد محبت...... ان کو رب کی ذات سے ہوتی ہے......کہ کائنات ایک طرف ہو رب کی ذات دوسری طرف ہو ......یہ کائنات کو چھوڑ سکتے ہیں......رب کی ذات کو نہیں چھوڑ سکتے۔

کائنات ایک طرف ہو جائے ......لیکن رضائے ذات خداوندی دوسری طرف ہے یہ کائنات کو چھوڑ سکتے ہیں......لیکن رب کی ذات کو......نہیں چھوڑ سکتے۔ کائنات انہیں آگ میں ڈالے چلے جاتے ہیں......یہ الگ بات ہے کہ میں کہہ دیتا ہوں۔

ینَارُ کُونی برداً وَّ سَلاماً

میں آگ کو ٹھنڈا کر دوں یہ الگ بات ہے......لیکن وہ آگ میں جانے سے نہیں گھبراتے......وہ آگ میں جانے سے نہیں کتراتے...... جب میرے ساتھ ان کی لگ گئی ہے میرے ساتھ ان کی محبت ہو گئی ہے کائنات کو چھوڑ سکتے ہیں......لیکن میرے ساتھ عہد کو توڑ نہیں سکتے......یہ تو انبیاء کی بات تو بہت بڑی ہے انبیاء کی قربانیاں قرآن نے بیان کی ہیں قرآن بھرا پڑا ہے لیکن جنہوں نے......ان کا راستہ اپنایا انہیں بھی آپ نے دیکھا گلیوں میں گھسیٹا گیا......لیکن رب کی ذات کو نہیں چھوڑا رب کے نام کو نہیں چھوڑا۔

انگاروں پر لٹایا گیا......رب کے نام کو نہیں چھوڑا

جان ٹکڑے ٹکڑے کی گئی......رب کی ذات کو نہیں چھوڑا۔

پھانسیوں پر لٹکایا گیا......لیکن رب کے نام کو نہیں چھوڑا

والذین آمنوا اشد حبا للہ

کھیتیاں چھوڑ دیں گے......اشدُّ حُبّاللہ

گھر چھوڑ دیں گے......اشدُّ حُبّاللہ

وطن چھوڑ دیں گے......اشدُّ حُبّاللہ

رشتے دار چھوڑ دیں گے...... اشدُ حُبّاللہ

اقرباء چھوڑ دیں گے...... اشدُ حُبّاللہ

اولاد چھوڑ دیں گے...... اشدُ حُبّاللہ

ماں باپ چھوڑ دیں گے...... اشدُ حُبّاللہ

اگر کوئی ساتھی ناراض ہو گئے ہیں...... تو ان سے محبتیں توڑ دیں گے دوستی توڑ دیں گے...... اشدُ حُبّاللہ

اپنی جان تک قربان کر دیں گے...... اشدُ حُبّاللہ

ٹکڑے ہو جائیں گے...... اشدُ حُبّاللہ

اپنے خون کا آخری قطرہ تک قربان کر جائیں گے...... لیکن اشدُ حُبّاللہ

والذین امنوا اشد حُبًّا لِلّٰہِ

بس! یہ مضمون نہ ختم ہونے والا ہے آپ کے پاس وقت بہت کم بچ گیا ہے اس پر تو پورا دن رات لگے جائے گا اسے یہیں روکتے ہیں۔

جو رسول کا فرمانبردار، وہ رب کا فرمانبردار

عرض یہ ہے خداوندا آپ کی رضا چاہتے ہیں...... اور ہمیں کیا پتہ کہ آپ کی رضا کیسے ملے گی؟ لوگ کہتے ہیں "پتہ نہیں رب کس بات پر راضی ہوگا" کہتے ہیں نہیں کہتے؟...... سنو! یہ وہ کہے جسے قرآن پر اعتماد نہ ہو، اور اگر قرآن پر اعتماد ہے؟...... تو پھر یہ کہنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ "پتہ نہیں" اللہ کس بات پہ راضی ہے۔ "پتہ نہیں" کہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ پتہ ہے قرآن نے بتایا ہے قرآن کہتا ہے۔

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ

جس نے رسول کو خوش کر دیا...... تو خدا خوش ہو جائے گا۔

جس نے رسول کو راضی کر دیا...... تو اللہ راضی ہو جائے گا۔

جو رسول کا فرمانبردار ہے...... وہ رب کا فرمانبردار ہے

''فاتبعونی'' کا مطلب

اللہ نے بتلایا محبوب آپ اعلان کریں......! خداوندا کیا اعلان کروں؟

قل ان کنتم تحبون اللہ

اگر تم واقعی اللہ سے محبت رکھتے ہو......تو پھر سنو......اللہ کی رضا چاہتے ہو تو

فاتبعونی

میں آگے چلتا ہوں......تم میرے پیچھے لگ آؤ

یوں بکھر کے نہیں......فاتبعونی

اتباع ہونی چاہئے...... جہاں سے میں قدم اٹھاؤں...... وہاں رکھنا......نقش قدم پر چلنا ......اطاعت کرنا' اتباع کرنا' فرمانبرداری کرنا' پیروی کرنا۔

اقرار اور انکار میں سب سے پہل کرنے والے

دعوت ملی اور سب سے پہلے آئے......!!

دعوت ملی اعلان ہوا......اللہ کے ساتھ محبت رکھنے والو......!! اللہ کے پروانو اللہ کے دیوانو اللہ کے عاشقو آؤ میرے پیچھے آؤ......ابھی اعلان ہی ہوا تھا۔

''انی رسول اللہ''

فوراً کہا......اشهد انک رسول اللہ

جناب محمد رسول اللہ نے جب اعلان نبوت کیا......تو جناب صدیق اکبرؓ نے سب سے پہلے تصدیق کی آقا! اگر عاشقوں کی لائن بنتی ہے......تو پہلے میں آتا ہوں

پہلا پہلا اقرار جناب صدیق اکبرؓ نے کیا

پہلا پہلا انکار ابولہب نے کیا

ادھر ابوبکرؓ ہے......ادھر ابولہب ہے

یہ ماننے والوں کی لائن......وہ نہ ماننے والوں کی لائن

اب فرمایا جو جس لائن میں آنا چاہتا ہے......

"لیھلک من ھلک عن بینۃ و یحییٰ من حیّ عن بینۃ"

ماننے والے...... ابوبکر کے پیچھے آتے جائیں...... نہ ماننے والے ابولہب کے پیچھے چلتے جائیں...... اب جو آئے گا اس کو ابوبکرؓ کے پیچھے کھڑا ہونا ہوگا...... کوئی ابوبکرؓ کے پیچھے کھڑا ہونا پسند نہیں کرتا تو وہ دوسری لائن میں جا سکتا ہے...... محمدی امت کی لائن میں نہیں آ سکتا

پیغمبرؐ کے روکنے سے رک جاؤ

قل ان کنتم تحبون اللہ

محبوب اعلان فرما دیجئے...... کہ اگر رب کی رضا چاہتے ہو،

فاتبعونی!

آؤ میرے پیچھے...... اللہ نے فرمایا میں بھی اعلان کرتا ہوں

مااٰتکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا

رسول تمہیں جو دے۔۔۔ لے لینا اور

وما نھٰکم عنہ فانتھوا

رسولؐ روکے...... تو رک جانا...... یہ نہ کہنا حضرت چیز تو بڑی اچھی ہے...... بڑی مزیدار ہے...... کتنی حسین ہے...... کوئی ضرورت نہیں!!

مااٰتکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا

رسول عطا کرے لے لو! جو راستہ بتلائے۔۔۔ اختیار کر لو،

وما نھٰکم عنہ فانتھوا

جس راستے سے...... جس بات سے...... جس امر سے روکیں رک جاؤ بس

اس سے رسولؐ خوش ہوں گے اس سے حبیبؐ خوش ہوں گے اور......

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ

جس نے رسولؐ کو خوش کر دیا...... تو اس نے اللہ کو خوش کر دیا

محبت رکھنی ہے۔۔۔ تو محبت بھی بتلائی گئی ہے۔

والذین اٰمنوا اشد حباً للہ

اہل ایمان کی محبت کس سے؟ اللہ سے! آپ کہیں گے کیا رسول اللہ سے نہیں؟......اب پوچھتے ہیں قرآن سے کہ محبت کس سے......تو قرآن بتلاتا ہے "یحبو نهم" بھی۔ "کحب الله" نہ ہو......!اوروں سے محبت کے درجات ہیں......جو محبت رب کے ساتھ ہے......جو محبت میں تعلق عبادت رب کے ساتھ ہے وہ اوروں کے ساتھ نہیں ہونا چاہئے......ہاں البتہ پیار محبت میں خوش اخلاقی میں ایک دوسرے کی بات ماننے میں اور احترام میں تعظیم میں جو محبت کا حصہ ہے اس کے لئے بھی قانون ہے۔ان کے ساتھ نہیں جو اولیاء الشیطان ہیں جو شیطان کے پیروکار ہیں شیطان کے ساتھی ہیں ان کے ساتھ نہیں......اللہ نے فرمایا آؤ میں تمہیں بتلاتا ہوں محبت میرے ساتھ رکھو اور کس کس کے ساتھ رکھو!! فرمایا

انما ولیکم الله

تمہاری محبت کے لائق اللہ ہے۔

انما ولیکم الله ورسوله

فرمایا تمہاری محبت کے لائق اللہ ہے یا پھر اللہ کے رسول ہیں......کیونکہ محبت کی یہ منزل طے ہی وہ کرائیں گے آپ محبوب حقیقی تک پہنچائیں گے وہ ہی۔محبوب حقیقی رب العالمین خلاق عالم تک پہنچانے کا واسطہ یہ ہیں اس لئے ان سے بھی محبت ضروری ہے...... جب ان سے محبت کرو گے ان کی اطاعت کرو گے......تو اُس کی اطاعت نصیب ہوگی۔

رسول تک پہنچنے کے لئے ایک اور محبت

اور رسول تک پہنچنا ہے......تو محبت ایک اور بھی چاہئے

انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا

فرمایا تمہاری محبت کے لائق اللہ ہے اللہ کا رسول ہے، اور جو لوگ ایمان لا چکے ہیں!!!

قرآن نازل ہو رہا ہے اور قرآن کہتا ہے تمہاری محبت کے لائق اللہ ہے اللہ کا رسول ہے

والذین امنوا

اور جو لوگ ایمان......لا چکے

الذین یقیمون الصلوۃ

جو نماز قائم کر رہے ہیں

ویؤتون الزکوۃ

اور زکواتیں ادا کر رہے ہیں

وھم راکعون

اور اللہ کے سامنے جھک رہے ہیں...... جو سجدہ ریز ہیں...... جو رکوع کناں ہیں...... جو اللہ کے سامنے عاجزی کرنے والے ہیں' جو ایمان لا چکے ہیں...... یہ تمہاری محبت کے لائق ہیں ان سے محبت رکھو گے...... وہ رب العالمین تک پہنچائیں گے۔

والذین اٰمنوا اشد حبًّا للّٰہ

عزیزو! اللہ نے فرمایا مجھے راضی کرنا چاہتے ہو...... تو راستہ ایک ہے...... وہ کیا...... کہ محمد عربیؐ کے پیچھے لگے آؤ

محمدؐ کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی
محمدؐ کی غلامی دینِ حق کی شرط اول ہے
اس میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
ماپندار سازی کہ راہ صفا
تواں رفت جز بے در مصطفیٰؐ

حضورؐ کے طریقے کے خلاف کوئی عمل مقبول نہیں

حضورؐ کے دروازے کے بغیر رب کا دروازہ نہیں ملتا...... حضورؐ کی غلامی ملے گی تو رب کی رضا ملے گی...... حضورؐ کی غلامی اختیار کرو گے تو رب راضی ہوگا...... اللہ کو راضی کرنے کا طریقہ اپنا نہ بنانا...... کہ کبھی کھڑے ہو جاؤ جی یوں بھی رب راضی ہو جائے گا...... یہ بھی اچھا کام ہے کر لیا تو کیا حرج ہے؟ کر لیا تو اچھا کام ہے...... نہیں نہیں نہیں!!! تم نے جو اچھا کام بتایا ہے وہ کیا

اچھا ہے..... محمد کی غلامی کے خلاف ہو تو نماز بھی اچھی نہیں ہے۔

نماز جمعہ کا وقت ہو رہا ہے کتنی رکعت فرض پڑھو گے؟..... دو

اور اگر کوئی آتا ہے وہ پانچ رکعت پڑھاتا ہے..... مجھے بتاؤ نماز جمعہ اس نے پانچ رکعت پڑھی..... دو تو وہ تھیں جو مصطفیٰ نے سکھائیں اور تین یہ اپنی طرف سے ملاتا ہے۔ پڑھتا ان میں بھی قرآن ہے، رکوع میں ان رکعتوں میں بھی "سبحان ربی العظیم" پڑھے گا..... سجدے میں ان میں بھی "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھے گا..... تشہد وہی پڑھے گا، تسبیحات وہی کرے گا، تکبیر وہی ہو گی، مجھے بتاؤ اس کی نماز ہو جائے گی؟ نہیں ہو گی، نہیں ہو گی، نہیں ہو گی!!! کیوں؟..... وہ کہتا ہے نماز اچھا کام نہیں..... میں نے کہا نماز اچھی ہے لیکن تب اچھی ہے جب محمد کی غلامی کے مطابق ہو..... محبوب کی اطاعت کے مطابق ہو..... اور محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق پڑھی ہو تو ثواب ہے..... حضورؐ کے طریقے کو چھوڑ کر نماز پڑھو..... تو گناہ ہے۔

حضورؐ کی سنت کے مطابق، جس طرح حضورؐ نے سکھایا بیت الخلاء میں جاؤ تو ثواب ہے، نکلو تو ثواب ہے، جوتا پہنو تو ثواب ہے، کنگھا کرو تو ثواب ہے، سرمہ لگاؤ تو ثواب ہے، اور اگر حضورؐ کے طریقے کو چھوڑ کر نماز پڑھو تو گناہ ہے۔

اللہ نماز سے نہیں، محمد کی اطاعت سے راضی ہو گا

اللہ راضی نماز سے نہیں..... اللہ راضی محمد کی اطاعت سے ہے۔ اب نماز جمعہ اتنی پڑھنی ہے جتنی حضورؐ نے سکھائی۔

مثلاً ایک آدمی عید کے دن روزہ رکھتا ہے..... آپ نے رمضان کے روزے رکھے رمضان پورا ہو گیا اب یکم شوال ہے عید کا دن آیا آج بھی وہ روزہ رکھتا ہے..... کہتا ہے میاں روزانہ تو سب کو روزے تھے..... آج سب کھا رہے ہیں میں روزہ رکھتا ہوں۔ نفس زیادہ ستا رہا ہے کہ میاں تو بھی کھا..... لیکن میں نفس کو تکلیف دے رہا ہوں کہ نہیں مجھے آج روزہ ہے..... آج کا روزہ زیادہ تکلیف دہ ہے..... آج کا روزہ زیادہ مشکل ہے میں آج بھی روزہ رکھ رہا ہوں.....

وہ بڑا اترا رہا ہے خوش ہو رہا ہے کہ میں نے آج بڑا کمال کر دیا میں نے آج اتنا کمال کا روزہ رکھ لیا...... لیکن مجھے بتاؤ عید کے دن روزہ رکھا...... ثواب ہوگا...... گناہ ہوگا؟؟ گناہ ہوگا' گناہ ہوگا!!!

محمد عربیؐ کے طریقے کے مطابق روزہ رکھو تو ثواب ہے اور حضورؐ کے طریقے کو چھوڑ کر اگر روزہ رکھو تو روزہ گناہ ہے...... حضورؐ کے طریقے کو چھوڑ کر نماز پڑھو تو نماز گنا ہے۔

ایک آدمی ہے وہ جاتا ہے دس ذوالحجہ کو جا کر عرفات میں کھڑا ہوتا ہے پورا سال کھڑا رہتا ہے اور آئندہ سال آٹھ ذی الحجہ تک پورا سال کھڑا رہا...... اس کا حج ہو جائے گا...... نہیں...... اگر اس کو حج سمجھے تو اس کے ایمان جانے کا خطرہ ہے اور گناہگار ہوتا ہے اور بے ایمان ہوتا ہے ہاں اگر نو ذی الحجہ کو تھوڑا ٹائم بھی یہ عرفات میں آ گیا...... اور نیند ہو سواری پہ گزر جائے...... فقہاء لکھتے ہیں حج ہو جاتا ہے...... توجہ فرمایئے نو ذی الحجہ کو ایک گھڑی کے لئے پہنچ گیا عرفات میں...... اس ایک دن میں عرفات پہنچا' حج ہو جاتا ہے...... کیونکہ محمدؐ کے طریقے کے مطابق ہے۔ حضورؐ کا طریقہ چھوڑ کر اسی عرفات میں پورا سال کھڑا رہے...... حج کی نیت کرے ثواب کے بجائے گناہ ہو گا...... تو اللہ عرفات میں جانے سے راضی نہیں ہے محمدؐ کو منانے سے راضی ہے۔

محبوب اور معشوق میں فرق

میرے دوستو! اللہ نے فرمایا مجھے خوش کرنا ہے تو محبوب کو خوش کر دو...... محبوب' اور بات ہے معشوق اور بات ہے۔

محبوب کا معنی پیارا ہے...... اللہ کے فرمانبردار پیارے ہیں' اللہ کے اولیاء پیارے ہیں' اللہ کے متقین پیارے ہیں' اللہ کے صحابہؓ پیارے ہیں' اور اللہ کے رسولؑ پیارے ہیں' اللہ کے نبیؑ پیارے ہیں' اور سب رسولوں سے محمدؐ ﷺ زیادہ پیارے ہیں لیکن معشوق اسے کہتے ہیں کہ جس کے سامنے آنکھ نہ اٹھائی جا سکے...... معشوق اسے کہتے ہیں کہ جس کا محکوم بن کے رہنا پڑے معشوق اسے کہتے ہیں جس کو حاکم ماننا پڑے' معشوق اسے کہتے ہیں جس کے اشارے پہ قربان ہونا پڑے' معشوق اسے کہتے ہیں جس کے سامنے عاشق مجبور ہو رب کسی کے سامنے مجبور نہیں ہوتا۔

اللہ کے محبوب ہیں' معشوق نہیں

اللہ کے محبوب کئی ہیں محبوبوں کے سردار محمد مصطفیٰؐ ہیں معشوق نہ کہنا

اللہ الصمد

بے پرواہ بے پرواہ! ماننے پر آئے انگلی کے اشارے پہ چاند ٹکڑے کر کے دیئے اور اگر نہ ماننے پہ آئے تو دونوں ہاتھ اٹھا کر رو رو کر دعائیں مانگیں علیؓ کے ابو کو کلمہ نصیب نہ کرے' بے پرواہ عاشق نہیں ہوتا اور عاشق بے پرواہ نہیں ہوتا۔ سچا عاشق بے پرواہ نہیں ہوتا' عاشق کہنا ہے تو پھر اسے کہو جس کی آنکھوں کے آنسوؤں سے داڑھی مبارک تر ہوتی ہے' اگر عاشق کہنا ہے تو اس کو کہو جس کو وطن چھوڑنا پڑتا ہے......لیکن اس کی رضا نہیں چھوڑتا' اس کا دروازہ نہیں چھوڑتا' اس کا نام نہیں چھوڑتا' پورے رشتے دار چھوڑنے پڑتے ہیں اس کا نام نہیں چھوڑتا

بنو ہاشم سے بگاڑنی پڑتی ہے......اس کا نام نہیں چھوڑتا

عرب دشمن ہوتے ہیں......اس کا نام نہیں چھوڑتا

اہل مکہ دشمن ہوتے ہیں......اس کا نام نہیں چھوڑتا

جان سے خون رواں ہوتا ہے......اس کا نام نہیں چھوڑتا

پتھراؤ ہوتا ہے......اس کا نام نہیں چھوڑتا

حملے ہوتے ہے......اس کا نام نہیں چھوڑتا

فاقے آتے ہیں......اس کا نام نہیں چھوڑتا

اور سب کچھ قربان کرنا پڑتا ہے وطن بھی قربان کرنا پڑتا ہے اپنے ساتھیوں کی جانیں قربان کرنا پڑتی ہیں۔

سب دکھ درد سہہ جاتا ہے......اس کا نام نہیں چھوڑتا

اور ننگے پاؤں، ننگے سر، چادر لپیٹے ہوئے گھر کے گرد طواف کر رہا ہے "لبیک اللّٰھم لبیک" کبھی صفا پہ بھاگ رہے ہیں کبھی مروہ پہ بھاگ رہے ہیں ''سعی بین الصفا والمروہ'' کر

رہے ہیں "لبیک اللھم لبیک"۔ سب سجدے میں ہیں...... روتے روتے ساری رات گزر جاتی ہے اور گردن جھکائے ہوئے ہاتھ باندھے ہوئے کھڑے ہیں ساری رات گزر جاتی ہے قدم مبارک سوجھ جاتے ہیں لیکن اس کے سامنے اس کے ساتھ باتیں کرنے سے ابھی پیٹ نہیں بھرتا سیری نہیں ہوتی...... عاشق کہنا ہے...... تو انہیں کہو جنہوں نے سب کچھ لٹایا ہر تکلیف برادشت کی...... لیکن اس کا نام نہیں چھوڑا...... عاشق وہ ہوتا ہے جو تکلیفیں برادشت کرے...... تکلیفیں حضورؐ برادشت کریں اور عاشق اللہ کو کہو...... کیا انصاف ہے؟؟

عاشق مجبور ہوتا ہے اور اللہ مجبور نہیں

عشق ومحبت میں مجبوری ہوتی ہے اور جو مجبور ہو وہ اللہ نہیں ہوتا اللہ وہ ہے جو "صمد" ہو ماننے پر آئے تو ایک دعا مان لے' ماننے پہ آئے تو انگلی کا اشارہ مان لے' نہ ماننے پہ آئے رورو کر دعائیں مانگے بھی نہ مانے۔ عزیزو! عاشق وہ ہوتا ہے جو تکلیفیں برادشت کرتا ہے...... مزاج بگڑ گیا ہے نا آج! پتہ ہی نہیں کہ عاشق وہ ہوتا ہے جو تکلیف برادشت کرتا ہے' آج یہ پتہ ہی نہیں۔ ہم چونکہ ان کے وارث ہیں اس لئے پتہ ہے کہ عاشق جو ہوتے ہیں وہ تکلیفیں برادشت کرتے ہیں آپ نے یہ سمجھا عاشق جو ہوتا ہے...... وہ مٹھائیاں کھاتا ہے۔

عاشق جو ہوتا ہے...... وہ حلوے کھاتا ہے۔

آپ نے سمجھا عاشق جو ہوتا ہے' اس کے مزے ہوتے ہیں

نہیں!

عاشق جو ہوتا ہے...... وہ جیل جاتا ہے۔

عاشق جو ہوتا ہے...... اس پر پتھر برستے ہیں۔

عاشق جو ہوتا ہے...... وہ گالیاں برداشت کرتا ہے

عاشق جو ہوتا ہے...... وہ ماریں کھاتا ہے

عاشق جو ہوتا ہے...... اسے اپنا وطن چھوڑنا پڑتا ہے

عاشق جو ہوتا ہے......اسے خون بہانا پڑتا ہے

عاشق جو ہوتا ہے......اسے سر کٹانا پڑتا ہے

حکم پر عمل نہ کرنے والا گندہ‘ اور حکم تبدیل کرنے والا زیادہ گندہ ہے

عزیزو! عرض کرر ہا تھا کہ رب نے فرمایا مجھے راضی کرنا ہے تو حبیب کو راضی کرلو یہ جو طریقہ بتلائیں گے میرا ہوگا...... یہ جو راہ بتلائیں گے میری ہوگی......اور حضورؐ نے بتلایا ہمیں وہ اپنانی ہے اپنی طرف سے اس میں کچھ بڑھانا گھٹانا نہیں ہے۔

حضورؐ نے نماز جمعہ کی فرض رکعتیں بتلائیں دو اور تین اور جس نے ملا کے پڑھیں ہوئی؟ ہو گئی؟......صرف وہ تین نہ ہوئیں یا پہلی دو بھی گئیں؟......پہلی دو بھی گئیں!

حضورؐ نے کلمہ سکھایا اس کے حصے کتنے......دو......ایک آدمی آیا اس نے تین حصے اپنی طرف سے اور بھی ملائے......ہو گیا کلمہ؟ نہیں......! صحیح ہو گیا......نہیں! یہ بعد والے تین حصے گئے یا پہلے دو بھی گئے؟ پہلے دو بھی گئے......!

سمجھ آئی بات؟...... یہ ویسے ہی کافر ہے جیسے کلمہ پڑھا ہی نہیں تھا؟ نہیں نہیں...... بلکہ تھوڑا فرق ہے۔ فرق کیا ہے...... ایک وہ تھا جو نماز میں نہیں آیا مثلاً صبح کو سو رہا ہے......صبح کی نماز دو رکعت فرض ہے...... یہ سوتا رہا‘ نہیں اٹھا نماز نہیں پڑھی‘ گنہگار ہے۔ جاگ بھی گیا نہ اٹھا‘ نماز نہ پڑھی گنہگار ہے۔ جاگ کر بھی سوتا رہا نماز نہ پڑھی گنہگار ہے گندا ہے۔

اور ایک آیا سردیوں میں اٹھا وضو کر کے صبح کی نماز پانچ رکعت فرض پڑھیں یہ بھی گندا ہے

ایک نے نہ پڑھی اور ایک نے بگاڑ کر پڑھی گندے دونوں ہیں لیکن زیادہ گندا کون؟ نہ پڑھنے والا یا بگاڑ کر پڑھنے والا؟ بگاڑ کر پڑھنے والا......!

علماء سے پوچھئے فرمائیں گے کہ جس نے نہ پڑھی گنہگار ہے اور جس نے بگاڑ کر عمداً پڑھی...... کافر ہے تو یہ زیادہ گندا ہوا نا؟ وہ بدتر یہ بدترین......! وہ بد ہو تو یہ بدتر ہے......! وہ بدتر ہو تو یہ بدترین......! یہ اس سے زیادہ گندا ہے۔ نہ پڑھنے والے سے بگاڑ کر پڑھنے والا زیادہ گندا ہے......!

اب آیئے! حضورؐ نے کلمہ سکھایا...... کتنے حصے؟...... دو حصے! ایک وہ ہے' جس نے وہ دو حصے بھی نہ پڑھے...... وہ بھی گندا ہے، اور اس گندے کا درجہ کیا ہے؟ کافر ہے! حضورؐ کا سکھایا ہوا کلمہ ہندو نے نہیں پڑھا...... تو وہ کافر ہے...... اور ایک وہ آیا' جس نے بگاڑ کر پڑھا' کس نے بگاڑ کر پڑھا؟...... شیعہ نے!...... اس نے بگاڑ کر پڑھا، تو ہندو نہ پڑھنے والا، یہ بگاڑ کر پڑھنے والا' نہ پڑھنے والا کافر...... تو بگاڑ کر پڑھنے والا اس سے بدتر کافر...... اس لیے کہتے ہیں۔

نہ پڑھنے والا ہندو ہے...... اور بگاڑ کر پڑھنے والا شیعہ ہے، یہ ہندو سے زیادہ گندا ہے۔

نہ پڑھنے والا سکھ ہے، اور بگاڑ کر پڑھنے والا شیعہ ہے، یہ سکھ سے گندا کافر ہے۔

نہ پڑھنے والا مجوسی ہے، بگاڑ کر پڑھنے والا شیعہ ہے، یہ مجوسی سے زیادہ گندا کافر ہے۔

یہی تو ہے...... کہ وہ کافر ہیں' اور یہ غلیظ ترین کافر ہے۔

فرمایا اگر مجھے راضی کرنا چاہتے ہو...... تو حبیب کو راضی کرلو، اور حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرلو......!

صحابہ کرام کا امتحان کس نے لیا؟

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، اللہ نے مجھے سراج منیر بنا کر جو بھیجا...... تو نجوم ہدایت، ستارے صحابہؓ کو بنایا۔ اب

بایھم اقتدیتم اھتدیتم

ان سے روشنی ملے گی...... ان کے پیچھے لگے جاؤ گے، تو مجھ تک پہنچ جاؤ گے، مجھ تک پہنچ جاؤ گے، تو خدا تک پہنچ جاؤ گے۔

صحابہ کرام حضور ﷺ کے پاس پڑھے، پڑھ کر پھر انہوں نے امتحان دیا، اور امتحان کس نے لیا؟ امتحان اس نے لیا...... جو صحابہؓ کے استاذ کا استاذ ہے۔ کیونکہ امتحان وہ لیتا ہے، جو استاذ سے بھی افضل ہو، اور شاگرد سے بھی افضل ہو' دونوں سے افضل ہو' یا کم از کم استاذ کے برابر تو ہو' تو صحابہؓ کا امتحان نہ ایران والوں کو لینے کی اجازت...... نہ منصورہ والوں کو لینے کی اجازت، نہ کسی اور

کو لینے کی اجازت، صحابہؓ کا امتحان وہ لے...... جوان کے استاذ سے افضل ہو، یا اس کے برابر ہو......اور کائنات میں کوئی صحابہؓ کے استاذ سے افضل بھی نہیں...... برابر بھی نہیں ہے......اور اگر کوئی صدیقؓ کے استاذ کے برابر کسی کو مان لے......وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔ مسلمان نہیں رہتا۔

صدیقؓ کا استاذ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کے استاذ تو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم، ان سے افضل تو کیا......کوئی برابر بھی کسی کو مان لے وہ خود کافر ہو جائے گا۔ اس کا اپنا ایمان نہیں بچے گا، صحابہؓ کا امتحان کیا لے گا؟ اور جس نے بھی حضورؐ کے برابر کسی کو کہا...... وہ کیا ہے......کافر!...... کسی اور نبی کو کہے تب بھی کافر......! کسی اور ولی کو کہے تب بھی کافر......! کسی اور رسول کو کہے تب بھی کافر......! حضورؐ کے برابر کسی اور کو کہتا ہے تو کافر ہے۔......لیکن ایسی بدترین جنس وہ بھی دنیا میں موجود ہے، شیعہ لکھتے ہیں "برہان متعہ" میں کہ "تم نے کیا سمجھا ہے، واقعی محمدؐ کے برابر کوئی نہیں ہو سکتا۔ جو چار مرتبہ متعہ کر لے......اس کا درجہ محمد رسول اللہ ﷺ کے برابر ہے"۔

عرض کر رہا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام حضورؐ کے پاس پڑھے، امتحان لینے کون آئے؟ آدمؑ تا عیسیٰؑ کوئی نہیں آ سکتا۔ کیونکہ یہ سب مقتدی ہیں، اور امام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اب امتحان تو ان میں سے کوئی نہیں لیتا۔ امتحان لے تو کون لے؟ وہ لے جو محمد عربیؐ کے استاذ ہوں......! جنہوں نے اعلان فرمایا۔

الرحمٰنo علم القرآنo خلق الانسانo علمه البیانo
اقراء بسم ربک الذی خلق o خلق الانسان من علقo اقراء و ربک الاکرم الذی علم باالقلمo علم الانسان مالم یعلمo

جس نے فرمایا۔

علمک ما لم تکن تعلم

امتحان کا نتیجہ کیا نکلا؟

امتحان وہ لے جو محمد عربیؐ کا بھی استاذ ہو اور لے کیا؟ لے لیا اس نے۔ اس نے امتحان لے لیا۔

اولٓئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقویٰo

اس نے امتحان لے لیا...... اور رزلٹ بتلادیا کہ

اولئک ھم الفآئزون ...... یہ سب پاس ہیں۔ اور ساتھ یہ بتلایا

والزمھم کلمۃ التقویٰ و کانو آ احق بھا و اھلھا

کہ اللہ نے صحابہ کرامؓ کو، محمد عربیؐ کے شاگردوں کو' تقوی کا کلمہ لازم کردیا، تقوی کی بات لازم کردی...... اللہ نے فرمایا محمدؐ کے صحابہؓ کو تقویٰ لازم، بڑی آسان سی بات کردوں کہ:

آگ کو تپش...... لازم ہے، گرمی لازم ہے' اور برف کو ٹھنڈک...... لازم ہے۔

آگ ٹھنڈی نہیں ہوسکتی، برف گرم نہیں ہوسکتی۔ اگر برف ہے، تو ٹھنڈی ہے، برف ہو اور ٹھنڈی نہ ہو...... یہ نہیں ہوسکتا۔ برف کو ٹھنڈک لازم ہے، آگ کو تپش لازم ہے، اللہ نے فرمایا۔

الزمھم کلمۃ التقویٰ

صحابہ کو تقویٰ لازم ہے۔ آگ سے تپش الگ نہیں ہوسکتی۔ برف سے ٹھنڈک الگ نہیں ہو سکتی...... محمدؐ کے صحابہؓ سے تقویٰ الگ نہیں ہوسکتا۔

اور جب گمراہی آئے...... تو تقویٰ الگ ہوتا ہے۔

بے دینی آئے تو تقویٰ.......... الگ ہوتا ہے۔

خیانت آئے تو تقویٰ.......... الگ ہوتا ہے۔

شرک آئے تو تقویٰ.......... الگ ہوتا ہے۔

کفر آئے تو تقویٰ.......... الگ ہوتا ہے۔

عصیان آئے تو تقویٰ.......... الگ ہوتا ہے۔

بدعت آئے تو تقویٰ.......... الگ ہوتا ہے۔

والزمھم کلمۃ التقویٰ و کانوا احق بھا و اھلھا

بدعت کا اطلاق صحابہ کرامؓ پر نہیں ہوسکتا

محمد عربیؐ کے صحابہؓ کو تقویٰ...... لازم ہے۔ جب ان کو تقویٰ لازم ہے، تو تقویٰ کے خلاف، شریعت کے خلاف، گندی باتیں جو ہیں...... ان کے قریب نہیں آئیں گی۔ دین سمجھ کر یہ کام

کریں...... وہ دین ہوگا بے دینی نہیں ہوگی کہ صحابہ کرام کو تقویٰ لازم۔ بدعت کی بحث بعد کی ہے۔ صحابہ کے دور میں بدعت نہیں۔ صحابیوں کے پاس سے بدعت نہیں۔ صحابی سے جو بات ثابت ہے وہ بدعت...... نہیں! میں نہیں کہتا بلکہ آقا ﷺ کہتے ہیں۔

علیکم بسنتی و سنت الخلفآء الراشدین

تمہارے اوپر میری سنت بھی لازم ہے، اور میرے خلفائے راشدین کی...... سنت بھی لازم ہے صحابہ کرام کی سنت لازم ہے، یا بدعت لازم ہے، سنت ہے، یا بدعت ہے؟...... سنت ہے۔ فرمایا میری بات بھی سنت...... اور خلفائے راشدین کی بات بھی سنت۔ خلیفہ راشد کی بات بدعت نہیں ہوتی۔

آج اگر کہا جائے، سیدنا صدیق اکبرؓ سے ثابت ہے...... کہتے ہیں بدعت ہے۔

فاروق اعظمؓ سے ثابت ہے...... کہتے ہیں بدعت ہے۔

جناب عثمان ذوالنورینؓ سے ثابت...... کہتے ہیں بدعت ہے۔

علی المرتضٰی سے ثابت...... کہتے ہیں بدعت ہے۔

میں کہتا ہوں تو مجسمہ بدعت ہے...... تو بدعت قبیحہ ہے...... تو بدمعاش ہے...... تو غنڈہ ہے...... تو مجسمہ بدعت قبیحہ ہے، محمدؐ کے خلیفہ راشد کی بات بدعت نہیں ہوسکتی۔

اللہ نے فرمایا حضورؐ کو راضی کر دو' کس طرح؟...... مسئلہ ہے، حضورؐ کو راضی کرو' حضورؐ کی فرمانبرداری کرو...... کس طرح؟......

فان اٰمنو بمثل ما اٰمنتم بہٖ فقد اھتدو

والسبقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان رضی اللّٰہ عنھم و رضوا عنہ واعد لھم جنّٰت

رضایافتہ تین طبقے

راضی کرنے والے طبقے تین ہیں۔

ایک مہاجرین ہے۔

ایک انصار ہے یہ تو دونوں طبقے گزر گئے۔ اب کوئی مہاجرین میں سے نہیں ہوسکتا۔

کیونکہ یہ ہجرت ''من مکہ الی المدینہ'' یہ ہجرت وہ ہے، جو حضورؐ کے دَور میں ہوئی۔

لا هجرت بعد الفتح

یہ ہجرت ہندوستان والی نہیں!......تو میرے دوستو! یہ ہجرت گزر چکی...... یہ نصرت گزر چکی مہاجرین بھی ہو گئے انصار بھی ہو گئے، ہاں آج

والذین اتبعوھم باحسانٍ

یہ دروازہ قیامت تک کھلا ہے، کہ جو ان کے تابعدار ہو کر آئے۔

رضی اللہ عنهم و رضوا عنه

اللہ ان سے راضی...... وہ اللہ سے راضی

یعنی اللہ نے فرمادیا کہ تم محمد عربی کو راضی کرو، اور کس طرح راضی کرو؟......ان کی اطاعت کرو، کس طرح اطاعت کرو...... جس طرح صحابہ نے اطاعت کر کے دکھائی۔ عقیدے میں...... اعمال میں...... کردار میں...... رفتار میں...... گفتار میں...... خوشی میں...... غمی میں...... خلوت میں...... جلوت میں...... مجلس میں...... محفل میں...... انفراد میں...... اجتماع میں...... اس طرح تم محمد عربیؐ کی اطاعت کرو۔ جس طرح صحابہ کرامؓ نے کر کے دکھائی ہے۔

وہ کلمہ پڑھو، جو صحابہ نے حضورؐ سے سیکھ کے پڑھا ہے......! وہ اذان دو، جو صحابہ نے حضورؐ سے سیکھ کر دی ہے......! وہ نماز پڑھو، جو صحابہ نے حضورؐ سے سیکھ کر پڑھی ہے......! وہ روزہ رکھو، جو صحابہ نے حضورؐ سے سیکھ کے رکھا ہے......! وہ حج کرو، جو صحابہ نے حضورؐ سے سیکھ کر کیا ہے......! اس طرح زکوٰۃ دو، جس طرح صحابہ نے حضورؐ سے سیکھ کر دی ہے......! اس طرح شادی کرو، جس طرح صحابہ نے حضورؐ سے سیکھ کر کی ہے۔

تم محمد الرسول اللہ کی اس طرح فرمانبرداری کرو، یعنی حضورؐ کی فرمانبرداری کرنی ہو...... تو صحابہ کے اسوۂ حسنہ کو، صحابہ کی سیرت کو سامنے رکھنا پڑے گا۔ محمد عربیؐ کے شاگردوں کی عظمت کو سلام کرنا پڑے گا۔ بس! ان صحابہ کرامؓ کے واسطے سے ہم تک دین پہنچا ہے۔ آج ان کی عزت و عظمت کا تحفظ ہمارا فرض ہے......اور ان کی عزت کے محافظ......اور ان کی قیادت کرنے والے

تیار کہاں سے ہوتے ہیں۔ مدرسے سے! حق نواز شہیدؒ یونیورسٹی سے آیا' مدرسے سے آیا؟ مدرسے سے آیا......! یونیورسٹی سے معاون آ سکتے ہیں' کارکن آ سکتے ہیں' یونیورسٹی سے تائید کرنے والے آ سکتے ہیں' مرید آ سکتے ہیں' مرشد مدرسے سے آئے گا۔

اگر علماء نہ ہوں گے......عوام کیا کریں گے......دین کے یہ وارث، صحابہ کی عزت کے محافظ، اور سب کچھ قربان کر دینے والے، اس نیک مشن پر......یہ کہاں سے تیار ہوں گے؟ دُعا کریں، اللہ پاک ان مدارس عربیہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

وَ آخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمینo

جنت کا راستہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ○ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ لَاسِيَّمَا عَلَى الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ وَلَعْنَةَ اللّٰهِ عَلٰى اَعْدَآئِهِمْ اَلرّٰهِيْنَ الْكٰفِرِيْنَ الْمُرْتَدِّيْنَ ○ وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ○ وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ○ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ دَاعِياً اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجاً مُّنِيْراً ○ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ بَارَكَ وَ سَلَّمْ.

اَمَّا بَعْدُ! اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ○ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خَالِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ○ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ مِّنْ بَعْدِيْ غَرَضًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا ويبفض به آخرين ○ اَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم ○

صَدَقَ اللّٰهُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ بَارَكَ وَسَلَّم ○

جنت کا راستہ

برادران اسلام! عزیز ساتھیو! 1994ء کی 28 اکتوبر پہ کافی دنوں کے بعد دوسری بار آج قصر فاروق اعظم میں آپ حضرات سے گفتگو کا موقع ملا ہے، جمعہ کا وقت مقرر ہے اس لیے مختصر وقت کے اندر چند ایک باتیں کام کی عرض کروں گا اور مجھے امید ہے کہ آپ حضرات پوری توجہ سے سماعت فرمائیں گے اور یاد رکھنے کی کوشش فرمائیں گے۔

ہمارا اصل مقصود

عزیزو! میری اس مختصر سی گفتگو کا عنوان ہے ''جنت کا راستہ'' عرض یہ کرنا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضا اصل مقصود ہے اور جس بندے سے رب راضی ہو گیا اس کی جگہ جنت ہے اور جو آدمی اپنے رب کو ناراض کر کے اس دنیا سے گیا اس کی جگہ جہنم ہے...... اللہ تعالیٰ ہم سب سے راضی ہو اور ہماری خطاؤں کو معاف فرما کر اپنی رحمت میں جگہ عطا فرمائے' آمین

میرے دوستو! جنت میں پہنچنے کا راستہ علمی اور عملی طور پر واضح کر دیا گیا ہے یعنی تھیوری بھی دی گئی ہے اور تجرباتی دنیا میں بھی پریکٹیکلی طور پر بھی اس راستے سے جانے والے جنت پہنچ چکے ہیں۔ دوستو! ہمیں بھی رب کی رضا مقصود ہے اور جنت جانا چاہتے ہیں تو اسی راستے پہ چلنا پڑے گا۔

دو چیزوں کی ضرورت

اس راستے میں ہمیں جو طریقہ بتلایا گیا ہے اس راستے پہ پہنچنے کے لئے سبیل یہ ہے جس میں دو چیزیں شامل ہیں۔

ایک کا نام ایمان ہے،

اور دوسری چیز کا نام عمل صالح ہے۔

ایمان اور عمل صالح! اس کے ذریعے آدمی جنت پہنچ سکتا ہے...... اس کے ذریعے آدمی رب کی رضا حاصل کر سکتا ہے۔

عمل صالح کا مفہوم

عمل صالح کہتے ہیں حضرت محمد رسول ﷺ کے بحکم خدا بتلائے ہوئے طریق زندگی کو...... آقا ﷺ نے جس طریقے پر خود زندگی گزاری اور صحابہ کرامؓ کو جس راستے کی تعلیم دی اور صحابہ کرامؓ نے جس کے متعلق عملی طور پر مظاہرہ کیا ..... جس طریق سے صحابہ کرامؓ نے اپنی زندگی گزاری خصوصاً خلفائے راشدین اور صحابہ کرامؓ کی زندگی گزارنے کے طریقے کو عمل صالح کہتے ہیں۔

جنت کی کرنسی

جنت میں جگہ لینے، جنت میں نعمتیں حاصل کرنے، درجات بڑھانے کا طریقہ یہی ہے کہ ایمان کے ساتھ عمل صالح زیادہ کئے جائیں یہاں بھی آرام اور آسائش کی چیزیں ملتی ہیں وہاں بھی ملیں گی۔

میرے دوستو! یہاں کی ہر چیز آپ کو پیسوں سے ملے گی...... آرام کی ہر چیز، آسائش کی ہر چیز پیسوں سے ملتی ہے۔ آپ کو گھر بنانا ہے میٹریل پیسوں سے ملے گا، بنانے والے لیں گے اسی طرح کو بیا آرام و سکون کا سامان ظاہری اس دنیا کے اندر آپ خریدیں گے پیسوں سے ملے گا۔

جس طرح یہاں کرنسی چاہئے اسی طرح جنت کی بھی کرنسی ہے...... جنت میں نعمتوں کا حصول اور ازدیاد وہ سب کچھ وہاں کی کرنسی سے ہوگا...... لیکن یہاں کا سکہ اور ہے وہاں کا سکہ اور ہے...... جیسے آپ دیکھتے ہیں کہیں روپیہ چلتا ہے کہیں ریال چلتا ہے، کہیں درہم چلتا ہے، کہیں پونڈ چلتا ہے، کہیں ڈالر چلتا ہے۔

عمل صالح کی قیمت

اسی طرح اُس جہان میں نہ پونڈ چلتا ہے نہ ریال، نہ روپیہ، نہ ڈالر...... وہاں جو چیز چلتی

ہے اس کا نام عمل صالح ہے، عمل صالح اس کی وہاں قیمت ہے مثلاً ایک مرتبہ دل سے آپ کہیں سبحان اللہ! اب یہ آپ کا ایک عمل صالح ہے...... سبحان اللہ کہنا ایک عمل صالح ہے...... یہ وہاں کتنا قیمتی ہے؟...... فرمایا سبحان اللہ کی بجائے جنت میں ایک درخت ملے گا اور وہ درخت اتنا وسیع اور سایہ دار ہوگا کہ پانچ سو برس گھوڑا دوڑے...... تب بھی اس ایک درخت کا سایہ ختم نہیں ہوگا، عمل صالح کی یہ قیمت ہے وہاں پہ۔

اسلام میں کسی چیز سے روکا نہیں گیا، بلکہ طریقہ بتایا گیا ہے

وہاں کی تمام نعمتیں عمل صالح کے بدلے ہوں گی میرے دوستو! اگر جنت کی نعمتوں کے تذکرے میں چلا جاؤں...... تو بڑا وقت چاہئے اختصاراً آگے رہا ہوں۔ مگر عمل صالح کسے کہتے ہیں؟ پھر ذرا یاد کر لیجئے رسول اللہ ﷺ اور آپ کی جماعت کے طرز زندگی کو...... یعنی ہر کام جو کیا جاتا ہے اسلام میں منع نہیں ہے طریقہ بتلایا گیا ہے۔

اسلام میں کھانے سے منع نہیں ہے لیکن یہ بتلا دیا ہے کہ حلال کھاؤ حرام نہ کھاؤ

اسلام میں پینے سے منع نہیں ہے بتلایا گیا ہے حلال پیو حرام نہ پیو

دیکھنے سے منع نہیں ہے، جگہ بتلائی گئی ہے یہاں دیکھو یہاں نہ دیکھو، اس چیز کو دیکھو، اس کو نہ دیکھو

سننے سے منع نہیں ہے سنو، یہ سنو...... یہ نہ سنو۔

بس جگہ متعین کی گئی ہے، طریقہ متعین کیا گیا ہے اس طریقہ پر چلنا ہے حتیٰ کہ لڑنے قتل کرنے سے بھی منع نہیں ہے، بتلایا گیا ہے کہ مسلمانو آپس میں نہ لڑو، کفار کے ساتھ جہاد کرو ظالم کا مقابلہ کرو، ڈاکو کا مقابلہ کرو، وہاں اگر تم مارے بھی گئے تو شہید ہو گے۔ تو اس طریقے کے مطابق زندگی گزارنا...... پھر آپ کا ہر عمل، عمل صالح ہوگا۔

عمل صالح میں دو چیزیں شرط ہیں

عمل صالح میں اول درجے پر وہ چیزیں ہیں جو خالص اللہ کی رضا کے لئے کی جاتی ہیں جنہیں عبادت کہا جاتا ہے اللہ پاک کی بندگی بجالانے کے لئے جو کام کئے جاتے ہیں ان میں

سے اول درجے پر نماز ہے، اعمال صالحہ مقبول تب ہیں جب ان میں دو چیز میں پائی جائیں ایک چیز ظاہری ہے یعنی ان کا طرز' طریقہ ہیئت وہ ہونی چاہیئے جو ہمیں سرکارِ نبوت سے' دربار نبوت سے ملی ہے' ان کا ظاہری طرز' طریقہ ہیئت قضائیہ وہ ہونی چاہیئے...... اگر وہ نہیں ہے تو عند اللہ مقبول نہیں ہے...... مثلاً صبح کی نماز کے فرض کتنے بتلائے گئے ہیں؟ کتنی رکعتیں فرض بتلائی گئی ہیں؟ دو۔ اب کوئی آتا ہے اور پانچ رکعت فرض پڑھاتا ہے...... صبح سردی میں اٹھا، ٹھنڈے پانی سے وضو کیا...... مسجد میں آیا اور پانچ رکعت فرض نماز فجر کی پڑھی...... کیا خیال ہے آپ کا...... نماز ہو جائے گی؟ نہیں! کیوں نہیں ہوگی؟ پڑھا قرآن ہے جو تین رکعت زیادہ پڑھائی ہیں ان میں بھی پڑھا قرآن ہے' رکوع میں وہاں بھی ''سبحان ربی العظیم'' پڑھا ہے' سجدے میں وہاں بھی ''سبحان ربی الاعلیٰ'' پڑھا ہے لیکن نماز نہیں ہوئی کیوں؟ صرف' صرف اور صرف وجہ یہ ہے کہ ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ کے دربار اقدس سے جو سبق ملا ہے اس میں یہ رکعتیں دو ہیں پانچ نہیں!!

عمل تب مقبول ہے، تب صالح ہے۔ جب اس پر محمد ﷺ کی اتباع کی مہر لگی ہوئی ہو، اور طریقہ وہ ہو، جو دربار نبوت سے عطا ہوا ہے۔ نماز ہے...... قرآن پڑھ رہے ہیں اللہ کا نام لے رہے ہیں مقبول نہیں کیونکہ طریقہ محمدیہ کے خلاف ہے...... اسی طرح اگر کوئی آدمی شوال سے لے کر شعبان تک گیارہ مہینے فرض کی نیت سے آمد رمضان کے لئے پیشگی روزہ رکھتا رہے، اس کے بعد رمضان آیا اس نے روزے نہیں رکھے کیا خیال ہے وہ پہلے گیارہ مہینے اس ایک مہینے کی بجائے ہو جائیں گے؟ نہیں کیوں ؟...... ایک مہینہ رکھتا ہے ہو جاتے ہیں اور گیارہ مہینے رکھتا ہے...... نہیں ہوتے وجہ کیا ہے؟ وجہ یہی ہے کہ وہ ایک مہینہ طریقہ محمدیہ کے مطابق ہے اور یہ گیارہ مہینے طریقہ محمدیہ کے مطابق نہیں۔

اسی طرح ایک آدمی دس ذی الحجہ سے لے کر دوسرے سال آٹھ ذی الحجہ تک عرفات میں کھڑا ہے نو ذی الحجہ کو نہیں تھا...... دس کو آیا پھر آئندہ پورا سال ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ تک کھڑا تھا ...... اور نو سے پہلے پہلے چلا گیا...... کیا خیال ہے حج ہو جائے گا؟؟ نہیں! وقوف عرفہ مقبول ہو گیا ؟ نہیں کیوں؟...... اگر کوئی نو تاریخ کو ایک گھڑی پہنچ جاتا ہے اس کا حج ہو جاتا ہے...... لیکن یہ

پورا سال کھڑا ہے اس کا حج نہیں ہوتا!! آخر کیوں؟...... اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ ایک گھڑی بھی طریقہ محمدیہ کے مطابق ہے، اور یہ پورا سال حضورؐ کے طریقے کے مطابق نہیں۔

اپنی طرف سے کچھ بڑھانے سے عمل مردود ہو جاتا ہے

دوستو! بات واضح ہے کہ عمل صالح تب ہے مقبول تب ہے، جب اس میں یہ بات پائی جائے ...... کہ اس کی ظاہری صورت طریقہ محمدیہ حضور علیہ السلام اور صحابہ کرامؓ کے طریقے کے مطابق ہو اور اگر مطابق نہیں ہے، اپنی طرف سے اسے بڑھا دیا گیا، گھٹا دیا گیا..... تو مقبول نہیں ہے۔

نماز اگر اپنی طرف سے بڑھا دی گئی..... تو مقبول نہیں ہے

اذان اگر اپنی طرف سے بڑھا دی گئی..... تو مقبول نہیں ہے

کلمہ اگر اپنی طرف سے بڑھا دیا گیا تو مقبول..... نہیں ہے

اب بتلائیں کہ جس آدمی نے پانچ رکعت نماز فرض پڑھی تھی..... اس کی صرف وہی تین فالتو رکعتیں مقبول نہیں ہیں یا وہ ساری مقبول نہیں ہیں؟..... ساری!!

صبح کی نماز کی رکعتیں ہیں دو اس میں ملائیں تین..... بن گئیں پانچ.....!

اسی طرح..... حضور نے کلمہ سکھایا..... اس کے حصے دو ہیں۔

ایک حصہ..... لا الہ الا اللہ

دوسرا حصہ..... محمد رسول اللہ ہے۔

حضورؐ نے سکھایا کلمہ حصے دو..... اللہ نے بھیجا کلمہ حصے دو..... اور قرآن پاک میں جو موجود ہے وہ حصے دو..... حضورؐ نے صحابہ کو پڑھایا حصے دو..... اپنے اہل خانہ کو پڑھایا حصے دو..... اور پوری امت نے پڑھا حصے دو..... کسی نے اپنی طرف سے تین حصے اور ملائے

ایک..... علی ولی اللہ

دوسرا..... وصی رسول اللہ

تیسرا..... خلیفتہ لا فصل

دو پہلے تھے' تین حصے اس نے ملائے...... بن گئے پانچ! جس طرح اس کی تین رکعتیں ملنے سے پہلی دو رکعتیں بھی گئیں اس طرح اس کے تین جز ملنے سے پہلے دو جز بھی گئے

وہ اسی طرح ہو گیا جیسے نماز پڑھی ہی نہیں تھی' یہ اس طرح ہو گیا...... جیسے کلمہ پڑھا ہی نہیں۔

وہ جس نے تین رکعتیں ملائیں اس کی نماز کالعدم اور جس نے تین حصے کلمے میں ملائے اس کا کلمہ کالعدم۔ نماز کالعدم ہو گئی' کلمہ کالعدم ہو گیا لیکن کیا وہ بے نماز کے برابر ہے؟ توجہ کریں ایک آدمی سویا رہا' بیٹھا رہا' نماز پڑھنے نہیں آیا اس نے نماز نہیں پڑھی یہ کافر ہے یا گناہگار ہے؟ گناہگار!

ملاوٹ کر کے پڑھنے والا نہ پڑھنے والے سے زیادہ گندا ہے

اور ایک سردی میں اٹھ کر آیا ٹھنڈے پانی سے وضو کیا، سفر کر کے مسجد پہنچا اور اس نے پانچ رکعت صبح کی نماز پڑھی، یہ گہنگار ہے یا کافر ہے؟...... کافر! یہ کیا ہو جائے گا؟...... کافر!

اس نے محمد رسول اللہ کی بتلائی ہوئی نماز تبدیل کر دی ہے یہ کیا ہو جائے گا؟ کافر......!

اب نماز تو اس کی بھی گئی اور نماز اس کی بھی گئی جس نے نہ پڑھی گندا وہ بھی ہے گندا یہ بھی ہے لیکن زیادہ گندا کون ہے؟ پڑھنے والا نہ پڑھنے والا؟ پڑھنے والا! وہ گنہگار تھا یہ کافر ہے۔ یہ اس سے بدترین ہے' یہ اس سے زیادہ گندا ہے۔

اب آؤ پھر ادھر چلتے ہیں کہ ایک وہ ہے جس نے کلمہ پڑھا ہی نہیں...... ہندو نے کلمہ پڑھا ہی نہیں...... سکھ نے کلمہ پڑھا ہی نہیں...... مجوسی نے کلمہ پڑھا ہی نہیں...... وہ اس طرح ہے جس نے نماز پڑھی ہی نہیں! گندا ہے وہ بھی......! اور میرے دوستو یہ جو ہے اس نے پڑھ کر اس کو تبدیل کیا ہے...... پڑھ کر اس کو خراب کیا ہے...... محمد رسول اللہؐ کے بتلائے ہوئے کلمے کو چیلنج کیا ہے...... یہ اس سے بدترین ہے یہ اس سے گندا ہے۔

میرے دوست! جس طرح نماز نہ پڑھنے والے سے نماز کو تبدیل کرنے والا زیادہ گندا ہے اسی طرح کلمہ نہ پڑھنے والے سے کلمہ کو تبدیل کرنے والا زیادہ گندا ہے۔

کلمہ نہ پڑھنے کی وجہ سے ہندو کافر ہے۔

کلمہ نہ پڑھنے کی وجہ سے سکھ کافر ہے۔

کلمہ نہ پڑھنے کی وجہ سے مجوسی کافر ہے۔

تو کلمے کو تبدیل کرنے والا رافضی ان سے بدترین کافر ہے۔

میں عرض کر رہا تھا دو چیزیں چاہئیں ایک ایمان' ایک عمل صالح۔ پھر عمل صالح میں دو چیزیں ہوتی ہیں۔ عمل صالح مقبول تب ہے ایمان تو خود مقبول ہے' لیکن عمل صالح میں دو چیزیں چاہئیں ایک ظاہری ایک باطنی۔

ظاہری یہ کہ اس کی صورت تعلیمِ نبیؐ کے تعلیمِ شرعی کے مطابق ہو' اور دوسری یہ کہ اس میں ایمان بھی ہو۔

جنت کی کرنسی کی دو علامتیں

مثال کے طور پر ایک سو کا نوٹ آپ لیجئے سو کا نوٹ ہے پانچ سو کا، ہزار کا...... اس میں ایک ظاہری بات ہے کہ اس پر حکومت پاکستان کی مہر ہے لیکن نوٹ کو لے کر اس کو چیک کر رہے ہوتے ہیں...... میں نے پوچھا کیا دیکھ رہے ہو؟ کہتے ہیں اس میں اندر ایک تار ہوتی ہے تار ہوتی ہے تار، اچھا بھائی وہ نہیں ہوگی تو کیا ہوگا، کہتے ہیں پھر ردی ہوگا...... یعنی تار نہ ہو تو نوٹ ردی ہوتا ہے...... سو کا نوٹ' ہزار کا نوٹ' ردی ہوتا ہے' جعلی ہوتا ہے نوٹ اور گلے پڑے گا۔

اسی طرح میں نے کہا کہ جنت کی کرنسی عمل صالحہ ہے اس پر بھی دو چیزیں چاہئیں پہلی یہ کہ ...... سرکار نبوت کا جاری کردہ ہو اس پر سرکاری مہر ہونی چاہئے۔

کلمہ ہو...... تو سرکار نبوت کا سکھایا ہوا ہو۔

اذان ہو...... تو سرکار نبوت کی سکھائی ہوئی ہو۔

نماز ہو...... تو سرکار نبوت کی سکھائی ہوئی ہو۔

میں وضو تک لے جاؤں گا...... جنازے تک لے جاؤں گا...... لیکن انشاء اللہ ہمارے پاس ہر چیز وہاں سے لائی ہوئی ہوگی ...... نہ ہماری ہندوستان میں بنی...... اور نہ ایران میں بنی......

ہندوستانی' پاکستانی ماڈل' ایرانی ماڈل ہمارے پاس دین نہیں۔

تو میرے دوستو! ایک آدمی آتا ہے وہ بڑا خوبصورت کاغذ...... اور اس پر بڑا خوبصورت فوٹو بے نظیر کا لے کر آتا ہے اور پیپلز پارٹی کے کسی جیالے کو دیتا ہے کہتا ہے بھائی۔ ہلو اور مجھے دو سیر چنے...... دو سیر چنے دے دو...... دے دے گا؟...... دوکاندار کے پاس کوئی آدمی آئے بے نظیر کا فوٹو دیتا جائے اور کہے چنے دو' لڈو دو،...... کیا خیال ہے وہ دے دے گا؟ نہیں! کیوں؟

اور چھوٹا سا کاغذ لاتا ہے سادہ سا حکومت پاکستان کی مہر ہے اندر تار ہے مسٹر جناح کا فوٹو ہے یہ جی نوٹ ہے یہ لو...... اب دے دو...... فوراً دے دے گا...... اب تیسرا فوٹو نواز شریف کا فوٹو بے نظیر کا فوٹو ہے پھر بھی خود سرکاری لوگ کہتے ہیں او جی حکومت کے سربراہ کا فوٹو ہے پھر بھی نوٹ غلط ہے...... نوٹ جعلی ہے...... کیونکہ سرکار نے اس کو ایشو نہیں کیا...... سرکار نے اسے جاری نہیں کیا...... اس لئے نوٹ جعلی ہے...... ہمیں وہ چاہئے جو سرکار کی مہر لگی ہوئی ہو...... اس طرح عمل وہ چاہئے جس پر سرکار مدینہ کی مہر لگی ہوئی ہو۔

عمل کی کرنسی میں عقیدے والی تار

اور دوسری بات ذہن میں رکھئے یہاں نوٹ میں تار چاہئے اسی طرح عمل میں بھی اندر عقیدے والی تار چاہئے...... یہاں پر یہ تار نہیں ہے تو یہ نوٹ نا قابل قبول ہے...... اسی طرح عمل کوئی ہو ظاہر میں یہ نوٹ نوٹوں جیسا...... تصویر وہی ہے...... حکومت پاکستان وہی لکھا ہوا ہے...... اور مہر اس جیسی لگی ہوئی ہے...... لیکن یہ نوٹ قابل قبول نہیں ہے...... دیکھنے میں ویسا ہے' رنگ میں ویسا ہے' کٹائی میں ویسا ہے' اندر تار نہیں ہے' یہ قبول نہیں ہے۔

اس طرح نماز ظاہر میں سنت کے مطابق ہو' داڑھی سنت کے مطابق ہو' پگڑی سنت کے مطابق ہو' حج سنت ۔ کے مطابق ہو' روزہ سنت کے مطابق ہو، تیرے سارے اعمال سنت کے مطابق ہوں...... لیکن تیرا عقیدہ صحیح نہیں ہے' توحید والی تار نہیں ہے' ختم نبوت والی تار نہیں ہے' عظمت قرآن والی تار نہیں ہے، عزت صحابہ والی تار نہیں ہے...... صحیح عقیدے والی تار نہیں ہے

...... ''ورب الکعبہ''...... تیرا عمل مقبول نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تکبیر)

نعرۂ تکبیر کے بعد نعرۂ رسالت ضروری ہے

ایک بات اور کرتا ہوں میں کہتا ہوں جب نعرہ تکبیر لگے تو نعرہ رسالت بھی ساتھ لگنا چاہئے تاج بھی زندہ باد تخت بھی زندہ باد لیکن تاج و تخت والا بھی مسئلہ تو یہ ہے۔ میرے بھائی ''ورفعنا لک ذکرک'' کا قائل ہوں' کلمے میں ''لا الٰہ الا اللہ'' کے ساتھ ''محمد رسول اللہ'' پڑھتا ہوں'

اذان میں ''اشھد ان لا الٰہ الا اللہ'' کے ساتھ ''اشھد ان محمد رسول اللہ'' لازم سمجھتا ہوں۔

تشہد میں ''اشھد ان لا الٰہ الا اللہ'' کے بعد ''اشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ'' لازم سمجھتا ہوں۔

تو اللہ کی کبریائی کے نعرے کے ساتھ محمد کی مصطفائی کا نعرہ لازم سمجھتا ہوں۔

نعرۂ رسالت میں اختلاف

ہاں یہ بات ہے کچھ لوگ کہتے ہیں ''محمد رسول اللہ'' کچھ لوگ کہتے ہیں ''یارسول اللہ'' بھائی رسول اللہ دونوں کہتے ہیں باقی اختلاف کس چیز کا ہے؟...... ''محمد'' کا اور ''یا'' کا...... اختلاف یہ ہے تو لڑائی کی کیا بات ہے؟...... جس کو محمدؐ کا نام پسند ہو گا محمد کی ذات پسند گی ہو گی...... ''محمدؐ'' کا لفظ پسند ہو گا...... وہ ''محمد رسول اللہ'' کہے گا اور جسے اسم محمدؐ پسند نہیں آیا ''یا'' پسند آئی...... وہ ''یا رسول اللہ'' کہہ لے گا۔ پسند اپنی اپنی، نصیب اپنا اپنا۔

نعرہ تکبیر...... اللہ اکبر

نعرہ رسالت...... محمد رسول اللہ

یہ تو پسند کی بات ہے بھائی نصیبوں کی بات ہے آپ کو جو پسند ہے آپ وہ کہیں...... مجھے تو ''محمد رسول اللہ'' کا نام پسند ہے۔

بہر حال! نوٹ تب مقبول ہے، جب اس میں تار ہو، اور عمل تب مقبول ہے، جب اس میں...... عقیدے والی تار ہو' اگر عقیدہ توحید والا نہیں' عقیدہ ختم نبوت والا نہیں' عقیدہ اگر قرآن کی صداقت پہ نہیں' عقیدہ اگر محمد رسول اللہ کے صحابہؓ کے جنتی ہونے کا نہیں...... رب محمد کی قسم! تیری

نماز کسی کام کی نہیں۔

یہ میں نہیں کہتا قرآن کہتا ہے۔

اعمالھم کسراب بقیعة یحسبه الظمآن مآءً

کہ جس طرح ریگستان میں ایک آدمی دور سے ریت کے ٹیلے کو دیکھ کر کہتا ہے وہ پانی بہہ رہا ہے جب وہاں پہنچتا ہے تو پانی نہیں ہوتا ریت ہی ریت ہوتی ہے۔ اس طرح جس کا عقیدہ غلط ہے جس کا ایمان نہیں ہے وہ یہاں سوچتا ہے کہ وہ میری نماز کا ثواب...... بڑی دور سے جیسے اس کو ریگستان میں نظر آتا ہے اس طرح یہ قیامت میں نظر کرتا ہے...... میری نماز کا ثواب ہوگا...... میرے روزے کا ثواب ہوگا' میری داڑھی کا ثواب ہوگا' میری پگڑی کا ثواب ہوگا' میری تسبیح کا ثواب ہوگا میرے مسواک کا ثواب ہوگا...... وہاں پہنچے گا کچھ نہیں۔

حبطت اعمالھم فی الدنیا والآخرة

اعمال چٹ ہوگئے۔

اسی طرح عقیدہ نہیں ہے...... کوئی عمل قبول نہیں ہے میرے دوستو! جب عقیدہ صحیح ہو جائے پھر عجیب رنگ ہوتا ہے۔ زیرو کا معنی کیا ہے کتنے' پانچ' دس' پندرہ؟ کچھ بھی نہیں' دو بھی نہیں' تین بھی نہیں' پانچ بھی نہیں' ایک بھی نہیں' آدھا بھی نہیں' ختم۔ لاشیئ' کچھ نہیں۔ اور میں پوچھتا ہوں اگر ایک کا ہندسہ لکھ دیا جائے...... اب زیرو کام کی ہے یا نہیں ہے؟ ایک لکھا اب یہاں زیرو لگائی کتنے ہو گئے؟ دس! دوسرا زیرو لگایا تو سو! تیسرا زیرو لگایا تو ہزار! دیکھ رہے ہو اب زیرو کتنا کارآمد ہے ؟ کیوں ہو گیا بھائی' اس کو بھی تار مل گیا ہے۔ اب یہ زیرو کام کا ہے' اس تار یعنی ایک کو اُڑا دو تب زیرو بے کار ہے۔ تار نہیں تھا زیرو بے کار تھا' تار ہے زیرو کام کا ہے' پھر تار مٹا دو زیرو کام کی نہیں۔

یوں سمجھئے کہ عمل جو ہے وہ زیرو کی طرح ہے اور عقیدہ جو ہے...... وہ ہندسے کی طرح ہے ہندسہ ہوگا...... تو زیرو کام دکھائے گا کتنا کام دکھائے گا؟ ایک کو زیرو لگاؤ...... دس ہو گیا دس کو زیرو لگانے سے سو ہو گیا سو کو زیرو لگانے سے دس گنا ہو گیا میں نے قرآن میں دیکھا اللہ نے فرمایا

من جآء باالحسنة فله عشر امثالها

ایک نیکی کرواس کے بدلے بھی دس گنا ملتا ہے

عمل صالح کا ثواب بھی دس گنا ملتا ہے اور جس طرح زیرو ہندسہ مٹنے سے بے کار ہو جاتا ہے اسی طرح عمل صالح عقیدہ مٹنے سے بے کار ہو جاتا ہے۔

تو میرے دوستو! عزیز و بزرگو بھائیو وہ عقیدہ کیا چیز ہے...... انشاء اللہ تفصیلی گفتگو پھر کبھی ہو گی اس کے لئے تفصیل چاہئے ویسے اس میں ایک دنیاوی بات ہے وہ میں عرض کر دیتا ہوں کہ قرآن پاک میں جو کچھ ہے سب صحیح ہے کوئی بات اس میں غلط نہیں جو ایک بات میں شک کرے اس کا عقیدے والا تار ٹوٹ گیا ایک بات میں شک کرے پکا بے ایمان ہے اس کا پھر کوئی عمل مقبول نہیں ہے۔ اس قرآن میں ہے کہ اللہ وحدہ لاشریک ہے جو اس میں شک کرے وہ پکا بے ایمان ہے' اس کا کوئی عمل مقبول نہیں ہے' پہلی بات...... اللہ ہے...... جو اس میں شک کرے...... کافر ہے...... کون کرتا ہے؟ دھریہ...... ! پھر اکیلا ہے اور پھر اکیلا ہے!! جو اکیلا نہ مانے...... وہ بھی مسلمان نہیں ہے...... وہ کون انکار کرتا ہے؟ مشرک...... ! پھر محمد ﷺ اللہ کا رسول ہے۔

بات آ گئی...... ایک نے کہا جی دیکھو رسولؐ ہے تو لاہور میں بھی' ملتان میں بھی ہے اسلام آباد میں بھی! ہے پاکستان میں بھی! ہندوستان میں بھی ہے' دیکھو جی ہے میں نے کہا اچھا اسی طرح آپ عقیدہ ثابت کرتے ہیں میں نے پوچھا ضیاء الرحمان فاروقی سپاہ صحابہ کا سرپرست تھا یا ہے...... کہتا ہے جی ہے۔ میں نے کہا تیرے گھر بھی ہے؟

ظالم عقیدہ یوں ہی ثابت کیا جاتا ہے "ہے" کہا نا! سورج اپنی جگہ پر ہے روشنی پوری دنیا میں ہے محمد رسول اللہ اپنے روضہ اطہر میں ہیں اور ان کا نور نبوت پورے جہان میں ہے کون انکار کرتا ہے؟

محمد رسول اللہ کونا کام کہنے والا کون؟

خیر! میں عرض کر رہا تھا کہ محمد عربیؐ اللہ کے رسول ہیں جو شک کرتا ہے وہ...... کافر ہے اور کون کرتا ہے...... یہودی، عیسائی، پھر آخری نبی ہیں ان کے بعد کوئی نیا نبی نہیں بنے گا!! محمد

رسول اللہ...... اللہ کے آخری نبی ہیں یہ قرآن میں ہے خاتم النبیین ہیں اور اس میں جو شک کرے وہ...... کافر ہے کون شک کرتا ہے؟...... مرزائی، قادیانی، پھر اس سے آگے چلئے کہ محمد رسول اللہ ﷺ اپنے مشن میں کامیاب ہیں تبلیغ میں کامیاب ہیں۔ مقصد میں کامیاب ہیں اور جو کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہوئے...... وہ مشن میں کامیاب نہیں ہوئے...... وہ مسلمان ہے...... نہیں ہے کیا ہے؟...... کافر! کون کہتا ہے بھلایوں؟...... شیعہ! خمینی!

خمینی کہتا ہے ''اتحاد و یکجہتی'' میں کہ ''تمام نبی حتی کہ محمد رسول اللہ ﷺ بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے''

''افواجاً'' کے معنی

اس سے آگے چلئے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی تبلیغ سے دین میں آنے والے حضورؐ سے دین کو پانے والے ایک، دو، پانچ، آٹھ، دس...... کتنے؟...... فرمایا

یدخلون فی دین اللہ افواجاً!

افواج جمع ہے فوج کی۔ فوج کی بھی جمع ہے...... اب فوج کتنے؟ دو آدمیوں کو کہتے ہیں؟ نہیں! تین کو کہتے ہیں؟...... نہیں! چار کو کہتے ہیں؟...... نہیں! فوج لشکر کثیر چاہئے نا عسکر کثیر چاہئے نا ایک فوج میں بڑا لشکر ہوتا ہے اور یہاں ایک فوج نہیں کئی فوجیں ہیں۔

یدخلون فی دین اللہ افواجا

اللہ کے دین میں محمد عربی کی تعلیم سے محمد عربی کی تبلیغ سے، محمد عربی کے سامنے اللہ کے دین میں داخل ہونے والے ایک، دو، پانچ نہیں...... ایک فوج نہیں...... کئی فوجیں ہیں اب بہت ہوئے تھوڑے ہوئے؟...... بہت ہوئے اور جو کہے تین یا چار ہیں وہ اس قرآن کے الفاظ کا منکر ہے یا نہیں ہے؟ منکر ہے اس کا عقیدہ صحیح ہوا؟...... نہیں وہ مسلمان ہے؟...... نہیں۔ دیکھئے میں لمبی کتابوں کی طرف آپ کو نہیں لے جاتا یہ آیت تو ہر ایک کو یاد ہوگی۔

یدخلون فی دین اللہ افواجا

فوجوں کی فوجیں...... اللہ کے دین میں داخل ہونے والے تھے حضورؐ کے سامنے' صحابہ کرامؓ فوجوں کی فوجیں یہ ہر کوئی پڑھ سکتا ہے سمجھ سکتا ہے یاد رکھ سکتا ہے۔

اب آپ بتلائیں کہ جب باقر مجلسی تحریر کرتا ہے اپنی کتاب عین الحیوۃ کے صفحہ تین پر صرف وہ نہیں...... مصائب الشیعہ کھول لیجئے...... الکافی کھول لیجئے' ترجمہ مقبول کھول لیجئے...... ''فصل الخطاب کرمانی'' کھول لیجئے...... ''الکتاب المبین'' کھول لیجئے...... سامنے شیعہ لکھتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی تبلیغ سے دین حق پر قائم رہنے والے' حق پر چلنے والے صرف تین چار آدمی تھے باقی سب کافر تھے۔

افواجِ محمدؐ سے رب کا وعدہ

غور کرو اللہ نے فرمایا فوجوں کی فوجیں ہیں یہ کہتے ہیں دو تین ہیں تو انکار ہو گیا نہیں ہوا...... ہوا بنے عثمان ٹھہرے نہیں نہیں تو بات ختم ہو گئی اور جنتی فوجوں کی فوجیں آئیں...... وہ کہاں ہیں لیا وعدہ ہے؟

و کلا وعد اللہ الحسنی

سب جنتی ہیں

اور اس سے واضح الفاظ میں

والسبقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ واعد لھم جنت

فرمایا جنت کے باغ تیار ہی ان کے لئے کئے ہیں۔

جو انہیں جہنمی کہے وہ کون؟

قرآن پاک نے صحیح الفاظ میں اعلان کر دیا نا؟...... اب جو انہیں جہنمی کہے؟...... وہ مسلمان ہو سکتا ہے؟ نہیں! وہ کیا ہوگا؟ کافر! اور وہ کون کہتا ہے؟ شیعہ! کوئی شک تو نہیں ہے نا؟ پکی بات ہے نا! پھر اس کو کیسے مسلمان کہہ دیں' کیسے کہیں؟؟ مجھ سے کرنل نے پوچھا آپ شیعوں کو کافر کیوں کہتے ہیں؟ میں نے کہا جی میں نے بہت تلاش کیا ہے، بہت ڈھونڈا ہے، تحقیق کی ہے، ان

میں مسلمانوں والی کوئی بات ملتی ہی نہیں۔۔۔اس لئے کافر کہتا ہوں کہنے لگا ان سے بات ان کے ذہن کے مطابق کرو میں نے کہا میں نے بہت تلاش کیا ہے ان میں مسلمانوں والی کوئی بات مجھے ملی نہیں اگر آپ کو ملتی ہے تو آپ بتلائیں وہ آٹھ دس افسران تفتیش کے لئے آئے تھے جیل میں ......وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے......دیکھ دیکھ کے ایک نے کہا کلمہ جو پڑھتے ہیں میں نے کہا ٹھیک ٹھیک......مسلمانوں والا......؟ کہتے ہیں نہیں اور میں نے کہا میں بھی یہی کہتا ہوں کہ یہ اور ہیں۔

ہم کیسے انہیں مسلمان کہیں؟ قرآن کو یہ غلط کہتے ہیں' رسول اللہ کی ختم نبوت کے منکر ہیں' رب کی وحدت کے منکر ہیں' اسلام کا کلمہ تبدیل کر دیا' اسلام کی صورت بگاڑ دی' وضو سے لے کر جنازے تک......کوئی چیز اسلام کی انہوں نے نہیں اپنائی میں کس طرح انہیں مسلمان کہوں؟

بات کرنے کی بجائے ہمیں تنگ کیا جاتا ہے ہمیں سمجھا دو کس طرح انہیں مسلمان کہوں میں تمام مسلمانوں کو......سنو افسر و' فوج والو' پولیس والو' تمام افسر و' سن لو......وزیر و سن لو' حاکمو سن لو' تم بھی اپنی طرف سے کفار کی طرف داری کرتے ہوئے آنکھوں سے اندھے' کانوں سے بہرے مت بنو' سوچو! آخر محمد رسول اللہ تمہارے بھی نبی ہیں' آخر قرآن کو تم بھی مانتے ہو اور شیعہ تمہاری بھی عزت پر حملہ آور ہے۔ شیعہ واضح الفاظ میں تحریر کرتا ہے کہ جو' ابو بکرؓ و عمرؓ کو مانتے ہیں تمام سنی' تمام سنی' (کہتا ہے) کافر بھی ہیں اور ولد الزنا بھی ہیں'' کہتا ہے۔

ان الناس کلھم اولاد بغای ماخلاشیعتنا

کہتا ہے جو شیعہ نہیں ہے وہ کنجریوں کی اولاد ہیں،

متعہ اس کی ماں کرائے......! ہیرا منڈی کی زینت یہ بنیں......اور کنجریوں کی اولاد مسلمانوں کو کہیں؟ میں کس منہ سے انہیں مسلمان مان لوں؟ آج ایران کی لونڈی حکومت ہمیں مجبور کر رہی ہے' تنگ کر رہی ہے' چار مہینے سے میرا سندھ میں داخلہ بند کیا ہوا ہے۔ دو مہینوں کے آرڈر اب آئے ہیں پتہ نہیں ان کا کیا ارادہ ہے اور میرے رب کے ارادے کیا ہیں۔ باقی انہوں

نے ظلم کی انتہا کر دی میں پیدا سندھ میں ہوا پلا سندھ میں، پڑھا سندھ میں، لیکن میرا سندھ میں داخلہ بند کیا ہوا ہے۔ ڈاکو، چور، اچکوں کا داخلہ کھلا ہے ایک شریف انسان کو روکا ہوا ہے۔

میں حکومت کو کہنا چاہتا ہوں تم جو مرضی کر سکتے ہو کر و انشاءاللہ ہم ہر حالت میں حق کی آواز کو بلند رکھیں گے۔ اور ہر حالت میں حق کا پرچار کریں گے اللہ پاک حق کا بول بالا فرمائے۔ آمین

و آخر دعوانا ان الحمدالله رب العالمين

تحفظ مدارس اور جہاد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ٥ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ لَا سِيَّمَا عَلَى الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ ولعنة اللّٰهِ عَلٰى اَعْدَآئِهِمُ الرَّافِضِيْنَ الْكٰفِرِيْنَ الْمُرْتَدِّيْنَ ٥ وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ٥ وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ٥ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ٥ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ بَارَكَ وَ سَلَّمْ.

اَمَّا بَعْدُ ! اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ٥ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فضل العالم علی العابد کفضلی علیٰ ادنکم وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان العلماء ورثة الانبیاء ٥ اوکما قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمْ ٥

صَدَقَ اللّٰهُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ بَارَكَ وَسَلَّمْ ٥

تحفظ مدارس اور جہاد

برادران اسلام! عزیزان ملت میں اپنے لئے حضرت شیخ درخواستی دامت برکاتہم کی شفقت اور جامعہ عبداللہ بن مسعود کے سالانہ پروگرام میں اپنی شرکت کو بہت بڑی سعادت سمجھتا ہوں حضرت شیخ اور مخدوم مکرم اپنے محبوب برادر قبلہ مفتی صاحب اور احباب کا میں ممنون ہوں کہ مجھے حکم فرما کر یہاں شرکت کا موقع دیتے ہیں اور علماء اہل اللہ اور احباب سے ملاقات کا شرف نصیب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس ادارے کو مزید ترقی سے نوازے اور ہمیشہ اس کا فیض عام جاری رکھے۔ آمین۔

دینی قیادت مدرسہ کی چٹائی سے

تین دن ہو گئے ہیں تین راتیں گزری ہیں علماء کرام آپ حضرات کے سامنے بہت کچھ بیان فرما چکے ہیں...... علمی اور عملی میدان کے شہسوار آپ کے سامنے موجود ہیں...... میں تو بغیر کسی تصنع کے واللہ العظیم ان کی خاکِ پا کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنانا سعادت سمجھتا ہوں' یہ دل کی بات ہے...... اور یہ ادارے' اس طرح کے مراکز' اللہ انہیں قائم و دائم رکھے...... یہ قائم رہے تو اس طرح کے اجتماعات کئی ہوتے رہیں گے' یہ مشائخ یہ مجاہدین یہ علم و عمل کے شہسوار آپ کو انہی مدارس سے ملیں گے آپ دینی اصلاحی' تبلیغی' تعلیمی' تصنیفی' جہادی۔۔۔ کسی تحریک کو دیکھ لیجئے اس کی قیادت آپ کو مدرسے کی چٹائی سے اٹھتی نظر آئے گی...... اور یہ نرسریاں ہیں ان پھولوں کو بنانے کی۔

یہ ادارے قائم رہے تو اس طرح کے پھول انشاء اللہ کئی سامنے آئیں گے......اور جس کھیتی سے روزی میسر نہ ہو اس کو جلا دینا چاہئے پھر اس کی ضرورت ہی نہیں...... مدارس بھی وہ...... جو دین کی کھیتیاں ہوں' جہاں سے ایسے پھول تیار ہوں...... نام کھیتی ہو ایک دانہ نہ ملے......کوئی ضرورت نہیں اس کی۔

وہ مدارس جو صحیح مدارس کو بدنام کرنے والے ہیں......وہ مدارس مدارس نہیں' مدارس تو وہ ہیں جو دین کی نرسریاں ہیں...... علماء کی شان ہے...... مدارس کی شان ہے......مساجد کی شان ہے......

"مساجد کی شان ہے لیکن مسجد ضرار نہ ہو"

مسجد جب مسجد ہو تو قرآن کہتا ہے

فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ

مسجد اپنی صحیح حیثیت میں ہے تو اس میں داخلہ بھی تعظیم سے ہے اس مسجد کا ادب بھی کرنا ہے

وہاں دنیوی بات نہیں کرنی......!

وہاں بیع شرا نہیں کرنی......!

وہاں فضول گفتگو نہیں کرنی......!

وہاں اللہ کا ذکر کرنا ہے اور جھکتے ہوئے داخل ہونا ہے' اللہ کا نام لے کر داخل ہونا ہے پہلے دایاں پیر اندر رکھنا ہے...... مسجد جب اپنی حیثیت قائم رکھے تو یوں ہوتا ہے۔

لیکن جب مسجد ضرار ہو' نام مسجد ہے کام خیر نہیں ہے......واللہ العظیم قرآن اس کی مذمت بھی کرتا ہے' اور اب اس کے ڈھا دینے کا حکم بھی کرتا ہے۔

مسجد جب معلم پیدا کرے...... مسجد جب مجاہد پیدا کرے...... مسجد جب اہل اللہ بنائے ......وہ مسجد تعظیم کے لائق ہے۔

لیکن مسجد جاسوس بنائے...... مسجد شرابی بنائے...... مسجد دین کے خلاف سازشوں کا

اڈہ ہو...... وہ مسجد مسجد نہیں اور اس کا ادب نہیں۔

جتنی بڑی شان اتنی بڑی ذمہ داری

سب سے زیادہ شان انسان کی ہے انسان انسان رہے۔۔۔تو خیر البریہ

انسانیت کا حق ادا نہ کرے۔۔۔تو شر البریہ

اور یہ اللہ کریم نے قاعدہ رکھا ہے کہ جتنی شان بڑھتی ہے۔۔۔اتنی ذمہ داری بڑھتی ہے۔

امتی سے نسیان مرفوع ہے نسیان کو عصیان نہیں کہتے......لیکن یہ امت کے لئے ہے!

نبی کی بات ہو تو خود ہی فرمایا جاتا ہے۔

وَلَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰی آدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِیَ

کسی اور کی گواہی نہیں اپنی گواہی ہے......پھر فرمایا

وَعَصٰی آدَمُ رَبَّهُ فَغَوٰی

وہاں نسیان بھی عصیان ہے......جتنی شان ہے اتنی ذمہ داری ہے......امت کی نبوت کے برابر شان نہیں......تو ان کی ذمہ داری بھی ان کے برابر نہیں۔

یہاں نسیان بھی معاف ہے......وہاں نسیان بھی عصیان ہے۔

نسبتِ نبوت کی بے قدری......باعثِ عذاب

جتنی شان ہے اتنی ذمہ داری ہے۔اسی طرح فرمایا۔

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ یُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرًا ○

نبی کی بیویو! اگر تم سے کوئی غلطی ہوئی، تم نے کوئی غلطی کی، تم میں سے جو بھی غلطی کرے گی۔

یُضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ

سزا دوگنی ملے گی

وَمَنْ یَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ

لیکن پہلے ایک سوال ہوا کہ نبیؐ سے نسبت جو ہے پھر بھی عذاب ہوگا؟

فرمایا اس نسبت کی قدر نہ کی تو عذاب ہوگا۔

وَكَانَ ذَالِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا

اللہ کے لئے معاملہ آسان ہے...... (وہ نبی بھی تو اس کے بندے ہیں۔)

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحاً نُّؤْتِهَا اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ

اور اگر تم میں سے کوئی اچھا عمل کرے گی اللہ رسول ﷺ کی اطاعت کرے گی تو اسے اجر بھی دوگنا ملے گا...... کیوں؟...... اس لیے کہ

,, يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ "

نبیؐ کی بیویو! تم عام عورتوں کے برابر تو نہیں ہو...... عام عورتوں جیسی تو نہیں ہو...... تمہاری شان ہے...... جتنی شان بڑی ۔۔۔ اتنی ذمہ داری بھی بڑی ہے۔

علماء کی شان

علماء کی عزت بیان فرمائی' علماء کی شان بیان فرمائی اور...... کتنی شان؟ کتنی شان؟......

اپنی تو شان یہ ہے...... کہ نبوت کا ورثہ ہے۔

اپنی تو شان یہ ہے کہ......

"فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنٰكُمْ"

آقا تشریف رکھتے ہیں مجلس میں...... فرماتے ہیں صحابیو! تم سے ایک ادنیٰ صحابی جو ہے اس سے درجے میں میں جتنا زیادہ ہوں ۔۔۔ اتنا عام عابد سے...... نیک زاہد صوفی سے...... ایک عالم افضل ہے۔

اپنی شان تو یہ ہے کہ...... فَقِيْهٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ"

ہزار عابد سے ایک فقیہ شیطان کو زیادہ سخت لگتا ہے۔

اپنی شان تو یہ ہے کہ نبوت نے فرمایا کہ ایک درجہ نبوت والا علماء سے نبی زیادہ شان

میں ہیں اپنی شان تو یہ بیان فرمائی۔۔۔ لیکن لایشقی جلیسھم ساتھ والوں کی شان کیا بنتی ہے؟

من جلس مع العالم ساعتین...... او سمع منه کلمتین...... او اکل معه لقمتین...... او مشا معه خطوتین...... اٰته الله الجنتین ...... کلٍ واحدة منهما مثل الدنیا و مرتین

یہ تو ساتھ والے جو آ گئے بیٹھ گئے' جنھوں نے سن لیا کچھ...... مبارک ہو علماء سے تعلق رکھنے والوں کو' اہل اللہ سے تعلق رکھنے والوں کو...... فرمایا جس نے عالم کے ساتھ دو گھڑی بیٹھ لیا یا دو لقمے اس کے ساتھ کھا لئے یا دو قدم ساتھ چل دیا۔۔ یا دو کلمات اس سے سن لئے

اٰتہُ اللّٰہُ جَنَّتَیْنِ

اللہ اسے دو باغ جنت کے دے گا...... اور

کل واحدة منهما مثل الدنیا مرتین

ہر ایک باغ ساری کائنات' ساری دنیا سے دوگنا ہوگا

یہ تو شان ہے جب عالم عالم ہو اپنا حق ادا کرے تب...... اور اگر اپنا حق ادا نہ کرے۔۔۔

خیر الاخیار خیار العلماء وشر الاشرار شرار العلماء

انسان اچھا ہو تو کائنات سے اچھا...... انسان برا ہو تو جانوروں سے بدتر

عالم اچھا ہو تو سب سے اچھا...... عالم برا ہو تو سب سے برا

اپنا حق ادا کرے تو نبوت کا وارث اور اگر اپنے حق میں چوری کرے تو پھر اس سے بدتر کوئی نہیں

اذا ظهرة الفتن اوقال البدع والفساد و سبت اصحابی فلیظهر العالم علمه و من لم یفعل ذالک فعلیه لعنة الله والملئکته والناس اجمعین لا یقبل الله له صرفا و لا عدلا .

اور قرآن کہتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْھُدٰی مِنْ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰہُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰہُ وَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰعِنُوْنَ ٥

اللہ فرماتے ہیں جب ہم نے دلائل کو، براہین کو، بینات کو کتاب میں ذکر کر دیا ہے اور جنہیں کتاب عطا ہوئی ان سے وعدہ بھی لیا۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّہٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَکْتُمُوْنَہٗ

آگے ان سے اللہ نے میثاق لیا ہے کہ تم بیان بھی کرو گے...... پھر نہیں بیان کرتے' چھپاتے ہیں' چھپائے گا کون؟۔۔ جس کے پاس ہوتا! جس کے پاس ہو ہی نہ وہ چھپائے گا کیا؟؟ جس کے پاس علم ہو وہی چھپائے گا تو جس کے پاس علم ہو اسے کیا کہتے ہیں' عالم چھپانے والا''

الساقط عن الحق شیطانُ اخرص

وہ چھپانے والا اپنے آپ کو تو سمجھتا ہے کہ'' میں عالم ہوں لہٰذا میں نبیوں کا وارث ہوں'' لیکن قرآن کہتا ہے نہیں

اولٰئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللّٰعنون

تو تو پوری مخلوق سے لعنتی ہے۔۔من جانب اللہ بھی لعنتی ہے۔

ہم کن علماء کے ساتھ ہیں

تو میرے بھائیو! اللہ کا بڑا احسان ہے' ہم سب جتنا اللہ کا شکر کریں وہ کم ہے۔

اللہ نے ہمیں علماء وہ دیئے ہیں جو حق سناتے بھی ہیں' حق پر چل کر دکھاتے بھی ہیں' ہمارے پاس وہ نہیں ہیں جو سب کو کہیں بڑا ثواب ہے' سارا خون نکال دو لیکن خود ایک قطرہ بھی نہ نکالیں۔

ہمارے پاس وہ نہیں ہیں جو باقیوں کو کہیں کہ تیرے باپ کو ثواب کی ضرورت ہے تیرے دادا کو ثواب کی ضرورت ہے' لیکن اپنے بڑوں کو؟ ان کو کوئی ضرورت پیش نہیں آئی۔

ہمارے پاس وہ ہیں جو تمہیں کہتے ہیں پانچ نمازیں پڑھو...... اور خود ساری ساری رات

نمازوں میں گزرتی ہے

تمہیں کہتے ہیں دیکھ کر قرآن پڑھو خود یاد کر لیتے ہیں۔

تمہیں کہتے ہیں ایک مہینہ روزہ رکھو اپنے روزوں سے کوئی مہینہ خالی نہیں جاتا

جو کہتے ہیں الحمدللہ وہ پہلے کرتے ہیں......اور ہم انہیں کے ساتھ ہیں انہیں کو مانتے ہیں

نہیں مانتے ہم انہیں نہیں مانتے ہم جو کہتے ہیں......کرتے نہیں۔

نہیں مانتے ہم انہیں جو اکابر کا نام لیں کہ میرے بزرگ' میرے امام کا جنازہ جیل سے نکلا'

نام لیں کہ میرے بزرگوں نے ہتھکڑیاں پہنیں

نام لیں کہ میرے مرشد نے جہاد میں قیادت کی......

نام لیں کہ میرے مرشد کو چکی پسوائی گئی......

نام لیں کہ میرے مرشد نے ظالم' کافر' جابر حکومت سے ٹکر لی......لیکن اپنے اندر ان میں سے کوئی علامت موجود نہیں' ہم انہیں نہیں مانتے۔

ہم ان کے ساتھ ہیں جو نبوت کے وارث ہیں......ہم ان کے پیچھے ہیں جو نبوت کے وارث ہیں

ورثہ دوستی سے نہیں' نسب سے ملتا ہے

اور ایک بات یہ بھی عرض کر دوں کہ ورثہ دوستی سے نہیں ملتا' ورثہ نسب سے ملتا ہے......کئی ہیں جو کہتے ہیں یہ بھی بڑے علامہ صاحب ہیں' یہ بھی بڑے علامہ صاحب ہیں......جی بڑی تحقیق ہے جی' کہاں پڑھے ہیں؟ کون استاد؟......نہیں جی بڑا مطالعہ ہے......کہاں سے پڑھے ہیں' کہاں کے فارغ ہیں چھوڑیں اس بات کو......بڑا مطالعہ ہے ان کا۔

آج تو وارث نہیں......نہیں ہے......کیوں؟ عرض کیا ہے میں نے کہ ورثہ نسب سے ہے دوستی سے نہیں تعلقات بنانے سے نہیں ہے جس طرح وہ نسب ہے علمی نسب سند ہے۔

میں نے جو حدیث حضرت سے سنی حضرت نے اپنے استادوں سے......انہوں نے اپنے

استادوں سے...... انہوں نے اپنے استاذوں سے...... یہ نسب عظمیٰ حضورؐ تک پہنچ جائے......

تب ورثہ ہے

اور یہ نہیں پہنچتا تو ورثہ نہیں ہے نہیں ہے نہیں ہے اور وہ وارث نہیں ہے

ڈکشنری دیکھ کر آج تو تحقیق کا دعویٰ کرتا ہے ڈکشنری کی تجھے لینگویج بھی پوری نہیں آسکتی اس کے پورے مطالب تو کیا سمجھے گا' اطلاق تو کیا سمجھے گا' ابوجہل کی تو اپنی زبان عربی تھی چلو ابوجہل کو چھوڑ! میں کہتا ہوں ابوبکرؓ کی اپنی زبان عربی تھی...... ابوبکرؓ کو...... عمر فاروقؓ کو...... عثمان ذوالنورین کو...... علی المرتضیٰؓ کو...... باوجود اپنی زبان ہونے کے استاذ کی ضرورت ہے تجھے کیوں نہیں؟؟۔

اگر بغیر استاذ کے علم آتا۔۔۔تو اللہ محمد عربیؐ کو لہولہان نہ کراتے

بغیر استاذ کے قرآن سمجھ آتا تو " یعلمهم الکتاب والحکمة " کا اعلان نہ کرنا پڑتا۔

اگر بغیر استاذ کے کوئی قرآن سمجھتا دین سمجھتا۔۔۔تو سب سے زیادہ وہ سمجھتے جن کی مادری زبان عربی ہے...... وہ نہیں سمجھے تو کیا سمجھے گا؟ اگر دین سیکھنا ہے تو یہ نہ کہنا کہ جی میں نے بچے کو پڑھایا یونیورسٹی میں ہے کتابیں دینی ماشاءاللہ بہت پڑھ گیا ہے اب اچھا خاصا عالم ہے نہیں! نہیں!

اگر وارث بنانا ہے تو پھر یہاں دوزانو ہو کر اسے فیض لینا ہوگا...... پھر اسے استاذ سے شیخ الحدیث سے سننا ہوگا کہ مجھے میرے شیخ نے بتایا...... انہوں نے کہا مجھے فلاں شیخ نے بتایا...... انہوں نے کہا مجھے میرے شیخ نے بتایا' یہ تابعین تک پہنچیں گی پھر اصحاب تک پہنچیں گی جنہوں نے حضورؐ سے خود سنا تھا۔

وارث ورثہ لیتا ہے تو قرضہ دیتا بھی ہے

تو میں عرض کر رہا تھا علماء حق وارث ہوتے ہیں...... یاد رکھئے کہ اہل ہی وارث ہوتا ہے لیکن اگر وارث نااہل ہو تو......؟ جو وارث ہوتا ہے وہ ورثہ لیتا ہے مال لیتا بھی ہے' لیکن قرضہ ہو

تو دیتا بھی ہے۔

جو وارث ہوتا ہے وہ نفع میں بھی وارث ہے' نقصان میں بھی وارث ہے

وارث جو ہے وہ مال بھی لیتا ہے لیکن اگر ذمے فرائض ہوں ذمے مال دینے کا مسئلہ ہو تو پھر ادا بھی...... کرتا ہے۔

بابو! مصلّٰی بھی ورثہ ہے' میدان بھی ورثہ ہے' مار کھا کر بے خبر کو بتانا بھی ورثہ ہے' خبردار! ضدی' ہٹ دھرم' کافر کو ناک رگڑوانا بھی ورثہ ہے...... بے خبر کو دروازے پہ جا کر بتلانا بھی ورثہ ہے۔۔۔ دروازے پہ بلا کر بغیر کسی چیز کے اپنے گھر سے کھا کے' دروازے پہ جا کے منت ساجت کر کے دعوت دینا بھی ورثہ ہے۔

اور مان کر' اکڑ کر' جان کر' اکڑ کر' میدان میں جو آئے...... پھر اس کی ناک رگڑوانا بھی...... ورثہ ہے۔

مکہ' طائف ورثہ ہے...... بدر و حنین بھی ورثہ ہے۔

میرے دوستو! اگر میٹھا ورثہ ہو تو میں وارث...... اگر کڑوا ورثہ ہے تو وہ وارث...... یہ تقسیم نہیں ہے...... جو تقسیم کرتا ہے' یہ وارث ہی نہیں ہے...... وارث تو وہ ہے' جو کہتا ہے مصلّٰی بھی ورثہ ہے' میدان بھی ورثہ ہے' اور ہم اس پر اللہ کا شکر کرتے ہیں' اللہ کا احسان سمجھتے ہیں اس پر فخر ہے کہ اللہ کریم نے ہمیں جو دیئے ہیں وہ مصلے کے بھی وارث ہیں' میدان کے بھی وارث ہیں' صرف یوں جلسوں میں نہیں...... اللہ کے فضل سے انہوں نے عدالت کے کٹہرے میں بھی حق کہا' ظالم کے سامنے بھی حق کہا' حاکم کے سامنے بھی حق کہا' اپنی جان دے گئے لیکن حق کہنے سے باز نہیں آئے' صرف کہنا نہیں وہ کرنا بھی جانتے ہیں' صرف جانتے نہیں ساری دنیا والے مانتے ہیں کہ وہ کر کے دکھاتے ہیں' اللہ کی نصرت آتی ہے اور آج کے دور میں بھی بے سروسامانی کے باوجود وہ فتح لے کر قبضے لے کے غالب ہو کر...... آج بھی بدر کا نقشہ تازہ کرتے ہیں۔ پوچھ لیجئے میدان والوں سے کہ کیا تھا طالبان کے پاس؟ کیسے آئے؟ کیا ہوا؟ جہاد کا کام شروع کیسے ہوا؟ کتنا اسلحہ تھا؟ کیا

تھا تمہارے پاس؟ نقشہ سامنے آجائے گا'

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

مدارس باقی' دین باقی ...... دین باقی دنیا قائم

تو میرے دوستو! میں عرض کر رہا تھا کہ ہمارے مدارس وہ ہیں جو نرسریاں ہوں جو ایسے پھول پیدا کریں اور واضح کہتا ہوں اس میں کوئی خوشامد والی بات نہیں آپ ہر سال دیکھتے آرہے ہیں اب بھی تین دن ہو گئے ہیں اس وقت اسٹیج کو آپ دیکھ رہے ہیں کہ جامعہ عبداللہ ابن مسعودؓ ان مراکز میں سے ہے' جو ایسے پھولوں کو اکٹھا کر کے دکھاتے ہیں' اور ایسے پھول پیدا کرتے ہیں' تو کیوں نہ دل سے دعا نکلے۔

میرے دوستو! جب تک یہ مدارس رہیں گے..... تب تک دین رہے گا' اور جب تک دین رہے گا تب تک دنیا رہے گی' نہ اتراؤ' سائنسدانو نہ اتراؤ کہ ہم نے ترقی کر لی' ہماری وجہ سے دنیا قائم ہے..... تم نے تو تباہی کا سامان اکٹھا کیا ہے۔

حَتّٰی اِذَا اَخَرَجَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَزَيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَا اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَا اَتٰهَا اَمْرُنَا .

تم نے کیا دیا ہے لیکن اس کائنات کی سلامتی ان اللہ والوں کی وجہ سے ہے' جو ذکر اللہ رکھتے ہیں اور ذکر اللہ روح ہے اس کائنات کی' جب تک رب کو یہ نظام چلانا ہو گا زمین آسمان کا۔۔۔ اس وقت تک یہ ذاکر بھی چلے گا، یہ مدارس بھی ہو گے، یہ مساجد بھی ہوں گی۔

کرسی کس کی مضبوط

سب مولویوں کو اکٹھا کروں، کشتی میں بٹھاؤں سمندر پہنچادوں، واپس نہ آنے دوں، سمندر میں ڈوب جائیں' یہ کہنے والا کہاں ڈوب رہا ہے؟ اور یہ الحمدللہ آج بھی اسی طرح درخشندہ وتابندہ ہیں۔

کوئی کہتا ہے کہ مجھے یہ مولوی کچھ نہیں کر سکتے

" I am weak but my chear is stroug "

میری کرسی بڑی مضبوط ہے رب نے کہا...... کرسی تیری مضبوط نہیں' کرسی تو اس کی مضبوط ہے جس کا اعلان ہے۔

وسع کرسیه السمٰوٰتِ والارض

اگر کسی نے نام ونشان مٹانا چاہا۔۔۔اس کا نام ونشان مٹا؟

جس نے تباہ کرنا چاہا۔۔۔۔وہ تباہ ہوا؟

آج بھی تمہارے سامنے ہے،

ہم گرے ہوئے پر پتھر نہیں مارتے!

ولولا دفع الله الناس بعضهم ببعض لهدمت صوامع وبيع وصلوات و مساجد يذكر فيها اسم الله كثيرا .

ولولادفع الله الناس بعضهم ببعض لّفسدت الارض ولكن الله ذوفضل على العلمين .

انتظام اللہ کرتا ہے ہاں یہ ہے کہ کبھی کافر مرتا ہے...... کبھی ظالم مرتا ہے اہل اللہ کے ہاتھ سے...... کبھی مرتا ہے ابابیل کے فائر سے...... کبھی مرتا ہے مچھر کے کاٹنے سے...... کبھی " کلب من کلاب الله " مسلط ہوتا ہے...... یہ وقت بتائے گا کہ مسلط ہونے والے کیا ہیں؟...... لیکن کبھی موسیٰ سے فرعون کو غرق کروایا جاتا ہے' کبھی مچھروں سے نمرود کو مروایا جاتا ہے...... یہ تو بعد میں پتہ چلے گا کہ موسیٰ کا وارث ہے' یا مچھر کا وارث ہے' بہر حال میں نہیں کہنا چاہتا اب کچھ...... میں تو گرے ہوئے کو پتھر مارنے کے حق میں نہیں جاتا۔'' ڈھٹھے ہوئے نوں ڈانگاں نہیں ماردے اسی'' ٹھیک ہے؟۔

جب سامنے تھے اللہ نے توفیق دی ہم نے اپنے بڑوں کو جو انہوں نے اعتماد کیا۔۔۔ الحمدللہ اس میں انہیں سچا کر کے دکھایا اور اللہ کے فضل سے ہم نے اپنے احباب کو مایوس نہیں کیا اللہ نے توفیق دی اور انشاءاللہ ہم خوابوں میں بھی انہیں یاد آئیں گے۔

اللہ پاک نے مدد کر کے کھائی اور دیکھتے ہیں آگے کیا ہوتا ہے میں تو جنرل صاحب سے کہتا ہوں موجودہ حکومت سے کہتا ہوں کہ آپ اگلوں سے عبرت لے لیں اگلوں سے سبق لے لیں اور خود اللہ اور اس کے رسولؐ کے فرمانبردار بن جائیں۔۔۔ تو پھر یہ قوم آپ کے ساتھ ہے قوم جمہوریت کے نعرے مارتی ہے تم غیر جمہوری تھے لیکن قوم نے دل کھول کر تمہارا خیر مقدم کیا تمہارا استقبال کیا قوم نے دل سے تمہیں قبول کیا لیکن جو آس اس قوم نے لگائی ہے۔۔۔ انہیں مایوس نہ کرنا ورنہ یہ بڑا بھاری مینڈیٹ دینے کے بعد پھر لعنتیں بھی کرتے ہیں۔

عدالتوں میں انگریزی نہیں قرآن ہوگا

میرے دوستو! ہم ان مدارس' مساجد سے انشاء اللہ العزیز دیکھیں گے وہ فضا بنے گی کہ صرف اور صرف اللہ کی اطاعت نظر آئے گی' رسول اللہ کی اطاعت نظر آئے گی' عصیان کا' معصیت کا پودا، گناہ کا پودا، بے غیرتی کا پودا، فحاشی اور عریانی کا پودا، انشاء اللہ کفر کا پودا اکھاڑ پھینکیں گے۔ یہ ہوگا، انشاء اللہ یہ ہوگا، کہ فحاشی، بے حیائی، غنڈہ گردی، بدمعاشی، کفر، زندقہ، قادیانیت، رفض...... سارے گند کو انشاء اللہ العزیز ختم کر کے یہاں پر اللہ اور اس کے رسولؐ کی فرمانبرداری کی فضا قائم کر دی جائے گی۔ ایک وقت آئے گا یہاں پر کہ کورٹ میں بجائے کسی انگلش بک کے قرآن کھولا جائے گا، انشاء اللہ انشاء اللہ' وہ وقت آئے گا جب، انگریزی نہیں عربی پر فخر کیا جائے گا۔

اللہ و رسول کی اطاعت مستقل ہے

مسلمانو! ہم رسول اللہ کی اطاعت مطلقاً کرنے کے قائل ہیں' کوئی قید نہیں۔

اللہ کی اطاعت اس بات میں کرو اور اس میں نہ کرو کوئی قید نہیں ہے۔

وہی ثواب ہے جسے وہ ثواب کہے...... وہی گناہ ہے جسے وہ گناہ کہے۔

وہ اگر روکتا ہے تو اپنی انگلی کاٹنا بھی حرام ہے...... لیکن اگر وہ حکم دے دے اپنے ہاتھ سے معصوم بیٹے کو ذبح کرنا بھی ثواب ہے۔

اس کے حکم سے بات ہوتی ہے، اپنی مرضی سے نہیں ہوتی۔

اطیعو اللہ و اطیعو الرسول

اطاعت...... الگ صیغہ لایا گیا یہاں الگ صیغہ لایا گیا مستقل اطاعت اللہ کی کرنی ہے اطاعت رسولؐ کی مستقل کرنی ہے، رسولؐ کی مستقل، اللہ سے استقلال ہو نہیں سکتا مطلب کیا ہے؟ کہ یہ نہ کہنا کہ ہم حدیث وہ مانیں گے بات نبیؐ کی وہ مانیں گے جو قرآن میں ہو...... نہیں نہیں جو پیغمبر کی زبان سے یقیناً ثابت ہو وہ ماننی ہے...... پیغمبر کے عمل سے یقیناً ثابت ہو وہ ماننی ہے...... نبی تک پہنچ گئی تو بس اس کی اطاعت کرنی ہے۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰه

رسول کی اطاعت مطلقاً ہے اس میں کوئی شک نہیں...... ہر رسولؑ کی اطاعت مطلقاً ہوتی ہے۔

بعثت رسل کا مقصد

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ

ہر رسولؑ کا مقصد بعثت ہی یہ ہے کہ اس کی اطاعت ہو اور اس میں کوئی تخصیص کوئی استثناء نہیں ہے کہ اس کی یہ بات مانی جائے یہ نہ مانی جائے...... کہتے ہیں جی یہ تو ٹھیک ہے البتہ یہ وقت کے تقاضہ کے مطابق نہیں ہے، تو کیا جانتا ہے تقاضہ کو؟ اس وقت کو، اس میقات کو، اس مقام کو، اس مقیم کو، اس زمین کو، اہل زمین کو، آسمان کو، تحت السماء رہنے والوں کو، سب کو بنانے والا کہتا ہے کہ اس وقت یہی مناسب ہے اور قیامت تک وہی مناسب ہے جو محمد عربی بتا دے، کوئی تخصیص کا حق تمہیں نہیں......

اللہ کی اطاعت مطلقہ، رسولؐ کی اطاعت مطلقہ!

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

تم نے اللہ کی اطاعت کی تم نے رسولؐ کی اطاعت کی تم کیا بن گئے؟ مطیع!...... اللہ و رسولؐ کے مطیع "یاایھا الذین امنوا" سے خطاب ہے ایمان بھی ہو اطاعت بھی ہو۔

اب فرمایا۔

واولی الامر منکم

اولوالامر ہو...... ان کی اطاعت کرو

اور شرط ہے کہ وہ منکم ہوں، تم کون ہو، ایمان بھی ہے اطاعت بھی ہے، اولو الامر ہم انہیں مانیں گے، ان کی اطاعت کریں گے جو ایمان بھی رکھتے ہوں...... اطاعت بھی اللہ رسول کی کرتے ہوں۔

صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ کو بشر کہا ہے

اللہ کی اطاعت اس لئے مطلقہ ہے کہ اللہ سے غلطی کا امکان نہیں ہے اور رسولؐ کی اطاعت مطلقہ جو رکھی گئی، کوئی استثناء نہیں ہے...... تو اس سے صاف واضح ہے کہ رسولؐ سے بھی دین میں غلطی کا امکان نہیں ہے، یہ ہے عظمت انبیاء!

غلط نہیں کہیں گے حضرت بیٹھے ہیں صحابی لکھ رہے ہیں...... جو حضورؐ فرماتے ہیں، لکھتے ہیں آج دیکھا نہیں لکھ رہے! فرمایا کیا ہوا آج نہیں لکھ رہے؟ عرض کی حضرت میں تو لکھتا تھا آپؐ کے صحابہؓ نے (مسلم شریف سے پڑھ رہا ہوں) کہا ہے کہ

انت تکتب کل شیئی و رسول اللہ بشر یتکلم فی الرضا والغضب .

بھائی آپ ہر چیز لکھتے جا رہے ہیں آخر رسول اللہ بھی تو انسان ہیں، صحابہؓ نے کہا ہے۔

ورسول اللہ بشرٌ

یہ صحابہ کہہ رہے ہیں...... کہتے ہیں جی یہ تو کافر کہتے تھے...... اللہ نے تو فرمایا

قل سبحان ربی ھل کنت الّا بشراً رّسولا .

اللہ نے فرمایا

ماکان لبشرٍ ان یُوتِیَہُ اللّٰہ الکتٰب والحکم و النبوۃ ثم یقول

للنّاس کونوا عباداً لی من دون اللّٰہ

پیغمبرؐ نے فرمایا۔۔۔ بخاری شریف سے پڑھ رہا ہوں

انما انا بشرٌ انسٰی کما تنسون فاذا نسیت فذکّرونی

سیدہ عائشہؓ نے فرمایا

کَانَ یَھلبِ شاتہ ویصلی ثوبہ و یعمل فی بیتہ کما یعمل احدکم فی بیتہ وکان بشراً من البشر

اور یہ تمام صحابہؓ کہہ رہے ہیں

انت تکتب کل شیئی و رسول اللہ بشر یتکلم فی الرضا والغضب

حضورؐ کبھی رضا میں ہوتے ہیں، کبھی ناراض ہوتے ہیں، کبھی غصے میں بولتے ہیں، آپ ہر چیز لکھتے ہیں احتیاط کریں۔

پیغمبر بھی معصوم......اجماع امت بھی معصوم

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی زبان کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے فرماتے ہیں

وھو الذی نفس محمدا بیدہ ما کان من ھذا الا الحق او کما قال النبی ﷺ

فرمایا جس ذات کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں محمد کہتا ہوں حالت جو بھی ہو، غصہ ہو تب، رضا ہو تب، اس زبان پر جو بات آئے گی وہ حق ہوگی۔

میرے دوست! پیغمبر معصوم ہے اس لئے بات مطلقہ ہے! پیغمبرؐ کے بعد کوئی معصوم نہیں، اس لئے وہاں شرط ہے کہ ایمان بھی ہو اطاعت بھی ہو.....اب آگے چونکہ معصوم کوئی نہیں اس لئے شرطیں لگ رہی ہیں.....

ہاں فرد واحد معصوم نہیں لیکن اجماع امت معصوم ہے.....فرمایا۔

لا تجتمع امتی علی الضلالة

اسی وجہ سے کہ اجماع معصوم ہے۔۔۔اصول میں لکھا کہ (نورالانوار صفحہ 222)

فالا جماع ...... ثم الا جماع علی مراتب فا الاقوٰی اجماع الصحابة رضی اللہ تعالی عنھم نصاً بان یقول کل واحد منھم اھکذا فیکون کالآیة والخبر المتواتر حتی یکفر جاھدہ ......

جس طرح اللہ کے فرمان کا منکر کافر ہے۔۔۔رسولؐ کی بات کا منکر کافر ہے......اسی طرح اجماع اقوٰی کا......اجماع صحابہ کا منکر کافر ہے......تبھی تو کہتا ہوں......

قرآن کو غلط کہے۔۔۔تب کافر ہے

پیغمبر کریمؐ کی گستاخی کرے۔۔۔تب کافر ہے

ختم نبوت کا انکار کرے۔۔۔تب کافر ہے۔

خلافت صدیق اکبرؓ کا منکر کافر ہے

صحابہ کے اجماع کا انکار کرتے ہوئے جناب صدیق اکبرؓ کی عظمت کو سلام کرے امامت کو تسلیم نہ کرے۔۔۔تب کافر ہے

یہیں پر تمثیلاً جو چیز پیش کی یہیں نورالانوار میں وہ ہے

کالا جماع علی خلافة الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنه

پڑھانے والے بیٹھے ہیں میں نہیں کہتا' بچگانہ کھیل نہیں ہے' نوجوان کا نعرہ نہیں ہے' عام آدمی کی بات نہیں ہے' کسی مسجد سے اٹھ کر ایسے ہی مولوی نے نہیں کہہ دیا' یہ اصولی بات ہے اور اصولی کتب میں ہے' پڑھائی جانے والی بات ہے کہ جناب صدیق اکبرؓ کی خلافت کا منکر کافر ہے' اگر کوئی اپنی کتابیں پڑھ کر بھولتا ہے۔۔۔۔میں اسے کیا کروں؟۔۔۔کیسا مولوی مانوں میں اسے؟ کیسا عالم مانوں میں اسے؟ جسے یہ بھی پتہ نہیں ہے' کہ میں نے جو کتاب پڑھ کر دستار بندی کی تھی وہاں کیا لکھا تھا آج کہتا ہے مطلق مطلق۔۔۔گھر رکھا اپنے اطلاق کو کہاں جائے گا؟

۔۔ تیرے اطلاق میں تو ان اللہ علی کل شیئی قدیر نہیں رہتا...... بات کر سیدھی...... جو سیدنا صدیق اکبرؓ پر بھونکتا ہے سارے صحابہؓ کے اجماع کو غلط کہتا ہے...... اصول اسے کافر کہتا ہے!

اگر چہ یہ بات ہلکی ہے یہ کافر تو قرآن کا منکر ہے...... ختم نبوت کا منکر ہے...... لیکن کیا تو اصول بھولے گا اصول سے روگردانی کرے گا؟؟۔۔ تو پھر میں تجھے مولوی نہیں مانتا تیرے اختلاف کی میرے پاس کوئی اہمیت نہیں۔

پیغمبر کا انتخاب معصوم ہے

میں عرض کر رہا تھا۔۔ پیغمبرؐ کی زبان معصوم ہے اس زبان سے کوئی بات غلط نہیں آئے گی پیغمبرؐ نے اس زبان سے اللہ کو واحد کہا۔۔ تو یہ سچ ہے حق ہے۔

اس زبان سے اپنے آپ کو خاتم النبیین کہا۔۔۔ یہ بات سچ ہے۔

جنت کا اعلان کیا۔۔۔ یہ بات سچ ہے۔

فرشتوں کا اعلان کیا یہ بات۔۔۔ حق ہے۔

پیش قرآن کیا یہ بات۔۔۔ سچ ہے۔

قیامت کا اعلان کیا' یہ بات۔۔۔ سچ ہے۔

اس زبان اطہر سے جناب صدیق اکبرؓ کو جنتی کہا' یہ بات۔۔۔ سچ ہے' حق ہے۔

اور اس زبان سے ' اور اس عمل سے اپنا مصلّٰی صدیقؓ کے حوالے کیا' یہ بات۔۔۔ حق ہے۔

تیرا انتخاب غلط ہو سکتا ہے نبی معصوم کا انتخاب معصوم ہے اور میں نبی کے انتخاب پر بھونکنے والے کو آسمان پھٹ پڑے...... مسلمان نہیں مان سکتا...... کھلی بات ہے اس میں کوئی دورائے نہیں ہو سکتی ہیں...... دو باتیں نہیں ہو سکتیں' اختلاف نہیں ہو سکتا کھلم کھلا بات ہے' ہمیں پھانسی کے پھندے پہ چڑھنا قبول ہے' تختے پہ جانا قبول لیکن ہمیں اس کافر کو کافر کہنے سے کوئی روک نہیں سکتا۔

مسلمان کو جو کافر کہے..... ہم کہتے ہیں تم چودہ سال کیا الٹا لٹکا دو گولی سے اڑا دو جو مسلمان کو کافر کہے..... اس کو جو سزا مرضی رکھو وہ تھوڑی ہے..... لیکن یاد رکھو سب سے پہلا مسلمان صدیق اکبرؓ ہے اور اس بات پر کوئی جھگڑا نہیں..... اس میں کوئی اشتعال نہیں' اس میں کوئی قتل و غارت نہیں' قتل و غارت تو یوں ہوتا ہے کہ ایک کھڑا ہو کر پیغمبر ﷺ کے صحابہ کرامؓ کو گالیاں دیتا ہے، ایک کھڑا ہو کر نبیؐ کے ازواج مطہرات پر بکواس کرتا ہے دوسرا اسے کہتا ہے زبان بند کر! لڑائی یہاں سے ہوتی ہے' اگر کوئی گستاخی ہی نہ کرے۔۔۔لڑائی کیوں ہو گی؟

اپنے گھر بیٹھ کر کوئی اپنے آپ کو ہاتھ مارے جوتے مارے خون نکالے اپنا گلا کاٹے...... مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا..... اعتراض تو تب ہو گا جب جامعہ کے دروازے پہ آ کر اور کوئی جامعہ کے استاذوں اور استاذوں کے مرشدوں کے خلاف بکواس کرے گا.... جب میرے دروازے پہ آ کر میرے مرشدوں کے خلاف بکواس کرے گا..... اپنے گھر بیٹھے جو مرضی وہ اپنی عبادت سمجھ کر کرتا رہے' شرارت نہ کرے۔۔۔تو جھگڑا نہیں ہو گا۔

جی دہشت گرد' دہشت گرد' ہم کوئی دہشت گرد' وحشت گرد نہیں لیکن ہم کوئی بے غیرت بھی نہیں۔

جو صحابہ کرام کو بھونکے گا انشاء اللہ اسے لگام چڑھا دی جائے گی.....کوئی بھونک نہیں سکے گا انشاء اللہ العزیز۔

اسلام اپنے راستے سے آئے گا

اسلام.... اپنے راستے سے آئے گا۔

ولکن اکثر الناس لا یعلمون

اسلام اپنے راستے آئے گا' نبیؐ سب سے زیادہ رحم دل' حضورؐ کے برابر کوئی رحم دل ہے؟ نہیں ! سب بہادروں کے سردار ہیں' اپنے ہاتھ سے صرف ایک کافر مارتے ہیں شاید مجاہدین کو کوئی اور بھی معلوم ہو' ساری کائنات کے بہادروں کے استاذ ہیں اور سردار ہیں اپنے ہاتھ سے

ایک کافر مارتے ہیں، باقیوں کو فرمایا اٹھو خالد تم اس کافر کو مارو۔ عبداللہ ابن عتیق! تم اٹھو اس کا کام تمام کرو باقیوں کو آگے بھیج کے کفار کو قتل کروانا الگ بات ہے لیکن اپنے ہاتھ سے۔۔۔ایک کافر کو مارا ہے وہ بھی وہ ہے جس نے بے وقوفی کی تھی گھوڑے پہ چلتے ہوئے، کہ یہ گھوڑا میں نے پالا ہے اس پہ چڑھ کے تجھے قتل کروں گا، فرمایا انشاء اللہ تو میرے ہاتھ سے قتل ہوگا......اور وہی مرا۔

سب سے زیادہ عذاب کس کو؟

لیکن......اپنے ہاتھ سے کیوں نہیں قتل کرتے؟ ہائے! رحیم جو ہیں فرماتے ہیں کیسے قتل کروں کہ

ان اشد الناس عذاباً یوم القیامة من قتل نبیاً اوقتله نبیٌّ

بخاری شریف سے پڑھ رہا ہوں کہ سب سے زیادہ سخت عذاب اسے ہوگا جو کسی نبی کا قاتل ہو یا نبیؑ کے ہاتھوں قتل ہو۔

کافر ہیں میدان ان سے پاک ہو جائیں......دنیا ان سے پاک ہو جائے۔۔لیکن میں نبیؑ اپنے ہاتھ سے قتل نہیں کروں گا......علیؓ تم مارو، خالدؓ تم مارو، صحابیو تم اٹھو انہیں مارو، تاکہ جہنم میں جا کے بھی جتنا ہو سکے انہیں عذاب کم ہو۔

وہ نبی......اتنے میٹھے، اتنے پیارے، اتنے خلق والے......کہ اللہ فرمائیں کہ

انک لعلٰی خلقٍ عظیم ٥

اگر بغیر جہاد کے اسلام آتا، تو حضورؐ لاتے......بس ان سے بڑا کوئی مصلح دین نہیں ہے لیکن رحمت عالم بھی فرماتے ہیں کہ

انا نبی السیف۔...... میں تلوار والا نبیؐ ہوں

انانبی الملاحم ...... میں جنگوں والا نبی ہوں۔

تو اسلام اپنے راستے سے آئے گا اسلام کا راستہ جہاد ہے۔

پاکستان مقروض نہیں رہے گا

جہاد اور ہے تخریب کاری، دہشت گردی اور ہے......خانہ جنگی، تخریب کاری، دہشت گردی،

اپنے ملک میں خواہ مخواہ اپنی عوام کو تنگ کرنا۔۔۔ یہ کوئی جہاد نہیں ہے اور اس کے حق میں ہم نہیں' اس پہ عمل نہیں ہے' جب جہاد کریں گے تو بتا کے آئیں گے کہ...... یہ میدان ہے آؤ تم کفر کے طرف دار بنتے ہو تو آؤ' ہم اسلام کے طرف دار کھڑے ہیں' اور انشاء اللہ العزیز ایک ڈبکی میں یہاں اسلام نافذ ہو جائے گا' لیکن آئے گا اپنے راستے سے' اور اللہ وہ دن لائے گا انشاء اللہ العزیز' اللہ ہر چیز پہ قادر ہیں یہ مدارس مساجد یہ مراکز ہیں بابودین کے' اور حکومت والو نہ سمجھو کہ یہ ہمارے ساتھ اعلان جنگ ہے' چونکہ تم بھی مسلمان کہلاتے ہو اپنے آپ کو' ہم نہیں بدگمانی کرتے اگر تم مسلمان ہو' بسم اللہ کرو تم اعلان کر دو ہم کہیں گے کہ اب بھی اسلام اپنے راستے سے آیا ہے' کوئی ووٹوں سے تھوڑی آئے ہو اب بھی تو تم نے ڈنڈا دکھا کے قبضہ کیا ہے نا' بسم اللہ اپنے آپ سے وعدہ کرلو...... پہلے جنرل صاحب بسم اللہ کریں' اللہ سے وعدہ کرلیں کہ میں اپنی جان پہ اسلام نافذ کرتا ہوں' گھر میں کھڑے ہو جائیں اپنے گھر والوں کو کہیں کہ کوئی بات چیت اسلام کے خلاف نہیں ہونی چاہئے تمہارے عمل میں' اور پھر کھڑے ہو کر اعلان کریں پوری قوم کے سامنے وہ کہتے تھے آپ کر کے دکھائیں انشاء اللہ العزیز آپ دیکھیں گے پاکستان مدیون نہیں دائن بنے گا پاکستان پھر مقروض نہیں رہے گا' باقی مسلمانوں کی امداد کرے گا دین میں بڑی برکتیں ہیں...... بڑی برکتیں ہیں۔

ولو ان اھل القری امنوا واتقوا لفتحنا علیھم برکٰت مّن السّمآء

آپ نافذ تو کر کے دیکھیں' باقی ہم امید رکھتے ہیں کہ اللہ آپ سے کام لے گا اور جن مظلوموں کو ستایا گیا ہے آپ ان کی فریاد رسی کریں گے' اللہ پاک آپ کو ہمت دے۔ سپاہ صحابہ کے جتنے لوگ حکومتوں کے ظلم اور ناانصافی کی وجہ سے میدان میں آئے وہ ڈاکو نہیں ہیں آپ آئیں ہمیں بٹھائیں' ملا کر نہیں...... بھائی بھائی بنا کر نہیں...... عدالت لگائیں...... دونوں فریقوں کو بٹھائیں...... بات کروائیں...... خود سنیں کہ کون اس ملک میں امن چاہتا ہے' اور کون یہاں پر

خانہ جنگی پیدا کرتا ہے......کون یہاں قتل وقتال کی فضا بناتا ہے......انشاءاللہ بات واضح ہو جائے گی۔۔باقی......

تلک الایام نداولھا بین الناس

ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے......حالات بدلتے رہیں گے......ہم کہیں بھی ناکام نہیں ہیں...... جب کلمہ پڑھ لیا محمد عربی ﷺ کی امت میں داخل ہوا اس دین کا جھنڈا اٹھایا۔۔۔یہ ناکام نہیں ہے یہ اگر غازی ہے تب بھی کامیاب ہے......شہید ہے تب بھی کامیاب ہے!!

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

اتحاد کا پیغام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ o وَ عَلیٰ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ لَا سِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنِ وَلَعْنَۃَ اللّٰہِ عَلیٰ اَعْدَآئِھِمْ الرَّافِضِیْنَ الْکٰفِرِیْنَ الْمُرْتَدِّیْنَ o وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ o وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ o اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیاً اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجاً مُّنِیْراً o صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَ عَلیٰ آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَ سَلَّمَ.

اَمَّا بَعْدُ ! اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o
ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلاً مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ آیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَ یُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ ط وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ o وَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم اِنَّ الْاَنْبِیَآءَ لَمْ یُوْرِثُ دِرْھَماً وَّلَا دِیْنَاراً وَ اِنَّمَا وَرَّثُوْا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْئٍ مِّنْہُ فَقَدْ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ o اَوْ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ o
صَدَقَ اللّٰہُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلیٰ آلِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ o

اتحاد کا پیغام

برادران اسلام، واجب الاحترام علماء کرام اور سپاہ صحابہ کے سرفروش غیرت مند ساتھیو! آج بہت ہی خوشی اور مسرت کا موقع ہے، کہ آپ کے سامنے تقریباً ڈیڑھ سو فضلائے کرام کی دستار بندی ہوئی ہے، ان علماء کرام اور مستقبل کے مذہبی رہنماؤں کے سروں پر عمامۃ الفضل نصیب ہوا ہے۔ جنہوں نے اصحاب رسولؐ سے عقیدت اور مشن جھنگوی سے محبت کی قسم کھا رکھی ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان ساتھیوں کو اپنی ذمہ داری صحیح طور پر نبھانے کی توفیق بخشے۔ آمین

ارادہ بہت کچھ تھا، لیکن وقت بہت گزر چکا ہے اور میں اپنے پروگرام کے مطابق کسی اور جگہ بھی پہنچنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پہنچائے' اور اس لئے میں زیادہ کچھ عرض کر نہیں سکتا۔ دوستوں کی دلی خواہش کو دیکھتے ہوئے، ان کی محبت کو دیکھتے ہوئے، میں انکار نہ کر سکا، حاضر ہو گیا۔ اب رات کے گیارہ بجے رہے ہیں، مختصراً چند ایک باتیں عرض کرتا ہوں، اور بجائے جوش، جذبات کے...... آپ توجہ سے ان باتوں کو سماعت فرمائیں۔ ابھی تک میرے دوستوں نے سپاہ صحابہ کے مشن موقف پر بات کی ہے، اور دشمن کو بتلایا ہے کہ:

گھر گھر سے جھنگویؒ اٹھا ہے...... تم کتنے جھنگوی مارو گے

عالم کی فضیلت عابد پر

اور انشاء اللہ العزیز! مجھے امید ہے کہ شیعہ بھی ہمت ہار کے بیٹھ جائے گا...... کہ واقعی شہید کے خون میں اتنی برکت ہوتی ہے کہ قطرے قطرے سے اس کا وارث اٹھ جاتا ہے، بہر حال مجھے عرض یہ کرنا ہے آج کے ان احباب سے کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے آپ پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو چنا ہے۔ اس مرتبے اور منزل کے لیے کہ آج کے دور میں آقا کی

تشریف آوری کے بعد اور آقاؐ کے اس دنیا میں تشریف لے جانے کے بعد آج کے دور میں اس سے بڑا مرتبہ کوئی بھی نہیں۔ عالم نبیؐ کا وارث ہوتا ہے، علماء کی عزت وعظمت کو بیان فرماتے ہوئے آقاؐ نے فرمایا کہ:

فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنٰكُمْ

کہ ایک عبادت گزار...... تہجد گزار...... نیک...... زاہد...... صوفی...... عابد پر ایک عالم کی فضیلت اتنی زیادہ ہے، جتنی ایک ادنیٰ صحابی سے محمد رسول اللہ کی عزت زیادہ ہے۔ یعنی جتنا یہاں درجات میں فرق ہے، اتنا وہاں درجات میں فرق ہے۔ یہ نہیں کہ عالم نعوذ باللہ نبی پاک کے برابر ہے اس کا مطلب یہ نہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ جتنا یہاں درجات میں فرق ہے، اتنا وہاں درجات میں فرق ہے، اور فرمان ہے۔

تفکر ساعةٍ خیرٌ من عبادة ستین سنه

ساٹھ برس، دن رات کوئی عابد عبادت کرنے' اور عالم ایک گھڑی صحیح بتلانے کے لیے ایک مسئلے میں فکر کرے...... تو اس ایک گھڑی کی فکر اجر اور ثواب اللہ کے ہاں ساٹھ سال کی دن رات کی عبادت سے زیادہ ہے۔

جتنا بڑا مرتبہ' اتنی بڑی ذمہ داری

علماء کرام کی عزت وعظمت کے متعلق آپ نے بہت کچھ سنا اور سنایا ہے، بہت کچھ لکھا پڑھا ہے...... لیکن جس نکتے کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں، یہ وہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جتنا جس کو نوازے...... جتنی جس کو عزت ملتی ہے...... اتنی اس کی ذمہ داری بڑھتی ہے...... اگر وہ ذمہ داری نبھائے تو پھر عزت ملتی ہے اور اگر وہ ذمہ داری نہ نبھائے...... تو پھر خواری ملتی ہے۔

اس کی واضح مثال یوں سمجھ لیجئے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے بہت بڑی عزت دی، تو اس پر ذمہ داری بھی ڈالی، جانور کی مرضی ہے جہاں جائے...... جو چاہے کھائے پیے...... گھومے پھرے...... لیکن انسان کو اللہ نے عزت دی ہے، تو اس پر ذمہ داری بھی اتنی زیادہ رکھی ہے، اور پھر اللہ پاک نے ذمہ داری نبھانے اور نہ نبھانے پر منزلیں متعین فرما دی ہیں۔ کہ اگر انسان ذمہ داری نبھاتا

ہے، ایمان اور عمل صالح کو اپناتا ہے..... تو

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّہO

ساری مخلوق میں سب سے بہتر انسان ہے، ایمان اور عمل صالح ہو تب۔ اور اگر وہ ذمہ داری نہیں نبھاتا..... انسان اللہ نے بنایا اور انسانیت کے ناطے اللہ تعالیٰ نے جو ذمہ داری ڈالی..... ایمان اور عمل صالح کی..... وہ نہ نبھائی..... تو اللہ نے فرمایا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَالْمُشْرِکِیْنَ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا اُولٰٓئِکَ ھُمْ شَرُّ الْبَرِیَّہO

وہاں ہے..... **اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّہO**

یہاں ہے..... **اُولٰٓئِکَ ھُمْ شَرُّ الْبَرِیَّہO**

وہ بھی انسانوں کے لئے ہیں، یہ بھی انسان کے لئے ہے۔

خیر البریہ.......... انسان ہیں، اور

شر البریہ.......... بھی انسان ہیں۔

یعنی ساری مخلوق میں

سب سے بہتر بھی.......... انسان ہے، اور

سب سے برا بھی.......... انسان ہے۔

کیونکہ اللہ نے عزت دی، تو ساتھ ذمہ داری ڈالی، اگر وہ ذمہ داری نبھائے..... تو عزت والا ہے، اور اگر ذمہ داری نہ نبھائے........ تو ذلت والا ہے، اور ذلیل اتنا کیا پھر..... کہ فرمایا۔

اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلّ

اگر ذمہ داری نہیں نبھاتا..... اور جہنمی بنتا ہے، نافرمان بنتا ہے، کفر اپناتا ہے، اللہ پاک کی بات نہیں مانتا، اپنا فرض منصبی پورا نہیں کرتا۔

اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَام

تو اس انسان کو جانور کے برابر فرما کر..... اور پھر اس کی ترقی کرتے ہوئے فرمایا۔

بَلْ هُمْ اَضَلّ

کہ جانور بھی اس سے اچھے ہیں' اس سے گدھا بھی اچھا ہے، گھوڑا بھی اچھا ہے، کتا بھی اچھا ہے، خنزیر بھی اچھا ہے...... لیکن یہ ان سے بھی برا ہے۔

اُولٰئِکَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ○

تو اللہ تعالیٰ جتنی عزت دیتے ہیں' اتنی ذمہ داری بھی ڈالتے ہیں۔

اگر وہ ذمہ داری کوئی نبھائے...... تو عزت ملتی ہے۔

اور اگر ذمہ داری نہ نبھائے تو ذلت ملتی ہے۔

میرے دوستو! عام انسانوں میں سے، عام عورتوں سے، ازواج پیغمبر کی عزت زیادہ ہے، نبی کی ازواج مطہرات کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا۔

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ

کہ اے نبیؐ کی بیویو! تم عام عورتوں جیسی نہیں ہو...... تمہیں اللہ نے عزت دی ہے، اب اگر تم اچھائی کروگی، صالح بن کے، پیغمبر کے ساتھ وفا کرتے زندگی گزاروگی...... تو تمہیں عزت زیادہ ملے گی، لیکن

من یأت منکن بفاحشة مبینة یضعف لها العذاب ضعفین○

اگر تم میں سے کوئی غلطی کرے گی...... تو اسے عذاب بھی ڈبل ہوگا۔

چونکہ تمہاری عزت زیادہ ہے، تو تمہاری ذمہ داری بھی زیادہ ہے...... اس طرح اللہ پاک جل وعلا شانہ نے جس جس کو جتنی زیادہ شان دی ہے۔ اتنی زیادہ ذمہ داری ہے...... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات گرامی کو اللہ رب العزت نے معصوم بنایا ہے، پاک بنایا ہے۔ اللہ کی نافرمانی ان سے نہیں ہوسکتی۔ لیکن اللہ نے صرف یہ بات بتلاتے ہوئے کہ...... جتنی عزت زیادہ اتنی ذمہ داری زیادہ...... حضور علیہ السلام سے بھی فرمادیا...... کہ اگر آپؐ نے ذمہ داری نہ نبھائی۔

اِذًا لَّاَ ذَقْنٰکَ ضِعْفَ الْحَیٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ

جتنی عزت زیادہ...... اتنی ذمہ داری زیادہ

حق چھپانے والے علماء کا حشر

میرے دوستو! اسی طرح اللہ رب العزت نے علماء کرام کو عزت دی ہے، لیکن یہ عزت تب ہے، جب علماء کرام اپنا فرض منصبی پورا کریں۔ یہ بات سمجھنے کی ہے، یہ عزت تب ہے، جب وہ اپنا فرض منصبی پورا کریں۔ تو

خير الاخيار خيار العلمآء

سب سے بہتر علماء ہیں، علماء کا مقابلہ کوئی عزت میں، عظمت میں، شان میں نہیں کرسکتا۔ لیکن یہ بھی معلوم ہو کہ:

شر الا شرار شرار العلماء

سب سے برا بھی عالم ہے، جس طرح سب سے بہتر عالم ہے...... اسی طرح سب سے برا بھی عالم ہے...... اپنی طرف سے نہیں کہتا، آقاؐ نے فرمایا۔

مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَه، ثُمَّ كَتَمَهُ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنَ النَّارِ

فرمایا:

مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْم

جو کسی دینی مسئلے، علم کے متعلق کسی سے سوال کیا جائے۔

علمه

اس کا علم بھی رکھتا ہو، عالم بھی ہو۔

ثم كتمه

پھر وہ حق چھپائے

الجم يوم القيامةِ بلجامٍ من النار

تو فرمایا قیامت کے دن اسے آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔

یہ عزت ہے یا ذلت ہے؟ یا تو وہ تاج پہنایا جارہا ہے، کہ سورج سے زیادہ روشنی ہے، اور اگر ذمہ داری نہ نبھائے، تو وہ لگام پہنائی جارہی ہے، جو جہنم کی آگ سے بنی ہوئی ہے، مت سمجھیں کہ بس، اب ہم مستحق ہوگئے، جو چاہیں، سو کریں، مت سمجھیں کہ بس اب ہماری عزت کا سکہ بیٹھ گیا۔

عالم دین کی ذمہ داری

میرے دوستو! آج سے آپ کی ذمہ داری بڑھ گئی ہے......اور اگر آپ نے اپنی ذمہ داری نبھائی تو انشاءاللہ العزیز آپ کے تو درجات ہیں ہی ہیں......لیکن آپ کے متوسلین، متعلقین...... ان کے بھی قیامت کے دن درجات بڑھیں گے، اور ان کے بھی مزے ہوں گے......لیکن اگر آپ نے ذمہ داری نہ نبھائی......تو دوسروں سے زیادہ مسئلہ آپ کے لیے مشکل بنے گا......اور اسی صادق ومصدوق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، جس نے فرمایا کہ:

ان العلمآء ورثة الانبیآء

نبیوں کے وارث علماء ہیں

اسی پیغمبر کا فرمان ہے، کہ

اذا ظهرت الفتن اوقال البدع والفساد

جب فتنے، بدعتیں غالب ہونے لگیں، میری امت میں بگاڑ غالب ہونے لگے۔

و سبت اصحابی

اور میرے صحابہ کرامؓ پر سب وشتم کیا جائے، گالیاں دی جائیں۔

فلیظهر العالم علمه

تو پھر عالم کو چاہیے کہ وہ اپنا علم ظاہر کرے۔اس بات کے متعلق اپنا علم ظاہر کرے،

و من لم یفعل ذالک فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین، لا یقبل الله منه صرفاً ولا عدلا

فرمایا اگر یہ ذمہ داری نہ نبھائی تو اس پر۔کس پر؟......فرمایا پھر اس عالم پر اللہ کی لعنت...... فرشتوں کی لعنت......مخلوق کی لعنت......سارے انسانوں کی لعنت......اللہ اس کا نہ فرض قبول فرمائے گا، نہ نفل فرمائے گا......پھر آپ کی نمازیں اور آپ کی تسبیحات کچھ کام نہ دیں گی، یہ تو ایک جاہل بھی کرسکتا تھا......اللہ نے تمہیں اتنا علم نصیب فرمایا، تو تم نے قوم کی رہنمائی کیوں نہ کی؟

عزیزان من! اللہ نے اگر آپ کو یہ عزت دی ہے، تو پھر آپ علماء حق کے طرزِ زندگی کو سامنے

رکھیے اور اصحاب رسول کی زندگی کو، ان کی سیرت مبارک کو سامنے رکھیے اور علماء حق کے نقش قدم پر چل کر دکھایئے' امام اعظم ابو حنیفہؒ کا نقشہ پیش کریں' آپ پھر امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کا نقشہ پیش کریں' آپ امام ابن تیمیہؒ کا نقشہ پیش کریں' شاہ ولی اللہؒ کا نقشہ پیش کریں' مجدد الف ثانیؒ کا نقشہ پیش کریں' پھر آپ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا نقشہ پیش کریں' پھر آپ شیخ الہندؒ اور شیخ الاسلامؒ کا نقشہ پیش کریں' پھر آپ مفتی محمودؒ اور ہزارویؒ کا نقشہ پیش کریں' پھر آپ ابوالکلام آزادؒ کا نقشہ پیش کریں...... پھر آپ حق نوازؒ اور ایثارؒ کا نقشہ پیش کریں...... پھر آپ اپنے علماء حق کا نقشہ پیش کریں...... نوجوان علماء کرام کو عرض کرتا ہوں کہ پھر آپ حق و صداقت کا نعرہ لگاتے ہوئے، حق و صداقت کا پرچار کرتے ہوئے، قاری سعید الرحمانؒ اور مولانا سیف اللہ خالد کا نقشہ پیش کریں۔

علماء کے لیے رخصت نہیں...... عزیمت ہے

عزیزان من! ہمارے علماء کرام نے ہر وقت' ہر باطل سے' کفر سے ٹکر کھائی ہے۔ تو یہ' رخصت عوام کے لیے ہے علماء کے لئے نہیں! علماء کے لئے عزیمت ہے...... علماء رخصتیں ڈھونڈنا شروع کر دیں، تو عوام تباہ ہو جائے، گمراہ ہو جائے، برباد ہو جائے...... علماء کرام کو تو ڈنکے کی چوٹ حق کہنا ہے، حق سنانا ہے...... جب ہم دوسروں کو کہتے ہیں کہ موت زندگی اللہ کے ہاتھ میں ہے، اور جو قبروں سے ڈرے...... قبروں والوں سے ڈرے...... جو ویران گھروں سے ڈرے...... جو درختوں سے ڈرے...... جو پیروں...... ولیوں سے ڈرے...... وہ مشرک ہے...... تو جو شیعوں سے...... قادیانیوں سے ڈرے وہ موحد ہے؟ اپنے دل پہ ہاتھ رکھیں' قرآن نے سب کچھ سمجھا دیا ہے۔

قرآن مجید کے ارشادات

ان تکونوا تألمون فانهم یألمون كما تألمون و ترجون من الله مالا يرجون o

اگر تمہیں تکلیف ہوتی ہے تو کفر کو بھی ہوتی ہے، اور پھر تمہیں جنت کی امید ہے، انہیں تو وہ بھی نہیں...... تو بزدل آپ کیوں ہوں؟ بزدل تو وہ ہو جس نے مر کے جہنم میں جانا ہے۔ جس کو مر کر جنت میں جانا ہو، حوروں کے پاس جانا ہو، اور جسے مر کر اصحاب رسولؐ کے قدموں میں جانا

ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن میں جاتا ہو، وہ کیوں بزدل ہو!!

الموت عندنا احلی من العسل

تو میرے دوستو! قرآن نے واضح بتایا

و ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثله......

مالکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض ج ارضیتم بالحیوۃ الدنیا من الآخرۃ○

میٹھا میٹھا ہپ ہپ' کڑوا تھو تھو

قرآن کریم نے واضح طور پر فرمایا۔

قل الحق من ربکم فمن شآء فلیومن و من شآء فلیکفر

ادع الیٰ سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنہ......

یہ یاد ہیں، اور

یآایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم......کیوں یاد نہیں

میٹھا میٹھا......ہپ ہپ......کڑوا کڑوا......تھو' تھو

کیا آپ بھول گئے ہیں؟

اور کہتے ہیں نہیں جی! اللہ نے فرمایا ہے نا! کافروں پر سختی کرو......تو ہم سخت ہیں' بہت سخت ہیں......یہ ذرا بظاہر تھوڑی سی ان سے نرمی کرتے ہیں، ورنہ ہمارے دل سے تو کوئی پوچھے نا!۔

یاد رکھو! اللہ نے فرمایا......**یایھا النبی**......اے نبی!

جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم

کفار اور منافقین سے جہاد کرو، اور ان پر سختی کرو......

بداخلاقی کیا ہے؟

یہ حکم حضور علیہ السلام کو ہے، حضور علیہ السلام نے عمل فرمایا کہ نہیں؟......اور پھر رحمۃ للعٰلمین رہے یا نہیں؟......اور صاحب خلق عظیم پھر بھی رہے یا نہیں؟......رہے!!! تو پھر آپ کیوں کہتے ہیں کہ یہ سختی اخلاق کے خلاف ہے۔

اخلاق کے خلاف سختی وہ ہے بابو! جو مسلمان' مسلمان کے خلاف کرے۔

میں تیری بے عزتی کروں .... یہ بداخلاقی ہے۔

تو میری بے عزتی کرے .... یہ بداخلاقی ہے۔

مسلمان، مسلمان کی پگڑی اچھالے .... یہ بداخلاقی ہے۔

زبان کے نام پرلڑاؤ .... یہ بداخلاقی ہے۔

علاقے کے نام پرلڑاؤ .... یہ بداخلاقی ہے۔

تم دوسرے ذاتی مسائل اور اپنے ذاتی مفادات پرلڑاؤ ...... یہ بداخلاقی ہے۔

حقیقی فرقہ واریت

اور ساتھ یہ بھی کہہ دوں کہ ...... یہ فرقہ واریت بھی ہے۔

کفر اور اسلام کا جھگڑا ...... فرقہ واریت نہیں ہے، مسلمانوں کو آپس میں لڑانا ...... یہ فرقہ واریت ہے۔

فرقہ واریت ہے ...... زبان پرلڑاؤ

فرقہ واریت ہے ...... علاقے پرلڑاؤ

فرقہ واریت ہے ...... سیاسی پارٹی کے نام پرلڑاؤ

فرقہ واریت ہے ...... لیڈروں کے نام پرلڑاؤ

یہ فرقہ واریت نہیں ہے، کہ ایک طرف قرآن کو ماننے والا ہو ...... دوسری طرف قرآن کا منکر ہو۔

ایک طرف پیغمبر کی ختم نبوت کا شیدائی ہو ...... ایک طرف ختم نبوت کا منکر ہو۔

ایک طرف امی عائشہؓ کا روحانی فرزند ہو ...... دوسری طرف سیدہ عائشہؓ کو کافرہ عورت کہنے والا ہو۔

ایک طرف قرآن کو صحیح کہنے والا ہو ...... دوسری طرف قرآن کو شراب خور خلفاء کی خاطر لکھی ہوئی کتاب کہنے والا ہو۔

ایک طرف اصحابِ رسول کو "رضی اللہ عنہم" کہنے والا ہو ...... دُوسری طرف نام لے کر ابو بکرؓ و عمرؓ،

عثمانؓ پہ لعنتیں کرنے والا ہو۔

یہ فرقہ واریت نہیں ہے، یہ ٹکر، یہ اختلاف، یہ تصادم عین ایمان ہے، عین ایمان ہے عین دین ہے، یہ فرقہ واریت نہیں ہے! اسے فرقہ واریت کہنے والے نے فرقہ واریت کا مطلب ہی نہیں سمجھا۔

ہم نے وحدت کی دعوت دی ہے

مسلمانوں کو آپس میں لڑانا...... یہ فرقہ واریت ہے...... آج وہ ہمیں فرقہ واریت کا طعنہ دیتے ہیں...... جو دن رات مسلمانوں کو لڑانے میں مصروف ہیں۔ ہم نے تو کہا، تمہارے اندر کوئی بھی اختلاف ہو، اس کو ایک طرف رکھ دو۔

زبان تمہاری جو بھی ہے......... لسانی اختلاف کو ایک طرف رکھو۔

علاقہ تمہارا جو بھی ہے......... علاقائی اختلاف کو ایک طرف رکھو۔

قوم تمہاری جو بھی ہے......... قبائلی اختلاف کو ایک طرف رکھو۔

پارٹی تمہاری جو بھی ہے......... تم سیاسی اختلاف کو ایک طرف رکھو۔

اللہ کی وحدت کے لیے، مصطفےٰؐ کی ختم نبوت کے لیے...... قرآن کی صداقت کے لیے...... اصحاب رسولؐ کی عفت کے لیے...... ازواج رسولؐ کی عظمت کے لیے...... پیغمبر کے دین کی عزت اور عظمت کے لیے۔ آؤ مسلمانو! ایک ہو جاؤ!

ہم نے وحدت کی دعوت دی ہے...... ہم نے اتحاد اور اتفاق کی دعوت دی ہے...... ہم نے محبت کا پیغام پھیلایا ہے، مسلمانوں کو ''رحماء بینھم'' بننے کی دعوت دی ہے۔ تم آپس میں لڑاؤ، پھر بھی تم فرقہ واریت نہیں پھیلاتے، فرقہ واریت ہم پھیلاتے ہیں؟

تم انہیں لڑاتے ہو......... جن کا کلمہ ایک ہے۔

تم انہیں لڑاتے ہو......... جن کا رب ایک ہے۔

تم انہیں لڑاتے ہو......... جن کا عقیدہ ایک ہے۔

تم انہیں لڑاتے ہو......... جن کا قرآن ایک ہے۔

تم انہیں لڑاتے ہو..........جن کا نبی ایک ہے۔

تم انہیں لڑاتے ہو..........جن کا وضو ایک ہے۔

تم انہیں لڑاتے ہو..........جن کا ایمان ایک ہے، دین ایک ہے مذہب ایک ہے.....اس سے آگے بھی میں کہہ دوں، ناراض نہ ہونا، تم تو انہیں بھی لڑاتے ہو' جن کا سب کچھ، مذہب، عقیدہ، ایمان، لیکن دستور، منشور، جھنڈا بھی ایک ہے۔ لیکن پھر بھی تم لڑاتے ہو، فرقہ واریت تم پھیلاتے ہو.....یا میں پھیلاتا ہوں؟

وہ بھی دین کا نام لے، اور وہ بھی دین کا نام لے.....اور یقیناً وہ بھی دیندار، وہ بھی دیندار یہ بھی جھنڈا وہی، وہ بھی جھنڈا وہی.....اللہ کے واسطے مسلمانوں کو لڑانا چھوڑ دو، ہم فرقہ واریت کے خلاف جہاد کر رہے ہیں۔ تمام مسلمانوں کو ایک ہونے کی دعوت دے رہے ہیں۔

نبی کو حکم ہوا' کافروں اور منافقوں پر سختی کرو

میں عرض یہ کر رہا تھا کہ اللہ پاک نے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ کافروں پر سختی کرو، منافقین پر سختی کرو، اور ان سے جہاد کرو، ہوسکتا ہے، کوئی کہے کہ یہ حکم تو حضور کو ہے، ہمیں تو نہیں کہا.....اللہ نے فرمایا۔

یایها الذین امنوا

اے ایمان والو.....!

(اب بھی کہو ہم سے نہیں ہے۔ اگر آپ اب بھی کہتے ہیں' ہم سے نہیں ہے، تو پھر بس!)

یایها الذین امنوا قاتلوا الذین یلونکم من الکفار

وہاں ہے..........**جاهد الکفار**

یہاں ہے..... **قاتلو الذین یلونکم من الکفار**

وہاں فرمایا..... **واغلظ علیهم**

یہاں فرمایا..... **والیجدوا فیکم غلظه**

ایک فاسد تاویل کا توڑ

وہاں فرمایا...... کافروں سے جہاد کرو، حضورؐ سے فرمایا کافروں سے...... جہاد کرو، اور ہمیں فرمایا کافروں سے قتال کرو، کیوں؟...... اللہ تعالیٰ "**قاتلوا الذین یلونکم من الکفار**" کی بجائے "**جاھدو الذین یلونکم من الکفار**" بھی فرماسکتے تھے، لیکن اللہ پاک کو حضور علیہ السلام کے متعلق تو علم تھا نا...... کہ یہ غلط تاویل نہیں کریں گے، معصوم ہیں، اس لیے انہیں حکم فرمایا "جہاد کرو" ہمیں "جہاد" کا لفظ نہیں "قتال" کا لفظ فرمایا، تاکہ یہ پھر محنتیں کرنے نہ بیٹھ جائیں، کہ جناب جہاد کا اصل مادہ (ج ہ د) "جہد" ہے، جہاد کا مادہ جہد ہے، "جہاد" کا معنیٰ محنت ہے۔ لہٰذا اللہ پاک نے فرمایا دین کی محنت کرو بھائی......!!

تو اللہ پاک نے وہ لفظ استعمال ہی نہیں فرمایا، جس کا مادہ جہد ہو اللہ پاک نے لفظ ہی وہ استعمال فرمایا، جس کا مادہ (ق، ت، ل) ہے "قاتلوا"...... "جاہدوا" نہیں فرمایا۔ اللہ کو معلوم تھا نا...... کہ یہ گڑبڑ کریں گے اور آگے حضور علیہ السلام سے فرمایا۔

واغلظ علیھم

ان پر سختی کرو

ہمیں یہ نہیں فرمایا کہ...... **واغلظوا علیھم**...... تم بھی ان پر سختی کرو

یہ نہیں فرمایا، ہمیں فرمایا......

والیجدوا فیکم غلظه

کہ وہ تمہارے اندر سختی محسوس کریں، غیب کا صیغہ ہے نا!" **واغلظوا علیھم** "نہیں فرمایا،

والیجدوا فیکم غلظه

وہ...... چاہے کہ وہ تمہارے اندر سختی محسوس کریں، سختی پائیں...... کبھی سوچا ہے اس طرف!! کیوں نہیں فرمایا سختی کرو؟ حضورؐ کو تو فرمادیا کافروں پر سختی کرو، ہمیں نہیں فرمایا، کیونکہ اگر ہمیں فرمایا جاتا، تو ہم آج کہتے جی میں بڑا سخت ہوں ان کے متعلق بظاہر ذرا تھوڑا سا ہلکا ہاتھ رکھا کرتا ہوں ...... اللہ نے فرمایا یہ سختی نہیں چاہیے، جو تو دل میں رکھتا ہے، سختی وہ چاہیے۔

والیجدوا فیکم غلظه

وہ سختی محسوس کریں، وہ شکایت کریں...... وہ شکوہ کریں جی! یہ تو بڑا سخت ہے تو مجھے اعتماد میں لیتا ہے، جی میں بڑا سخت ہوں ان کے متعلق، جو تو کہتا ہے سخت، وہ نہیں چاہیے۔ چاہیے یہ کہ...... وہ کہیں یہ بڑا سخت ہے۔

و لیجدوا فیکم غلظه

وہ سختی محسوس کریں، وہ شکایت کریں نا! وہ تجھے بھائی کیوں سمجھتے ہیں؟...... وہ تجھے اپنا باپ کیوں سمجھتے ہیں؟...... وہ تجھے اپنا کیوں سمجھتے ہیں؟؟

عزیزان من! اس لیے اللہ رب العزت نے (وہ تو سب کچھ جانتا ہے نا! ''بکل شئی علیم'' ہے نا!) نہ یہاں لفظ جہاد استعمال فرمایا، اور نہ یہاں پر خطاب کا صیغہ استعمال فرمایا، سختی کے متعلق، بلکہ فرمایا کہ قتال کرو...... اور تم اس طرح چلو، کہ وہ سختی محسوس کریں۔

عزیزان من! یہ خیال نہیں رکھنا ہے کہ...... بظاہر...... سب کے ساتھ...... ہاتھ رکھ کر چلنا ہے، نہیں نہیں۔ آپ رحمۃ للعلمین سے بڑے رحمۃ للعلمین مت بنئے، آپ حضورؐ سے بڑے صاحب خلق عظیم مت بننے کی کوشش کریں...... کوئی ضروری نہیں۔

فمن شآء فالیومن و من شآء فالیکفر......

لیهلک من هلک عن بینةٍ و یحییٰ من حیَّ عن بینه......

لا تسئل عن اصحاب الجحیم......

ہم تبلیغ نہیں ''تحریض'' کر رہے ہیں

کہتے ہیں جی دیکھو، یہ بھی کوئی تبلیغ کا طریقہ ہے...... او بھائی آپ نے سمجھی ہی نہیں بات، ہم تبلیغ کر ہی نہیں رہے...... نہیں کر رہے ہم تبلیغ، زوری (زبردستی) کیوں ہمارے اوپر رکھتے ہو؟ نہیں کرتے، یہ تبلیغ نہیں ہے۔ کیوں؟...... قرآن پاک میں صرف تبلیغ کا حکم تھوڑی ہے ''تحریض'' کا بھی ہے۔

''یآایها النبی حرض المومنین علی القتال''

یہ کیا ہے...... تو تحریض بھی اس طرح ہوتی ہے۔

حضور علیہ السلام کا طرزِ عمل

حضور علیہ السلام نے جب تبلیغ کی دعوت دی، اس وقت فرمایا۔

یآ اھل الکتاب تعالوا الیٰ کلمۃٍ سو آءٍ بیننا و بینکم

اے اہل کتاب! آؤ..... اے اہل کتاب! (عزت والا لفظ ہے نا!) لیکن جب اگلے آ گئے ضد پر.....اور اب مسلمانوں کو غیرت دلانی ہے، تو اب حضور علیہ السلام نے طرز خطاب بدلا۔ فرمایا۔

"لعن اللّٰہ الیھود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیآئھم مساجداً

کیا یہ حضور علیہ السلام کا فرمان نہیں ہے.....؟ یہ اہل کتاب وہی یہود و نصاریٰ نہیں ہیں؟ اب حضورؐ کیا فرما رہے ہیں کہ "یہودیوں پر اللہ کی..... لعنت، نصاریٰ پر اللہ کی..... لعنت، کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا..... ان سے نفرت دلانے کے لیے جب اللہ کے حبیبؐ مسلمانوں سے بات کر رہے ہیں، اس وقت فرما رہے ہیں، کہ یہودیوں پر اللہ کی لعنت ہو، نصاریٰ پہ اللہ کی لعنت ہو، انہوں نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ کیا، تو ایک خطاب نبی کا یوں بھی ہوتا ہے۔

اس خطاب کا بھی ورثہ سنبھالنا ہے اسی کو سنبھالتے ہوئے جھنگویؒ نے کہا تھا کہ.....

شیعہ پر خدا کی لعنت ہو..... کہ اس نے اللہ کے قرآن کا انکار کیا ہے۔

رافضی پر خدا کی لعنت ہو.......... کہ اس نے پیغمبرؐ کی ختم نبوت پہ حملہ کیا ہے۔

غلام حسین نجفی پر، خمینی پر، باقر مجلسی پر اللہ کی لعنت ہو..... کہ انہوں نے پیغمبرؐ کے صحابہ تک کو بخشا نہیں۔ پیغمبرؐ کے صحابہ کو ماں، بہن، بیٹی کی گالی دی ہے..... یہ طریقہ بھی سنت سے ثابت ہے۔

امام اہلسنت حضرت تونسوی کا طرزِ تبلیغ

ایک یہ ہے نا کہ دشمن کو سمجھانا ہے، جب اسے پتہ نہیں، تو اسے نرمی سے سمجھایا جائے گا۔ لیکن ایک یہ ہے کہ دشمن ضد پر اتر آیا ہے..... اب اپنے مسلمان کو غیرت دلانی ہے، اِس کا انداز اور ہوتا ہے، اُس کا انداز اور ہوتا ہے۔

تو تبلیغ بڑی کی ہے آج تک ہمارے علماء کرام نے..... کیا امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالستار تونسوی صاحب دامت برکاتہم کی ساری زندگی تبلیغ کرتے نہیں گزری؟ کتنا سمجھایا ہے انہیں، کالے چولے والی کتاب اٹھا کر؟ امام اہل سنت، رئیس المناظرین، قبلہ مولانا محمد عبدالستار

صاحب تونسوی دامت برکاتہم العالیہ...... انہوں نے نہیں سمجھایا انہیں؟ یہاں تک فرما گئے کہ بھائی بھائی بن کر پاکستان میں وہ قانون چلاؤ، جو امام جعفر صادقؒ نے مدینے میں چلایا وہ اذان دو، وہ کلمہ پڑھو، جو آئمہ نے پڑھایا، جو تمہاری کتابوں میں ہے۔ انہیں بات سمجھ نہیں آئی، تو اب میں "یـآ ایھـا الـکـفـرون" پہ عمل کیوں نہ کروں؟؟ تبلیغ اور ہے، تحریف اور ہے۔ جب دشمن کو پتہ نہ ہو، تو نرمی سے سمجھایا جائے گا' جب دشمن بے غیرتی پر اتر آئے تو اس سے سختی سے نمٹا جائے گا۔

کیا ابو جہل ہیضے سے مرا تھا؟

کہتے ہیں جی! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کتنی تکلیفیں دی جاتی تھیں...... حضور علیہ السلام نے صبر کیا۔ ابو جہل نے حضور علیہ السلام کو کتنی تکلیفیں دیں حضورؐ نے صبر کیا...... میں نے کہا حضورؐ نے صبر تو کیا، ٹھیک ہے...... لیکن یہ بتائیں ابو جہل ہیضے میں مرا تھا؟...... ابو جہل مرا کیسے تھا؟......

کیا بدر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس ابو جہل کو قتل نہیں کروایا؟؟

جب تک اسے علم نہیں تھا...... حضورؐ نرمی سے سمجھاتے رہے......!

جب وہ بے غیرتی پر اتر آیا، سوچ سمجھ کر، پھر بھی...... کیا پھر میدان بدر نہیں ہے؟

جب کافر بے خبر ہے...... تو سبق میدان طائف سے لیجئے۔

اور جب کافر بے غیرت ہے، ضدی ہے...... تو پھر سبق میدان بدر سے لیجئے۔

ایک اور اہم اعتراض کا جواب

آپ کو آگے یہ سوالات پیش آنے والے ہیں' اس لیے میں عرض کر رہا ہوں...... اور پھر کہا جاتا ہے، چلو جی انہوں نے تو گند کیا، بکواس کر دی...... آپ کیوں بار بار وہ باتیں ہمیں بتلاتے ہیں؟...... آپ کیوں بتلاتے ہیں!...... تو دیکھیں اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں کافروں کی وہ باتیں نقل فرمائی ہیں...... کافروں نے حضور علیہ السلام کے متعلق برے لفظ استعمال کیے۔

ساحر...... جادوگر' یہ برا لفظ ہے یا نہیں؟...... یہ گالی ہے یا نہیں؟

کذابٌ...... بہت بڑا جھوٹا...... یہ نبی کی بے ادبی اور گستاخی ہے یا نہیں؟

مجنون......یعنی پاگل......یہ گستاخی ہے یا نہیں؟

اب انہوں نے گستاخی کی، ایک آدھ مرتبہ کہہ دیا، دو مرتبہ، پانچ مرتبہ، دس مرتبہ، سو مرتبہ کہہ دیا بس! اللہ پاک نے وہ الفاظ قرآن پاک میں نقل فرما دیئے۔ کہ ''کافروں نے میرے حبیب کو یوں یوں بُرے الفاظ کہے۔'' اب یہ تو اعتراض اللہ پر کرو نا! کہ تو نے یہ برے لفظ کیوں قرآن پاک میں ذکر کیے......ابو جہل نے تو ایک مرتبہ کہہ دیا جادوگر، دو مرتبہ کہا، دس مرتبہ کہا۔ اس وقت بات تھی ختم ہو جاتی، قرآن پاک میں کیوں لے آئے آپ......کہ اس نے پاگل کہا......جادوگر کہا......کیوں لے آئے......یا تو اللہ پہ اعتراض کرو......اگر بات واضح ہے کہ اللہ پاک نے اس لیے ذکر فرمایا، تا کہ مسلمانوں میں یہ غیرت رہے، اور ان کی غیرت بیدار رہے کہ کافروں نے اس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ستایا تھا......کافروں کے خلاف نفرت رہے، اور ساتھ یہ بھی ذہن رہے، کہ اتنی بے ادبی، گستاخی کی گئی......پھر بھی حضور علیہ السلام نے حق بتانے کی ڈیوٹی نہیں چھوڑی۔

اسی طرح بعد میں کچھ بھی ہو جائے......حق بتانے والے حق بتانے سے باز نہ آئیں' اور ساتھ ہی کافروں سے نفرت پیدا ہوتی جائے۔ اگر اللہ پاک نے اسی فلسفے کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ الفاظ قرآن مجید میں ذکر فرما دیے ہیں، تو آج بھی کافروں کا کفر، ان کی گستاخیاں، ان کی غلاظت، ان کی نجاست، ان کی گندگی، تیرے سامنے رکھی جائے......تا کہ تجھے ان کافروں کے خلاف نفرت آئے، تیری غیرت جاگے۔

مطلق اور مقید کی وضاحت

کہتے ہیں جی ٹھیک ہے، وہ تو ہوا لیکن مطلقاً شیعہ تو کافر نہیں۔ ''مطلق'' اللہ کے فضل سے یہ تو مطلق مقید کے چکر میں ہوتے ہیں' اور اگر ذرا پوچھ ہی لیا جائے کہ مطلق کا مطلب کیا ہے تو نہیں آتا۔

ایک نے کہا کہ مطلق شیعہ تو کافر نہیں!......میں نے کہا ہائیں؟ کیا کہہ رہے ہو؟ کہتا ہے شیعہ مطلق تو کافر نہیں۔ میں نے کہا ''مطلق شیعہ'' اور ''شیعہ مطلق'' میں فرق سمجھتے ہو۔ پڑھا ہے کبھی کہ ''تصور مطلق'' کیا ہے، اور ''مطلق تصور'' کیا ہے......بس سن کے رکھا ہے، کہ کچھ سمجھا بھی ہے۔

میں نے کہا کہ ''شیعہ مطلق'' کے تو کفر میں کسی کو اختلاف ہی نہیں ہے۔ بہر حال! یہ میں نے اشارہ کر دیا ہے۔ میرے طالبعلم ساتھی سمجھ گئے ہوں گے۔ باقی آسان سی بات عرض کیے دیتا ہوں کہ جو کہتا ہے نا یہ مطلق مقید کا چکر، اسے کہو، کہ ایسا شیعہ دکھاؤ، جو جناب صدیق اکبرؓ کو خلیفہ بلا فصل...... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خلیفہ برحق مانتا ہو...... ہے کوئی شیعہ ایسا؟ نہیں! اور اگر نہیں ہے، تو پھر ہم سے کیوں پوچھتے ہو، نور الانوار کے صفحہ ۲۲۲ پر نہیں لکھا؟' کیا ''حسامی'' میں نہیں لکھا؟ اجماع کی بحث میں

ثم الاجماع علٰی مراتب فالاقوٰی اجماع الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم نصًا بان یقول کل واحدٍ منهم اجمعنا علی کذا فیقول کالأیة والخبر المتواتر حتی یکفر جاحدهٗ کالاجماع علیٰ خلافة الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه،

''نہ جاننے'' اور ''نہ ماننے'' والے میں فرق

کیوں بھول جاتے ہو، کہ جو جناب صدیق اکبرؓ کو خلیفہ برحق نہ مانے وہ کافر ہے...... یہ پڑھ کر تو دستار بندی کرتے ہو یہ پڑھ کر پھر عالم بنتے ہو...... اور پھر کہتے ہو، کہ مطلق شیعہ یوں ہے۔ پھر کہتے ہیں جی دیکھو! چلو شیعہ کو تو کافر کہا، جو نہ مانے...... وہ بھی کافر!

میں نے کہا بھائی اس کا مطلب سمجھا ہے آپ نے! ''جو نہ مانے وہ بھی کافر'' یہ بالکل صحیح ہے...... ایک ہے نہ جانے...... اور ایک ہے نہ مانے...... بڑا فرق ہے اس میں۔ آپ نے اگر شیعہ کتب کا مطالعہ نہیں کیا...... تو ایک تو جانتے نہیں۔ میں تمہیں کہتا ہوں ''فیض الباری'' میں حضرت انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان موجود ہے، کہ

اکفر هم الشاه عبدالعزیز و قال من لم یُکفرهم لم یدر عقائدهم

کہ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ نے شیعوں کو کافر کہتے ہوئے فرمایا، کہ جو انہیں کافر نہ کہے...... وہ ان کے عقائد کو جانتا نہیں۔

پھر کہتے ہیں جی ہم کوئی جاہل ہیں دیکھو! یہ ہمارے اوپر رعب مت ڈالو...... آپ بتائیں کہ

شیعہ کتابیں مرکزی کونسی ہیں ......؟ کہاں پڑھی ہیں آپ نے ......؟ کہاں دیکھی ہیں آپ نے ......؟ آپ کو فرصت ملی ہے کبھی ......؟ ہم آپ کو عالم الغیب نہیں جانتے، آپ کتابیں دیکھیں گے تو پتہ چلے گا نا! جب آپ نے اپنی کتابیں پڑھی ہیں۔ اپنی کتابیں پڑھائی ہیں، یاد ہیں تمہیں ......ہم مانتے ہیں۔ ہم آپ کے جوتوں کی خاک کے برابر بھی نہیں ہیں، لیکن آپ عالم الغیب تو نہیں ہیں، جب دیکھیں گے، پڑھیں گے، تب پتہ چلے گا۔ آپ تھوڑی سی زحمت گوارا فرمالیجئے مطالعہ فرمالیجئے، آپ کو ٹائم نہیں ہے، تو جنہیں ٹائم ہے۔ جنہوں نے ٹائم نکالا ہے، کیوں آپ خواہ مخواہ انہیں تنگ کرتے ہیں؟؟ آپ بھی علم غیب کا دعویٰ مت کیجئے۔

بعض علماء کی خوفناک مداہنت

عزیزان من! میں عرض کر رہا تھا کہ جو مطالعہ کرے گا...... اسے معلوم ہو گا، اور ''جو نہ جانے'' اور ''جو نہ مانے'' میں بڑا فرق ہے۔ ایک تو ہے کہ جانتا ہی نہیں بے چارا، اس کو پتہ نہیں ہے، ان کے عقائد کیا ہیں...... وہ کیا کہے گا کہ یہ مومن ہیں یا کافر ہیں؟ لیکن جو جانتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ یہ قرآن کے منکر ہیں، پھر کہتا ہے قرآن کے منکر ہیں، مجھے پتہ ہے، لیکن پھر بھی...... یہ کافر نہیں ہیں...... ہم کہتے ہیں جی ''یہ ختم نبوت کے بھی منکر ہیں...... کہتے ہیں ہاں یہ بھی مجھے پتہ ہے واقعی ختم نبوت کے منکر ہیں، لیکن پھر بھی...... یہ کافر نہیں ہیں۔

ہم نے کہا دیکھو یہ جناب صدیق اکبرؓ کو کافر کہتے ہیں، فاروق اعظمؓ کو، حضرت عثمانؓ کو، حضرت علیؓ کو بھی کہتے ہیں، اور تمام صحابہ کرامؓ کی تکفیر کرتے ہیں...... کہتے ہیں ہاں یہ بھی مجھے پتہ ہے لیکن پھر بھی...... یہ کافر نہیں ہیں۔

ہم نے کہا وہ قرآن کو بھی غلط کہتے ہیں...... کہتے ہیں ہاں یہ بھی پتہ ہے۔

اللہ کو بھی جھوٹا کہتے ہیں...... کہتے ہیں ہاں یہ بھی پتہ ہے۔

یہ بات جانتے ہوئے...... پھر بھی ان کو کافر نہ مانے...... وہ کافر یقیناً ہے۔

ایک اہم فتویٰ

اور یہ بات صرف میں نہیں کہتا ''تنبیہ العلات والحکام فی احکام شاتم خیر الانعام'' میں امام بومسعود رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ موجود ہے، فرمایا۔

''جو شیعوں کے کفر کو جانتے ہوئے بھی انہیں کافر نہ مانے وہ خود کافر ہے۔''

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

علماء کی ذمہ داری

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْن o وَالصَّلوٰتُ وَالسَّلاَمُ عَلیٰ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن o وَ عَلیٰ اٰلِهٖ وَ اَصْحابه الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْن o لاَ سِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهدِیِّیْنَ o وَ لَعنَةُ اللّٰهِ عَلیٰ اَعدآئِهِم الرَّافِضین الکٰفِرِیْنَ الْمُرتَدِّیْنَ o وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْده' لاَ شَرِیْکَ لَه وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلاَنَا مُحَمَّداً عَبْدُه' وَ رَسُوْلُه o صَلَّی اللّٰهُ تعالیٰ عَلَیهُ وَ عَلیٰ آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّم o اَمَّا بَعْدُ فَا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرجِّیم o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَانِ الرَّحِیْم o اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْهُدیٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰاهُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتَابِ اُوْلٰئِکَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْن o وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُ دِرْهَماً وَّلاَ دِیْنَاراً وَّ اِنَّمَا وُرِثُ الْعِلْم فَمَنْ اَخَذَبِشَیءٍ مِّنْهُ فَقَدْ اَخَذَ بحظٍّ وَافِر o وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ نَحْنُ مَعْشَرَ الْاَنْبِیَاء لاَ نُوَرِّثُ مَا تَرَکْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ اِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَآء o صَدَقَ اللّٰهُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُه النَّبِیُّ الْکَرِیْمَ o اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا وَ مَوْلاَنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلیٰ آلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلاَنَا مُحَمَّدٍ وَ بَارَکَ وَ سَلِّمْ بَعَدَدِ مَعْلُوْمٍ لَّکَ دَائِماً اَبَداً اَبَداًo

علماء کی ذمہ داری

برادران ملت. قابل صد احترام علماء کرام اور سپاہ صحابہ کراچی کے سرفروش ساتھیو. آج یہ عظیم الشان پروگرام سپاہ صحابہ اسٹوڈنٹس کی طرف سے، ان طلبہ کے اعزاز میں رکھا گیا ہے جو مروجہ درس نظامی پورا کر کے اور عام اصطلاح میں علماء کی صف میں شامل ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! بڑے ہی خوش قسمت لوگ ہیں، جن کو اللہ کریم نے اپنے دین کی خدمت کے لیے چنا ہے۔ اور امید ہے کہ اپنے اسلاف کی یاد تازہ کریں گے۔ آج 150 طلباء کی یہ دستار بندی ہے۔ ہم تو دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہمارے مشن سے...... ہمارے موقف سے...... ہماری بات سے...... اتفاق رکھتے ہیں اور ہر لحاظ سے ہمارے معین، معاون، اور موافق ساتھی ہیں، اور وہ لوگ اپنی زبان بند رکھیں، جو کہتے ہیں ''سپاہ صحابہ کے ساتھ علماء نہیں ہیں'' وہ دیکھیں کہ یہ ہر سال کتنے علماء ہیں جو تیار ہو کر اور ساتھ یہ اعلان کر رہے ہیں کہ ہم سپاہ صحابہ کو صحیح سمجھتے ہیں، اور خلیفہ عبدالقیوم صاحب کا ہاتھ اپنے سر پر لگوانا سعادت سمجھتے ہیں۔ اور ان ساتھیوں کے ساتھ جو اس مشن موقف پر کفر کے خلاف کام کر رہے ہیں، ان کے ساتھ ہم مل کر بیٹھنا اور ان کے ساتھ شامل ہونا سعادت سمجھتے ہیں۔ ان پر تو شک نہیں ہے نا! یہ تو وہ ہیں جو آپ نے پڑھا کے اور اپنے مدرسوں سے خود فارغ کیے ہیں۔ جو یہ تقریب ختم بخاری میں ہیں آپ کے پاس ہوں گے۔ اور انشاء اللہ تعاون بھی آپ کے مدرسے کے ساتھ رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام دینی مدارس کو، جو دینی نرسریاں ہیں، جہاں سے یہ پھول بنتے ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین! ہمارے اصل دینی مراکز، اصل دینی دفاتر......

مساجد اور دینی مدارس ہیں۔ یہ مساجد اور مدارس اسلام کے قلعے ہیں اور یہاں پر قرآن کریم کی اور فرمان نبوی کی، حدیث پاک کی خدمت کرنے والے..... یہ اللہ کو پیارے ہیں، اور جو ان مدارس کے خلاف بکتی ہے، وہ زبان خدا خود بند کرواتا ہے۔ اور بری نظر سے، بری نگاہ سے جو آنکھ انہیں دیکھتی ہے، ان آنکھوں پر پٹی خدا خود بندھواتا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ان آنکھوں پر پٹیاں بندھی گئی ہیں۔ انشاء اللہ العزیز! کفر سرنگوں ہوگا...... مدارس بھی رہیں گے...... دین رہے گا...... دین والے رہیں گے...... اور دین کے خلاف ہر سازش ملیامیٹ کردی جائیگی۔ ہمارے اوپر تو ڈیوٹی آنے ہی نہیں دیتا۔ اس معاملے کو خدا خود فوراً سنبھال لیتا ہے۔ اگر چہ ہم تیار ہیں کہ ان دینی قلعوں کے خلاف کوئی ایکشن لینے کی اگر کوئی بے وقوفی کر بیٹھا..... تو انشاء اللہ العزیز اس کو دن کے تارے دکھلا دیں گے۔ اور اسے اپنے کیے کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ لیکن اس معاملے کو اللہ پاک فوراً خود ہی سنبھال لیتے ہیں۔...... اہل حق رہیں گے...... حق بھی رہے گا...... جو ٹکرائے گا، وہ پاش پاش ہو جائے گا! کہاں گیا مینڈیٹ؟ وہ جب سزا دینے پہ آتا ہے، تو اپنا ہاتھ..... اپنا سینہ ہوتا ہے۔ وہ پٹواتا ہے...... اپنا ہاتھ، اپنا چہرہ ہوتا ہے...... اپنی جوتی' اپنا سر ہوتا ہے...... اور ہوتا یہ ہے کہ ظالم جس کو لاتا ہے، وہی اس کا سر کھاتا ہے...... ایسے بھی ہوتا ہے...... ہم نے بہت پہلے دیکھا ہے، ظالم کی جھولی میں پلنے والا ہی ظالم کی تباہی کی باعث بنتا ہے۔ آگے جو کچھ ہوا دیکھا جائے گا! اس وقت..... اس انقلاب کو پاکستانی عوام اپنے لیے رحمت سمجھتے ہیں...... اس وقت اس ظالم حکومت کا تختہ الٹا جانا...... اس کو ہم مظلوموں کی دعاؤں کا اثر سمجھتے ہیں، اس کو ہم بے گناہوں کے خون کا اثر سمجھتے ہیں...... اور اس کو ہم اللہ کی بے آواز لاٹھی کی ضرب سمجھتے ہیں۔

علماء کو نصیحت

بہر حال! آپ کے اس پروگرام کی نسبت سے، میں ان علماء کرام سے مخاطب ہوں کہ آپ دیکھ رہے ہیں، جو اھل حق کے ساتھ ٹکر کھاتا ہے، اس کو خدا کیسے ذلیل کرتے ہیں۔ اس لیے آپ کو گھبرانے کی ضرورت نہیں، آپ کی پیٹھ پر خدائی نصرت ہے۔ آپ کی پیٹھ پر خدائی ہاتھ ہے۔

مَنْ عَادَ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبُ

اگر آپ اللہ کے دین کے خادم ہیں.... تو جو آپ کا دشمن ہے۔ خدا اس کا دشمن ہے۔

اور اللہ اس سے خود نمٹ لے گا۔آپ اپنے بزرگوں کی یاد تازہ کریں۔آپ سے اپنے اسلاف کی خوشبو آنی چاہیے...... علماء سوء کی بد بو نہیں آنی چاہیے...... حرام خور بکاؤ مال،اور حق چھپانے والے بدقماش جنہیں ''شرالاشرار'' کا لقب دیا گیا ہے۔ان والی عادتوں کا اثر ونفوذ نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ اپنے ان اسلاف کی یاد تازہ کریں آپ......کہ صدیاں گزرنے کے بعد بھی قوم انہیں سلام کرتی ہے۔وہ جرات! وہ بے باکی،وہ حق گوئی،وہ محنت،وہ مطالعہ،وہ دلائل کا ظرف اور استحکام اور استحضار ہونا چاہیے کہ باطل کو ہر میدان میں دم دبا کے بھاگنا پڑے۔اللہ تعالیٰ آپ سے یہ کام لیں۔آمین!

علماء کی فراغت کا مطلب

تو علماء کی فراغت جو مدارس سے ہوتی ہے،اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ بس! اب یہ سب کچھ بن گئے،اب ان کو کچھ پڑھنے،پڑھانے کی ضرورت نہیں...... یہ مطلب نہیں ہوتا،اس درس نظامی سے فراغت کا مطلب یہ ہوتا ہے.....کہ اب ایک صلاحیت پیدا ہوگئی ہے،اب یہ کتاب کو دیکھ کر اس کا صحیح مطلب سمجھ سکتے ہیں...... اب یہ کسی دینی مسئلے پر غور کر سکتے ہیں...... اس پر تحقیق کرنے کا ملکہ ان کے اندر پیدا ہوگیا ہے...... اس لیے ہمارے پہلے علماء میں ایک رواج تھا.....کہ دستار بندی کراتے وقت،فراغت والے وقت،دورہ حدیث کے بعد،پھر حروف تہجی کی،الف ''ب'' کی تختی وہ اس طالبعلم کو تحفہ میں دیتے تھے......اور وہ اس سے پڑھایا کرتے تھے۔یہ اشارہ ہوتا تھا کہ اب تجھے صحیح پڑھنا آئے گا،اب تجھے بات سمجھ آئے گی۔

عالم کی عابد پر فضیلت

میرے دوستو! اگر عالم.....عالم ہو......تو نبیوں کا وارث ہے۔عالم عالم ہو تو فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد۔

ایک فقیہ متبحر،ایک عالم،شیطان کے لیے ہزاروں عابدوں سے،ہزار زاہدوں سے،ہزار نیک،صالح صوفیوں سے جو عالم نہ ہوں.....ان سے شیطان کے لیے یہ ایک عالم زیادہ سخت ہوتا ہے۔لیکن وہ عالم....ابوحنیفہؒ ہو...... عالم شاہ ولی اللہؒ ہو...... وہ عالم ابن حنبلؒ ہو...... وہ عالم حسین احمد مدنیؒ ہو...... وہ عالم گنگوہیؒ ہو...... وہ عالم نانوتویؒ ہو...... وہ عالم بخاریؒ ہو...... وہ

عالم حق نواز ہو...... وہ عالم فاروقی ہو...... وہ عالم مفتی محمودؒ ہو...... وہ عالم ہزاروی ہو وہ عالم صحیح عالم ہو...... جو حق پر اپنا سب کچھ قربان کرنا اپنے لیے سعادت سمجھے۔ اس ساری تفصیل کا مطلب یہ ہے کہ وہ عالم اپنی ذمہ داریوں کو صحیح سمجھتا ہو، اور اپنے اندر صلاحیتیں رکھتا ہو اور اگر عالم اپنے نام کے ساتھ خود ہی ''علامہ'' ''مولانا'' لکھنے والا ہے...... اپنے نام کے ساتھ خود ہی ''حضرت، قبلہ شیخ المشائخ'' اپنے ساتھ خود ہی القاب کی دم لگانے والا وہ بکاؤ مال ہے۔ کہ اس کو اگر ڈپٹی کمشنر آنکھ دکھادے تو اس کو کہے سر! جیسے آپ کہتے ہیں، وہ صحیح ہے'' ...... اگر اسے کوئی کہے حضرت! میرا خیال ہے یوں صحیح ہے، تو اس کو کہے ہاں بالکل یوں ہی صحیح ہے۔ ہاتھ جو اس نے دیکھ لیا۔ جو لالچ میں آئے، دھمکی میں آئے، وہ عالم نہیں ہوتا۔

حق چھپانے والے رجسٹرڈ لعنتی ہیں

جو کتمان حق کرے، وہ عالم کامل نہیں ہوتا۔ اور اس کے لیے وہ وعدے نہیں...... فرمایا!

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡتُمُوۡنَ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡبَیِّنٰتِ وَالۡهُدٰی مِنۡۢ بَعۡدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الۡکِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِکَ یَلۡعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ یَلۡعَنُهُمُ اللّٰعِنُوۡنَ ○

کتمان کرنے والوں پر...... حق چھپانے والوں پر...... اللہ کریم نے اپنی طرف سے اور مخلوق کی طرف سے لعنت کی ہے۔ اور یہ لعنت رجسٹرڈ ہے، قرآن کریم میں یہ دستاویز ہے۔ تو حق چھپانے والے رجسٹرڈ لعنتی ہیں۔ تو چھپانے کا الزام کس پر لگے گا؟ جس کو معلوم ہونا!؟ جاہل پر تو نہیں لگے گا؟ کہ یہ چھپا رہا ہے...... اسے تو معلوم ہی نہیں ہے۔ کتمان کا الزام تو اس پر لگے گا، جس کو علم ہو، جانتا ہو، لیکن پھر چھپاتا ہو، جانتا ہو لیکن بتاتا نہ ہو، فرمایا!

مَنۡ سُئِلَ عَنۡ عَالِمٍ عِلۡمَهٗ ثُمَّ کَتَمَهٗ اُلۡجِمَ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ لَجَامٌ مِنَ النَّار ○

جس سے مسئلہ پوچھا گیا، وہ جانتا ہے، پھر نہیں بتلاتا، قیامت میں اسے اللہ پاک جہنم کی لگام پہنائیں گے۔

جج کے سامنے حق گوئی

مجھے امید ہے کہ ہمارے یہ نئے علماء انشاء اللہ اپنے حقانی، ربانی...... اسلاف کی یاد

تازہ کریں گے۔ اور ہمیں بھی اللہ پاک توفیق دیں کہ ہم اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی جان دے جائیں۔ آج تک اللہ کریم نے بہت کرم فرمایا، بہت کرم فرمایا...... کئی موڑ آئے جہاں پر ثابت قدم رہنا ہمارے بس کی بات نہیں تھی...... لیکن اللہ کریم نے ایسا کرم فرمایا اور ایسا اطمینان نصیب فرمایا...... اور وہ کچھ رب نے کہلوایا جو ہماری سمجھ سے بالاتر تھا۔

اچھی طرح مجھے وہ وقت یاد ہے، جب مجھ سے جج پوچھ رہا تھا کہ آپ پر الزام ہے کہ آپ نے شیعوں کو کافر کہا ہے! میں نے کہا جی اس تقریر کو بڑا وقت ہوا ہے، اس میں کیا کیا کہا تھا، یہ تو مجھے یاد نہیں...... آپ پوچھتے ہیں تو میں اب کہہ دیتا ہوں کہ واقعی ہیں...... اب بے چارا پریشان تھا، اس نے سمجھا تھا کہ کہیں گے نہیں نہیں! پریشان ہو گیا، کہنے لگا جی وہ قادیانیوں کو کہہ رہے ہیں نا آپ؟ میں نے کہا قادیانیوں کو بھی، اور ان کو بھی؟ میں نے کہا یہ ان سے بھی دو قدم آگے ہیں۔ کہتا ہے آپ کے ہوش حواس بالکل ٹھیک ہیں؟ میں نے کہا بالکل ٹھیک ہیں...... نشہ وشہ تو نہیں کیا؟ میں نے کہا بالکل نہیں کیا! اچھا! تو آپ اعتراف جرم کر رہے ہیں...... پتہ ہے آپ کو اس کی سزا دس سال ہے؟ آپ اعتراف جرم کر رہے ہیں! میں نے کہا جرم نہیں عبادت کر رہا ہوں۔ وہ سر پکڑ کر کہتا ہے۔ وہ تو اسلامی قانون میں ہوگا نا...... میں نے کہا جی! میں تو اس کو مانتا ہوں۔ کئی ساتھی یہاں موجود ہیں، جو عدالت میں میرے ساتھ تھے...... کچھ ساتھی ایسے بھی تھے جو مجھے کہنیاں مار رہے تھے کہ وقتی طور پہ مصلحت سمجھو، مارے نہ جائیں...... وہ بیچارے میرے ساتھ خیر خواہی کر رہے تھے لیکن میں سوچ رہا تھا، اگر آج میں نے یہ غلطی کر لی ......تو اپنے اسلاف کی تاریخ پر بدنما داغ آجائے گا۔ اور پھر ساری زندگی تقریریں کرو وہ تو بے سود ہیں، یہ چیز تو ریکارڈ میں رہنے والی ہے۔ کہتا ہے جی! آپ کو دس سال سزا ہو جائے گی، میں نے کہا جی وہ میرا کام نہیں ہے۔

میرا کام وہ ہے، جو میں کر رہا ہوں، آپ بھی سرکاری ملازم ہیں، میں بھی سرکاری ملازم ہوں، آپ ایک سرکار کے ملازم ہیں میں دوسری سرکار کا ہوں۔ اس لیے اگر آپ کو اپنی ڈیوٹی اور اپنی نوکری کا خیال ہے، تو مجھے خدائی نوکری کا خیال نہیں ہے؟ میری بھی یہ ڈیوٹی ہے کہ ایسے موقع پر کھل کے بات کروں اور جس کو حق سمجھتا ہوں، اس کو پیش کروں، میں اپنی ڈیوٹی پوری کر رہا ہوں

،آپ اپنی ڈیوٹی پوری کریں،اس سے میرا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ٹھیک ہے آپ جو چاہیں کریں !لیکن آپ کے کرنے سے کچھ نہیں ہوتا...... اللہ کریم نے اس کے دل میں بات ڈالی، کہتا ہے صحیح بتاؤ پیشی کب کی چاہیے؟ آپ کیس چلانا چاہتے ہیں یا بند کرنا چاہتے ہیں؟ اب اس نے سوال بدلا ،میں نے کہا کیس تو میں تفصیل سے چلانا چاہتا ہوں، کہتا ہے بس بس؟...... یہ بتاؤ پیشی کب کی ہو ؟اس کے بعد پھر نہیں بیچارے نے کبھی سامنے آنے دیا...... تو ایسے مواقع کئی آئے، یا تو وہ ایک موقع تھا جب کبر ونخوت، عجب، تکبر، اس طرح گردن میں سریا تھا، اپنے آپ کو شہنشاہ سمجھتے۔

سابق وزیر اعظم کے روبرو حق گوئی

اور میاں صاحب نے کہا ایک بورڈ بناتے ہیں، اس کا نام اتحاد بین المسلمین ہوگا، اور اس میں آپ تمام جو ہیں ہمارے ساتھ تعاون کریں گے۔ اب انداز تو اس کا یہ تھا کہ میں درخواست کرتا ہوں، لیکن تھا ،آرڈر"...... کیا!۔ اتحاد بین المسلمین اس کا نام ہوگا۔

مولانا لدھیانوی صاحب، شیخ حاکم صاحب، علامہ شعیب ندیم شہید رحمۃ اللہ علیہ ساتھ تھے۔ میں نے پوچھا جی یہ بھی ساتھ ہوں گے۔ وہ جو سامنے بیٹھے تھے، کالے والے، یہ بھی ساتھ ہوں گے اس اتحاد میں؟ کہتا ہے ہاں یہ بھی ہوں گے...... میں نے کہا پھر نام پورا کرو" اتحاد بین المسلمین والکافرین!"...... انگارے کی طرح سرخ ہو گئے! کیا کر دیا آپ نے؟ کیا کر رہے ہیں آپ؟ ساری ہماری محنت پہ پانی پھیر دیا ہے۔ ساری میٹنگ فضول ہو گئی۔

میں نے کہا جی ہو جائے!! کیا مطلب؟ اتحاد بین المسلمین نام ہو، یہ بھی بیٹھیں، میں بھی دستخط کروں؟ پھر جماعت کس لیے ہے؟ ہم کس لیے ہیں؟ شہداء کی شہادت کس لیے ہے ؟ کارکنوں کی قربانیاں کس لیے ہیں؟ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟ اگر یہ ہوں گے تو نام پورا رکھنا پڑے گا۔"اتحاد بین المسلمین والکافرین" یا یہ نہ ہوں...... اس نے کہا یہ تو ہوں گے، میں نے کہا پھر نام یہی ہوگا۔ ساتھ" کافرین" بھی آئے گا۔ اگر مسلمین آئے گا تو! کافرین ہوں گے جو اس میں۔ کہتا ہے نہیں نہیں کوئی اور نام رکھتے ہیں، میں نے کہا ہاں اور رکھو بڑی خوشی سے رکھو اور اسی پر پھر متحدہ علماء بورڈ" بنا تھا...... اور تقیہ بازوں نے وہاں موقع دیکھتے ہوئے یہ بتلانے کے لئے کہ دیکھو ہم کتنے امن پسند ہیں، اٹھ کے کہہ دیا کہ جی ہمیں اور انہیں گلے ملوا دیا جائے...... یہ بھی ایک عجیب

موڑ تھا۔ ''ہمیں جی حیدری صاحب کے ساتھ گلے ملوا دیا جائے۔'' بس کافی ہے، کتنا پیار تھا انہیں !! یہ بھی ایک کڑا امتحان تھا۔ جب مجسمہ عجب وتکبر نے فوراً کھڑے ہو کر کہا۔

''ہاں جی علماء کو گلے ملوائیں جی......''

میں نے کہا میاں صاحب کیا کہہ رہے ہیں آپ؟ میں کوئی امن کمیٹی کا ممبر نہیں ہوں کہ چائے کے کپ پہ آپ جو مرضی مجھ سے کروالیں۔ میرے ساتھی ہیں...... چھوٹے بھی ہیں...... بڑے بھی ہیں...... مجھ سے پوچھنے والے بھی ہیں...... جو کچھ مجھے کرنا ہوگا ذمہ داری سے کرنا ہو گا...... میں تو انہیں کہتا ہوں کہ ان سے ہاتھ بھی نہ ملاؤ، سلام بھی نہ لو، اور میں گلے لگا لوں؟...... یہ نہیں ہوگا، یہ اور ہیں.....جو دوسروں کو کہتے ہیں خوب پیٹو، خوب ماتم کرو، خون نکالو...... اپنے آپ کو مارو، لیکن خود نہیں، باقی گرز ماریں، چاقو ماریں، چھریاں ماریں اور یہ خود آرام سے رہیں...... یہ ہم سے نہیں ہوتا، ہم تو جو کہتے ہیں، وہ خود بھی کرتے ہیں...... پہلے! کہا جی ہاتھ ملاؤ، ہاتھ ملاؤ، میں نے کہا جی نہیں ملتا...... کلمہ نہیں ملتا تو کچھ نہیں ملتا، جس سینے میں صدیق اکبر کا بغض ہے، میرے دل میں اس کے ساتھ کوئی محبت نہیں، کوئی اس کے لئے عزت نہیں، اور جب محبت نہیں ہے تو پھر منافقت کا ہاتھ کیا ملانا؟ منافقت کا سینہ کیا ملانا؟ کوئی ضرورت نہیں! ہاں سیدھی سیدھی بات ہے امن امان میں تعاون کریں گے، ان سے کہو بکواس نہ کریں، میں سنیوں سے کہوں گا، انہیں جوتے نہ ماریں۔ بس ختم!

تو اللہ کریم نے ایسی نصرت فرمائی۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس بات پر اگر کوئی تکلیف بھی آئی تو وہ تکلیف بھی نعمت بنی۔ اس بات پر اگر غضبناک ہو کر انہوں نے جیل بھیجا تو وہ جیل جانا میرے لیے نعمت ثابت ہوا!! اور اللہ کریم نے دیرینہ خواہش پوری کی، وہ تمنا پوری کی، جب میں افسوس کیا کرتا تھا کہ کاش میں بھی قرآن پاک حفظ کرتا، اب کیا کروں، اب تو وقت گزر گیا، اب تو ہوسکتا ہے، اور کر کے دکھایا۔

تو میرے دوستو! نوجوان علماء کرام! آپ سے گزارش ہے کہ آپ حالات کا رخ نہ دیکھیں، بلکہ آپ اپنی ذمہ داری دیکھیں، اللہ اور اس کے رسول کا فرمان دیکھیں۔ انشاء اللہ العزیز آپ دیکھیں گے کہ اللہ پاک کی مدد کیسے آپ کے شامل حال ہوتی ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ کیسے

تائید غیبی آتی ہے اور کس طرح فتح ونصرت آپ کے قدم چومتی ہے...... باتیں اڑائی گئی ہیں بڑی بڑی ،لیکن الحمدللہ آج تک ہم اللہ کی مدد دیکھتے آئے ہیں۔اور اللہ نے آج تک ہمیں ثابت قدم رکھا ہے۔اللہ پاک موت تک ہمیں ثابت قدم رکھے۔آمین۔

کہنے کو تو کہا گیا ہے جی! ہمیں لکھ کر دیا جائے کہ جو انہیں کافر کہے،اسے سزا دی جائے۔نہیں وہ یہ ہے کہ! جو کسی مسلمان کو کافر کہے اور مطلقاً بلا وجہ کسی مسلمان کو کوئی کافر کہے تو اسے سزا ہونی چاہیے تو اس کا کون انکار کرتا ہے......ہم تو کہتے ہیں ہونی چاہیے......اب اس کا ترجمہ کرنا،انہوں نے لکھ دیا کہ جو شخص شیعوں کو کافر کہے......تو یہ مسلمان کا ترجمہ کیا نا! کتنی غلطی ہے! الحمدللہ آج تک ایسی غلطی ہمارے کسی ساتھی سے نہیں ہوئی اور نہ ہوسکتی ہے،یہ تو سوچنے کی بات ہی نہیں ہے......جس بات پر جماعت کی بنیاد ہو......جس بات پر ہم نے موت کی قسم کھائی ہو،جس بات پر سب کچھ لٹایا ہو،اس بات پر کوئی سودے بازی ہوگی؟؟ جو سوچتا ہے،وہ بھی ہمارا دشمن ہے......جو یہ زہر پھیلانا چاہتا ہے،وہ بھی پوری جماعت کا دشمن ہے۔

تو میرے دوستو! اب معاملہ یوں جلسے جلوسوں اور مسجد کا صرف نہیں رہ گیا۔الحمدللہ بات ہر جگہ پہنچی ہے۔کوئی جگہ ایسی ہے جہاں نہ پہنچی ہو؟......نہیں!! جہاں کلمہ پہنچا ہے......وہاں آپ کا مشن پہنچا ہے۔وہاں تک آپ کی بات پہنچی ہے،اور یہ مولانا حق نواز شہید کے اخلاص کی برکت ہے،ورنہ وسائل نہیں تھے ہمارے پاس!! مصائب اور مسائل تھے لیکن اللہ پاک نے اپنی خصوصی کرم نوازی سے ہر اس جگہ تک بات پہنچائی ہے جہاں تک کلمہ محمد عربی ﷺ کا پہنچا ہے،ہر مسلمان کے کان تک تقریباً یہ بات پہنچ چکی ہے،اب اگر مسئلہ ہے،تو یہ ہے کہ ان باتوں کو قانونی شکل دی جائے!!! اور اہل سنت کے حقوق کو تحفظ دیا جائے۔

ہمارے ایمان وعقیدے کو قانونی تحفظ ہو۔جو کوئی مسلمانوں کے نبی کے خلاف،صحابہؓ کے خلاف،اہل بیت رسالت کے خلاف قرآن کریم کے خلاف....زبان درازی کرے اسے عبرتناک سزا ملنی چاہیے تاکہ آئندہ کوئی کافر یہ جرات نہ کر سکے۔اور یہ بات واضح کر کے دکھلائی ہے کہ دہشت گرد کون ہے......دشمن مجھے دہشت گرد کہے،اس پر مجھے کوئی قلق نہیں ہے۔وہ کوئی اچھا نام دے گا ہمیں؟ اس کا مطلب تو یہی ہے نا۔کہ وہ یہی مانتا ہے کہ ان کی میرے اوپر دہشت

ہے...... اور انشاء اللہ مزید بیٹھے گی۔ لیکن اگر حکمران ہے تو پھر میں اسے کہوں گا کہ نہیں! اہل حق کو، فریادی کو...... مدعی کو، گھر والے کو...... جس کے گھر کو نقب لگ رہی ہو، اسے دہشت گرد نہیں کہتے ...... اگر ڈاکو کہتا ہے ہمیں دہشت گرد...... تو کہنے دو، ڈاکو پر دہشت ہونی بھی چاہیے ...... چور پر دہشت ہونی بھی چاہیے...... لیکن حاکم نہ کہے...... فیصل نہ کہے...... وہ دیکھے کہ چور کون ہے اور گھر والا کون ہے۔ وہ دیکھے کہ حق پر کون ہے اور ناحق پر کون ہے۔

جہاں تک بات ہے بنیاد پرست ہونے کی، ہم بنیاد پرست ہونے پر فخر کرتے ہیں، ہم اس کو عیب نہیں سمجھتے۔ ہم بابنیاد ہیں۔ اور اس کو عیب سمجھنے والے بے بنیاد ہیں۔ ہماری بنیاد مضبوط ہے۔ اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ جہاں تک بات ہے دہشت گردی کی ...... تو پہلی حکومت سے بھی کہا گیا تھا اور اب اس موجودہ حکومت سے جو ابھی تازہ بن رہی ہے، ان سے بھی ہماری درخواست ہے! آپ تو جھگڑوں کی تہہ تک پہنچ جاتے ہیں...... آپ تو جھگڑوں کو سمجھتے ہیں ، بسم اللہ کرو اور ہمیں آمنے سامنے بٹھاؤ...... آپ بٹھائیں ہمیں آمنے سامنے...... میں نہیں کہتا کہ ہمیں ساتھ بٹھائیں، ہمیں آمنے سامنے بٹھاؤ۔

میں نہیں کہتا ہماری صلح کروائیں، میں کہتا ہوں ہمارا فیصلہ کروائیں۔ اس کو غلط رنگ نہ دیا جائے، میں کہتا ہوں ہمیں آمنے سامنے بٹھائیں، مدعی اور مدعا علیہ کو، عدالت میں آمنے سامنے بٹھایا جاتا ہے، فریقین کو بٹھایا جاتا ہے، سابق حکومت سے بھی ہم نے یہ درخواست کی تھی، لیکن انہوں نے ملک کو غیروں کی کالونی بنایا ہوا تھا۔ ان کی یہاں آزاد پالیسی نہیں تھی...... کہتے تو تھے کہ ہم حکمران ہیں، لیکن وہ کسی اور کے اشارے پر چلتے تھے۔

آپ کو اگر اللہ پاک نے ہمت دی ہے، تو بسم اللہ! آپ بٹھائیں اور فیصلہ کرڈالیں کہ زیادتی کون کرتا ہے، اور پہل کون کوتا ہے، دہشت گردی کون کرتا ہے، بدمعاشی، غنڈہ گردی کون کرتا ہے۔ اور جس کی غنڈہ گردی، بدمعاشی ثابت ہو...... اس کو ایسا سبق دیں کہ پھر آئندہ کوئی بدمعاش بدمعاشی کر نہ سکے۔ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ کون پیدا کرتا ہے آپ بٹھائیں، ساجد نقوی کو اور مجھے آمنے سامنے پتہ چل جائے گا۔

بہر حال! ہم امید رکھتے ہیں کہ اللہ پاک انہیں توفیق دے گا، جن سے اللہ نے کام لیا

ہے کہ ظلم کا تختہ الٹوایا ہے، اللہ ان سے کام لیں اور یہ فیصلہ کر جائیں، اللہ ان سے کام لے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ملک سے بدامنی کی قتل وغارت کی، اس لعنت کو ختم کر جائیں۔ اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے وہ اسباب ختم کر جائیں' وہ ابواب مسدود کر جائیں جن سے فتنہ نکلتا ہے' اللہ انہیں توفیق دے۔

اور میں واضح طور پر کہتا ہوں کہ ہم بدامنی پھیلانے والے نہیں' بلکہ امن کا پیغام سنانے والے' امن امان قائم کرنے والے اور ظالم کا ہاتھ روکنے والے' پیغمبرؐ کے صحابہ کرام اور اہل بیت عظام کی اور اولیاء کرام کی عزت وعظمت کے پاسبان ہیں' محافظ ہیں اور اس ملک کی زمین کے چپے چپے سے ہمیں وہ پیار ہے کہ ہم سب کچھ اس پر قربان کرنے کے لیے تیار ہیں۔ اس لیے جو لوگ اس ملک میں' اس ملک کے اساسی نظریے کے خلاف کام کرتے ہیں' جو لوگ اس ملک میں اسلام کے خلاف' قرآن کے خلاف' اصحاب پیغمبر کے خلاف' اہل بیت رسول کے خلاف بکواس کرتے ہیں اور یہاں پاکستان میں رہتے ہوئے پاکستان کے اساسی نظریے سے ٹکراتے ہیں' پاکستان میں رہتے ہوئے اور شرانگیزی' فتنہ پردازی کرتے ہوئے' وہ طریقے نئے نئے ایجاد کرتے ہیں' جس سے یہاں قتل وغارت ہوتی ہے' جس سے یہاں لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے' جس سے مملکت پوری پریشان حال ہوتی ہے' ان لوگوں کا ایکشن لیا جائے!! اور اگر اس حکومت نے بھی سابقہ حکومتوں کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کی تو پھر خدا بھی کہتا ہے'

وان عُدتم عُدنا

اگر انہوں نے بھی وہی کام کیے تو پھر اللہ ان کے ساتھ بھی وہی کام کرے گا۔ اور اگر انہوں نے اللہ کے دین کی خدمت کی تو اللہ ان کی نصرت کرے گا۔ اور ہم یقین دلاتے ہیں کہ آپ کے ہر اچھے کام میں انشاء اللہ سپاہ صحابہ آپ کی تائید میں سب سے آگے ہوگی۔ انشاء اللہ العزیز!

برائیوں کے خاتمے کے لیے......!

اچھے نظام کے قیام کے لیے......!

ملک میں امن وسکون کے قیام کے لیے......!

اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے......!

جو کام آپ کریں گے انشاء اللہ سپاہ صحابہ اول اول ہوگی' سب سے آگے آگے آپ کے ساتھ ہوگی' لیکن اگر برائی پھیلائی' ہم ہاتھ کھینچیں گے...... خدائی پکڑ آ جائے گی۔ اس لیے جو آپ کے ہاتھوں سے ختم ہوئے ہیں انہی کو دیکھتے ہوئے انہی کے انجام کو دیکھتے ہوئے آج کے حکمرانو! تمہیں بھی اللہ کے راستے کو سوچ کر اختیار کرنا چاہیے۔ اور اس راستے پر چلنا چاہیے کہ خدا کا عذاب تمہارے اوپر نہ آئے۔ خدا کی رحمت تمہارے ساتھ ہو اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح سچ' حق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور استقامت نصیب فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

و ما علینا الا البلاغ المبین

موت کا وقت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن ٥ وَالصَّلوٰتُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ٥ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحابہ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْن ٥ لَا سِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ ٥ وَ لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اعدآئِھِم الرَّافِضِین الکٰفِرِیْنَ الْمُرتَدِّیْنَ ٥ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ٥ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ و عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّم ٥ اَمَّا بَعْدُ فَا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ٥ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمَانِ الرَّحِیْم ٥ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ ٥ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ٥ وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ کُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قِیْلَ مَنْ اَبٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی ٥ وَ قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَنْ سَنَّ سُنَّۃً حَسَنَۃً کَانَ لَہٗ اَجْرُھَا وَ اَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا ہ اَوْ کَمَا قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ٥ صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ٥ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ بِعَدَدِ مَعْلُوْمٍ لَّکَ دَائِماً اَبَداً اَبَداً ٥

موت کا وقت

واجب الاحترام! بزرگو' دوستو! ۱۹۹۳ء کی ۱۶ اپریل کو آپ کے شہر ملتان کے اس حصہ ممتاز آباد کے اس مدرسہ خیر العلوم میں حاضری ہوئی۔ اور دل میں بڑی تڑپ تھی' آرزو تھی' تمنا تھی' کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد اسحاق جالندھری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس تاریخ کو جائیں گے' اور وہاں حضرت سے ملاقات ہوگی' زیارت ہوگی' خوب محفل ہوگی' دل کھول کر باتیں کریں گے' سنیں گے، لیکن اللہ پاک کو یہی منظور تھا کہ ہم ان کے گلشن میں پہنچے اور وہ جنت کے گلشن میں پہنچ چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے دعا ہے کہ اللہ پاک ان کے صاحبزادوں کو' ورثا کو' صبر جمیل' اجر جزیل کے ساتھ ساتھ ان کے اس گلشن کی صحیح خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! اور اب آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ حضرت تو اس دنیا سے تشریف لے جا چکے لیکن یہ مسجد جب تک ہے، اور یہ مدرسہ جب تک ہے، تو قیامت تک ان کا نامہ اعمال بند نہیں ہوگا' ان کا دفتر سیل نہیں ہوگا، ریکارڈ بند نہیں ہوگا' اس مسجد میں جب کوئی آیا' جب کسی نے نماز پڑھی' کسی نے ذکر کیا، کسی نے تلاوت کی، اللہ کا نام لیا، اس مدرسے میں جس طالبعلم نے داخلہ لیا، جس نے قرآن پڑھا، جس نے دین پڑھا، تو اس ہر عمل خیر کا ثواب خیر العلوم کے بانی کے نامہ اعمال میں بھی لکھا جانا لازم ہے۔

صالح اولاد صدقہ جاریہ ہے

کیونکہ فرمان ہے کہ جب آدمی اس دنیا سے چلا جاتا ہے۔

اِنقَطَعَ عَنهُ عَملُهُ

تو اس کے باقی اعمال تو منقطع ہو جاتے ہیں، وہ خود اب کام نہیں کرتا لیکن پہلے جو وہ کام کر چکا ہوتا ہے، ان میں سے کچھ کام ایسے ہوتے ہیں جن کا ثواب بعد میں بھی ملتا رہتا ہے۔ کوئی صدقہ جاریہ، کوئی ایسا خیراتی کام شروع کر گیا، تو وہ ہمیشہ کے لیے چلتا رہے گا، تو جب تک چلتا رہے گا' اس شخص کے نامہ اعمال میں اس کا ثواب لکھا جاتا رہے گا اور صدقہ جاریہ میں سے ایک صدقہ جاریہ صالح اولاد بھی ہے، ولد صالح، نیک اولاد...... یہ بھی صدقہ جاریہ میں سے ہے، جب تک یہ ذکر کرتے رہیں گے...... جب تک یہ نماز پڑھتے رہیں گے...... تب تک ''ربنا اغفرلی ولوالدي'' پڑھتے رہیں گے...... اپنے والدین کی مغفرت اور رفع درجات کے لیے دعا کرتے رہیں گے...... تو اولاد کو صالح بنانا...... اپنی اولاد کو دینی تعلیم دلانا...... یہ بھی صدقہ جاریہ اور اپنے لیے توشہ آخرت کا اجراء کرنا ہے۔

موت کیلئے تیار رہنا چاہیے

میرے دوستو! عزیزو اپنے دل پر ہاتھ رکھیے اور سوچیے کہ صرف مولانا جالندھری چلے گئے...... یا ہم نے اور آپ نے بھی چلے جانا ہے؟

میرے دوستو! آپ میں سے کوئی ایسا آدمی ہے جو کہے میں نہیں مروں گا...... میں موت سے بچ جاؤں گا۔ ایسا بھی کوئی ہے؟ نہیں!

اَيۡنَمَا تَكُوۡنُوۡا يُدۡرِكْكُّمُ الۡمَوۡتُ وَلَوۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ بُرُوۡجٍ مُّشَيَّدَه

فولادی قلعوں میں، لوہے کے قلعوں میں بند ہو جائیے...... موت وہاں بھی آ کر پائے گا۔ اپنے مقرر ٹائم پر، مقرر وقت پر موت نے آنا ہے اور جو ٹائم، جو کیفیت من جانب اللہ مقرر ہے، اس نے ذرہ برابر تبدیل نہیں ہونا...... نہ موت اس سے پہلے آئے گی اور نہ موت کو مؤخر ہونا ہے...... جب موت نہ مقدم ہو، نہ مؤخر ہو سکے...... تو پھر موت سے ڈرنا کیا؟ پھر تو موت کے لیے تیار رہنا ہے۔ پھر موت کی تیاری کرنی ہے، فرمان ہے۔

يَاۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ۝

فرمایا ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس حال کے سوا نہ مرنا...... کہ تم مسلمان

ہو مسلمان ہو کر مرنا فرمانبردار ہو کر مرنا!

موت صرف اللہ کے اختیار میں ہے

اب مرنا تو اپنے کنٹرول میں نہیں ...... موت کس کے قبضے میں ہے؟ (اللہ) سب کی موت کس کے قبضے میں؟ (اللہ کے) ولیوں کی موت کس کے قبضے میں؟ (اللہ) پیروں کی موت فقیروں کی موت ...... غریبوں کی موت ...... امیروں کی موت ...... جاہلوں کی موت ...... عالموں کی موت ...... امتیوں کی موت ...... نبیوں کی موت ...... کس کے قبضے میں ہیں؟ اللہ کے قبضے میں! اگر کوئی یہ کہے کہ موت اللہ کے اختیار میں نہیں، فلاں کے قبضے میں ہے ...... موت اس کے اختیار میں ہے، تم بتاؤ وہ مسلمان ہے یا کافر ہے؟ (کافر ہے) اس بات میں کوئی شک ہے؟ نہیں! تو پھر سنو! موت نہ کسی جھنڈے کے قبضے میں ہے ...... نہ کسی قبر کے قبضے میں ہے ...... نہ کسی زندہ کے قبضے میں ہے ...... نہ کسی مردے کے قبضے میں ہے ...... نہ کسی امتی کے قبضے میں ہے نہ کسی نبی کے قبضے کے میں ہے ...... نہ کسی مرید کے قبضے میں ہے ...... نہ کسی مرشد کے قبضے میں ہے۔

رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ

اللہ ہی ایک ذات ہے، جس کے قبضے میں زندگی بھی ہے ...... موت بھی ہے اور جو کوئی کہتا ہے ...... مخلوق میں سے فلاں کے قبضے میں زندگی یا موت ہے، رب کعبہ کی قسم وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

اب اصول کافی جلد اول کھول لیجئے، واضح لفظوں میں لکھا ہے کہ ''موت اماموں کے قبضے میں ہے'' جو موت اماموں کے قبضے میں کہے، میں اسے کافر نہ کہوں تو اور مسلمان کہوں؟ اصول کافی کس کی کتاب ہے۔ اصول کافی ''محمد بن یعقوب کلینی'' کی کتاب ہے۔ آج سے گیارہ بارہ سو سال پہلے کی لکھی ہوئی کتاب ہے اور اس میں واضح لفظوں میں یہ بات موجود ہے کہ ''آئمہ اپنے اختیار سے مرتے ہیں اور موت ان کے قبضے اور اختیار میں ہے۔'' اب بتاؤ جو مخلوق کے قبضے میں موت بتلائے وہ مسلمان ہے یا کافر؟ میں کہتا ہوں دین کا جو مسئلہ اٹھاؤ گے ...... اس میں سے اس کا کفر ثابت ہوگا۔ جو مسئلہ اٹھاؤ ...... یہ تو ایسا گندہ کافر ہے۔ قادیانی کا کفر، ختم نبوت کا مسئلہ اٹھاؤ ...... تب ثابت ہوگا ...... حیات مسیح کا مسئلہ اٹھاؤ تب ثابت ہوگا ...... اور یہ ایسا بے

ایمان ہے کہ کلمے کا مسئلہ اٹھاؤ ... تب یہ کافر ہے۔اذان کا مسئلہ اٹھاؤ نماز کا مسئلہ اٹھاؤ ... روزہ کا مسئلہ اٹھاؤ ... وراثت کا مسئلہ اٹھاؤ ... زکوۃ کا مسئلہ اٹھاؤ ... حج کا مسئلہ اٹھاؤ ... جہاد کا مسئلہ اٹھاؤ ... اور میاں زندگی کا مسئلہ اٹھاؤ، تب یہ کافر ہے۔موت کا مسئلہ اٹھاؤ، تب یہ کافر ہے۔

کسی بھی مسئلے میں، کوئی بھی مجھے چیلنج کر کے دیکھے، دین کا جو مسئلہ اٹھاؤ گے، اس کے کفر پر جائے گا۔ زندگی اور موت کا مسئلہ، یہ اللہ کے اختیار میں ہے، اور یہ کہتے ہیں اماموں کے اختیار میں ہے۔تو کیا خیال ہے ان کا ایمان رہے گا؟ (نہیں) یہ مسلمان رہے گا؟ (نہیں) میرے دوستو! مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا ہے، کب ہونا ہے؟ قیامت میں! یا قیامت سے پہلے؟ قیامت میں نا! لیکن یہ بے ایمان اس جگہ پر بھی اپنا کفر لگا دیتا ہے، اور شیعہ کا عقیدہ قیامت سے پہلے رجعت کا ہے! قیامت سے پہلے ان کا عقیدہ رجعت کا ہے، رجعت کا معنی ہے واپسی ... لوٹنا! ان کا یہ عقیدہ ہے کہ قیامت سے پہلے دوبارہ حضور اکرم ﷺ اور تمام انبیاء اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور تمام آئمہ ... اس دنیا میں لوٹ آئیں گے ان کا یہ عقیدہ ہے، حق الیقین میرے پاس ہے، اس میں یہ موجود ہے، عقیدہ رجعت! شیعہ کا بنیادی عقیدہ ہے، یہ بکواس کرتے ہیں ''قیامت سے پہلے ایک دوسری قیامت ہے'' اور ''قیامت سے پہلے رجعت ہے'' یہ کہتے ہیں کہ ''حضور پاک ﷺ اس دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے ... لیکن بحیثیت سید الکونین کے نہیں،

مرزائیوں کا بھی یہ عقیدہ ہے کہ ''حضور دوبارہ دنیا میں تشریف لائے ہیں'

شیعہ کا بھی یہ عقیدہ ہے کہ ''حضور دوبارہ تشریف لائیں گے'' لیکن دونوں میں فرق ہے۔مرزائی کہتے ہیں کہ حضور (غلام احمد قادیانی کی شکل میں) دوبارہ دنیا میں تشریف لائے ہیں اور پہلے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں ... ہیں وہ (مرزائی) بھی کافر ... عقیدہ ان کا بھی کفر ہے ... لیکن اس کفر اور اس کفر میں فرق ہے ... یہ کہتے ہیں حضور دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے ... لیکن شان میں پہلے سے بڑھ کر نہیں ہوں گے ... پہلے سے زیادہ عزت وعظمت میں نہیں آئیں گے ... پہلے سے زیادہ جاہ وحشم میں نہیں ہوں گے ... بلکہ پہلے جتنے بھی نہیں رہیں گے اور بکواس یہ کرتے ہیں کہ ''جب حضور اس دنیا میں تشریف لائیں گے ... پہلے جب آئے تھے' تو

سارے نبیوں کے امام تھے...... پہلے جب آئے تھے، ساری کائنات کے سردار تھے پہلے جب آئے تھے، ساری مخلوق سے برتر تھے...... پہلے جب آئے تھے، ساری کائنات سے اکمل تھے...... پہلے جب آئے تھے، تو ساری کائنات سے احسن تھے...... پہلے جب آئے تھے، تو ساری کائنات سے اجمل تھے...... شیعہ بھونکتا ہے کہ" دوبارہ جب آئیں گے تو ننگے مہدی کے ہاتھ پر بیعت کر کے، اس کے مرید بنیں گے، یہ حق الیقین کے صفحہ ۳۴۷ پر ہے، اور" کتاب الغایہ" کے صفحہ ۲۵۵ پر لکھا، کہ جب حضورؐ دوبارہ اس دنیا میں آئیں گے تو وہ مہدی کے غلام بن کر، نوکر بن کر آئیں گے۔"

میرے دوستو! مرزائی نے بھی کہا کہ قیامت سے پہلے حضورؐ کی آمد ہے، اور شیعہ نے بھی کہا کہ قیامت سے پہلے حضورؐ کی آمد ہے، کافر وہ بھی ہے اور کافر یہ بھی ہے۔ لیکن اس کے کفر میں اور اس کے کفر میں یہ فرق ہے، وہ کہتا ہے دوسری آمد میں حضورؐ پہلے سے بھی بڑھ کر شان میں ہیں، اور یہ کہتا ہے کہ جب پہلے آئے تھے تو برتر تھے، جب دوبارہ آئیں گے تو نوکر ہوں گے۔

تو جو بحیثیت برتری حضور کی دوبارہ آمد کا قائل ہے، اگر وہ بے ایمان ہے، تو جو بحیثیت نوکر، حضور کی دوبارہ آمد کا قائل ہو، وہ کیسے مسلمان ہے؟

پھر تو یہی کہوں گا کہ مرزائی حضور کی دوبارہ بحیثیت برتری آنے کا قائل ہے تو کافر ہے، اور یہ بحیثیت نوکری لوٹنے کا قائل ہے تو یہ بدترین کافر ہے!

دوسوالوں کا جواب

میں عرض کر رہا تھا کہ موت کا وقت مقرر ہے، مجھے کسی آدمی نے کہا مولانا! اس طریقے سے تو آپ مرجائیں گے، میں نے کہا بھائی! پھر وہ طریقہ بتلاؤ جس سے میں بالکل نہ مروں۔ کہنے لگا نہیں...... وہ تو کوئی طریقہ نہیں۔ میں نے کہا پھر بستر پر مرنے سے لاکھ درجہ بہتر ہے کہ صدیقؓ کے کھاتے لگ جاؤ، پھر کہنے والے نے کہا کہ آپ نے یہ گارڈ کیوں رکھا ہوا ہے رائفل والا' جب موت اپنے ٹائم پر آئے گی۔

میں نے کہا موت اپنے ٹائم پر آئے گی، یہ کہاں سے معلوم ہوا؟ قرآن نے فرمایا۔

اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ

اور یہ کیوں رکھا کہ قرآن نے فرمایا:

اعدُوا لَهُم مَااستَطعتُم مِن قُوَّة

میں نے کہا وہ عقیدہ ہے...... یہ حشمت ہے...... یہ موت سے بچانے کے لیے نہیں ہے تمہارا اسدباب کرنے کے لیے ہے...... ہرایرے غیرے کو بھونکنے کی جرات بھی تو نہیں ہوتی نا!

ہاں موت سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ اور جب موت سے بچانے والا بچائے تو پھر نمرود کی آگ کو باغ بنا دیتا ہے۔ موت سے بچانے والا بچائے تو خالد ابن ولید سیف اللہ کو ساری جنگوں میں سے، ساری لڑائیوں میں سے محفوظ لاتا ہے، اور جب وہ عمر پوری کر لے تو گھر بیٹھے بیٹھے دم پرواز کر جاتا ہے...... موت اپنے ٹائم پر آئے گی، ہمیں ڈراؤ مت' دھمکاؤ مت!

لَن یُّصِیبَنَا اِلَّاماَ کَتَبَ اللّٰهُ لَنَا

ہمیں قرآن نے سمجھایا ہے،

قُل...... آپ فرمادو!

لَن یُّصِیبَنَا اِلَّاماَ کَتَبَ اللّٰهُ لَنَا

کہ جو اللہ کی طرف سے مصیبت مقدر میں نہیں ہوگی' وہ ہم تک نہیں پہنچے گی...... باقی ہم چوروں سے ڈر کر' موت کے ڈر سے' چوروں پر پردہ ڈال دیں...... یہ نہیں ہوسکتا۔

خوب صورت مثال

یہاں بھی میں نے سنا ہے کہ انتظامیہ کے دوستوں نے کچھ ایسی باتیں کی ہیں، ان کے دماغوں میں تھوڑی سی گڑ بڑ ہو گئی ہے۔ دیکھو بھائی پولیس والو انتظامیہ والو...... ڈی سی صاحب...... ایس پی صاحب...... ہماری جنگ تمہارے ساتھ نہیں ہے...... کیونکہ تم محافظ کہلاتے ہو...... ہماری جنگ تو چوروں اور ڈاکوؤں کے ساتھ ہے اور اگر وردی میں تم چوری کرو گے، وردی میں تم ڈاکے مارو گے، چھوڑا تمہیں بھی نہیں جائے گا۔

ڈاکو بغیر وردی کے آئے...... تب ڈاکو ہے، وردی میں آئے، تب ڈاکو ہے،

ہماری جنگ محافظوں سے نہیں ہے، ہماری جنگ چوروں سے ہے، ڈاکوؤں سے ہے۔ ہماری جنگ تو لیٹروں سے ہے...... اور تم بتاؤ ایک رات کو دو بجے شور اٹھا...... غوغا......

آوازیں کیا ہو گیا؟ بھاگتے بھاگتے پہنچے پتہ چلا کہ چوکیدار نے چور دیکھا ہے۔ اس لیے چوکیدار نے شور مچایا ہے۔ اور یہ چور چور کی آواز کر رہا ہے، سب نے اسے شاباش دی، کہ بھائی اس نے اچھا کیا! رات کو دو اڑھائی بجے اس نے شور مچایا ہے، آواز دی ہے، غوغا کیا ہے، اس شور و غوغا پہ سب نے اسے شاباش دی ہے۔ اور سب نے کہا تو نے اچھا کیا ہے۔ تو اب آپ بتلائیں کہ یہ چور کسی کے گھر میں نقب لگاتا دو چار ہزار روپے کی چوری کرتا' دو چار ہزار کا سامان اٹھا جاتا' اگر اس کے خلاف آواز اٹھائی ہے، شور مچایا ہے، تو یہ شاباش کے لائق ہے۔ یہ چوکیدار تحسین کے لائق ہے۔ تم بتاؤ' جو لٹیرا، جو ڈاکو، جو چور، میرے نبیؑ کے صحابہؓ پر حملہ کرے، جو ڈاکو، جو چور میرے نبی کی ازواج کی عزت پر حملہ کرے، جو لٹیرا صدیق اکبرؓ کی عزت کے قلعے پر حملہ کرے اس کے خلاف ''چور چور'' کا شور کرنے والا' غوغا کرنے والا...... آواز اٹھانے والا...... وہ چوکیدار شاباش کے لائق ہے یا بائیکاٹ کے لائق ہے؟

میرے دوستو! چور چور کی آواز آتی ہے، جنہوں نے سنا، چوکیدار کی آواز جن کے کان میں پڑی' وہ اٹھ کھڑے ہوئے...... انہوں نے آواز سمجھ لی کہ اس نے کوئی چور دیکھا ہے۔ انہوں نے بھی شور مچانا شروع کیا۔ انہوں نے بھی آوازیں شروع کیں' سارے شہر میں ہلچل مچ گئی، سارے شہر میں شور مچ گیا۔ وہاں ایک آدمی آتا ہے، وہ کہتا ہے یار! یہ کیوں شور مچا رکھا ہے؟ ناراض ہوتا ہے' تو اسے سمجھایا جائے گا کہ بھائی یہ خواہ مخواہ کا شور نہیں، یہاں ڈاکو پکڑا گیا ہے، ڈاکو دیکھا گیا ہے' چور دیکھا گیا ہے، لٹیرا دیکھا گیا ہے، اب اس کے دماغ میں بھی بات بیٹھ جائے گی' وہ بھی چور چور کرے گا۔ وہ بھی شور مچائے گا...... وہ وڈیرہ ہے تب بھی شور مچائے گا...... چور چور کرے گا...... مولوی ہے تب بھی چور چور کرے گا...... غریب ہے تب بھی چور چور کرے گا...... اور امیر ہے تب بھی چور چور کرے گا...... ٹھیکہ دار ہے تب بھی چور چور کرے گا...... اگر کوئی نمازی ہے تب بھی چور چور کرے گا...... اور کوئی روزے دار ہے تب بھی چور چور کرے گا...... تہجد گزار ہے تب بھی چور چور کرے گا...... یا یوں کہے گا کہ بھائی دیکھو میں جو ہوں نا، میں اتنی سخت پالیسی نہیں رکھتا، میں ابھی چلے سے واپس آیا ہوں، لہٰذا میں ابھی شور نہیں مچاتا...... کہے گا؟ نہیں بھائی نہیں، وہ حرکتہ المجاہدین کا ہوگا تب بھی چور چور کرے گا...... حرکتہ الجہاد الاسلامی کا ہوگا تب بھی چور چور

کرے گا...... چور کو جو دیکھا! پیپلز پارٹی کا ہوگا...... مسلم لیگ کا ہوگا...... سمیع الحق گروپ کا ہو گا...... فضل الرحمان گروپ کا ہوگا...... پگاڑا گروپ کا ہوگا...... تبلیغی جماعت کا ہوگا...... تب بھی چور چور کرے گا...... کرے گا نہیں کرے گا؟ کرے گا! لیکن اگر وہ کہتا ہے بھائی شور نہیں کرو، رات کے اڑھائی بج رہے ہیں، حالات ساز گار نہیں ہیں!!! اسے سمجھایا جائے گا، او میاں حالات والے! یہاں چور دیکھا گیا ہے، سب کہیں گے میاں چور دیکھا گیا ہے، پکڑو پکڑو چور پکڑو یہی آواز ہوگی، وہ کہتا ہے مجھے یہ بھی پتہ ہے، میں یہ بھی جانتا ہوں چور کہاں سے آیا ہے...... کس وقت آیا...... کون تھا...... کیا اس نے کرنا تھا...... میں سب کچھ جانتا ہوں!!

اب آپ کیا کہیں گے؟...... اب لوگ کہیں گے پاگل ہے! وڈیرہ ہے تب بھی...... امیر ہے تب بھی...... کوئی کاروباری ہے تب بھی...... مولوی ہے تب بھی...... وزیر ہے تب بھی...... وزیر اعلیٰ ہے تب بھی...... وزیر اعظم ہے تب بھی...... ایس پی، ڈی سی ہے تب بھی...... صدر ہے تب بھی...... پاگل ہے نا! وہ کہتا ہے مجھے چور کا بھی پتہ ہے، پھر کہتا ہے شور بھی نہ کرو یہ...... پاگل ہے! اور اگر پاگل نہیں ہے، تو پھر چور کے ساتھ اس کا بھی حصہ ہے، پھر چور کے ساتھ اس کا بھی حصہ ہے بھائی۔

میرے دوستو! اگر چور چوری کرتے دیکھا جائے، نقب زنی کرتے دیکھا جائے، چوکیدار کی نظر پڑ گئی ہے، وہ نہیں دیکھتا، کہ رات کا ٹائم ہے...... وہ نہیں دیکھتا، کہ لوگ آرام میں ہوں گے...... میرے اس وقت چیخنے سے بچے گھروں میں ڈر جائیں گے۔ وہ کچھ نہیں دیکھتا...... اس کا تو یہ کام ہے! کہ میں نے چور کو دیکھا ہے، اب میں شور مچاؤں گا، سب کو سناؤں گا، سب کو بتاؤں گا...... کہ ہوشیار ہو جاؤ، جاگو! جاگو! بیدار ہو جاؤ...... کہ چور چوری کر رہا ہے، ڈاکو...... ڈاکہ مار رہا ہے، نقب زنی کر رہا ہے، تمہارا نقصان ہو جائے گا! اس کا کام ہے شور مچانا، اس کا کام ہے سب کو جگانا، بیدار کرنا، تو دوستو! اگر دو چار سو، دو چار ہزار کی چوری کا اندیشہ ہو تو پھر چور کو دیکھ کر سپاہی خاموش نہیں رہ سکتا، تم بتاؤ محمد رسول اللہ ﷺ کے حرم پہ حملہ ہوتا ہوا دیکھ کر، میرے نبی کی ازواج مطہرات کی عزت پہ حملہ ہوتا ہوا دیکھ کر، صدیق اکبرؓ کے لیے یہ کتے کی صورت میں کارٹون دیکھ کر محمد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کا چوکیدار...... محمد رسول اللہ کے صحابہ کا سپاہی کیسے خاموش رہے؟

اگر وہ خاموش نہیں رہتا' وہ شور مچاتا ہے، تو اس کا حق بنتا ہے، یہ شور مچائے، اگر اس پر شور مچانا فرض ہے، تو پھر جو ایمان کا ڈاکو دیکھے، اس پر شور مچانا لاکھ مرتبہ زیادہ فرض ہے۔

بھائی وہ چور زیادہ خطرناک ہے یا یہ چور زیادہ خطرناک ہے؟ یہ زیادہ خطرناک ہے،

وہ سامان کا چور ہے...... یہ ایمان کا چور ہے،

اس کے ساتھ سامان کا نقصان ہوتا ہے...... اس کے ساتھ ایمان کا نقصان ہوتا ہے۔ مسلمان کو اگر نہ بتلایا جائے...... یہ مسلمان کی بچی کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے، نکاح ہو جائے گا؟ نہیں! نکاح نہیں ہوگا بھائی! زنا ہوگا! یہ مسلمان بچی کے ساتھ زنا کرے گا۔ اب اس کے خلاف شور مچانا چاہیے یا نہیں؟ مچانا چاہیے! اس کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟ حرام! حرام ہے یہ مسلمان کو حرام کھلائے گا! تو اب اس کے خلاف شور مچانا چاہیے؟ یہ مسلمانوں کا سردار بن کر...... ایم پی اے بن کر...... ایم این اے بن کر...... وزیر بن کر...... صدر بن کر...... ملک پہ قبضہ کرنا چاہتا ہے...... اب اس کے خلاف شور مچانا چاہیے یا نہیں مچانا چاہیے؟ مچانا چاہیے! اگر اس کے خلاف شور مچانا چاہیے تو وہ شور کیا ہونا چاہیے؟

دیکھو! وہاں نقصان کرنے والا چور ہے، تو آواز بھی چور چور کی ہوگی' شور چور چور کا ہوگا' اور یہاں نقصان پہنچانے والا کافر ہے، وہاں نقصان پہنچانے والا چور ہے تو شور ہوگا چور چور!! اور یہاں نقصان پہنچانے والا کافر ہے' تو شور ہوگا، کافر کافر! مچاؤ نا ذرا شور!

کافر کافر...... شیعہ کافر

کافر کافر...... شیعہ کافر

توجہ میری طرف! اب پولیس والا آتا ہے، او میاں شور کیوں مچا رہے ہو؟ میں نے کہا بھائی یہ چور دیکھا ہے، جانتے ہو اس کو؟ کون ہے؟ خمینی! ہم نے یہ چور پکڑا ہے، جو اس کتاب میں حضرت عمرؓ کو کافر لکھتا ہے! العنتہ!

یہ چور پکڑا ہے، اگر تجھے بتاؤں کہ یہ بکری چرانے والا چور پکڑا ہے، تو انسپکٹر صاحب ...... خوش ہوتے ہو...... ایس پی صاحب خوش ہوتے ہو...... ڈی سی صاحب خوش ہوتے ہو...... میں تجھے وہ چور بتلا رہا ہوں جو کسی عام گھر پہ حملہ نہیں کر رہا۔ جو پیغمبر کے گھر پہ حملہ کر رہا ہے۔ تو

یہاں تمہیں مجھے شاباش دینی چاہیے، میرا ساتھ دینا چاہیے، ان خیر العلوم والوں کا ساتھ دینا چاہیے، جنہوں نے ان چوروں کے خلاف آواز اٹھائی، یا ان کو اور دبانا چاہیے؟ پھر تو ہم یہی سمجھیں گے نا کہ چوروں کے ساتھ تمہارا بھی حصہ ہے۔

ہوشیار ہو جاؤ!! ہوشیار ہو جاؤ!! اب جس طرح چور کا گلا پکڑا جائے گا...... چور کو پناہ دینے والے کا گلا بھی پکڑا جائے گا۔

اور! اگر یہ چور نہیں، اگر یہ کافر نہیں...... تو پھر پاکستان کی کسی عدالت میں بحیثیت ملزم کے، بلاؤ نا! ہمیشہ کے لیے فیصلہ ہو جائے گا! تم پابندیاں کیوں ڈالتے ہو؟ تم زبان بندی کے حکم کیوں صادر کرتے ہو؟ تم داخلہ بندی کے لیٹر کیوں بھیجتے ہو؟ ہم خود لکھ کر دیتے ہیں، میں لکھ کر دیتا ہوں، ہے جرأت کسی مجسٹریٹ میں یہ کیس چلائے...... ہے جرأت کسی جسٹس میں یہ کیس چلائے! کوئی کورٹ، پاکستان کی کسی عدالت میں، یہ کیس چلائے، میں یہ لکھ کر دیتا ہوں اگر اس بے ایمان کو، اگر رافضی کو، میں کائنات کا بدترین کافر ثابت نہ کرسکوں، ہندو سے بڑا کافر، سکھ سے بڑا کافر، مرزائی سے بڑا کافر...... ثابت نہ کرسکوں تو عدالت کے کٹہرے میں مجھے گولی سے اڑا دیا جائے، حکومت پاکستان پہ میرا خون معاف ہے۔ اور اگر یہ چیلنج نہیں مان سکتے، اور قطعاً نہیں مان سکتے تو پھر تڑیاں نہ لگاؤ...... پھر تمہارے قلم میں وہ سکت نہیں...... تمہارے آرڈر میں وہ پاور نہیں...... کہ میرا قافلہ روک سکیں یا میری زبان بند کرسکیں...... عقیدہ ہے۔

نبیؐ کی عزت و عظمت پہ مرنا عین ایماں ہے
سر مقتل بھی ان کا ذکر کرنا عین ایماں ہے
ڈراتا کیا ہے دار و رسن سے مجھے ارے ناداں!
نبی کے عشق میں سولی پہ چڑھنا عین ایماں ہے!
ہم سوئے ہوئے لوگوں کو بیدار کریں گے
ہے جرم اگر یہ کام...... سو بار کریں گے!

ہم تو عزم کر چکے ہیں یہ کہ:

وہ سنگ گراں جو حائل ہے

رستے سے ہٹا کر دم لیں گے

ہم یہ عزم کر چکے ہیں، کیونکہ ہمیں اس تحریک کے قائد نے ایک ٹرک بتایا تھا کہ:

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے

جسے مرنا نہیں آتا، اسے جینا نہیں آتا!

وَ آخر دعوانا اَنِ الحمد للّٰہ رب العالمین o

قربانی عظیم نعمت ھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن ○ وَالصَّلوٰتُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ○ وَ عَلیٰ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْن ○ لَا سِیَّمَا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَہْدِیِّیْنَ ○ وَ لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلیٰ اَعدآئِھِم الرَّافِضین الکٰفِرِیْنَ الْمُرتَدِّیْن ○ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہ وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہ ○ صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَ عَلیٰ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّم ○ اَمَّا بَعْدُ فَا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیم ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمَانِ الرَّحِیْم ○ قُلْ لَنْ یُّصِیْبَنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا ھُوَ مَوْلَانَا ○ صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدق رَسُولُہ النَّبِیُّ الْکَرِیْمَ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ عَلیٰ آلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ بَارَکَ وَ سَلِّمْ بَعَدَدِ مَعْلُوْمٍ لَّکَ دَائِماً اَبَداً اَبَداً ○

قربانی عظیم نعمت ہے

قابل احترام! علماء کرام! سپاہ صحابہ کے سرفروش ساتھیو! خیر پور ٹامیوالی اور آس پاس کے غیرت مند مسلمانو! کافی عرصہ کے بعد جامعہ خیر العلوم خیر پور ٹامیوالی میں آج پھر اس عظیم الشان ''شہداء اسلام کانفرنس'' میں حاضری کا موقع ملا ہے اور اس درمیان مختلف ادوار گزرے اور اتار چڑھاؤ کی بدلتی ہوئی خزاں گزری۔

تِلْکَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُھَا بَیْنَ النَّاسِ

یہیں اسی طرح قبلہ مفتی صاحب کی موجودگی میں جامعہ کے دستار بندی کے جلسے میں میرا بیان ہوا تھا۔ اور آج ''شہداء اسلام کانفرنس'' کے عنوان پر، پھر یہ اس سے بھی بڑا اجتماع ہے۔ بیچ میں ایک دن وہ بھی آیا تھا کہ یہاں سے گزرتے ہوئے میرا دل چاہا کہ جامعہ میں حاضری دیتا جاؤں، اچانک میں یہاں آیا تھا' کربناک منظر تھا کہ قبلہ مفتی صاحب دامت برکاتہم سے تو ملاقات نہ ہو سکی، لیکن اس وقت اگرچہ میری آؤ بھگت میں اور مہمان نوازی میں تو یہاں کے احباب نے کسر اٹھا نہ رکھی، لیکن جن حالات سے جامعہ اس وقت نظر آئی تھی، واقعی عملی طور پر یہی بات تھی کہ اس طبقے والے لوگ جان ہتھیلی پہ رکھ کے' سر کا سودا کر کے آتے ہیں اور دعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس گلشن کو ہمیشہ آباد رکھے۔ آمین ٥...... قبلہ مفتی صاحب اور دوسرے احباب جن پر تکالیف آئیں اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین!

اہل حق کیلئے مصائب کی حقیقت

انسان طبعی طور پر کمزور ہے اور وہ چاہتا ہے کہ مجھے آسان آسان دین مل جائے اور

قرآن کریم نے یہ بات بتلائی۔

وَ تُرِیْدُوْنَ اَنَّ غَیْرَ ذَاتِ الشَّوْکَۃِ تَکُوْنُ لَکُمْ

فرمایا تمہارا مقصد تو یہ ہے...... تریدون...... تمہاری مراد تو یہ ہے

اَنَّ غَیْرَ ذَاتِ الشَّوْکَۃِ تَکُوْنُ لَکُمْ

کہ تمہیں بغیر کانٹے کے مل جائے شوکت! کانٹا بھی نہ چبھے، لیکن اللہ کا ارادہ کچھ اور ہے،

عَسٰی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئاً وَّ ھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَ عَسٰی اَنْ تُحِبُّوْ شَیْئًا وَّ ھُوَ شَرٌّ لَّکُمْ.

یہ بھی ہوتا ہے کہ کوئی چیز تم پسند نہیں کرتے لیکن تمہارے فائدے میں ہوتی ہے، یہ بھی ہوتا ہے کہ کوئی چیز تمہیں پسند ہے لیکن تمہارے نقصان میں ہوتی ہے...... وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْن ۝ ...... تمہیں علم نہیں ہے، اللہ جانتا ہے کہ تمہارا فائدہ کس چیز میں ہے، کس میں نقصان ہے، تم تو چاہتے ہو کہ کانٹا بھی نہ لگے، لیکن اللہ کی مرضی کچھ اور ہے۔

لِیَبْتَلِیَ اللّٰہُ مَا فِیْ صُدُوْرِ کُمْ وَ لِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِکُم.

اللہ چاہتا ہے کہ جانچ پڑتال ہو، چھلنی لگے، اللہ چاہتا ہے، کہ صرف زبانی نعرے بازی کرنے والے الگ ہوں اور دل سے ساتھ دینے والے الگ ہوں۔

تِلْکَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُھَا بَیْنَ النَّاسِ

یہ گردش ایام تو ہوتی رہے گی، لیکن لوگو! اہل ایمان متوجہ ہوں، کہ

اِنْ یَّمْسَسْکُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِثْلُہ'.

قرآن کہتا ہے...... وَلَا تَھِنُوْا فِی ابْتِغَآءِ الْقَوْم

کہ قوم کفار کی گرفت میں...... سستی نہ کرنا! اپنے مشن موقف میں کام میں سستی نہ کرنا! اگر تم زخمی ہوتے ہو وہ بھی تو ہوتے ہیں!

اِنْ تَکُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ اگر تمہیں درد ہوتا ہے...... فَاِنَّھُمْ یَاْلَمُوْنَ کَمَا تَاْلَمُوْن ۝ تم جل جاؤ تو تمہیں درد ہوتا ہے...... ایسے انہیں بھی تو ہوتا ہے۔ تمہیں درد ہوتا ہے

......تو کیا وہ اسٹیل باڈی ہیں؟

اگر تمہیں درد ہوتا ہے تو بلٹ پروف باڈی وہ بھی نہیں ہیں انہیں بھی درد ہوتا ہے، درد میں برابر زخم میں برابر، کانٹے میں برابر، تکلیف میں برابر......اب قرآن فرق بیان کرتا ہے۔

وَ تَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَالَا يَرْجُوْنَ ○

اس تکلیف کے بدلے میں تمہیں تو جنت کا آسرا ہے۔ انہیں وہ بھی نہیں! اس تکلیف کے بدلے میں اس درد و کرب کے بدلے میں......اس مصیبت کے بدلے میں......رنج والم کے بدلے میں،

تَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَالَا يَرْجُوْنَ ○

تمہیں تو رب سے جنت کی امید ہے، انہیں تو وہ بھی نہیں۔ جب درد برابر ہے، جب تکلیف برابر ہے، رنج والم برابر ہے......پھر تمہیں جنت کا آسرا ہے، انہیں نہیں......تمہیں رب کی رحمت کا آسرا ہے، انہیں نہیں......تو پھر بھاگنا انہیں چاہیے یا تمہیں؟ پھر میدان چھوڑنا انہیں چاہیے یا تمہیں......؟ جب کفر کے مقابلے میں تم آتے ہو تکلیف ادھر بھی ہے ادھر بھی، زخم ادھر بھی ہیں ادھر بھی ہے رنج والم ادھر بھی ہے ادھر بھی ہے، مصیبت ادھر بھی ہے اور ادھر بھی ہے۔ درد ادھر ہے......ادھر بھی ہے، لیکن جنت ادھر ہے......ادھر نہیں۔ تو بھاگیں وہ......تم نہیں! میدان وہ چھوڑیں، تم نہیں! بزدل بنیں وہ......تم نہیں، شکست وہ مانیں......تم نہیں...... اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

اگر واقعی مومن ہو تو تم یہاں بھی اعلیٰ ہو وہاں بھی اعلیٰ ہو۔

قربانی میں برکت ہے

قرآن سچ ہے۔ اور سچا تو قرآن کو ماننے والا ہے۔ قرآن سچ ہے۔

والذی جاءَ باالصدق......وہ سچا ہے......و صدق بہٖ......وہ سچا ہے،

قرآن لانے والا محمد عربی سچا ہے، اور مصدق اول صدیق اکبرؓ سچا ہے۔ پھر قیامت تک ان کے نقش قدم پر چلنے والا سچا ہے۔ قرآن سچ ہے۔

تو میرے دوستو! عرض کر رہا تھا کہ حالات بدلے اور مختلف اوقات آئے۔ اب اس

کانفرنس میں کسی طرف سے مجھے تو خالی جگہ نظر نہیں آ رہی۔ تو اب تکلیفوں کے، مصائب کے، ظلم و ستم کے پہاڑ توڑنے والوں کو سوچ لینا چاہیے۔ کہ حالات کے بعد...... یہ کم ہوئے ہیں یا بڑھے ہیں؟ ان میں نقص آیا ہے، یا برکت آئی ہے؟...... برکت آئی ہے!

ایک خوب صورت مثال

اور کیوں نہ آئے کہ قربانی والوں میں برکت آتی ہے۔ کہا کرتا ہوں، کہ تیسرے مہینے کتیا بچے دیتی ہے، اور سات سے کم نہیں ہوتے، وہ آٹھ بھی، دس بھی، پندرہ بھی، بیس بھی...... اور بکری چھ مہینے بعد دیتی ہے، ایک دیتی ہے، دو دیتی ہے، تین چار دے تو اخبار میں آ جاتا ہے...... لیکن ہزاروں اور سینکڑوں کے ریوڑ کتوں کے نہیں بکریوں کے ہوتے ہیں' کیوں؟ کہ اللہ کے نام سے ''بسم اللہ اللہ اکبر'' سے کتے نہیں کٹتے، اللہ کے نام سے بکری کٹتی ہے، اس لیے موج کٹنے والوں کی ہوتی ہے۔ تو قربانی والوں میں برکت ہوتی ہے، اللہ کے نام پہ جو مٹتے ہیں' وہ مٹتے نہیں دوام ابدی حاصل کر لیتے ہیں، بقائے ابدی حاصل کر لیتے ہیں، اللہ کی راہ میں جو چیز قربان ہوتی ہے، اس میں برکت ہوتی ہے۔

قرآن کہتا ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِىْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّاْئَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْم.

اور...... يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ يُرْبِى الصَّدَقٰتِ

قرآن کہتا ہے کہ

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ.

جو چیز اللہ کی راہ میں قربان ہوتی ہے، وہ بقائے دائمی حاصل کر لیتی ہے۔ اس میں برکت پڑتی ہے...... اللہ کی راہ میں مال قربان ہو تو مال میں برکت...... اور عزت قربان ہو، تو عزت میں برکت...... فرمایا ایک چیز اللہ کی راہ میں دی۔ کَمَثَلِ حَبَّةٍ یوں سمجھ لو کہ بیج بو دیا...... بیج ڈال دیا...... وہ گلا نہیں، سڑا نہیں

اَنۡبَتَتۡ سَبۡعَ سَنَابِلَ وہ سات خوشے نکالتا ہے ایک دانہ بیج کا،

فِیۡ کُلِّ سُنۡۢبُلَۃٍ مِّاَئۃُ حَبَّۃٍ ہر ایک خوشے میں سو دانے کم از کم،

وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ.

فرمایا خداوند کشائندہ جس کے لیے چاہے، اس سے بھی بڑھا کردے، مال قربان تو مال میں برکت، عزت قربان...... تو عزت میں برکت، جس جاہل نے خود کو عزت والا سمجھ کر حضور کا کلمہ پڑھنے سے انکار کیا اور کہا:

مَخَافَتُ اَنۡ تذۡھبُ ریاستی

سچ سمجھتا ہوں، حق سمجھتا ہوں، اور اخنس تجھے کہتا ہوں کہ

و رب الکعبۃِ ان محمداً لصادق ما کذب محمدٌ قط

تجھے اکیلے میں ان تین سو ساٹھ خداؤں کے سامنے، کعبے میں کھڑا ہو کر اخنس! اکیلے میں تجھے بتلاتا ہوں، تو نے پوچھ جو لیا ہے،

هل محمدٌ صادق ام کاذب...... تجھے بتلاتا ہوں

ورب الکعبہ...... اس کعبے کے رب کی قسم!

ان محمدٌ لصادقٌ مَا کذب محمد قط

میں باوجود دشمن ہونے کے، بدترین دشمن ہونے کے، میں ابوجہل گواہی دیتا ہوں کہ ''محمد کی زبان پہ جھوٹ نہیں آیا۔'' مانتا اس لیے نہیں ہوں۔

مَخَافَتُ اَنۡ تَذۡھب رَیاستی

کہ میری ریاست، چودھراہٹ، عزت نفس ضائع ہو جائے گی،

اس نے عزت کو بچانا چاہا، رب نے ایسا ضائع کیا۔ کہ آج تک کوئی کافر بھی عزت سے نام نہیں لیتا...... مسلمان تو اپنی جگہ...... محمد کا امتی تو اپنی جگہ...... موحد تو اپنی جگہ...... نبوت کا مرید تو اپنی جگہ، لیکن...... اس اپنے آپ کو عزت والا سمجھنے والے کا، آج کوئی دنیا کا چوڑھا، کوئی کافر، کوئی بھنگی بھی عزت سے نام نہیں لیتا۔ اگر کوئی نام لیتا ہے تو ابوجہل کے ساتھ لعنتی بھی کہتا ہے۔

اور ہاں ہاں! بہت بڑا فیصل تھا، کہ جب چودھریوں سے فیصلے نہ ہوتے تھے، تو وہ ابوبکرؓ

کے پاس بھیجے جاتے تھے۔ جس نے اپنی چودھراہٹ کو، سیادت کو، ریاست کو، محمد کے قدموں میں رکھ دیا، رب لم یزل کی قسم قیامت آ سکتی ہے، لیکن ان کی عزت والا نام کوئی مٹا نہیں سکتا!...... اور قرآن نے انہیں سلام پیش کیا، قرآن نے ان کی عزت کی گواہی دی۔

محمد کے قدموں پہ جب عزت قربان ہوتو جوتی کی آواز بھی عرش پہ پہنچتی ہے۔ کٹ کے تو دیکھو! میرے تیرے ایمان کی کمزوری ہے۔ لیکن اس گئے گزرے دور میں سپاہ صحابہ نے بلالؓ کی یاد تازہ کر دی ہے کہ نہیں؟ اس گئے گزرے دور میں یحییٰ شہید کی اماں نے خنساءؓ کی یاد تازہ کر دی ہے کہ نہیں؟ کر دی ہے! اس گئے گزرے دور میں میرے نوجوان شہداء کی ماؤں نے سیدہ خنساء کی یاد تازہ کی ہے کہ نہیں؟ کی ہے!

جس کے چار بیٹے شہید ہو رہے ہیں، بتلایا جا رہا ہے، لیکن ان کی طرف توجہ نہیں کرتیں، پوچھتی ہیں کہ میرے نبی کا کیا حال ہے؟ اگر محمد عربی کی جان سلامت ہے، تو پھر بیٹوں کی شہادت کا غم نہیں، اس پر بھی مسرت ہے۔ میں نے تو جاتے ہوئے کہہ دیا تھا کہ بیٹا! اب خیمے میں نہیں جنت میں ملنا! اور جب تمہاری لاش میرے پاس پہنچے تو زخم پیٹھ پر نہ ہو، سینے پر ہونے چاہئیں۔ اللہ اکبر!

ایک شہید نوجوان کے گھر میں تعزیت کے لیے گیا، میں اپنے آپ کو ذہنی طور پر تیار کرتا جا رہا تھا...... کہ والدین کے جذبات ہیں، پتہ نہیں، وہ کیا کہیں گے...... کہ تم نے ہمارے بچوں کو کیا مے پلائی...... کہ ہمارے بچے جان سے گئے۔ شاید وہ کہیں، شاید وہ کرخت لہجہ استعمال کریں، شاید بے قراری سے پیش آئیں، لیکن مجھے برداشت کرنا پڑے گا، جب میں وہاں پہنچا ہوں، خالق لم یزل کی قسم! فضاء کچھ اور نظر آئی...... کہ شہید کے باپ نے چھوٹے بیٹے کو بازو سے پکڑا اور کہا علامہ صاحب دعا کیجئے کہ اللہ پاک اسے بھی شہادت نصیب فرمائے۔

نعرہ تکبیر...... اللہ اکبر

سپاہ صحابہ...... زندہ باد

اسلام قربانی سے آتا ہے

میرے دوستو! اس راہ میں جو چیز قربان ہوتی ہے، اس میں برکت پڑتی ہے اور انشاء

اللہ اس جماعت میں بھی برکت پڑے گی، اور اس ادارے میں بھی برکت پڑے گی۔ مصلحتیں بڑی دیکھیں اور ہم سوچتے رہے کہ شاید اس طریقے سے، شاید اس طریقے سے، شاید ووٹ سے، رائے سے، جمہوریت سے، انتخاب سے، شاید اسلام آ جائے...... لیکن اسلام نے کہا کہ میں اپنے طریقے سے آتا ہوں، مجھے غیر کا طریقہ قبول نہیں ہے! میں آج قائد جمعیت مولانا فضل الرحمان صاحب دامت برکاتہم کی پالیسی پڑھ رہا تھا اخبار میں کہ ''انتخابی سیاست کو ہم چھوڑ رہے ہیں'' میں نے کہا علماء نے دیکھ لیا جانتے تھے، لیکن مصلحتیں سامنے تھیں اور امکان تھا کہ شاید یوں شاید یوں لیکن حق الیقین ہوا کہ اسلام غیر کے طریقے سے نہیں، اپنے طریقے سے آتا ہے۔ اور اس وقت کھلے دل سے کہتا ہوں کہ اللہ نے توفیق دی اور کام لیا، مولانا فضل الرحمان نے اپنے اسلاف کی یاد تازہ کرتے ہوئے مفتی محمود کے صحیح جانشین ہونے کا حق ادا کیا۔ باطل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جس جرأت کا مظاہرہ کیا ہے...... ہم ان کی جرأت کو سلام کرتے ہیں۔

نعرہ تکبیر...... اللہ اکبر

مولانا فضل الرحمان...... زندہ باد

میرے دوستو! میں عرض کر رہا تھا، کہ اس راہ میں جو چیز قربان ہوتی ہے...... اس میں برکت پڑتی ہے، تو سپاہ صحابہ نے جو راہ اختیار ہی یہ کی ہے' قربانی والی، کیوں؟ کہ ہماری بھرتی ہی اس شرط پر ہوئی تھی' جناب! ہمیں یہ نوکری ملی ہی اس شرط پر ہے، ہم بھرتی اس شرط پر ہوئے ...... کہ بانی جماعت نے یہ نہیں کہا تھا آؤ تمہیں پلاٹ ملیں گے' آؤ تمہیں پرمٹ ملیں گے' آؤ تمہیں پیسہ ملے گا...... مولانا حق نوازؒ نے کہا آؤ لیکن ماؤں سے دودھ بخشوا کے آؤ...... آؤ لیکن سر پہ کفن باندھ کے آؤ...... جب آنے والے سر پہ کفن باندھ کے آئے...... جب آنے والے ...... دودھ معاف کروا کر آئے، جب آنے والے موت کا استقبال کرنے کے لیے آئے، تو پھر ڈریں کس چیز سے؟ اللہ اکبر! کافرو! تم نے بھی زور لگایا، حکومت والو! تم نے بھی زور لگایا، میرے فاروقی اور شیر اعظم سے لے کر حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ تک...... کس کو جھکا سکے ہو؟ الٹے لٹک جاؤ! نہ خرید سکتے ہو نہ جھکا سکتے ہو! کافرو! تمہیں اپنا کفر تسلیم کرنا پڑے گا۔

کھلی بات ہے، امن فارمولا میں نے پیش کیا ہے ..... کہ "یہ اپنی عبادت کریں، شرارت نہ کریں" سکھ سور کھاتا ہے، جھگڑا نہیں ہوتا۔ میرے دروازے پر تو بنائے۔ ہندو جوا کھیلتا ہے، جھگڑا نہیں ہوتا ..... میری مسجد کے سامنے تو ٹکری نہ بنائے!! اگر تیرے ہاں جائز ہے تو کر ..... تیری عبادت ہے کر'۔ میرے دروازے پہ آئے گا تو جوتے کھائے گا ..... کھلی بات ہے۔ عبادت کر اپنی ..... شرارت نہ کر!!

سب سے بڑی عبادت نماز ہے۔ لیکن اگر ہم اعلان کریں کہ مین روڈ پر کل ظہر کی نماز ہوگی' تو ابھی سے ..... یہاں سے وہاں تک انتظامیہ پریشان ہو جائے گی! اگر مفتی صاحب اعلان فرما دیں کہ آئندہ نماز ہم مین روڈ پر پڑھا کریں گے، تو پھر! قبلہ جناب حضرت امیر المومنین! حاجی! حاجی محمد نواز شریف صاحب دامت برکاتہم! سے لیکر نیچے تک سب پریشان ہو جائیں گے۔ کہ ہائے نماز! نماز! روڈ پر! کیا ہوا بھائی؟ ..... نماز عبادت ہے! کہیں گے جی نماز عبادت ہے، روڈ پر کرنا شرارت ہے، میں پوچھتا ہوں نماز کے لیے روڈ بلاک کرنا شرارت ہے اور ماتم کے لیے عبادت ہے؟ شرارت بند کرو' بس! امن ہو جائے گا، بہر حال! حکومت نے کہا ہے کہ ہم قانون بنا رہے ہیں، لگتا ہے کہ پھر وہ سفارشات گھٹنے کے نیچے چھپا رہے ہیں۔ لیکن جو گھٹنا جو ٹانگ چھپانے کی کوشش کرے گی۔ وہ ٹانگیں اوپر ہوں گی ..... کھلی بات ہے! الٹا لٹکے گا، وہ خدائی قانون انتقام سے نہیں بچے گا وہ! جو اصحاب محمد کی عزت پہ سودا کرے گا۔ اس لیے میں خیر العلوم سے خیر خواہی کے طور پر خیر خواہانہ مشورہ دیتا ہوں کہ اصحاب محمدؐ کی عزت پہ سودا بازی نہ کرو! اور دماغ سے نکال لو کہ ..... کوئی پیغمبر کے صحابہؓ کو کافر کہے گا، اور ہم اسے کافر نہیں کہیں گے۔ کسی مسلمان کو ہم کافر نہیں کہتے۔ جو مسلمان کو کافر کہے ..... ہم اسے کافر کہتے ہیں۔ لیکن سب سے بڑے مسلمان پیغمبر کے صحابہ ہیں۔ اور اگر پیغمبر کی جماعت پر بھونکنے والا' صدیق اکبرؓ کو کافر کہنے والا' قرآن کو غلط کہنے والا' فاروق اعظمؓ کو جہنمی اور عثمانؓ کو نعوذ باللہ ملعون کہنے والا' اور علیؓ کو بزدل کہنے والا' سیدہ عائشہؓ پر لعن طعن کرنے والا ..... تم کہو کہ یہ مسلمان ہے؟ ..... جب تک جان میں جان ہے، ایک قطرہ خون کا باقی ہوگا، وہ بھی بولے گا نہیں یہ پکا لعنتی ہے، کافر ہے! کھلی بات ہے اس پر کوئی سودے بازی نہیں۔ کوئی سودے بازی نہیں ہو سکتی ہے، نہ ہوئی، نہ آئندہ ہوگی، مر سکتے

ہیں لیکن کھلی بات ہے، مشن سے، موقف سے نہ آج تک جبر وتشدد ہٹا سکا ہے اور نہ انشاء اللہ اہل حق کے غلاموں کو ہٹا سکے گا۔

ہم نے تو سودا کرلیا ہے۔ اور ہم تو اپنی جان کے عوض! صرف فرد واحد کی نہیں! اپنے بال بچوں سمیت، ساتھیوں سمیت، ہر ایک جان قربان کر کے بھی اگر ہم پیغمبر کی جماعت کا تقدس بحال کرا سکتے ہیں تو سودا سستا ہے۔ اور امن و امان میں تعاون الگ ہے، لیکن یہ ساتھ یاد رکھنا کہ حسین احمد مدنیؒ، ابوالکلامؒ، عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مفتی محمودؒ، ہزارویؒ، حق نوازؒ، اور فاروقیؒ کی روحانی اولاد کے قریب سے بھی خوف نہیں گزرتا۔ ڈر، مداہنت، خوف...... انشاء اللہ! ہمارے قریب بھی نہیں پھٹکے گا۔ انشاء اللہ!! امن میں تعاون اس لیے کرتے ہیں، کہ "یہ ملک ہمارا ہے۔" لیکن اس ملک کی عزت و وقار کو سلام کرتے ہوئے اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا سب کچھ اس سمیت، صدیق اکبرؓ کی عزت پہ قربان ہے۔

فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ وَ ذَالِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○ صدق اللّٰہُ الْعَظِیْمُ ○ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنَ ○

شرک کے موضوع پر

علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید

کی تقاریر کا بہترین مجموعہ

ہر قسم کے طبقۂ فکر کے لوگوں کے لئے بہترین کتاب

مرتب ثناء اللہ سعد شجاع آبادی صاحب

بہت جلد منظرِ عام پر آرہی ہے

للنّشر والتّوزیع

۳۸۔ غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاھور

Ph: 0423-7361473

Mob: 0345-7492334, 0300-6609226